سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

(منگل 18، جمعتہ المبارک 21، سوموار 24، بدھ 26- مئی 2021)

(یوم الثلاثہ 6، یوم الجمع 9، یوم الاثنین 12، یوم الاربعاء 14- شوال 1442ھ)

سترہویں اسمبلی : بتیسواں اجلاس

جلد 32 (حصہ اوّل) : شمارہ جات : 1 تا 4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بتیسواں اجلاس

منگل، 18۔ مئی 2021

جلد 32 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2۔	ایجنڈا	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	7
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	15
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	16
6۔	چیئرمینوں کا پینل	17

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	اعلان	
7۔	معزز ممبران کے لئے کورونا ویکسین لگوانے کا انتظام -----------	17
	حلف	
8۔	نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف -----------	18
	پوائنٹ آف رڈر	
9۔	شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کو کسانوں کے مفاد کے لئے بنانے کا مطالبہ ----------	20
	سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
10۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	21
11۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	42
	تحاریک التوائے کار	
12۔	لاہور کے پرائیویٹ ہسپتال میں untrained عملہ کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا -----------	67
	تحریک	
13۔	مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک -----------	70
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
14۔	مسودہ قانون (ترمیم) قرآن پاک کی لازمی تدریس پنجاب 2021 -----------	71
15۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	71
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
16۔	مسودہ قانون (ترمیم) قرآن پاک کی لازمی تدریس پنجاب 2021 ----------	72

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
17۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	78 -----------
	قرارداد	
18۔	اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں بے گناہ اور نہتے فلسطینی مسلمانوں کے قتل عام کی بھرپور مزمت	79 -----------
	جمعتہ المبارک، 21۔ مئی 2021	
	جلد 32 : شمارہ 2	
19۔	ایجنڈا	105-----------
20۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	107-----------
21۔	نعت رسول مقبول ﷺ	108-----------
	سوالات (محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ)	
22۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	109----------
	پوائنٹ آف آرڈر	
23۔	حزب اختلاف کے ممبران کو ایوان مین فلسطین کے جھنڈے لانے کی اجازت نہ ملنا	114-----------
24۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (---جاری)	118-----------
25۔	غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	122-----------
	بحث	
26۔	فلسطین کے حالات پر عام بحث	128-----------

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
27۔	پنجاب میلینئیم ڈویلپمنٹ گولز پروگرام ضلع شیخوپورہ کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 ----------	137
28۔	ضلع راولپنڈی میں ڈینگی کی روک تھام اور کنٹرول کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 ----------	138
	سوموار، 24۔ مئی 2021	
	جلد 32 : شمارہ 3	
29۔	ایجنڈا ----------	141
30۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	143
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	144
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
32۔	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) شوگر فیکٹریز (کنٹرول) بابت 2021 ----------	145
33۔	مسودہ قانون NUML یونیورسٹی میانوالی 2021 ----------	145
	سوالات (محکمہ کانکنی ومعدنیات)	
34۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	146
35۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	167
	پوائنٹ آف آرڈر	
36۔	مانگامنڈی میں کھیتوں پر پراپرٹی ٹیکس ختم کرنے کا مطالبہ ----------	172

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
37۔	وردن شہر کے ارد گرد علاقے کو دریا کے کٹاؤ سے محفوظ بنانے کے لئے فوری اقدامات کا مطالبہ ------------	178
	توجہ دلاؤ نوٹس	
38۔	فیصل آباد، تھانہ رضا آباد کی حدود میں 9 سالہ بچی سے زیادتی ------------	181
39۔	جھنگ میں خاتون کا زیادتی کے بعد قتل ------------	184
40۔	ساہیوال، گورنمنٹ آفیسر کا نشہ میں دھت دوران ڈرائیونگ تین افراد کو کچلنے سے متعلقہ تفصیلات ------------	185
	تحاریک التوائے کار	
41۔	لاہور، گوجرانوالہ میں دودھ اور دہی کی قیمتوں میں از خود اضافے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ ------------	187
42۔	محکمہ ایجوکیشن پنجاب میں انگلش ٹیچرز کو سروس رولز 2004 پر عمل درآمد کر کے سکیل 16 دینے کا مطالبہ ------------	188
	پوائنٹ آف آرڈر	
43۔	وزراء صاحبان کو ایوان میں حاضر ہونے کا مطالبہ ------------	189
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)	
44۔	ضلع چنیوٹ میں فیکٹریوں کے خارج کردہ زہریلے پانی سے فصلوں اور انسانوں کو نقصان ------------	193
45۔	T.H.Q ہسپتال فورٹ عباس میں انجیو گرافی مشین کی فراہمی کا مطالبہ --------	200
	بحث	
46۔	زراعت پر عام بحث ------------	201

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	بدھ، 26۔ مئی 2021	
	جلد 32 : شمارہ 4	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
47۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ -----------	223
48۔	ایجنڈا -----------	225
49۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	227
50۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	228
	حلف	
51۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف -----------	229
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
52۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات -----------	229
53۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	271
	پوائنٹ آف آرڈر	
54۔	صوبہ میں نہری پانی کی موجودہ صورتحال پر وزیر آبپاشی کا اظہار خیال -----------	289
	تحاریک استحقاق	
55۔	ڈائریکٹر پی ایچ اے کا معزز ممبر سے ملنے سے انکار -----------	311
	تحاریک التوائے کار	
56۔	ضلع لاہور کے دیہاتوں کی زمینوں پر پراپرٹی ٹیکس لاگو کرنا -----------	312
57۔	اوکاڑہ کا اوور ہیڈ برج ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے عوام کو پریشانی کا سامنا -------	314
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
58۔	بیت المال کے ضلعی فنڈ میں اضافہ نہ کرنے کی وجہ سے مستحق افراد کا متاثر ہونا ------	316

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
59۔	چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کو دیگر سرکاری ملازمین کے برابر سہولیات دینے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) -----------	317
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
60۔	زراعت پر عام بحث (۔۔۔جاری) -----------	318
61۔	انڈیکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(74)/2021/2527. **Dated: 15th May 2021.** The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I Mohammad Sarwar,** ***Governor of the Punjab***, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Tuesday, 18th May, 2021 at 02:00 p.m.** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the 13th May, 2021

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB "

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 18۔ مئی 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER: MR SAJID AHMED KHAN:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021.
MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER : MR SAJID AHMED KHAN:	to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021.

4

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 6۔ مئی 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ محترمہ شازیہ عابد: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں سندھ کے طلبہ کے لئے مختص ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس کی نشستیں ختم کرنے کے فیصلے کو واپس لے کر ان نشستوں کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

2۔ شیخ علاؤالدین: (پیش ہو چکی ہے) یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7٪ غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11٪ تک دیا جارہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1٪ اور پاکستانی کرنسی پر 3٪ سے 4٪ دیا جارہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35٪ تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10٪ لیا جارہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

3۔ جناب احسان الحق:
جناب محمد افضل: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بیت المال 1991 میں قائم ہوا تھا، لیکن 29 برس گزرنے کے باوجود اس کے ضلعی فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے غریب، معذور اور مستحق آبادی بری طرح متاثر ہو رہی ہے جبکہ پنجاب کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بیت المال کے ضلعی فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔

5

4- محترمہ خدیجہ عمر:
(پیش ہو چکی ہے)

2007 میں بچوں کے تحفظ کیلئے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا محکمہ بنایا گیا تھا جو اس وقت کی حکومت کا بڑا احسن اقدام تھا۔ یہ ادارہ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ اپنے قیام سے لے کر آج تک اس محکمہ کے ملازمین کو کنفرم نہیں کیا گیا۔ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کرنے والے ملازمین کو اپنی ملازمتوں کا تحفظ فراہم نہ ہے۔ لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بناتے ہوئے تمام ملازمین کو بھی دیگر سرکاری محکمہ جات کی طرح مستقل کیا جائے اور ریٹائرمنٹ پر پنشن و دیگر سہولیات فراہم کی جائیں۔

5- جناب محمد طاہر پرویز:
(پیش ہو چکی ہے)

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے	پی پی۔213
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر / وزیر خوراک
2۔	سید یاور عباس بخاری	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
3۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
4۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی
5۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

8

6۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر جیل خانہ جات
7۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
8۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
9۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
10۔	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
11۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
12۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
13۔	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر جنگلات
14۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
15۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
16۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
17۔	جناب خیال احمد	:	وزیر کالونیز، کلچر*
18۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
19۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت
20۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
21۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
22۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
23۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

9

24-	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
25-	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
26-	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک / جنگلی حیات وماہی پروری
27-	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28-	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر زراعت
29-	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
30-	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31-	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوۃ و عشر
32-	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
33-	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
34-	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
35-	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
36-	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

11

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1- راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2- چوہدری محمد عدنان	:	مال
3- جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4- ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5- راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6- جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7- میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8- چوہدری لیاقت علی	:	صنعت، تجارت وسرمایہ کاری
9- جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
10- چوہدری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
11- جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
12- جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
13- جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف ومذہبی امور
14- جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
15- جناب شکیل شاہد	:	محنت
16- جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
17- جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

12

18۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
19۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
20۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
21۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
22۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
23۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
24۔ میاں طارق عبد اللہ	:	ٹرانسپورٹ
25۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
26۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
27۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
29۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
30۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
31۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
32۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
33۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
34۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
35۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
36۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
37۔ جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

13

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

15

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

منگل، 18۔ مئی 2021

(یوم الثلاثہ، 6۔ شوال 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 54 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

اَلرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾
اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿٦﴾
وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿٧﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾
وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾
وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ
ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾

سورۃ الرحمٰن، آیت نمبر 1 تا 13

وہ جو نہایت مہربان ہے (1) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی (2) اسی نے انسان کو پیدا کیا (3) اسی نے اس کو بولنا سکھایا (4) سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں (5) اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں (6) اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور میزان عدل قائم کر دی (7) کہ اس میزان میں حد سے تجاوز نہ کرو (8) اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم مت کرو (9) اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی (10) اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں (11) اور اناج جس کے ساتھ بُھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول (12) تو اے گروہ جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے (13)

وَمَاعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا
دستگیری میری تنہائی کی تو نے ہی تو کی
میں تو مر جاتا اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا
ایک بار اور بھی بطحا سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجدِ اقصیٰ تیرا
پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے 4 معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
3. نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے پی پی-213
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو-331

شکریہ

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی نے کورونا ویکسین کے حوالے سے ایک اور اعلان کرنا ہے، وہ اعلان کریں۔

اعلان

معزز ممبران کے لئے کورونا ویکسین لگوانے کا انتظام

سیکرٹری اسمبلی: جناب سپیکر کے حکم کے مطابق کورونا ویکسین کے لئے کمیٹی روم "بی" میں انتظام کیا گیا ہے۔ جو معزز اراکین اسمبلی کورونا ویکسین لگوانا چاہتے ہیں وہ وہاں تشریف لے جا کر وہاں سے ویکسین لگوا سکتے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: معزز اراکین کی سہولت کے لئے کورونا ویکسین کا انتظام کیا ہے کیونکہ پچھلے اجلاس میں بھی یہ بات ہوئی تھی تو جناب محمد بشارت راجہ نے بھرپور کوشش کر کے اسمبلی بلڈنگ میں ہی کورونا ویکسین لگوانے کا سارا انتظام کیا ہے۔ معزز اراکین یا اُن کی فیملی میں سے بھی اگر کوئی ویکسین

لگوانا چاہے تو وہ یہاں سے کورونا ویکسین لگوا سکتا ہے۔ ان کے پاس Extrazeneca Vaccine ہے جو Oxford کی ہے اور WHO نے بھیجی ہے۔ شکریہ

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ جناب محمد معظم شیر پی پی-84 سے نئے ممبر منتخب ہو کر آئے ہیں تو پہلے اُن کا حلف ہو گا۔

(اس مرحلے پر نئے منتخب معزز ممبر نے حلف لیا اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائے)

جناب سپیکر: جناب محمد معظم شیر ! آپ اپنی بات کر لیں۔

جناب محمد معظم شیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا اور اس مقدس ایوان کے تمام معزز اراکین کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے مجھے welcome کیا اور میں مختصراً یہی بات کروں گا کہ میرے والد صاحب ہمارے حلقے کے لوگوں کی مہربانی سے اس مقدس ایوان تک پہنچے تو وہ اپنا فرض سمجھ کر اپنی خدمات انجام دیتے تھے اب میرے لئے بھی یہ ایک اعزاز ہے۔ میرے والد صاحب کی وفات اور الیکشن میں میری جیت یہ غم و خوشی کے احساسات آپس میں mix ہو گئے ہیں۔ میں سب سے پہلے اپنی جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائدین میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، میاں محمد حمزہ شہباز شریف اور محترمہ مریم نواز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرے قائدین میرے ساتھ کھڑے ہو گئے اور مجھے پوری طرح سے support کیا اور الحمد للہ اُن کی مدد سے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ہمارے ڈویژن اور ہمارے ضلع کے قائدین نے مل کر میری بھرپور مدد کی۔ ہمارے حلقے کی عوام نے پہلے بھی 20 سال تک ہمارے خاندان کو عزت دی اور انہوں نے اب دوبارہ سر دھڑ کی بازی لگا کر دن رات محنت کی تو میں اُن کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! جب آپ election campaign میں ہوتے ہیں تو آپ کو عوام کی نبض کا پتا چلتا ہے۔ ناموس رسالت ﷺ کے معاملے نے مجھے بھی بہت پریشان کیا تھا۔ میں یہاں پر کسی پر تنقید نہیں کر رہا میں یہاں پر صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ عوام کے اندر ایک تکلیف تھی اور

مجھے یہاں تک کہا گیا کہ ہم آپ کو ووٹ تب دیں گے جب آپ ایوان میں جا کر ناموس رسالتﷺ کی حفاظت کی بات کریں گے۔ بحیثیت مسلمان یہ بات میرے لئے انتہائی شرمندگی کا باعث بنی اور میں نے اپنے حلقے کے لوگوں کو وہیں پر ہی کہا کہ آپ میرے ساتھ سودے بازی مت کرو کیونکہ یہ معاملہ میرے نبیﷺ کا ہے۔ میرا یقین ہے کہ آپ سب معزز ممبران کے لئے ہمارے نبیﷺ کی ناموس اپنی جان، مال اور اولاد سے زیادہ عزیز ہے لیکن عوام میں یہ پیغام نہیں جا رہا تو میری یہ گزارش ہو گی کہ خدارا! ہم ناموس رسالتﷺ کے مسئلے کے اوپر سب ایک ہو کر پیغام دیں تا کہ باہر یہ بات جائے کہ کوئی پنجاب اسمبلی ہے اور پوری دنیا میں message جائے گا کہ یہ ایک ہیں اور اکٹھے ہیں۔ آج فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ اسی چیز کی کڑی ہے۔ ناموس رسالتﷺ کے issue کے اوپر ہمیں test کیا جاتا ہے اور پھر قبلہ اول کے اوپر حملہ کر کے بچوں کا خون بہایا جاتا ہے تو جب ہم سیاسی اختلافات کو چھوڑ کر سب اکٹھے ہوں گے اور اس ایوان میں ایک ہی آواز ہو گی تو انشاءاللہ بہتر نتیجہ آئے گا۔

جناب سپیکر! میرے حلقے کی ساری minorities نے front line پر آ کر مجھے support کیا ہے تو میں اُن کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شاہ صاحب! معزز ممبر نئے آئے ہیں میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں یہ واحد ہماری پنجاب اسمبلی ہے جس نے سب سے پہلے ناموس رسالتﷺ کے حوالے سے باقاعدہ قانون بنایا اس حوالے سے پہلے کوئی باقاعدہ قانون موجود نہیں تھا لہٰذا اس کا credit اسمبلی کے سارے ممبران کو جاتا ہے اور اس قانون کے مطابق اب جہاں کہیں بھی حضرت محمدﷺ کا نام آئے گا وہاں ساتھ آخری نبی لکھا جائے گا۔ خاتم النبیین ہر جگہ آ رہا تھا لیکن آخری نبیﷺ ساتھ آنا ضروری تھا کیونکہ جو لوگ اس میں خرابی کر رہے تھے اس حوالے سے اب clarity آ گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کو کسانوں کے مفاد کے لئے بنانے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں جناب دی توجہ چاہناں پچھلے سیشن دے وچ کوئی legislation ہوئی تے اوہدے وچ اک شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ وی پاس کیتا گیا۔ جناب انتہائی افسوس نال عرض کرنا پیندا اے کہ اک ساڈی کسان کمیونٹی اے جنہاں دی آواز وی کوئی نہیں وچاریاں دے ناں تے اک بل شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ پاس کیتا جاندا اے۔ اوہ بل پاس ہوندا اے اوہدا نوٹیفکیشن ہوندا اے تے اوہ بالکل اوس دے الٹ ہوندا اے ایس توں محسوس ہوندا اے کہ ایہہ شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کسان کنٹرول ایکٹ اے میں جناب نوں چند اک چیزاں عرض کرناں۔

جناب سپیکر: چلیں وہ ہم بیٹھ کر بعد میں بات کر لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: میری گزارش سن لو تسیں 80 فیصد لوکاں دے نال ایہہ کیتا اے۔ مینوں دو منٹ دے دیو ایہہ ہاؤس جیہڑا اے ایہہ ساڈے عوامی حقوق دے تحفظ لئی اے۔ میں اوہناں لئی عرض کر رہیاں کہ جیہڑا ایکٹ پاس ہویا اے اوس دے وچ طے ہویا سی کہ 50 لاکھ روپے اوس فیکٹری نوں یومیہ جرمانہ ہووے گا لیکن 50 لاکھ تے رہن دتا گیا لیکن یومیہ دا لفظ کڈھ دتا گیا اوہدے اندر کہ 10 نومبر تک اوہ فیکٹریاں چلان دے پابند ہون گے اوہناں نوں 30 نومبر تک 20 دن مزید دے دتے گئے۔ میری عرض اے کہ next جون وچ وی اگر اوہ کرن گے تے اوہ ناقابل دست اندازی پولیس ہووے گا۔

جناب سپیکر: چلیں آپ کو موقع مل جائے گا۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں انتہائی ادب کے ساتھ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بل جس کا شاہ صاحب ذکر کر رہے ہیں یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی کو refer ہو کر آیا ہے جو خدشات جن کا آپ اظہار فرما رہے ہیں آج صبح پرائم منسٹر آف پاکستان نے بھی اس بات کا نوٹس لیا اور انہوں نے ذاتی طور پر یہ کہا ہے کہ اس کو ہم دیکھیں اور کیونکہ ہماری گورنمنٹ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کسی طور پر بھی کسانوں کے مفادات پر compromise نہیں کر سکتی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی بھی چیز اگر کسانوں کے مفاد

کے منافی ہوئی ہے تو ہم اس کا ازالہ کریں گے اور کسی طور پر بھی مالکان یا جو سرمایہ دار ہیں ان کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ ہمارے کسانوں کے مفادات سے کھیلا جائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا، ہم بیٹھ کر اس پر بات کر لیں گے اور ضروری amendments جو ہوئیں ہم لائیں گے۔ ہم amendments لا سکتے ہیں لیکن میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ اس سلسلے میں کوئی compromise نہیں کرے گی۔ ہمیں جو بھی ترمیم اس میں لانی پڑی وہ ہم لائیں گے آپ کے ساتھ باہمی مشاورت کر کے اور سپیکر صاحب کو confidence میں لے کر اس میں amendment لائیں گے لیکن اس میں ایک بات طے شدہ ہے کہ کسانوں کے مفاد پر compromise نہیں کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! وہ بات ہو گئی ہے، چلیں آپ بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری گزارش تے سن لو دو منٹ ٹائم تے دے دیو میں لاء منسٹر صاحب نال بالکل اتفاق کرناں آں۔ میں اوہناں دے جذبات دی وی قدر کرنا آں اوہ بالکل درست فرما رہئے نیں۔ میں جیہڑیاں چیزاں point out کیتیاں نیں اگر ایہہ ردوبدل ہوئی ایں تے اوہنوں ختم ہونا چاہیدا اے۔ ساڈے کولوں rules suspend کروا کے same day رپورٹ پیش ہوئی اے سارے رولز معطل کر کے اوہنوں پاس کر دتا جاندا اے۔ مینوں پہلے ہی خدشہ سی جدوں وزیر اعظم صاحب نے نوٹس لیا تے اودوں میں آکھیا مر گئے آں ہن ساڈی کسے نے نئیں سننی اے۔ میں راجہ صاحب دے جذبات دی قدر کرناں آں تے مینوں توقع اے کے اوہ ساڈے جیہڑے خدشات نیں اوہ دور کرن گے۔

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ پہلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3246 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔72 تحصیل بھیرہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*3246: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔72 تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میں صاف پانی پراجیکٹ کے تحت کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں نصب کئے گئے ہیں؟

(ب) کتنے پلانٹس چالو حالت اور کتنے خراب ہیں جو خراب ہیں کب تک ٹھیک کروائے جائیں گے؟

(ج) پی پی۔72 میں سال 19-2018 اور 20-2019 کے بجٹ میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی مد میں کتنے فنڈ مختص کئے گئے تھے اوران فنڈ کو کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت پی پی۔72 میں مزید واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارتھ۔ حکومت پنجاب نے پی پی۔72 تحصیل بھیرہ، سرگودھا میں صاف پانی پراجیکٹ کے تحت کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ کیا گیا ہے۔

(ب) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارتھ۔ چونکہ حلقہ پی پی۔72 تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہ لگایا گیا ہے لہٰذا اس کے ٹھیک یا خراب ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارتھ۔ حلقہ پی پی۔72 تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میں سال 19-2018 اور سال 20-2019 کے بجٹ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی مد میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) پنجاب آب پاک اتھارٹی پنجاب بھر کے تمام اضلاع میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے پر کاربند ہے۔ تاکہ پنجاب کے باسیوں کو صاف پانی کی ترسیل ممکن بنائی جاسکے۔اس سلسلے میں یہ قابل غور ہے کہ آغاز مرحلے میں پورے پنجاب میں صاف پانی کی فراہمی کے کئے PC-Iپی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب سے 30.07.2020 کو منظور ہو گیا ہے۔اس آغازی مرحلے کا کل تخمینہ 5.5 ارب روپے ہے۔ اس ضمن میں مشاورتی فرم (Consultant) اور ٹھیکیداران(Contractors) کی خدمات حاصل کی جارہی ہیں جس کے نتیجہ میں اگست 2020 تک بھیرہ سمیت پنجاب کے مختلف علاقوں میں تمام ترقیاتی کام سرانجام دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر:اس سوال کا جواب یکم ستمبر 2020 کو آیا تھا جو بڑا ہی interestingہے۔ میرے اس سوال کے جز(د) میں جس طرح آگے شاہ صاحب نے بات کی میں بھی وہی بات کرنے لگا تھا کہ الحمدللہ اڑھائی سالوں میں جس جس چیز پر انہوں نے غور کیا ہے یا فکر کی ہے پنجاب کی عوام اس پر صرف ذلیل وخوار ہوئی ہے۔ میرے اس سوال کے جز(د) کے جواب میں لکھا ہے کہ پنجاب آب پاک اتھارٹی۔مزے کی بات یہ ہے کہ جو چیزیں ہمارے دور میں بنائی گئی ہیں ان کا نام لگا کر مسترد شدہ سیاستدان جو ہیں ان کی پرانی تختیاں لگائے جارہے ہیں اس پر یہ پنجاب آب پاک اتھارٹی کا نام لے رہے ہیں۔ میرے سوال کے جز(د) کے جواب میں دیکھیں پنجاب آب پاک اتھارٹی پنجاب بھر کے تمام اضلاع میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے پر کاربند ہے۔ تاکہ پنجاب کے باسیوں کو صاف پانی کی ترسیل ممکن بنائی جاسکے۔اس سلسلے میں یہ وہ لفظ ہے جسے ہر پاکستانی ہماری زبان میں کہتے ہیں کہ چل گیا ہے اساں چلا چھڈیا اے اس سلسلے میں قابل غور بات یہ ہے کہ آغاز مرحلے میں پورے پنجاب میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے PC-1پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ آف پنجاب سے 30.07.2020 کو منظور ہو گیا ہے۔اس آغازی مرحلے کا کل 5.5ارب روپے ہے۔

اس ضمن میں مشاورتی فرم(Consultant)اور ٹھیکیداران(Contractors)کی خدمات حاصل کی جارہی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں اگست 2020تک بھیرہ سمیت پنجاب کے مختلف علاقوں میں تمام ترقیاتی کام سرانجام دیئے جائیں گے۔

Sir Now, we are heading in 2021 and this is May. Not even a single filtration plant has been installed in tehsil Behra, Tehsil Bhalwal and District Sargodha.

جناب سپیکر میرا آپ کے توسط سے پہلا Supplementary Question یہ ہے کہ جو ایک سال پہلے آپ نے اس ایوان میں اس سوال کا جواب بتایا تھا مذاق بن گیا تھا۔ ہم جواب مانگتے ہیں الحمدللہ اس کا جواب کبھی درست نہیں آیا۔ آج انہوں نے جو الفاظ آپ کی چیئر کے آگے فرمائے ہیں آپ ان پر غور کریں اس کا جواب دلوادیں۔ Thank you

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ(ملک تیمور مسعود): شکریہ، جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے اتنی لمبی تقریر کی مجھے ان کے سوال کو ابھی بھی سمجھنے میں تھوڑا سا وقت لگ رہا ہے۔

جناب سپیکر: اس پراجیکٹ کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ(ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہ جو جز(د) ہے اس کے جواب میں بالکل صاف لکھا گیا ہے کہ ایک پنجاب آب پاک اتھارٹی قائم کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو سارا پڑھ لیا ہے وہ تو لکھا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ(ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں اسی کا جواب دے رہا ہوں، یہ جو اتھارٹی بنائی گئی ہے اس کے تحت 30۔ جولائی 2020تک اس کا PC-1 منظور ہوا جس میں 5.5-ارب کی لاگت سے پورے پنجاب کے اندر ہم نے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے ہیں۔ ہم نے صرف 30۔ جولائی 2020 کے اس قلیل وقت کے اندر

14 کروڑ روپے کے ضلع سرگودھا کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹس رکھے ہیں جن میں سے اس سال 51 واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جائیں گے۔ اگر آپ تفصیل کہتے ہیں تو میں حلقہ وار بتادیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ آپ تفصیل نہیں صرف اتنا بتادیں کہ ایک سال ہو گیا ہے اور اس ایک سال میں کیا کہیں کوئی کام شروع ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ ایک نئی اتھارٹی بنائی گئی تھی۔

جناب سپیکر: آپ جس اتھارٹی کا کہہ رہے ہیں تو یہ اسمبلی میں ہی پاس ہوئی تھی۔ مجھے اتھارٹی کا معلوم ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! جولائی میں اس کے فنڈز مختص کئے گئے، بجٹ کی allocation ہوئی اور اس ایک سال کے عرصہ میں۔۔

جناب سپیکر: اب تو نیا بجٹ بھی دوبارہ آرہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! ہم نے 14 کروڑ روپے کے فنڈز 30 جون 2021 تک استعمال کرنے ہیں۔ یہ اس مالی سال میں لگ جائیں گے جس سے 51 فلٹریشن پلانٹس ضلع سرگودھا کے اندر لگائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کیا یہ اس جون سے پہلے لگ جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جی، 30۔ جون کو شروع ہو جائیں گے۔ ان کے ٹینڈر ہو چکے ہیں اور میرے خیال میں within a week وہاں پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے کہوں گا کہ میرے فاضل دوست نے جواب دیا ہے کہ 35 سال میں میرے حلقہ میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہیں لگا۔ ان کے سیکرٹری بھی یہاں موجود ہیں یعنی عملہ کو پتا نہیں یا ان کو update نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! میرے بڑے بھائی 2002 سے مسلسل تین بار اس اسمبلی کا حصہ بنے۔ 2002 سے 2018 تک تحصیل کے ایک حصے سے دوسرے حصے تک 8 فلٹریشن پلانٹس لگے، اللہ کے فضل و کرم سے یہ دو سال سے آئے ہوئے ہیں اور ایسے نالائق ہیں کہ ان میں سے صرف 2 چل رہے ہیں۔ اس کے بعد یہ دوسری بات یہ کر رہے ہیں کہ 35 سالوں میں ہم نے کوئی کام نہیں کرایا۔ یہ آپ کو جواب دے رہے ہیں کہ ہم نے سال میں 14 کروڑ دیئے ہیں اور ایک بھی فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا۔ یہ آج 18 مئی 2021 کو اگلے مہینے کی بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے سال میں ایک ٹکے کا کام نہیں کیا لیکن اب کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اس کا ٹینڈر بھی دے دیا ہے جو کہ ٹینڈر نہ ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو خود پتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان سے کچھ بھی نہیں ہونا۔ اب بات یہ ہے کہ اس سوال کا جواب درست نہ ہے۔ یہ فرما رہے ہیں کہ 5.5۔ارب کنسلٹنٹ کا اور جو 14 کروڑ سرگودھا کے لئے پاس ہوا ہے یہ اس کنٹریکٹر کا نام ہی بتا دیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ اس سوال کا جواب بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہ اگر fresh question دیں تو میں ان کو نام بتا دوں گا۔ یہ فلٹریشن پلانٹ سے متعلق بات ہے اور یہ کنسلٹنٹ کی بات کر رہے ہیں۔ میں ابھی ان کو پوچھ کر نام بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اس کو چھوڑ دیں۔ آپ کافی دیر سے پارلیمانی سیکرٹری ہیں اور محنت بھی کرتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ ہم یہ دیکھنا چاہ رہے ہیں کہ اس ایک سال میں اس حلقے میں کہیں کوئی پراگرس نظر نہیں آ رہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! آپ کی بات بالکل درست ہے اور میں اس پر بحث نہیں کروں گا۔ میری گزارش یہ ہے کہ واٹر فلٹریشن پلانٹس پہلے پبلک ہیلتھ اینڈ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ بنواتا تھا۔ اس کا سب سے بڑا loophole یہ تھا کہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگا تو دیتے تھے لیکن ان کی maintenance نہیں کی جاتی تھی۔ اس سال گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ واٹر فلٹریشن پلانٹس کے لئے پنجاب آب پاک

اتھارٹی بنائی جائے گی جو صرف اور صرف واٹر فلٹریشن پلانٹ کو دیکھے گی۔ اس اتھارٹی کو بنانے کا مقصد یہ تھا کہ۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اتھارٹی کا مقصد تو یہ تھا کہ تیزی سے کام ہوتا۔ اس پنجاب آب پاک اتھارٹی کی اس وقت کیا صورتحال ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! اس کا PC-I منظور ہو گیا ہے۔ اس کے لئے 5.5۔ ارب روپے۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ 5.5۔ ارب روپے کو چھوڑیں۔ یہ بات صحیح ہے کہ پلانٹ لگ جائے تو اس کی maintenance اس لئے نہیں ہوتی کہ کسی کی ذمہ داری نہیں ہوتی۔ اب ذمہ داری کی نشاندہی ہو گئی ہے کہ اتھارٹی نے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی maintenance کرنی ہے۔ اس اتھارٹی کا بل پاس کئے ہوئے ہمیں ڈیڑھ سال سے زیادہ ہو گیا ہے۔ کیا اس کا اب تک structure تیار نہیں ہوا کہ جو واٹر فلٹریشن پلانٹس لگنے ہیں وہ کس کے handover ہوں گے، ان کو چلانے اور پھر ان کی maintenance کی ذمہ داری کس کی ہے۔ کیا اس پر ابھی تک کچھ نہیں ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میکانزم تو طے ہو چکا ہے کہ ان کو لگانا اور چلانا تو پنجاب آب پاک اتھارٹی نے ہی ہے اور اس کی maintenance بھی اسی اتھارٹی نے کرنی ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس کا محکمہ پبلک ہیلتھ ہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! سیکرٹری پبلک ہیلتھ اس کے کنوینئر ہیں۔۔

جناب سپیکر: آپ سیکرٹری صاحب سے پوچھیں اور وہ آپ کو بتائیں کہ اس سلسلہ میں کیا ہو رہا ہے۔ ہمیں تو ابھی تک کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! مجھے اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح میرے عزیز نے فرمایا ہے کہ ابھی یہ اتھارٹی functional ہو رہی ہے۔ آپ کی یہ observation بالکل درست ہے کہ اس اتھارٹی کو قائم ہوئے ڈیڑھ سال ہو گیا ہے لیکن اس میں کچھ مشکلات آ رہی تھیں۔ اس اتھارٹی کو چلانے کے لئے بنیادی طور پر ایک بورڈ بنایا گیا ہے۔ بورڈ کے کچھ اراکین فعال نہیں تھے جس پر بورڈ دوبارہ تبدیل کیا گیا ہے۔ بورڈ تبدیل ہونے کے بعد اس اتھارٹی نے کام کرنا شروع کر دیا ہے اور جس طرح معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ اب جو بھی اس سال کی allocation ہوئی ہے انشاءاللہ تعالیٰ ہماری پوری کوشش ہو گی کہ اس allocation کو ہم استعمال کر لیں۔ اس کی مشکلات کو اب دور کر لیا گیا ہے۔ ہمیں یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ ہمیں ابتدائی طور پر مسائل کا سامنا تھا لیکن اب وہ مسائل حل ہو چکے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم پوری capacity کے ساتھ اس پر کام شروع کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ آپ کی ذمہ داری نہیں ہے لیکن جن کی ذمہ داری ہے انہیں تو کام کرنا چاہئے۔ ان کا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جن کی ذمہ داری ہے ان کی نشاندہی کی جائے تاکہ وہ کام کریں۔ آپ کے پاس جو معلومات آتی ہیں وہی ہاؤس کو دیتے ہیں۔ اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اگر آپ کے پاس کوئی information ہی نہیں آ رہی تو پھر آپ کیا کر سکتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جی، یہ درست ہے۔

جناب سپیکر: سوالات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ متعلقہ سیکرٹری یہاں موجود ہو۔ آپ کے سیکرٹری موجود ہیں اور وہ سن رہے ہیں۔ راجہ صاحب نے یہاں وضاحت کی ہے اور اس میں جو کمی تھی اس کی بھی نشاندہی ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم کر رہے ہیں اور اب یہ ہو جائے گا اس لئے اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے آپ کے سامنے ہاؤس میں بولا ہے کہ ہم اس کے ٹینڈر کر دیں گے۔ آپ میرا سوال pending کر دیں کیونکہ جون میں دوبارہ اجلاس آ جانا ہے۔ آپ کی مہربانی ہو گی۔ آپ کے توسط سے کچھ کام ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ہم نے آپ کے سوال پر بہت وقت لگایا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کر رہا ہوں لیکن اس کے result کے لئے یہی بہتر ہو گا کہ اس سوال کو pending کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کا سوال دوبارہ رکھ لیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اس طرح بہت دیر ہو جائے گی اور سال پھر نکل جائے گا۔ آپ مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: اگر دیر ہو گی تو آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیجئے گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر 3951 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پی پی۔198 میں میٹھے اور صاف پانی کی موجودگی و عدم موجودگی کے علاقہ کی نشاندہی سے متعلقہ تفصیلات

*3951: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہِ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔198 ساہیوال میں کتنے افراد / آبادی کو پینے کے لئے میٹھا اور صاف پانی میسر ہے؟

(ب) پی پی۔198 ساہیوال میں کتنے افراد / آبادی کو پینے کے لئے صاف اور میٹھا پانی میسر نہ ہے اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ پی پی۔198 کے عوام الناس کو پینے کے لئے صاف اور میٹھا پانی مہیا ہو سکے، اس بابت حکومتی اقدامات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) حلقہ پی پی۔198 ضلع ساہیوال میں 200,254 لوگوں کے لئے میٹھا اور صاف پانی میسر ہے۔ اس میں sweet water zone اور واٹر سپلائی سکیموں کا area شامل ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔198 ضلع ساہیوال میں 265,420 لوگوں کے لئے میٹھا اور صاف پانی میسر نہ ہے۔ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے واٹر سپلائی سکیمیں نہ بنائی جا سکی ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت حلقہ پی پی۔198 ضلع ساہیوال میں جو دیہات وقصبہ جات brackish water کی زد میں ہیں ان موضع / قصبہ / دیہاتوں میں حکومت پنجاب فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار پروگرام کے تحت لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرے گی۔ مزید حکومت نے صاف پانی کی فراہمی کے لئے Punjab Aab-e-Pak Authority کے نام سے کمپنی بنائی ہے جو کہ صاف پانی کی فراہمی کے لئے کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں جز(ب) سے اپنا ضمنی سوال شروع کروں گا۔ جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ "PP-198 ساہیوال میں کتنے افراد / آبادی کو پینے کے لئے صاف اور میٹھا پانی میسر نہ ہے اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ حلقہ PP-198 ضلع ساہیوال میں 2 لاکھ 65 ہزار 420 لوگوں کے لئے میٹھا اور صاف پانی میسر نہ ہے اور فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے واٹر سپلائی سکیمیں نہ بنائی جا سکی ہیں" لہٰذا 2 لاکھ 65 ہزار کی آبادی کا کیا قصور ہے؟ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن دیہاتوں کو انہوں نے جواب میں point out کیا ہے وہ کون کون سے دیہات ہیں کیونکہ انہوں نے یہاں کم علاقہ بتایا ہے۔ وہ کون سی خلائی مخلوق ہے جو ہمیں تین سال بعد بھی فنڈز فراہم نہیں کر رہی اور یہ فنڈز release کیوں نہیں ہو رہے؟ میرے علاقے کے لوگ بے چارے ہیپاٹائٹس سے مر رہے ہیں اور کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔Order in the House جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے اپنے حلقہ PP-198 کے حوالے سے بتایا ہے تو ان کا حلقہ دو قسم کے area پر divide ہے۔ ایک sweet water zone اور ایک brackish water zone ہے۔ ان کے sweet water zone میں پبلک ہیلتھ کی already تقریباً 18 کے قریب واٹر سپلائی سکیمیں ہیں اور پانچ فلٹریشن پلانٹ لگے ہوئے ہیں جبکہ brackish water zone میں already پنجاب آبِ پاک اتھارٹی کام کر رہی ہے۔ اس اتھارٹی کے بنانے کا مقصد ہی یہی تھا کہ بالخصوص اُن علاقوں کے اندر یہ کام کرے گی جہاں پر کھارا پانی ہے۔

جناب سپیکر: جی، مجھے پتا ہے اور ظاہر ہے کہ priority بھی کھارا پانی والے علاقے ہونے چاہئیں۔ اس پر کیا progress ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! ہم نے اس سال ضلع ساہیوال کے لئے 30 کروڑ روپے فنڈز allocate کئے ہیں جن میں 116 کے قریب واٹر فلٹریشن پلانٹس ساہیوال میں لگانے ہیں۔

جناب سپیکر: اب کوئی پلانٹ لگا بھی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): ابھی اس کے ٹینڈر in process ہیں لیکن انشاءاللہ تعالیٰ اسی سال میں کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ایوان کو جو بات بتائی ہے کہ اس میں واٹر سپلائی سکیمیں موجود ہیں لیکن میں on the floor of the House یہ چیلنج کرتا ہوں بے شک آپ کمیٹی تشکیل دے دیں کہ انہوں نے جو واٹر سپلائی سکیمیں بتائی ہیں تو مجھے بتا دیں کہ میرے حلقے میں کہاں کہاں پر لگی ہوئی ہیں؟ دوسرا انہوں نے بتایا کہ 116 فلٹریشن پلانٹس لگانے ہیں لیکن مجھے بتائیں کہ میرے حلقہ PP-198 میں کتنے فلٹریشن پلانٹس لگانے ہیں؟ چونکہ

میرا یہ پہلا ضمنی سوال ہے اور مزید ضمنی سوال کرنے ہیں کیونکہ یہ بڑا اہمیت کا حامل سوال ہے کیونکہ لوگ کھارے پانی کی وجہ سے مَر رہے ہیں۔[***********************]

جناب سپیکر: جی، آپ گورنر کا ذکر یہاں نہ کریں۔ گورنر پنجاب کے حوالے سے جو بات کی گئی ہے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے بات تو پوری کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ہو گئی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! ایک منٹ ٹھہر جائیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ کے پاس اس کا جواب ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): کس سلسلے میں سر؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! پہلے آپ کہہ رہے تھے کہ کمیٹی بنا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ پہلے میری بات سنیں۔ آپ کہتے ہیں اور سب کو پتا بھی ہے کہ اتنے عرصے سے وہاں کھارا پانی ہے لیکن کیا دس سال میں آپ نے وہاں کوئی ٹیوب ویل نہیں لگوایا؟ سارا زور ایدرای پایا ہویا اے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! دس سال دی سزا میرے حلقے نوں نہ دیو۔ میں جناب نوں گزارش کرنی چاہناں آں تسیں پلیز سُن لوو۔

جناب سپیکر: جی، سنا دیو۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اپنی بات کو دہراتا ہوں کہ گورنر پنجاب ساہیوال میں اسی حلقے سے الیکشن لڑنا چاہ رہے ہیں اس لئے وہ آنے والے الیکشن میں اس کی campaign کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اگر انہوں نے الیکشن لڑنا ہے تو پھر فلٹریشن پلانٹ جلدی لگ جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال نہیں بلکہ ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں انتہائی ادب کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ابھی آپ کا اپنے سیکرٹری حضرات کو حکم آیا ہے کہ گورنر صاحب کا نام حذف کر دیا جائے اور وہ حذف ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہاں۔

جناب سمیع اللہ خان: جب یہاں آبِ پاک اتھارٹی بل آیا تھا اُس وقت مجھے یاد ہے کہ یہاں پر یہ سوال اٹھا تھا کہ آپ ایک ایسے بندے کو ساری powers کیوں دے رہے ہیں؟ ساری executive powers اس شخص کے پاس ہونی چاہئیں جو یہاں پر بھی جوابدہ ہو۔ چیف ایگزیکٹو چاہے عثمان بزدار صاحب ہوں یا کوئی اور ہوں اختیارات اُن کی طرف ہی جانے چاہئیں۔ اگر آپ جگہ جگہ پر اختیارات کی تقسیم کر دیں گے تو issue وہی ہو گا جس کا سامنا آج آپ کو کرنا پڑ رہا ہے۔ ایک ایسے شخص کے بارے میں بات ہے جو اِس وقت چیئرمین یا کسی بڑے عہدے پر ہیں جو آبِ پاک اتھارٹی کو head کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ head نہیں کر رہے۔

جناب سمیع اللہ خان: پھر کون head کر رہا ہے؟ گورنر صاحب ہی Patron in Chief ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ نہیں ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وہی Patron in Chief ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے سیکرٹری صاحب سے ابھی پوچھا ہے تو انہوں نے بتایا کہ وہ Patron in Chief نہیں ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: وہ ابھی بھی اس عہدے پر ہیں۔

جناب سپیکر: بات سنیں۔ آپ کے point out کرنے کے بعد گورنر صاحب نے اپنا نام withdraw کر لیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے آپ کو کہا تھا کہ آپ کی بات صحیح ہے

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ ظلم مت کریں اور گورنر پنجاب کی شکل میں ایک متبادل چیف منسٹر اس ہاؤس کے اوپر مسلط نہ کریں۔ آپ نے ٹھیک کہا کہ وہ یہاں پر جوابدہ نہیں ہیں اور اُن کا نام نہیں آنا چاہئے لیکن جب عوام کو سہولت پہنچانے والی اتھارٹی کے Patron in Chief ہوں گے تو پھر سوال بھی ہو گا اور اُن کا نام بھی آئے گا۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ میں نے ذاتی طور پر اُن سے بات کی تھی اس لئے آپ کے سمجھانے کی وجہ سے وہ چیئرمین بنے ہیں اور نہ ہی Patron in Chief بنے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: ہم نے پڑھا ہے اس لئے correction کر دیں۔

جناب سپیکر: میں نے خود پوچھا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ویب سائٹ پر گورنر صاحب کا نام ہی لکھا ہوا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: ہم نے ویب سائٹ پر ابھی نکال کر دیکھا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے کہنے کی وجہ سے انہوں نے اپنا نام withdraw کیا تھا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اگر اُن کا نام ہوا تو پھر کیا کریں گے اور اگر نام نہیں ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں نے ابھی ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری سے confirm کیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ویب سائٹ پر موجود ہے۔

جناب سپیکر: ویب سائٹ پر ایسے ہی آپ نے نام چڑھا دیا ہو گا۔ آپ ویب سائٹ کو چھوڑیں۔ یہاں سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے خود بتایا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کو بے تحاشا تصاویر نکال کر دے دوں گا جس میں وہ میٹنگز کو Chair کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ بات بالکل صحیح ہے لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب آپ نے ہاؤس میں اس بات کو اٹھایا تھا تب میں نے خود گورنر صاحب سے بات کی تھی جس کے بعد اُن کا کوئی عہدہ نہیں رہا۔ اس سے ہٹ کر اُن کی اپنی پرائیویٹ NGO ہے جس کے فنڈز بھی وہ خود لگا رہے ہیں لیکن آپ یقین کریں کہ وہ اس اتھارٹی میں شامل نہیں ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ گورنر صاحب، جو آپ نے بتایا ہے کہ "آب پاک اتھارٹی" کے سارے اختیارات ان کے پاس ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس بات کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے اس وقت بھی کہا کہ ایک خبر تھی اور ساری خبریں ہی ہوتی ہیں۔ باہر کے ملک کی ایک کمپنی جو واٹر فلٹریشن پلانٹ سپلائی کرتی ہے، ان کا ان کے ساتھ بھی link ہے---

جناب سپیکر: نہیں، جناب سمیع اللہ خان! یہ ساری ہیر پھیر والی بات ہے اور کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ یہ confirm کروالیں کہ وہ "آب پاک اتھارٹی" کے پیٹرن انچیف ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! جب آپ نے کہا تھا تو اس وقت انہوں نے یہ عہدہ چھوڑ دیا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، جناب محمد ارشد ملک! آپ کے ضمنی سوال کافی ہو گئے ہیں اس لئے اب اگلا سوال لے لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال نہیں ہے بلکہ میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اگلا سوال آپ کا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: نہیں، جناب سپیکر! مجھے ضمنی سوال کرنا ہے جو کہ بہت ضروری ہے اگر آپ اجازت دے دیں تو میں یہ سوال کرلوں۔

جناب سپیکر: جی، جلدی سے کرلیں کیونکہ پھر وقت بھی ختم ہونے والا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مہربانی فرمائیں اور میرے ضمنی سوال کا جواب تو لے لیں کیونکہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ دو لاکھ 65 ہزار 420 لوگ کھارا اور کڑوا پانی پی رہے ہیں تو مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا دیں کہ ایک بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ یہ میرے حلقے میں لگا رہے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ کیا کہ میں انڈین ہوں---

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! بات سنیں ناں۔ انہوں نے کب کہا ہے کہ حکومت نے فلٹریشن پلانٹ لگا دیئے ہیں بلکہ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ابھی نہیں لگا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں جو ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں اس کے لئے اگر آپ مجھے وقت دیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، کرلیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے میرے سوال کے پہلے جزو میں کہا ہے---

جناب سپیکر: نہیں، اس طرح تو آپ لگے رہیں گے تو میں اگلا سوال لے رہا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ پورے پنجاب میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے---

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے--- نہیں ہیں اس لئے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا بڑا اہم ضمنی سوال ہے اس لئے مجھے بات کرلینے دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کا ضمنی سوال آ تو گیا ہے اور مزید کتنے کرنے ہیں؟ جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: شکریہ، جناب سپیکر! سوال نمبر 4286 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولنگر: سیوریج اور واٹر سپلائی کے لئے مالی سال 20-2019 کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

***4286: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولنگر میں سیوریج اور واٹر سپلائی کے لئے کتنی رقم مالی سال 20-2019 میں صوبائی حکومت نے فراہم کی ہے اور کتنی رقم ضلعی حکومت خرچ کرے گی؟

(ب) اس رقم کی تقسیم تحصیل وار کیسے کی گئی ہے؟

(ج) اس مالی سال میں حلقہ پی پی۔243 کی کتنی واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں مکمل کی جائیں گی ان سکیموں کے نام اوران کے لئے مختص کردہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) پی پی۔243 میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ کہاں کہاں لگائے جائیں گے اس وقت کس کس جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹ چل رہے ہیں کتنے بند ہیں اوران کو کب تک چالو کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) حکومت پنجاب کی طرف سے ضلع بہاولنگر میں مالی سال 20-2019 میں سیوریج اور واٹر سپلائی کے لئے 603.885 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی اور ضلعی بجٹ میں 70.664 ملین روپے مختص تھے۔

(ب) صوبائی بجٹ میں تحصیل بہاولنگر کے لئے 239.576 ملین روپے، تحصیل چشتیاں 119.522 ملین روپے، تحصیل ہارون آباد 40.801 ملین روپے، تحصیل فورٹ عباس 36.437 ملین روپے، تحصیل منچن آباد 167.549 ملین روپے مختص کئے گئے۔ ضلعی بجٹ میں تحصیل بہاولنگر کے لئے 30.00 ملین روپے، تحصیل منچن آباد 40.664 ملین روپے مختص کئے گئے۔

(ج) مالی سال 20-2019 میں حلقہ پی پی۔243 میں واٹر سپلائی کی پانچ سکیموں اور سیوریج ڈرینج کی دو سکیموں پر کام جاری ہے ان سکیموں کے نام اور مختص کردہ رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) حلقہ پی پی۔243 میں مالی سال 20-2019 میں 2 واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے جو کہ چالو حالت میں ہیں۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے بجٹ مالی سال 20-2019 میں حلقہ پی پی۔243 کے لئے نئے فلٹریشن پلانٹس کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! رولز کے مطابق تین ضمنی سوالات کرنے کی اجازت ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ نے پانچ ضمنی سوال کر لئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! تین سوالات کرنے کی ruling ہے لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: جی بالکل اس پر ruling ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کی کارروائی نکلوا لیں کہ میں نے ابھی تین ضمنی سوالات نہیں کئے۔

جناب سپیکر: نہیں، جناب محمد ارشد ملک! اب آپ تشریف رکھیں، کسی اور ممبر کو بھی بات کرنے کا موقع دیں۔ جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: شکریہ، جناب سپیکر! میرا سوال بہت اہم ہے اس لئے کہ صاف پانی کے حوالے سے پنجاب کیا بلکہ پاکستان میں WHO اور یونیسف کی جتنی بھی reports ہیں، آپ کو شاید علم ہے کہ ہمارے علاقے کے 80 فیصد لوگ صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں جبکہ صرف 20 فیصد لوگوں کو صاف پانی میسر ہے۔ 80 فیصد لوگ جو پانی پیتے ہیں وہ سارا infected ہے جس میں

industrial wastageاور سیوریج کی mixing کے علاوہ پتا نہیں کیا کیا شامل ہے۔ میرے علاقے کے متعلق آپ کو معلوم ہے کہ وہ brackish water یعنی کھارے پانی کا علاقہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہاں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! وہاں پر صرف ہماری فصلوں کو اور پینے کے لئے نہری پانی کی دستیابی ہے تو اس لحاظ سے اس background میں یہ سوال کیا گیا ہے۔ اس سوال کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ اس دفعہ بہاول نگر ضلع کو 20-2019 میں 603 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے اور 70 ملین روپے ضلعی بجٹ میں سے دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) کے جواب میں ہے کہ تحصیل بہاولنگر کے لئے 239.576 ملین روپے، تحصیل چشتیاں 119.522 ملین روپے، تحصیل ہارون آباد 40.801 ملین روپے، تحصیل فورٹ عباس کے لئے بھی صرف 36.437 ملین روپے اور تحصیل منچن آباد 167.549 ملین روپے مختص کئے گئے۔ Distribution of funds in the districts میں اتنی بڑی ناانصافی ہے کہ جتنے فنڈز ضلع میں جاتے ہیں تو وہ صرف حکومتی پارٹی کے ایم پی ایز کو دیے جاتے ہیں جو تحصیل منچن آباد یا بہاول نگر پر خرچ کر دیے جاتے ہیں اور یہ صرف آپ کے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ میرے ضلع کے کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں جو بجٹ جاتا ہے اس میں ہمارے علاقے کو محروم رکھا جاتا ہے اور وہاں پر کسی بھی قسم کی سہولت دینے سے موجودہ حکومت صرف اس لئے انکاری ہے کہ وہاں سے منتخب نمائندگان کا تعلق اپوزیشن سے ہے۔ اس سلسلے میں۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! آپ کا سوال کیا ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرے علاقے میں بھی لوگوں کو صاف پانی چاہئے۔ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ PP-243 میں اس وقت صرف پانچ واٹر سپلائی سکیموں پر کام ہو رہا ہے اور جن واٹر سپلائی سکیموں کا بتایا گیا ہے تو یہ وہی واٹر سپلائی سکیمیں ہیں جو کہ پچھلے دور میں منظور ہوئی تھیں اور ان میں سے ایک بھی واٹر سپلائی سکیم نئی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھ لیتے ہیں کہ اس کی latest situation کیا ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اب latest situation یہ ہے کہ میں نے جو لسٹ بنائی ہے تو اس حلقے میں تقریباً 70 گاؤں ایسے ہیں جہاں پر سرے سے واٹر سپلائی موجود ہی نہیں ہے یعنی وہ لوگ جوہڑوں سے پانی پیتے ہیں یا کھارا پانی پیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس پانی سے وہاں کے لوگوں کو صحت کے فقدان کا سامنا ہے تو میرے حلقے میں ایک بھی نئی واٹر سپلائی سکیم کیوں نہیں شروع کی اور ایک بھی نیا واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانا گوارا کیوں نہیں کیا، کیا وہاں پر پنجاب کے لوگ نہیں بستے، کیا وہاں کے لوگوں کو صاف پانی نہیں چاہئے، کیا میرا ضلع ریونیو نہیں دیتا؟ سب سے زیادہ کپاس اور گندم کی پیداوار میرے ضلع سے ہوتی ہے اور ابھی بھی آپ چیک کر لیں کہ اس دفعہ کا بھی ہدف صرف ہم نے پورا کیا ہے۔ آپ بے شک اپنے ٹکٹ ہولڈرز کو پیسے دے دیں یا اپوزیشن کے ممبران سے ہارے ہوئے لوگوں کے توسط سے خرچ کر دیں لیکن لوگوں کو ان کا حق تو دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں نہایت ہی ادب اور احترام کے ساتھ اپنے فاضل ممبر کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے بتاتا ہوں کہ جس طریقے سے انہوں نے اپنے علاقے کے حوالے سے واٹر سپلائی اور سیوریج سکیموں کا ذکر کیا ہے تو میں ان کے گوش گزار کرنا چاہ رہا ہوں کہ ان کی پانچ کے قریب واٹر سپلائی سکیمیں تھیں، جو انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے بجٹ میں لائی گئی تھیں جس کے جواب میں ہے کہ ان پر کام جاری ہے تو میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ ان پانچ سکیموں میں سے چار واٹر سپلائی سکیمیں اس وقت تک مکمل ہو چکی ہیں جو کہ "یوزرز کمیٹی" کے hand over ہو چکی ہیں جبکہ ایک واٹر سپلائی سکیم پر کام جاری ہے اور انشاء اللہ اس سال کے آخر تک اسے مکمل کر کے آپ کو دیں گے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں مزید واٹر سپلائی سکیموں کی ضرورت ہے تو آپ ضرور ہمیں بتائیں

بالکل ہم اسے بنائیں گے کیونکہ ہماری سوچ ہے کہ ہم نے انتقام کی سیاست کرنی ہے اور نہ ہی اس سے پہلے حکومتوں کی طرح ہمارے پاس انتقامی سیاست کی سوچ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں یہ جتنی واٹر سپلائی سکیمیں کہیں گے اور جس وقت کہیں گے توانشاءاللہ پنجاب کے دس کروڑ عوام اور اس حلقے کی عوام کے لئے دیں گے۔ آپ کی عوام ہماری عوام ہے جس کو بنیادی ضرورتوں کی فراہمی کی ذمہ داری ہمارے اوپر ہے اور انشاءاللہ ہم عوام کو فراموش نہیں کریں گے اور آپ کی طرف سے دی جانے والی واٹر سپلائی سکیموں کو next بجٹ میں مکمل کروائیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میری ایک بہت ہی اہم واٹر سپلائی سکیم 141-S R کا PC-I بنا کر انہوں نے منگوایا اور پھر اس کے بعد revised plan بھی آ گیا لیکن بدقسمتی سے ابھی تک اس کو include نہیں کیا گیا۔ اس کے علاوہ میرے پاس ان تمام گاؤں کی لسٹ ہے جہاں پر ابھی تک واٹر سپلائی کا کوئی کنکشن نہیں ہے اور بے چارے لوگ گدھوں پر، سائیکلوں پر اور موٹر سائیکلوں پر پانی لانے پر مجبور ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ اس لسٹ کو پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے share کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ(ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! معزز ممبر میرے ساتھ اس لسٹ کو share کر لیں تو انشاءاللہ تعالیٰ اس پر عمل درآمد ہوگا کیونکہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ محکمہ کے سیکرٹری موجود ہیں تو آپ کے جو بھی گاؤں یا دیہات ہیں تو وہاں پر پانی کا کنکشن کروائیں گے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب بھی note کر لیں۔ چودھری صاحب! آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے مل لیں اور آپ اپنی لسٹ ان کے ساتھ share کر لیں۔ واقعی پورے بہاول نگر کے ضلع میں یہی صورت حال ہے اور سارے ضلع میں یہ بڑا problem ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے ضلع ساہیوال کو بھی اس میں شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ساہیوال کو چھوڑ دیں اب۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے سیکرٹری صاحب، باقی وزرائے کرام اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کی موجودگی میں بتاؤں گا کہ واٹر سپلائی کی سکیمیں جو کہ نہروں کے کنارے

پر لگ رہی ہیں اس میں سے بہت ساری واٹر سپلائی کی نہریں پکی ہو گئی ہیں جس سے ان کا seepage area بہت تھوڑا رہ گیا ہے جس کی وجہ سے یہ ساری سکیمیں defective ہوتی جا رہی ہیں، اب ان میں کھارا پانی آتا ہے اور صاف پانی نہیں آتا تو ان کی بھی re-location کی جائے یا ان کے اوپر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں تب ہی یہ سکیمیں اس قابل ہوں گی کہ ان کا پانی پیا جا سکے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے چودھری صاحب! آپ پارلیمانی سیکرٹری کے ساتھ مل کر ایک میٹنگ کر لیں کیونکہ سیکرٹری صاحب بھی آئے ہوئے ہیں تو ان کے ساتھ ملک ارشد صاحب کو بھی شامل کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: شکریہ، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے اور ان کی طرف سے اس سوال کو pending کرنے کی request آئی ہے تو اس سوال نمبر 4298 کو pending کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: چک نمبر 388 گ،ب سمندری میں واٹر فلٹریشن کے لئے فنڈز کی فراہمی ودیگر تفصیلات

*4041: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نشان زدہ سوال نمبر 2739 جس کا جواب ایوان میں مورخہ 19- دسمبر 2019 کو پیش ہوا ہے کے جواب میں محکمہ نے تحریر کیا ہے کہ چک نمبر 388 گ۔ب تحصیل سمندری

ضلع فیصل آباد کا زیر زمین پانی کڑوا اور پینے کے قابل نہ ہے اس چک میں حکومت سکیم کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر فلٹریشن پلانٹ لگایا جائے گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو جواب محکمہ نے جز (الف) میں دیا ہے یہی جواب نشان زدہ سوال نمبر 1015 کے جواب میں محکمہ نے مورخہ یکم جولائی 2015 کو دیا تھا کہ فنڈز کی فراہمی پر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگا دیا جائے گا؟

(ج) کیا حکومت اس چک میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) درست ہے۔ پنجاب آبِ پاک اتھارٹی۔ پنجاب حکومت نے صوبے میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے جامع حکمت عملی تیار کر لی ہے، جن میں پنجاب آبِ پاک اتھارٹی کا قیام بھی شامل ہے۔ جس کا قانونی مسودہ 2019 میں اسمبلی میں منظور ہو گیا ہے۔ اس اتھارٹی کا مقصد پنجاب کے باسیوں کو صاف پانی کی دیر پا فراہمی شامل ہے۔ جس کے تحت آغازی مرحلے میں فزیبیلیٹی سٹڈی کی تیاری اور منظوری کے بعد تخمینہ جات بنا لئے گئے ہیں۔ آغازی مرحلے میں پی سی ون (PC-1) محکمہ پی اینڈ ڈی میں جمع کرا دیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت صوبے کے تمام علاقہ جات بشمول حلقہ 388 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کو مرحلہ وار صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

(ب) درست ہے۔ پنجاب آبِ پاک اتھارٹی۔ آبِ پاک اتھارٹی نے 6 ارب کی لاگت کا PC-1 محکمہ ہاؤسنگ میں جمع کرا دیا ہے جس کی منظوری کے بعد Contractor consultant / رکھے جائیں گے اور کم و بیش ایک سال کے عرصے میں منصوبہ کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

(ج) گورنمنٹ آف پنجاب نے اس مسئلہ کے فوری حل کے لئے آب پاک اتھارٹی بنائی ہے۔ جو کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں صاف پانی مہیا کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے اور جلد ہی تمام اضلاع میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا عمل شروع ہو جائے گا۔ چک نمبر 388 گ،ب کے عوام کو بھی یہ سہولت میسر ہو جائے گی۔ حکومت نے مالی

سال 2019-20کے(Annual development Programme)
(ADP منصوبہ میں پانی کی فراہمی کے لئے آبِ پاک اتھارٹی کے جامع منصوبہ کو شامل کیا ہے جس میں 8ارب روپے کی خطیر رقم پنجاب کے باسیوں کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے مختص کی گئی ہے۔(جنرل سیریل نمبر 2523، کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔اس کے تحت پی سی ون(PC-1) محکمہ پی اینڈ ڈی کو جمع کروادیا ہے جس کی منظوری کے بعد واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا۔

ایل ڈی اے میں ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد اوران کو مستقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4413: **جناب محمد مرزا جاوید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایل ڈی اے میں کل کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور کتنے ڈیلی ویجز پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں تفصیل سے علیٰحدہ علیٰحدہ آگاہ فرمائیں؟

(ب) حکومت ڈیلی ویجز ملازمین کو کب تک مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) LDA میں کتنی کتنی اسامیاں خالی ہیں تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) محکمہ ایل ڈی اے(یوڈی ونگ)میں کل 3460اسامیوں پر 2063ملازمین اور مختلف پراجیکٹس پر 171ڈیلی ویجز ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔جبکہ ٹیپا میں کل 123ملازمین ہیں، کوئی ڈیلی ویجز موجود نہ ہے۔تاہم Contingent Paid Project پر 128ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) ڈیلی ویجز ملازمین پراجیکٹ کی ضرورت کی بنیاد پر بھرتی کئے جاتے ہیں، جو کہ ریگولر اسٹیبلشمنٹ کا حصہ نہ ہوتے ہیں۔ان ڈیلی ویجز ملازمین کو مختلف پراجیکٹس کی کانٹیجنسی سے، فنڈز کی دستیابی تک تنخواہ دی جاتی ہے۔تاہم ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کرنے کے حوالے سے کوئی پالیسی / قانون موجود نہ ہے۔

(ج) ایل ڈی (یو ڈی ونگ) میں کل 1397 اسامیاں خالی ہیں جبکہ ٹیپا میں کل 191 اسامیاں خالی ہیں۔

سال 20۔2019 میں ایل ڈی اے کی طرف سے منظور کردہ رہائشی و کمرشل نقشہ جات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4414: جناب محمد مرزا جاوید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 20-2019 میں LDA نے کل کتنی رہائشی و کمرشل نقشہ جات کی منظوری دی ہے تعداد سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کمرشل اور رہائشی نقشہ جات کی فیسوں کی مد میں کل کتنی رقم سال 20-2019 میں وصول ہوئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) مالی سال 20-2019 میں LDA نے کل 2908 رہائشی و کمرشل نقشہ جات کی منظوری دی ہے۔

(ب) کمرشل اور رہائشی نقشہ جات کی فیسوں کی مد میں کل 187.551 Million رقم سال 20-2019 میں وصول ہوئی ہے۔

صوبہ کے مختلف شہروں میں پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی کا گھروں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***4461: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی نے صوبہ کے مختلف شہروں میں 13 لاکھ 70 ہزار گھروں کی تعمیر کے لئے پلان تیار کر لیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تین اور پانچ مرلہ کے یہ گھر تین سال کے عرصے میں تعمیر کئے جائیں گے اس بارے تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) صوبائی کابینہ پنجاب کی منظوری کے بعد پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی (PHATA) کو نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت سستے گھر بنانے کا کام سونپا گیا ہے۔ جس کے تحت PHATA نے بنیادی ڈھانچے پر کام شروع کر دیا ہے اور جس کا وزیر اعظم پاکستان نے نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت رینالہ خورد ہاؤسنگ اسکیم کا از خود افتتاح کیا تھا۔ نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل ہاؤسنگ سکیمیں شامل ہیں۔

(نام سکیم)	(تعداد گھر)
رینالہ خورد ڈسٹرکٹ اوکاڑہ۔	859
لودھراں سٹی۔	893
لیہ سٹی۔	124
قائد آباد ڈسٹرکٹ خوشاب۔	1211
سیالکوٹ۔	2341
چنیوٹ۔	600
حضرو۔	582
بھکر۔	176
چشتیاں۔	1144

بشمول مندرجہ بالا سکیموں کے پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی PHATA نے گوجرانوالہ، فیصل آباد اور لاہور میں سستے گھر بنانے کے لئے زمین کے حصول پر کام شروع کر دیا ہے۔

(ب) گھروں کی تعمیر مکمل کرنے کا عرصہ 3 سال ہے۔ علاوہ ازیں اِن اسکیموں میں بنیادی ڈھانچہ کی تعمیر کے لئے 1 سال کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔

پی پی۔ 144 میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی نئی سکیموں کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*4476: **جناب سمیع اللہ خان:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جولائی 2019 تا 31 دسمبر 2019 واسا نے پی پی۔144 لاہور میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی کتنی نئی سکیمیں شروع کیں ہر سکیم کی مکمل تفصیل پتہ، ٹینڈر و تخمینہ جات فراہم فرمائیں؟

(ب) جو نئی سکیمیں شروع کی گئیں ان میں سے کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی سکیموں کا کام ابھی باقی ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) پی پی۔144 لاہور میں مذکورہ سکیموں کے لئے کتنے فنڈز کا اجراء کیا گیا اس میں سے کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(د) کیا حکومت پی پی۔144 لاہور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی مزید سکیمیں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یکم جولائی 2019 تا 31 دسمبر 2019 واسا نے پی پی 144 لاہور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی کوئی نئی سکیم شروع نہیں کی۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

(د) واسا لاہور شاہدرہ میں MGD25 کا ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جس کی فزیبلٹی سٹڈی کے لئے نیسپاک کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ اس منصوبہ کے تحت سیوریج کو واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ تک پہنچانے کا نظام بھی وضع کیا جائے گا اور موجودہ ڈسپوزل سٹیشن کی اپ گریڈیشن بھی کی جائے گی۔ شاہدرہ ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ ایشین انفراسٹرکچر بنک کے تعاون سے تعمیر ہو گا۔ جس کے لئے مذکورہ سٹڈی جاری ہے

اور فی الوقت محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کی تشکیل کردہ کمیٹی نیسپاک کی سفارشات کی روشنی میں تکنیکی معاملات کو حتمی شکل دے رہی ہے۔ جس کے بعد منصوبہ کی تعمیر کا آغاز کے لئے PC-1 مجاز فورمز (PDWP, CDWP, ECNEC) کو منظوری کے لئے بھیجا جائے گا۔

راولپنڈی: آرڈی اے کی حدود میں غیر قانونی تعمیری نقشہ جات کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

*4532: **محترمہ عشرت اشرف:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی (RDA) کی حدود میں کون کون سے ایریاز آتے ہیں موضع وار تفصیل بتائی جائے اور ان آبادیوں میں بنائی گئی تعمیرات میں سے کتنی فیصد تعمیرات کے نقشے منظور کئے گئے ہیں اور کتنی فیصد غیر قانونی تعمیرات ہو چکی ہیں تفصیل بتائی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی حدود میں 63 موضع جات آتے ہیں جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 19-2018 میں آرڈی اے کی حدود میں بننے والی تعمیرات میں سے 78.54 فیصد اور سال 20-2019 میں 75.844 فیصد تعمیرات کے نقشہ جات برائے منظوری پیش ہوئے۔ جبکہ سال 19-2018 میں 21.46 فیصد تعمیرات غیر قانونی پائی گئیں اور اسی طرح سال 20-2019 میں 24.16 فیصد تعمیرات غیر قانونی پائی گئیں جن کے خلاف نوٹسز / چالان جاری کرنے کے علاوہ ضابطہ کی قانونی کارروائی بھی عمل میں لائی گئی۔

جہلم: حلقہ پی پی۔ 27 لِلّہ شہر کے سیوریج سسٹم کی از سر نو تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***4557: جناب ناصر محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔27 تحصیل پنڈ داد نخان (جہلم) لِلّہ شہر کا سیوریج سسٹم بہت خراب ہے؟

(ب) مذکورہ شہر کا سیوریج سسٹم خراب ہونے کی وجہ سے سیوریج کا گندا پانی شہر کی سڑکوں پر کھڑا رہنے سے لوگ مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں بچوں کا سکول اور نمازیوں کا مسجد جانا بہت مشکل ہو گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ شہر کا سیوریج سسٹم از سر نو ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی زیر نگرانی لِلّہ شہر کے لئے سیوریج سکیم نہ بنائی گئی ہے۔

(ب) لِلّہ شہر کی سڑک کے دونوں اطراف جو نالہ جات بنے ہوئے ہیں وہ صفائی نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہوئے ہیں جس سے پانی سڑکوں پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ نالوں کی صفائی کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی پنڈ داد نخان کی ہے۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ کے فنڈز مہیا کرنے پر لِلّہ شہر میں نکاسی آب کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

جہلم: پی پی۔ 27 پنڈ داد نخان اور کھیوڑہ میں واٹر سپلائی کی نئی لائن بچھانے سے متعلقہ تفصیلات

***4558: جناب ناصر محمود :** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔27 ضلع جہلم پنڈ دادنخان شہر اور کھیوڑہ کے لئے واٹر سپلائی سکیم لائن کب بچھائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ واٹر سپلائی لائن پرانی ہونے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس سے شہر کے لوگوں کو سیوریج کا مکس پانی سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہری سیوریج ملا گندا پانی پینے پر مجبور ہیں جس سے لوگ مختلف موذی بیماریوں کا شکار ہورہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس مالی سال میں پنڈ دادنخان شہر اور کھیوڑہ کے لئے واٹر سپلائی کی نئی لائن بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حلقہ پی پی۔27 ضلع جہلم، پنڈ دادنخان شہر میں شہریوں کو پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے /ٹیوب ویلز کی تنصیب کے کام کے لئے 82-1981 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے سکیم بنائی تھی بعد ازاں پنڈ دادنخان شہر کے لئے 2004 میں PMDFC اور میونسپل کمیٹی نے مل کر سکیم بنائی اب پنڈ دادنخان واٹر سپلائی سکیم میونسپل کمیٹی پنڈ دادنخان چلارہی ہے۔

کھیوڑہ شہر کے لئے واٹر سپلائی سکیم PMDC نے 1974 میں بنائی اور بعد میں 99-1992 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے کھیوڑہ شہر کے لئے واٹر سپلائی پائپ لائنز/ڈسٹری بیوشن سسٹم نزد دریا کے کنارے ٹیوب ویلز لگائے۔ 2010 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے 6 ٹیوب ویل دریا کے کنارے نصب کئے جو اب میونسپل کمیٹی چلارہی ہے۔ کھیوڑہ شہر کے لئے جاری سکیم کی منظوری 17-2016 میں 161.854 ملین لاگت سے ہوئی۔ اس سکیم پر 38.367 ملین خرچ ہوچکے ہیں اور واٹر سپلائی پائپ لائنز/ڈسٹری بیوشن سسٹم (3" تا 6") سائز 16100 ft پائپ بچھایا جاچکا ہے اور 9 ٹیوب ویل بور مکمل ہوچکے ہیں بقایا کام فنڈز ملنے پر T.S اسٹیمیٹ کے مطابق کر دیا جائے گا۔

(ب) پنڈ داد نخان شہر کی واٹر سپلائی سکیم میونسپل کمیٹی چلا رہی ہے اس لئے مزید تفصیلات میونسپل کمیٹی پنڈ داد نخان ہی دے سکتی ہے۔

کھیوڑہ شہر کی پرانی واٹر سپلائی سکیم ٹاؤن کمیٹی کھیوڑہ چلا رہی ہے مزید تفصیلات ٹاؤن کمیٹی کھیوڑہ ہی دے سکتی ہے۔

(ج) واٹر سپلائی سکیم پنڈ داد نخان چونکہ میونسپل کمیٹی پنڈ داد نخان چلا رہی ہے اور میونسپل کمیٹی پنڈ داد نخان ہی بتا سکتی ہے کہ گندا پانی مکس ہو رہا ہے کہ نہیں۔

اسی طرح کھیوڑہ شہر کی پرانی واٹر سپلائی سکیم ٹاؤن کمیٹی کھیوڑہ چلا رہی ہے اور ٹاؤن کمیٹی کھیوڑہ ہی بتا سکتی ہے کہ گندا پانی مکس ہو رہا ہے کہ نہیں۔

(د) اس سال پنڈ داد نخان شہر کے لئے گورنمنٹ پنجاب نے کوئی سکیم منظور نہ کی ہے

کھیوڑہ شہر کے لئے گورنمنٹ پنجاب نے 17-2016 میں 161.854 ملین روپے کی سکیم منظور کی ہے جو کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ بنا رہا ہے اس میں 9 ٹیوب ویلز منظور ہوئے تھے جو لگ چکے ہیں۔ اور کھیوڑہ شہر میں ("3 تا "6) سائز 16100ft پائپ بچھایا جا چکا ہے۔ بقایا کام فنڈز ملنے پر T.S اسٹیمیٹ کے مطابق کر دیا جائے گا۔

لاہور: واسا کا ٹنل بورنگ کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*4562: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا واسا نے ٹنل بورنگ کا کوئی منصوبہ تیار کیا ہے؟

(ب) اس منصوبہ پر کب تک عمل درآمد شروع ہو جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) سنٹرل لاہور میں موجودہ سیوریج کا نظام 25 سے 60 سال پہلے بچھایا گیا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور شہری آبادی کے تیزی کے ساتھ بڑھنے کی وجہ سے موجودہ سیوریج کا نظام آج کی آبادی کے لئے ناکافی ہے۔ لہذا واسا لاہور نے سنٹرل لاہور میں ٹرنک سیور بچھانے کے ساتھ ساتھ گلشن راوی کے مقام پر ایک ڈسپوزل سٹیشن بنانے کا

منصوبہ بنایا ہے تاکہ گندے پانی کو دریائے راوی تک پہنچایا جا سکے۔ یہ منصوبہ پاکستان میں اپنی نوعیت کا پہلا منصوبہ ہے جہاں ٹرنک سیور کو ٹنل بورنگ مشین کی مدد سے ٹرینچ لیس ٹیکنالوجی کے ذریعے بچھایا جائے گا۔ مجوزہ پراجیکٹ 28 کلومیٹر لمبی ٹرنک سیور بچھانے اور گلشن راوی کے مقام پر 350 کیوسک کا ڈسپوزل سٹیشن کی تعمیر پر مشتمل ہے۔ ٹرنک سیوری کی کل لمبائی کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 15 کلومیٹر کا پہلا حصہ لاریکس کالونی سے شروع ہو کر گلشن راوی کے مقام پر ختم ہو گا جبکہ 13 کلومیٹر کا دوسرا حصہ انفنٹری روڈ سے شروع ہو کر گلشن راوی ڈسپوزل سٹیشن پر ختم ہو گا تاکہ گندے پانی کو احتیاط کے ساتھ دریائے راوی میں ڈالا جائے۔ اس منصوبے کا اطلاق EPC موڈ پر ہو گا جس کی تکمیل میں 30 ماہ کا وقت لگے گا۔ اس پراجیکٹ کی لاگت کا تخمینہ لگ بھگ 14 بلین روپے ہے جو کہ آسان قرضہ کی بنیاد پر ایشین انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ بنک (AIIB) فراہم کرے گا۔ مجوزہ پراجیکٹ سے 40 لاکھ آبادی کو فائدہ ہو گا اور بارہ (12) سیوریج لفٹ اسٹیشنوں کو ختم کر دیا جائے گا جو کہ اس وقت سیوریج کو نکاسی آب کے کھلے نالوں میں پھینک رہے ہیں۔

(ب) یہ مجوزہ پراجیکٹ 16.03.2020 کو ECNEC سے منظور کیا گیا تھا۔ مزید یہ کہ مجوزہ پراجیکٹ کے لئے پراجیکٹ مینجمنٹ کنسلٹنٹ کی خدمات حاصل کرنے کا عمل جاری ہے۔ اس ضمن میں کنسلٹنٹ کی شارٹ لسٹنگ وقت کی بچت کے لئے پہلے ہی مکمل کر لی گئی ہے۔ AIIB بورڈ کی منظوری ستمبر 2020 میں متوقع ہے۔ جبکہ لون سائننگ (Loan Signing) اکتوبر 2020 میں متوقع ہے اور دسمبر 2020 کے آخر تک مجوزہ پراجیکٹ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

لاہور میں واٹر سپلائی کے ناقص نظام کی روک تھام کے لئے
حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4620: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا :** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کا نظام انتہائی ناقص ہے جس کی وجہ سے عوام پائپ لائن اور واٹر سپلائی لائن کا آمیزش شدہ پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندا پانی پینے کی وجہ سے عوام معدہ، جگر، ہیپاٹائٹس "اے" "بی" سی" اور گردوں کی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت لاہور شہر کا واٹر سپلائی کا نظام بہتر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ لاہور شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کا نظام انتہائی ناقص ہے۔ واسا اہل لاہور کو صاف پانی 800 فٹ گہرائی سے نکال کر مہیا کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ 573 فلٹریشن پلانٹس لاہور کے مختلف علاقوں میں لگے ہوئے ہیں جو عوام کو صاف پانی مہیا کر رہے ہیں۔ پانی میں کوئی خرابی موصول ہو تو لائنوں کی فلشنگ اور روزانہ کی بنیاد پر Chlorination کرواکر واسا لیبارٹری سے Re-Sampling کروائی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ گندا پانی پینے کی وجہ سے عوام معدہ، جگر، ہیپاٹائٹس "اے" "بی" "سی" اور گردوں کی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں تاہم ہیپاٹائٹس 'بی' اور 'سی' پانی سے نہیں پھیلتا بلکہ خون کے ذریعے ایک مریض سے دوسروں میں منتقل ہوتا ہے۔ واسا اہل لاہور کو صاف پانی مہیا کر رہا ہے اس لئے پینے کے صاف پانی سے کسی قسم کی بیماری کا احتمال نہیں رہتا۔

(ج) لاہور کا پانی WHO گائیڈ لائینز کے مطابق مہیا کیا جاتا ہے اور پرانی بوسیدہ لائنوں کو مرحلہ وار تبدیل کرکے حسب ضرورت نئی لائنیں بچھائی جا رہی ہیں۔

ضلع ملتان میں محکمہ کے ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4623: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ کے کتنے ملازمین ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہے؟

(ج) محکمہ ہذا میں سکیل ایک سے 12 تک کی کتنی اسامیاں خالی ہیں سکیل وار تفصیل بیان فرمائیں نیز ان اسامیوں پر حکومت ملازمین بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع ملتان کے محکمہ ہذا میں ڈیلی ویجز پر کوئی ملازم کام نہیں کر رہا ہے اور کنٹریکٹ پر 04 ملازم کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔(1) چوکیدار 3 سکیل نمبر 1 (2) مالی 1 سکیل نمبر 1

(ب) اس سلسلہ میں اب تک حکومت کی طرف سے کوئی قانون وضع نہ کیا گیا ہے۔ تاہم ضلع ملتان میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے کل 36 کنٹریکٹ ملازمین میں سے محکمہ ہذا نے ہائی کورٹ کی رٹ پٹیشن نمبر 1400/2018 کے فیصلہ مورخہ 26.06.2019 کی روشنی میں 32 ملازمین کو ریگولر کر دیا ہے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اور باقی 04 ملازمین کا کیس ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔

(ج) محکمہ ہذا میں سکیل ایک سے 12 تک کی کُل 02 اسامیاں خالی ہیں تفصیل درج ذیل ہے:۔
(1) پلمبر سکیل نمبر 05 (2) سینیٹیرین سکیل نمبر 09۔
نیز ان اسامیوں پر حکومت ملازمین بھرتی کرنے کا تاحال کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے جس کی وجہ بھرتی پر پابندی ہے۔

لاہور: پی پی۔ 166 میں سیوریج اور واٹر سپلائی سکیموں کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*4633: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جولائی 2019 سے مارچ 2020 تک واسا نے پی پی-166 لاہور میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی کتنی نئی سکیمیں شروع کی ہر سکیم کی مکمل تفصیل، پتا، ٹینڈر و تخمینہ جات فراہم فرمائیں؟

(ب) جو نئی سکیمیں شروع کی گئی ہیں ان سے کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی سکیموں کا کام ابھی بقایا ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) پی پی-166 لاہور میں مذکورہ سکیموں کے لئے کتنے فنڈز کا اجراء کیا گیا اس میں سے کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے؟

(د) کیا حکومت پی پی-166 میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی مزید سکیمیں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) SAP کے تحت پی پی-166 ٹاؤن شپ سب ڈویژن کی UC-227&UC-225,UC-224 اور انڈسٹریل ایریا سب ڈویژن کی UC-228 میں سیور اور واٹر سپلائی کا کام کیا گیا ہے۔ کاموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شروع کی گئی سکیموں میں 50 فیصد مکمل کر لی گئی ہیں جبکہ بقیہ 50 فیصد پر کام جاری ہے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) پی پی-166 لاہور میں مذکورہ سکیموں کے لئے مختص کردہ فنڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) مذکورہ علاقہ میں فی الحال کوئی نئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

لاہور: واسا کا کمرشل میٹروں کے لئے ایمنسٹی سکیم کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*4644: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

واسا نے کمرشل میٹروں کے لئے کوئی ایمنسٹی سکیم جاری کی ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

واسا نے کمرشل میٹروں کے لئے تاحال کوئی ایمنسٹی سکیم جاری نہ کی ہے۔

صوبہ میں عمارات کے نقشوں کی آن لائن منظوری سے متعلقہ تفصیلات

***4645: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور :** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا حکومت عمارات کے نقشوں کی منظوری آن لائن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نقشوں کی آن لائن منظوری شروع ہو جائے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق نقشہ Eخدمت پورٹل پر جمع ہونے ہیں۔Eخدمت کے مراکز ارفع کریم ٹاور، ٹاؤن ہال اور ایل ڈی اے میں ہیں۔ ایل ڈی اے نے 14.07.2020 سے نقشوں کی وصولیEخدمت پورٹل کے ذریعہ شروع کر دی ہے۔

بہاولنگر: ضلع کی حدود میں چولستان میں واٹر سپلائی کی سہولت کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***4647: چودھری مظہر اقبال :** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولنگر ضلع کی حدود میں چولستان کن کن تحصیل اور یو۔سی پر مشتمل ہے اس ضلع میں چولستان کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) اس ضلع میں چولستان میں واقعہ چکوک، قصبہ جات اور دیہات کون کون سے ہیں؟

(ج) اس ضلع کے چولستان میں واقع چکوک، قصبہ جات اور دیہات میں واٹر سپلائی کی سہولت ہے تو کس کس قصبہ / دیہات اور چکوک میں یہ سہولت موجود ہے؟

(د) ان علاقوں میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کے لئے موجودہ مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ہ) ان علاقوں میں یہ سہولت کب تک حکومت فراہم کر دے گی اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع بہاولنگر کی تحصیل فورٹ عباس کا کچھ حصہ چولستان میں آتا ہے اور تحصیل فورٹ عباس کی یونین کونسل نمبر 135 چک نمبر HR/ 289 (قلعہ میر گڑھ) چولستان میں آتی ہے۔ ضلع بہاولنگر میں چولستان کا کل رقبہ 3920 مربع کلومیٹر ہے۔

(ب) تحصیل فورٹ عباس چولستان کا ایریا 14 چکوک پر مشتمل ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ چک نمبر HL(A) / 243 چک نمبر HL/243، چک نمبر HL /244، چک نمبر /245 HL، چک نمبر HL /246، چک نمبر HL/255، چک نمبر HL/256 ، چک نمبر HL/257 ، چک نمبر HL/288 ، چک نمبر HR /289، چک نمبر HR/290 ، چک نمبر HR/291، چک نمبر HR/292 اور چک نمبر HR/293 شامل ہیں۔

(ج) اس ضلع کے چولستان میں پینے کا پانی ٹوبہ جات سے حاصل کیا جاتا ہے ان چکوک میں واٹر سپلائی کا مناسب انتظام نہ ہے۔

(د) ان علاقوں میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کے لئے مالی سال 20-2019 میں کوئی بھی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ہ) ان علاقوں میں فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار پروگرام کے تحت واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کی جائے گی۔

لاہور: پام ولاز سوسائٹی کی ایل ڈی اے سے منظوری اور سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

***4665: جناب ممتاز علی :** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا جوبلی ٹاؤن سکیم لاہور سے ملحقہ پرائیویٹ سوسائٹی پام ولاز ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہے اگر ہاں تو اس کی منظوری کب دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے حکام کی ملی بھگت سے مذکورہ سوسائٹی کا سیوریج سسٹم بغیر ایل ڈی اے سے منظوری لئے جوبلی ٹاؤن کے سیوریج میں ڈال دیا گیا ہے ؟

(ج) کیا حکومت اس کام میں ملوث ایل ڈی اے ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جوبلی ٹاؤن سکیم لاہور سے ملحقہ پرائیوٹ سوسائٹی پام ولاز جو کہ 62 کنال، 7 مرلہ، 175 مربع فٹ پر محیط ہے، LDA سے منظور شدہ ہے۔اس کی منظوری مورخہ 31-07-2019 بذریعہ لیٹر نمبر LDA/DMP-1/024 دی گئی۔پرائیویٹ لینڈ سب ڈویژن کے تمام سروسز ڈیزائینز بشمول سڑکیں، پانی اور سیوریج، بجلی سالڈ ویسٹ اور پی ایچ اے متعلقہ اداروں سے منظور شدہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔سوسائٹی نے منظوری کے بعد سیوریج سسٹم جوبلی ٹاؤن سیوریج میں ڈالا گیا ہے۔

(ج) تفصیلاً جواب جز الف میں ملاحظہ فرمائیں۔

راجن پور: جام پور سٹی میں سیوریج پائپ لائن کے منصوبہ اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*4669: **محترمہ شازیہ عابد** : کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جام پور سٹی (ضلع راجن پور) میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تحت سیوریج پائپ لائن کا منصوبہ کب اور کتنی لاگت سے شروع ہوا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ منصوبہ مکمل نہ ہونے کی وجہ سے اس کی تخمینہ لاگت بڑھ گئی ہے اس منصوبے کی تکمیل کب ہونا تھی اور اس منصوبے کے مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) سیوریج پائپ لائن کی کتنی چوڑائی منظور ہوئی تھی جو اس وقت پائپ ڈالی جارہی ہے اس کی چوڑائی کتنی ہے؟

(د) مذکورہ منصوبہ جب شروع ہوا تو اس وقت اس کا ٹھیکہ کس کے پاس تھا اور اب یہ ٹھیکہ کس کمپنی کے پاس ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) مذکورہ منصوبہ 26.03.2015 کو شروع ہوا اور اس کی تخمینہ لاگت 400.729 ملین روپے تھی۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ تا حال منصوبہ کی تخمینہ لاگت میں کوئی تبدیلی نہ آئی ہے۔مذکورہ منصوبہ کی تکمیل کی میعاد 2سال تھی جو کہ مکمل فنڈنگ کی عدم دستیابی کی وجہ سے بروئے کار نہ لائی جا سکی۔

(ج) ڈیزائن کے مطابق جام پور شہر میں

"9، "12، "15، "18، "21، "24، "27، "33، "42، "54 قطر کا پائپ منظور ہوا تھا اور تا حال جام پور شہر میں منظور شدہ قطر کا پائپ لگایا جارہا ہے۔

(د) مذکورہ منصوبہ کا ٹھیکہ میسرز مہر محمد یوسف گل، گورنمنٹ کنٹریکٹر کو دیا گیا تھا اور تا حال مذکورہ منصوبہ پر یہی کمپنی کام کر رہی ہے۔

راولپنڈی: شہر اور کینٹ میں پارکس کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4710: محترمہ زیب النساء:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

راولپنڈی شہر میں کتنے پارک ہیں اور کتنے پارک کینٹ کے علاقہ میں ہیں PHA میں ٹوٹل کتنے ملازمین ہیں اور اس ادارے کے زیر استعمال کتنی گاڑیاں کس کس کے استعمال میں ہیں ان کا ماہانہ پٹرول کا کتنا خرچ ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

PHA راولپنڈی کے انڈر ٹوٹل 53 پارکس ہیں جن میں سے 49 Developed اور 04 Un-Developed ہیں۔

Un-developed پارکس کی تفصیل یہ ہے۔

1. نیشنل پارک، نیشنل مارکیٹ اصغر مال، راولپنڈی۔
2. موہڑہ شریف پارک، خیابانِ سرسید، راولپنڈی۔
3. ڈھوک کالا خان پارک، ڈھوک کالا خان، راولپنڈی۔
4. قائد اعظم پارک، گلزارِ قائد، راولپنڈی۔

جبکہ PHA اپنے اون سورسز سے ان پارکس میں سے نیشنل پارک، موہڑہ شریف پارک اور قائد اعظم پارک کی تزئین وآرائش کے کام کر رہا ہے جنہیں جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

سوال PHA راولپنڈی کے متعلقہ نہ ہے۔

734 ملازمین اس وقت PHA راولپنڈی میں کام کر رہے ہیں۔

کل گاڑیوں کی تعداد 59 ہے ۔ جس میں Operational Vehicles اور MotorCycles شامل ہیں اور تمام گاڑیاں پی ایچ اے آفیسران اور فیلڈ سٹاف کے زیرِ استعمال ہیں۔ ان کا ماہانہ پٹرول کا خرچ 1,141,640/- روپے ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: چک نمبر 294 گ۔ب میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*4740: **محترمہ رخسانہ کوثر :** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ چک 294 گ ب میں زمینی پانی کڑوا اور گندا ہے جس کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی جانب سے عوام کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے آب پاک اتھارٹی بنائی اس اتھارٹی کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ج) حکومت نے مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ اتھارٹی کے لئے کتنی رقم مختص کی؟

(د) کیا حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ چک 294 گ ب میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) **پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساؤتھ:**

جی ہاں! چک 294 گ۔ب کا زمینی پانی کڑوا ہے۔ اس گاؤں کو پینے کا پانی مہیا کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے مالی سال

1997-98 میں واٹر سپلائی سکیم ٹیوب ویل سورس پر بنائی جو کہ چل رہی ہے۔ جبکہ اضافی آبادی کے لئے نئی واٹر سپلائی سکیم ٹیوب ویل سورس مالی سال 2017-18 سے زیر تعمیر ہے۔

(ب) **پنجاب آبِ پاک اتھارٹی:**

جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی جانب سے عوام کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے پنجاب آب پاک اتھارٹی بنائی گئی ہے۔ جس کا مقصد پنجاب کے باسیوں کو صاف پانی کی دیر پا فراہمی شامل ہے۔ اس سلسلے میں پنجاب بھر میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کے لئے PC-I پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب سے مورخہ 30.07.20 کو منظور ہو گیا ہے۔ اس آغازی مرحلے کا کل تخمینہ 5.5 ارب روپے ہے۔ اس ضمن میں مشاورتی فرم (Consultant) اور ٹھیکیداران (Contractors) کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔

(ج) **پنجاب آبِ پاک اتھارٹی:**

حکومت نے مالی سال 2019-20 کے بجٹ میں مذکورہ اتھارٹی کے لئے تقریباً 9 کروڑ روپے مختص کئے تھے۔ جبکہ ترقیاتی کاموں کے لئے سال 2020-21 میں 2.5 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(د) **پنجاب آبِ پاک اتھارٹی:**

مذکورہ بالا ترقیاتی کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مشاورتی فرم (Consultant) اور ٹھیکیداران (Contractors) کی خدمات حاصل کی جا رہیں جس کے نتیجے میں اگست

2021 تک ٹوبہ ٹیک سنگھ سمیت پنجاب بھر میں 1520 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے جائیں گے جس سے پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

لاہور: شاہدرہ ڈویژن میں واسا ملازمین کی تعداد و تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***4758: جناب سمیع اللہ خان :** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) واسا شاہدرہ ڈویژن میں سیوریج کی صفائی کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں اس ڈویژن میں کتنے ملازمین اور مشینری ہے ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا شاہدرہ ڈویژن میں مزید مشینری اور ملازمین کی مزید ضرورت ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں نیز حکومت مشینری کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) شاہدرہ ڈویژن واسا میں ملازمین کی کل تعداد نام مع عہدہ اور شاہدرہ میں تعیناتی کی تاریخ سے آگاہ فرمائیں؟

(د) شاہدرہ ڈویژن واسا کے مستقل ملازمین اور ورک چارج ملازمین کی تفصیل سے الگ الگ آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا واسا لاہور ورک چارج ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسا شاہدرہ ڈویژن میں سیوریج کی صفائی کے لئے ملازمین اور مشینری عوام الناس کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ملازمین اور مشینری کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) شاہدرہ ڈویژن میں مزید مشینری اور ملازمین کی ضرورت نہیں ہے۔

(ج) شاہدرہ ڈویژن واسا میں ملازمین کی کل تعداد نام مع عہدہ اور شاہدرہ میں تعیناتی کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) شاہدرہ ڈویژن واسا کے مستقل ملازمین اور ورک چارج ملازمین کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) واسالاہور پنجاب حکومت کی جاری کردہ پالیسی کے تحت ورک چارج ملازمین کو مستقل کرے گا۔

صوبہ میں آب پاک اتھارٹی کے قیام، لاگت اور خراب واٹر فلٹریشن کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4803: **محترمہ راحت افزا:** کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے آب پاک اتھارٹی کا قیام کب عمل میں لایا گیا اس پر کتنی لاگت آئی اس کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ منصوبہ کے تحت کس کس جگہ کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے اور اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ضلع وار ہر فلٹریشن پلانٹ کی لاگت کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں متعدد علاقوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ خراب پڑے ہوئے ہیں خراب پڑے واٹر فلٹریشن پلانٹ کی نام وار تفصیل فراہم کریں؟

(د) صوبہ میں 2013 سے 2018 تک سابقہ حکومت نے کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے اور موجودہ حکومت نے 2018 سے یکم مارچ 2020 تک کتنے پلانٹ لگائے تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) **پنجاب آبِ پاک اتھارٹی:**

صوبہ میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے پنجاب آب پاک اتھارٹی کا قیام اگست، 2019 میں پنجاب آب پاک اتھارٹی ترمیمی ایکٹ کے تحت ہوا۔ تاحال اس پر کسی قسم کی کوئی انتظامی لاگت نہ آئی ہے۔ اس اتھارٹی کا مقصد پنجاب کے باسیوں کو پینے کے صاف پانی کی سہولت مہیا کرنا ہے۔

(ب) **پنجاب آبِ پاک اتھارٹی:**

مذکورہ منصوبہ کے تحت پنجاب بھر کے تمام اضلاع میں آغاز منصوبہ کے تحت 1520 واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں گے تاحال اس پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی ہے۔ اس

منصوبہ کے آغازی مرحلے کا کل تخمینہ 5.5 ارب روپے ہے جس کا PC-I پی اینڈ ڈی (P&D) ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ آف پنجاب سے 30.07.2020 کو منظور ہو گیا ہے۔ اس ضمن میں مشاورتی فرم (Consultant) اور ٹھیکے داران (Contractors) کی خدمات حاصل کی جارہی ہیں جس کے نتیجہ میں دسمبر 2020 تک ترقیاتی کاموں کا پہلا مرحلہ پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ فلٹریشن پلانٹوں کی تفصیل جوابات کے ہمراہ ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) **پنجاب آبِ پاک اتھارٹی:**

یہ درست نہیں ہے کہ لاہور بھر میں فلٹریشن پلانٹ بند پڑے ہیں۔

(د) **پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:**

سال 2013 سے 2018 تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے صوبہ پنجاب میں 512 واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے اور موجودہ حکومت کے دور میں 417 واٹر فلٹریشن پلانٹس کی منظوری دی گئی۔ جن میں سے 206 مکمل ہو چکے ہیں اور باقی 211 پر کام جاری ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں پینے کے صاف پانی کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

*4849: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان میں کتنے فیصد لوگوں کو پینے کا صاف پانی پہنچایا جا چکا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈی جی خان کی عوام کی اکثریت کو پینے کا پانی خریدنا پڑتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر کی تقریباً 70 فیصد آبادی کو پینے کا صاف میٹھا پانی میسر ہے۔ جبکہ 50 فیصد دیہی آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ اس وقت اربن واٹر سپلائی سکیمیں میونسپل کارپوریشن ڈیرہ غازی خان اور میونسپل کمیٹی تونسہ چلا رہی ہیں جبکہ محکمانہ پالیسی کے تحت دیہی علاقوں کی سکیمیں مقامی یوزر کمیٹیاں چلا رہی ہیں۔

ڈیرہ غازی خان: سیوریج کے نظام کی خرابی سے متعلقہ تفصیلات

*4855: **محترمہ شاہنہ کریم :** کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں سیوریج کا نظام تباہ حال ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ ٹوٹا پھوٹا نظام Open Drain ہونے کی وجہ سے انتہائی مضر ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر نگرانی شہر کے لئے مالی سال 09-2008 میں سیوریج سکیم 694.340 ملین روپے کی لاگت سے منظور کی جو کہ مالی سال 14-2013 میں مکمل ہونے کے بعد یہ سکیم میونسپل کارپوریشن ڈیرہ غازی خان کے زیر نگرانی چل رہی ہے جس سے ڈیرہ غازی خان شہر کی 75% آبادی کو سیوریج کی سہولت میسر ہو رہی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ شہر میں سیوریج سسٹم بہتر طور پر چل رہا ہے۔ شہر کی چند تنگ گلیوں میں اوپن ڈرین سسٹم موجود ہے جو کہ ٹی ایم اے / میونسپل کارپوریشن نے بنایا تھا جہاں پر سیوریج لائن بچھانا ناممکن ہے اس کے علاوہ شہر کے باقی ماندہ 25% علاقہ جہاں پر سیوریج سسٹم موجود نہ ہے ان علاقوں کے لئے ایک جامع سکیم زیر تجویز ہے۔

لاہور: محمود بوٹی تا شالیمار سکیم گندا نالہ کے سیوریج کا قطر 30 انچ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4912: **محترمہ کنول پرویز چودھری :** کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور واہگہ زون کے علاقہ محمود بوٹی کے مین روڈ صلاح الدین روڈ جو کہ محمود بوٹی چوک تا شالیمار سکیم گندہ نالہ تک ہے کا مین سیوریج 18 انچ کا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مین روڈ اور ملحقہ آبادیوں کا سیوریج کا نظام بدحالی کا شکار ہے اور برسات کے موسم میں علاقہ مکینوں کے لئے ناقص سیوریج مشکلات کا سبب ہے؟

(ج) محکمہ مذکورہ سڑک پر سیوریج کو 30 انچ کا کب تک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محمود بوٹی کے مین روڈ صلاح الدین روڈ جو کہ محمود بوٹی چوک تا شالیمار سکیم گندہ نالہ تک ہے کا مین سیوریج 18 انچ کا ہے

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ مین روڈ اور ملحقہ آبادیوں کا سیوریج کا نظام بدحالی کا شکار ہے۔ تاہم بارش کے دوران اور سیوریج بند ہونے کی وجہ سے پانی کھڑا ہونے کی شکایات موصول ہوتی ہیں جس کو محکمہ واسا فوری طور پر اپنے سٹاف اور مشینری Sucker/Jetter کے ذریعے بروقت ختم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ علاقہ میں سیوریج لائنز کو چالو حالت میں رکھنے کے لئے محکمہ واسا اپنے مرتب شدہ شیڈول کے مطابق ڈی سلٹنگ کا کام بھی کرواتا ہے جس سے علاقہ میں سیوریج کی بندش کی شکایات ختم ہو جاتی ہیں۔

(ج) مذکورہ سڑک کا سیوریج جو کہ 18 انچ کا ہے بالکل درست حالت میں کام کر رہا ہے۔ فی الحال مذکورہ سڑک کے سیوریج کو 30 انچ کرنے کی ضرورت نہ ہے۔ مستقبل میں ضرورت پڑنے پر مذکورہ سڑک کے سیوریج کا سائز بڑھا دیا جائے گا۔

لاہور: شالیمار زون میں گندے نالوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4914: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شہر لاہور کے شالامار زون میں کل کتنے گندے نالے ہیں؟

(ب) شہر لاہور کے علاقہ شالامار باغ کے عقب میں موجود گندا نالا سک نہر آصف کالونی تا عالیہ ٹاؤن کی صفائی آخری مرتبہ کب ہوئی ہے؟

(ج) محکمہ مون سون سیزن 2020 شروع ہونے سے قبل مذکورہ بالا گندا نالا اور دیگر شالامار زون میں موجود گندے نالوں کی صفائی کے لئے کیا حکمت عملی مرتب کی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) شہر لاہور کے شالامار زون میں دو بڑے نالے ہیں جن کا نام شالیمار اسکیپ چینل / سک نہر اور شادی پورہ نالہ ہے۔

(ب) سک نہر گندا نالہ آصف کالونی تا عالیہ ٹاؤن کی صفائی آخری مرتبہ 23.07.2020 بروز جمعرات کو ہیوی مشینری اور ٹرکوں سے کروائی گئی۔(تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

(ج) مذکورہ بالا نالہ اور دیگر نالوں کو مون سون 2020 سے قبل مکمل صاف کیا گیا ہے اور صفائی کا سلسلہ ابھی بھی جاری ہے۔ان نالوں کو ہیوی مشینری ،ایکسکیویٹر اور ڈمپ ٹرکوں سے سارا سال مرتب شدہ ڈی سلٹنگ شیڈول کے مطابق صاف کروایا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔جناب ساجد احمد خان کی تحریک التوائے کار ہے وہ اس کو پڑھ دیں۔

لاہور کے پرائیویٹ ہسپتال میں untrained عملہ کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلع لاہور کی حدود میں بے شمار پرائیویٹ ہسپتال موجود ہیں اور آئے دن ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ نیز ان ہسپتالوں میں untrained عملہ ہونے کی وجہ سے ان میں سے بیشتر ہسپتالوں کی ساکھ بھی متاثر ہو رہی ہے کیونکہ ان ہسپتالوں میں عوام کو اس بات پر مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ جتنے بھی ٹیسٹ ہیں جو ان کے ہسپتال کے ڈاکٹرز refer کرتے ہیں کو ان ہی کی لیبارٹریز سے کروایا جائے اور ان کی لیبارٹریز سے کروائے گئے ٹیسٹ ہی تسلیم کئے جائیں گے دیگر کسی بھی لیبارٹری سے کئے گئے ٹیسٹ قابل قبول نہ ہوں گے جس کی وجہ سے مریض اور لواحقین ایسا کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور لاکھوں روپے علاج شروع کرنے سے قبل ان ٹیسٹوں میں خرچ ہو جاتے

ہیں اور لواحقین شدید ذہنی اور جسمانی کرب میں مبتلا دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے اس طرح کے غلط فعل سے سینکڑوں مریض لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ مسیحا کے نام پر قاتل اسی طرح دندناتے پھر رہے ہیں اور مریضوں کے لواحقین کی جیبوں پر زبردستی ڈاکے بھی ڈال رہے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ ان معاملات پر پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا کردار بھی مشکوک نظر آ رہا ہے جو اپنے پیٹی بھائیوں کی ہر ممکن مدد کر رہے ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار محکمہ ہیلتھ سے متعلقہ تھی چونکہ ہیلتھ کے منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب نہیں ہیں لہٰذا یہ تحریک التوائے کار سپیشل کمیٹی نمبر 9 کو refer کی جاتی ہے وہاں سے اس کی رپورٹ آ جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک التوائے کار کمیٹی کو refer کرنے سے پہلے معزز ممبر میرے ساتھ بیٹھ جائیں کیونکہ اس میں کچھ confusion ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پرائیویٹ ہسپتال سے متعلق ہے جس کو گورنمنٹ regulate نہیں کرتی لیکن اس کے باوجود جب یہ COVID-19 کا سلسلہ چل رہا تھا تو اس وقت گورنمنٹ کی طرف سے پنجاب ہیلتھ کمیشن ان معاملات کو دیکھتا رہا ہے۔ میں معزز رکن کو اور اس معزز ایوان کو آگاہ کر دوں گا کہ کتنے پرائیویٹ ہسپتال جو غلط کارروائیاں کر رہے تھے ان کے خلاف حکومتی سطح پر کارروائی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سرکاری سطح پر ہم نے گورنمنٹ ہسپتالوں میں اپنی capacity بڑھائی ہے اور اس وقت ہزاروں کی تعداد میں اضافہ ہو چکا ہے۔ ہم نے testing کی اپنی capacity بڑھائی ہے اور لوگ پرائیویٹ ہسپتالوں کی طرف بہت کم جاتے ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں اور معزز ممبر میرے ساتھ بیٹھ جائیں اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب ساجد احمد خان! آپ وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس کو دیکھ لیں۔

جناب ساجد احمد خان: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بعد میں لیتے ہیں ابھی آپ تشریف رکھیں میں بہت ضروری بات کرنے لگا ہوں۔ اب جو بل پیش ہونے لگا ہے یہ بہت اہم ہے۔(ن) لیگ کی حکومت نے اپنے دور اقتدار میں 2018 میں ایک قانون پاس کیا تھا جس کا نام The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Act 2018 تھا۔ اس میں (ن) لیگ کی حکومت نے بڑا اچھا کام کیا تھا کہ پہلی کلاس سے پانچویں کلاس تک سٹوڈنٹس کو قرآن پاک ناظرہ پڑھایا جائے اور کلاس 6 سے 12 تک ترجمے کے ساتھ پڑھایا جائے لیکن unfortunately اس پر عمل نہیں ہو سکا۔ جب موجودہ حکومت آئی تو لوگ ہائی کورٹ میں چلے گئے تو ہائی کورٹ نے ایک آرڈر پاس کیا۔ ہائی کورٹ میں ڈاکٹر سہیل شہزاد سیکرٹری سکولز ایجوکیشن اور لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) محمد اکرم خان چیئرمین پنجاب ٹیکسٹ بک نے statement دی نیز ہائی کورٹ کا آرڈر بھی موجود ہے جس میں کہا گیا کہ:

The Secretary Schools, Education Department Government of the Punjab and the Chairman, Punjab Curriculum and Textbook Board, before the commencement of next academic year, shall submit compliance report, through the Additional Registrar (Judicial) of this Court.

اس پر شاہد وحید کے دستخط ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ یہ اتنا اچھا کام ہوا ہے اور اس میں ایک amendment چاہئے جو رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ آج ہم وہ رکاوٹ دور کرنے جا رہے ہیں۔ اس رکاوٹ کو دور کرنے کے بعد اس قانون کی افادیت آئندہ generation تک کے لئے ہو گی۔ ہماری نئی generation جس کو سکول کی سطح پر ترجمے کے ساتھ قرآن شریف نہیں پڑھایا گیا اب اس کو ترجمے کے ساتھ قرآن پاک پڑھایا جائے گا۔ اگر ہم سکول کے زمانے میں سٹوڈنٹس کا ذہن صحیح direction پر لگا دیتے ہیں تو پھر وہ اس کو نہیں بھولتے۔ آپ نے بھی اپنے تجربے کے طور پر ایسا ہی دیکھا ہو گا۔ یہ بہت ثواب کا کام ہے اس لئے ہم نے اس بل کو متفقہ طور پر پاس کرنا ہے۔ ویسے بھی مسلمانوں کی کامیابی، ہدایت و ترقی کا واحد راستہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید اور آخری نبی حضور ﷺ کی سنت پر عمل کرنا ہے اس پر عمل کر کے ہی مسلمان اپنا کھویا ہوا وقار اور مقام واپس لا سکتے ہیں۔ جیسا کہ ہائی کورٹ نے بھی کہا ہے اور اس کی ضرورت بھی ہے اس لئے آج

ہم اس کی amendment لے کر آ رہے ہیں۔ یہ amendment میاں شفیع محمد، محترمہ خدیجہ عمر اور جناب ساجد احمد خان کی طرف سے ہے۔

تحریک

مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for leave of the Assembly.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021."

Now, the question is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: The mover may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) قرآن پاک کی لازمی تدریس پنجاب 2021

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker, I introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021 has been introduced. The mover may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker, I move:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021."

Now, the question is:

> "That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021."

(The motion was carried unanimously.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021. The mover may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) قرآن پاک کی لازمی تدریس پنجاب 2021

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اذان عصر)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

Applause!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ابھی ٹائم دیتا ہوں۔ اس Bill کے پاس ہونے پر میں سب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ یہ کام اس وقت ہوا تھا لیکن اس amendment کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکا تو آج اس ہاؤس نے متفقہ طور پر بل پاس کر کے ایک اچھا کام آگے بڑھایا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضور پاک ﷺ جو ہمارے آخری نبی ہیں ان کے فرمان کا مفہوم بھی ہے کہ تمہارے لئے جو چھوڑے جا رہا ہوں جب تک ان دونوں چیزوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو سکتے ایک چیز اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے یعنی قرآن اور دوسری چیز اللہ کے آخری نبی ﷺ کی زندگی اور ان کی سنت پر عمل کرنا ہے۔ چنیوٹی صاحب! اگر آپ اس میں کوئی چیز کہنا چاہتے ہیں تو جب اس کے رولز بنیں گے تو وہ آپ سے پوچھ لیں گے۔ ابھی اس کے رولز بننے ہیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں، پہلے وہ بات کر لیں کیونکہ میں نے ان کو ٹائم دیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے یقین ہے کہ جو آپ کی خاندانی روایات ہیں تو آج پھر آپ نے بہت اچھا اور عمدہ کام کیا ہے۔ میں جناب ساجد احمد خان کو بھی مبارک باد دیتا ہوں وہ میرے چھوٹے بھائیوں کی طرح ہیں انہوں نے بڑی اچھی amendment دی اور یہ unanimously پاس ہوئی۔ میرا دین بھی یہ کہتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ میرا ادراک اور

perceptionیہی ہے کہ وہ میرے بھی آخری نبی ﷺ ہیں اور اس کے بعد کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ آپ کی اجازت سے میری ایک چھوٹی اور humble submission ہے کہ Article 25 says that every citizen of Pakistan is equal in the eyes of law اور یہیں پر بات نہیں رکتی on 11 August 1947, the founder of Pakistan, Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah said that you are free to go to your mosques, churches, temples and there will be no discrimination. لیکن اس سے بات بہت پیچھے جاتی ہے۔632 میدان عرفات میں جب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ there is no superiority over black to white or white to black, Ajam to Arab or Arab to Ajam. If there is any superiority that will be only due to piety. میری اس میں humble submission یہ ہو گی اور میں آپ کے جذبات اور پورے ہاؤس کے بھی جذبات کو بہت زیادہ سمجھتا ہوں کہ صرف اتنا ہے کہ جو آرٹیکل 22 ہے لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب بیٹھے ہیں No person attending any educational institution shall be required to receive religious instruction, or take part in any religious ceremony, or attend religious worship, if such instruction, ceremony or worship relates to a religion other than his own. میری humble submission یہ ہے چونکہ جب مرد مومن مرد حق نے پتا نہیں یہاں پر کیا کچھ کیا، ہمارے مسلمان بہن بھائیوں کو 20 نمبر ملتے ہیں اور یہ بہت اچھی بات ہے جب وہ دین کی یعنی قرآن پاک جو آخری کتاب کی تعلیم حاصل کرتے ہیں جب اس کو memorize کرتے ہیں۔ یہ ایل ایل بی تک جب میں Law کر رہا تھا، Master level پر بلکہ میٹرک سے لے کر ہر level پر نمبر ملتے ہیں تو میری صرف اتنی گزارش ہو گی کہ ہمیں جو مضمون دے دیا جس طرح آج کل محبت اختیاری ہے وہ لازمی مضمون نہیں ہے ہمیں کہہ دیتے ہیں کہ اخلاقیات پڑھیں تو کیا اخلاقیات کی صرف ہمیں ضرورت ہے؟ اخلاقیات تو سب کو پڑھنی چاہئے اور اخلاقیات تو ویسے بھی civic sense سب کو آنی چاہئے۔ Honorable Minister Mr. Ijaz Masih بیٹھے ہیں تو میں آپ کے توسط سے ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی ایک کام ایسا ہو جائے کہ جیسے ہمارے بچے ہیں ان کو بھی 20 نمبر ملیں اگر وہ بائبل مقدس کا امتحان پاس کرتے ہیں یا جو باقی

الہامی کتابیں ہیں ان کا امتحان پاس کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو institutions ہیں وہاں پر یہ arrange کیا جائے کہ جو دوسرے مذاہب کے بچے ہیں جس طرح میرا اسکول La Salle ہے وہاں پر قرآن پاک پڑھایا جاتا ہے یا پھر جو کیڈٹ سکول ہے وہاں پر بھی قرآن پاک پڑھایا جاتا ہے، ایچیسن سکول میں قرآن پاک پڑھایا جاتا ہے اُس کے پرنسپل جو کہ آسٹریلیا سے ہیں he is a very good friend of mine اس کے علاوہ باقی St. Anthony School کے پرنسپل سیسل چودھری صاحب تھے جو آپ کے بھی ذاتی دوست تھے اور میرے بھی عزیز تھے بلکہ سب کے عزیز تھے انہوں نے جس طرح جنگ میں حصہ لیا اور بھارت کے چھ طیارے مار کر جب خود اس کی پسلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں تو راوی کے کنارے نیچے کرتے کرتے جہاز اتارا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں صرف اتنی humble گزارش آپ اور پورے ہاؤس سے کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو Bill پاس ہوا ہے میں اس کو fully support کرتا ہوں نا صرف میں بلکہ میرے باقی بھائی بھی جو یہاں پر کھڑے ہیں even members from the other communities those are non-Muslims یہ تھوڑا سا ہے اس کو بھی ٹھیک کریں حالانکہ اُس وقت میٹرک میں اسلامیات کے 50 نمبر ہوتے تھے I got 49 out of 50 اسلامیات میں سے according to constitution and international covenants اور جو بھی سارے ہمارے معاہدات ہیں، آپ اُن کی بھی چھوڑ دیں۔ دین ایک تسلسل ہے۔ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ یہ مجھے شرف حاصل ہے کہ آخری نبی ﷺ کا لفظ بھی میں نے تجویز کیا تھا یہ ہمارے اسمبلی کے سیکرٹری بیٹھے ہیں، ہمارے معزز ممبران بیٹھے ہیں جب آپ نے کمیٹی بنائی تھی اُس کی میٹنگ میں، یہ میں نے تجویز کیا تھا یہ خاتم النبیین کہتے تھے میں نے کہا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو ان چیزوں کا اور مطلب لیتے ہیں تو لہٰذا آخری کا مطلب یہ ہے کہ یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔(قطع کلامیاں) محترمہ عظمیٰ کاردار! ہم آپ کی ہمیشہ سنتے ہیں تو آپ کبھی تو آرام سے بیٹھ جائیں، میں بات کر رہا ہوں آپ ہمارے جذبات کو ہمیشہ مجروح کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے humble submission ہے کہ ہم ایسا bill لے آتے ہیں کہ جو ہمارے بچے ہیں وہ جس بھی سکول میں پڑھتے ہیں، جس بھی کالج میں پڑھتے ہیں ایک تو اُن

کو 20 نمبر مل سکیں اور دوسرا وہ بھی اپنے دین کو پڑھیں۔ میں نے 4 دفعہ قرآن مجید باترجمہ پڑھا ہے مجھے تو ہمیشہ برکت ملتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات بالکل جائز ہے کیونکہ جتنے چرچ کے ادارے ہیں، جس میں Presbyterian church کے ادارے ہیں میں نے تو denationalize کئے تھے اور خود بھی وہاں ابتدائی طور پر تیسری جماعت تک sacred heart میں پڑھا ہوں تو ان کی اس ملک کے لئے بہت خدمات ہیں تو آپ اس کے اوپر ضرور کچھ لائیں۔ جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے بھی بات ہوئی ہے تو اس کو ہم آپ کی خواہشات کے مطابق ٹیکسٹ بک بورڈ سے بات کر کے نصاب کا بھی حصہ بناتے ہیں اور یہ آپ کا right بھی بنتا ہے اور یہ جائز بات ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، جناب محمد الیاس!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! آج جو amendment ہوئی میں اس پر ایوان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور یہ وضاحتی بات کرنا چاہوں گا کہ جو 20 نمبر اضافی قرآن پاک کے لئے رکھے گئے ہیں تو اُس میں یہ شرط ہے کہ وہ حافظ قرآن کو ملیں گے تو کوئی بھی کسی مذہبی الہامی کتاب کا حافظ ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد الیاس! وہ الگ ہے جو ہم نے اب کیا ہے یہ پہلے نہیں تھا یہ باقاعدہ compulsory مضمون کے طور پر پڑھایا جائے گا جس طرح جتنے انگلش میں پاس ہونے کے نمبر ملتے ہیں اس مضمون میں بھی اتنے ہی نمبر ملیں گے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! جس طرح قرآن مجید کے لئے 20 اضافی نمبر دیئے گئے ہیں تو اسی طرح کوئی اور الہامی کتاب جیسے تورات، انجیل اور زبور اگر کوئی اُس کا حافظ بنتا ہے تو اُس کو بھی نمبر دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، اُس کے لئے ہم ان کے ساتھ بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! دوسرا میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اخبارات بھی بھری پڑی ہیں اور ٹی وی پر اور سوشل میڈیا پر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب ہم فلسطین کے معاملے پر ایک قرارداد لے رہے ہیں وہ زیادہ important ہے باقی چیزیں ہم بعد میں کر لیں گے۔ یہ ایک قرار داد ہے جو وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ، جناب سمیع اللہ خان، سید حسن مرتضیٰ، جناب ساجد احمد خان، محترمہ ثانیہ کامران، محترمہ نیلم حیات ملک، محترمہ عظمیٰ کاردار، محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ کنول پرویز چودھری، جناب محمد معاویہ، ملک محمد احمد خان، اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے ہے۔ جی، اب جناب محمد بشارت راجہ رولز کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> " رُولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے حالیہ اسرائیلی جارحیت کے حوالے سے ایک مذمتی قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> " رُولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے حالیہ اسرائیلی جارحیت کے حوالے سے ایک مذمتی قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> " رُولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے حالیہ

اسرائیلی جارحیت کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے
کی اجازت دی جائے۔"
(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ قرارداد پیش کریں۔

اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں بے گناہ اور نہتے فلسطینی مسلمانوں کے قتل عام کی بھرپور مذمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اللہ کے آخری نبی رسول ﷺ نے فرمایا کہ اگر کہیں ظلم ہو رہا ہو گا اور دوسرے مسلمان اس پر خاموش ہوں گے احتجاج نہیں کریں گے اپنے حتی المقدور جو ان کے بس کے اندر ہے اس ظلم کو روکنے کے لئے کردار ادا نہیں کریں گے اللہ کے آخری نبی رسول ﷺ نے فرمایا یہ بھی اس کے اندر مبتلا کئے جائیں گے۔ پچپن اسلامی ممالک اس روئے زمین پر موجود ہیں جو اپنی نسبت اللہ کے آخری نبی رسول ﷺ سے کرتے ہیں۔ ان ممالک کے حکمران بھی موجود ہیں، ان کے لوگ بھی موجود ہیں، ان کی تنظیمیں بھی موجود ہیں، ان کی اجتماعی فورسز بھی موجود ہیں اس پر ہمیں امت مسلمہ کو ایک ساتھ، ایک آواز ہو کر طاقت کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔ یہ ہمارے کلمہ گو مسلمان بھائی ہیں، ہم سب اللہ کے آخری نبی ﷺ کے دامن سے وابستہ ہیں ان مظلوموں پر ظلم کیا جا رہا ہے، ہمیں اپنے مفادات سے نکل کر عملی میدان میں آگے آنا ہو گا۔ پوری دنیا کے اندر 1 ارب 65 کروڑ مسلمان بستے ہیں اتنی بڑی قوت اور آواز ہیں اگر سب یہ آواز بلند کریں تو ان کی آواز پوری دنیا کے اندر سنی جائے گی۔ صوبائی

اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان غزہ پر حالیہ اسرائیلی جارحیت اور اس کے نتیجے میں خواتین اور معصوم بچوں سمیت بے گناہ اور نہتے فلسطینی مسلمانوں کے بیہمانہ قتل عام کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔یہ ایوان مظلوم فلسطینی عوام سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور ان حملوں کی آڑ میں اسرائیل کے توسیعی منصوبے کو مسترد کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ فلسطین میں حالات کی خرابی کا ذمہ دار اسرائیل ہے۔ اسرائیل نے بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے رمضان کے مقدس مہینے میں نہتے فلسطینیوں پر بدترین تشدد کیااور مسجد اقصیٰ سمیت مقدس مقامات کی بے حرمتی کی۔ یہ حملے طویل عرصے سے جاری اسرائیلی بربریت اور ظلم کا تسلسل ہے۔نہتے شہریوں پر حملہ کرکے اسرائیل جنگی جرائم کا مرتکب ہوا۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ مقدس مقامات کی بے حرمتی بند کی جائے، بے گناہ اور نہتے شہریوں پر حملوں کو فوری طور پر روکا جائے، انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کی جائیں، عالمی برادری اسرائیلی جارحیت رکوانے کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے اور سلامتی کونسل امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اسرائیلی بربریت کی مذمت اور اسے رکوانے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا جائے۔پاکستانی عوام کے جذبات اور احساسات کو اقوام متحدہ، اسلامی ممالک کی عالمی تنظیم او آئی سی اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں تک پہنچایا جائے۔عالمی سطح پر فلسطین کی سیاسی اور اخلاقی حمایت کا اعادہ کیا جائے اور فلسطینی عوام تک یہ پیغام پہنچایا جائے کہ مصیبت کی اس گھڑی میں وہ تنہا نہیں ہیں پاکستانی عوام ان کے ساتھ کھڑے ہیں"۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اللہ کے آخری نبی رسولﷺ نے فرمایا کہ اگر کہیں ظلم ہو رہا ہو گا اور دوسرے مسلمان اس پر خاموش ہوں گے احتجاج نہیں کریں گے اپنے حق

المقدور جو ان کے بس کے اندر ہے اس ظلم کو روکنے کے لئے کردار ادا نہیں کریں گے اللہ کے آخری نبی رسول ﷺ نے فرمایا یہ بھی اس کے اندر مبتلا کئے جائیں گے۔ پچپن اسلامی ممالک اس روئے زمین پر موجود ہیں جو اپنی نسبت اللہ کے آخری نبی رسول ﷺ سے کرتے ہیں۔ ان ممالک کے حکمران بھی موجود ہیں، ان کے لوگ بھی موجود ہیں، ان کی تنظیمیں بھی موجود ہیں، ان کی اجتماعی فورسز بھی موجود ہیں اس پر ہمیں امت مسلمہ کو ایک ساتھ، ایک آواز ہو کر طاقت کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ یہ ہمارے کلمہ گو مسلمان بھائی ہیں، ہم سب اللہ کے آخری نبی ﷺ کے دامن سے وابستہ ہیں ان مظلوموں پر ظلم کیا جارہا ہے، ہمیں اپنے مفادات سے نکل کر عملی میدان میں آگے آنا ہوگا۔ پوری دنیا کے اندر 1 ارب 65 کروڑ مسلمان بستے ہیں اتنی بڑی قوت اور آواز ہیں اگر سب یہ آواز بلند کریں تو ان کی آواز پوری دنیا کے اندر سنی جائے گی۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان غزہ پر حالیہ اسرائیلی جارحیت اور اس کے نتیجے میں خواتین اور معصوم بچوں سمیت بے گناہ اور نہتے فلسطینی مسلمانوں کے بہیمانہ قتل عام کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان مظلوم فلسطینی عوام سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور ان حملوں کی آڑ میں اسرائیل کے توسیعی منصوبے کو مسترد کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ فلسطین میں حالات کی خرابی کا ذمہ دار اسرائیل ہے۔ اسرائیل نے بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے رمضان کے مقدس مہینے میں نہتے فلسطینیوں پر بدترین تشدد کیا اور مسجد اقصیٰ سمیت مقدس مقامات کی بے حرمتی کی۔ یہ حملے طویل عرصے سے جاری اسرائیلی بربریت اور ظلم کا تسلسل ہے۔ نہتے شہریوں پر حملہ کر کے اسرائیل جنگی جرائم کا مرتکب ہوا۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ مقدس مقامات کی بے حرمتی بند کی جائے، بے گناہ اور نہتے شہریوں پر حملوں کو فوری طور پر روکا جائے، انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کی جائیں، عالمی برادری اسرائیلی جارحیت رکوانے کے لئے اپنی ذمہ

داریاں پوری کرے اور سلامتی کونسل امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اسرائیلی بربریت کی مذمت اور اسے رکوانے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا جائے۔ پاکستانی عوام کے جذبات اور احساسات کو اقوام متحدہ، اسلامی ممالک کی عالمی تنظیم او آئی سی اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں تک پہنچایا جائے۔ عالمی سطح پر فلسطین کی سیاسی اور اخلاقی حمایت کا اعادہ کیا جائے اور فلسطینی عوام تک یہ پیغام پہنچایا جائے کہ مصیبت کی اس گھڑی میں وہ تنہا نہیں ہیں پاکستانی عوام ان کے ساتھ کھڑے ہیں" ۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اللہ کے آخری نبی رسول ﷺ نے فرمایا کہ اگر کہیں ظلم ہو رہا ہو گا اور دوسرے مسلمان اس پر خاموش ہوں گے احتجاج نہیں کریں گے اپنے حتی المقدور جو ان کے بس کے اندر ہے اس ظلم کو روکنے کے لئے کردار ادا نہیں کریں گے اللہ کے آخری نبی رسول ﷺ نے فرمایا یہ بھی اس کے اندر مبتلا کئے جائیں گے۔ پچپن اسلامی ممالک اس روئے زمین پر موجود ہیں جو اپنی نسبت اللہ کے آخری نبی رسول ﷺ سے کرتے ہیں۔ ان ممالک کے حکمران بھی موجود ہیں، ان کے لوگ بھی موجود ہیں، ان کی تنظیمیں بھی موجود ہیں، ان کی اجتماعی فورسز بھی موجود ہیں اس پر ہمیں امت مسلمہ کو ایک ساتھ، ایک آواز ہو کر طاقت کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔ یہ ہمارے کلمہ گو مسلمان بھائی ہیں، ہم سب اللہ کے آخری نبی ﷺ کے دامن سے وابستہ ہیں ان مظلوموں پر ظلم کیا جارہا ہے، ہمیں اپنے مفادات سے نکل کر عملی میدان میں آگے آنا ہو گا۔ پوری دنیا کے اندر 1 ارب 65 کروڑ مسلمان بستے ہیں اتنی بڑی قوت اور آواز ہیں اگر سب یہ آواز بلند کریں تو ان کی آواز پوری دنیا کے اندر سنی جائے گی۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان غزہ پر حالیہ اسرائیلی جارحیت اور اس کے نتیجے میں خواتین اور معصوم بچوں سمیت بے گناہ اور نہتے فلسطینی مسلمانوں کے بیہمانہ

قتل عام کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان مظلوم فلسطینی عوام سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور ان حملوں کی آڑ میں اسرائیل کے توسیعی منصوبے کو مسترد کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ فلسطین میں حالات کی خرابی کا ذمہ دار اسرائیل ہے۔ اسرائیل نے بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے رمضان کے مقدس مہینے میں نہتے فلسطینیوں پر بدترین تشدد کیا اور مسجد اقصیٰ سمیت مقدس مقامات کی بے حرمتی کی۔ یہ حملے طویل عرصے سے جاری اسرائیلی بربریت اور ظلم کا تسلسل ہے۔ نہتے شہریوں پر حملہ کرکے اسرائیل جنگی جرائم کا مرتکب ہوا۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ مقدس مقامات کی بے حرمتی بند کی جائے، بے گناہ اور نہتے شہریوں پر حملوں کو فوری طور پر روکا جائے، انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کی جائیں، عالمی برادری اسرائیلی جارحیت رکوانے کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے اور سلامتی کونسل امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ اسرائیلی بربریت کی مذمت اور اسے رکوانے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا جائے۔ پاکستانی عوام کے جذبات اور احساسات کو اقوام متحدہ، اسلامی ممالک کی عالمی تنظیم او آئی سی اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں تک پہنچایا جائے۔ عالمی سطح پر فلسطین کی سیاسی اور اخلاقی حمایت کا اعادہ کیا جائے اور فلسطینی عوام تک یہ پیغام پہنچایا جائے کہ مصیبت کی اس گھڑی میں وہ تنہا نہیں ہیں پاکستانی عوام ان کے ساتھ کھڑے ہیں"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! مجھے اس مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جو طے ہوا ہے اس کے مطابق آپ کی جماعت کی طرف سے جناب سمیع اللہ خان، ملک محمد احمد خان، پیپلز پارٹی کی طرف سے سید حسن مرتضیٰ اور مولانا معاویہ صاحب بات کریں گے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ بھی آپ کی جماعت کے ہیں، پہلے ان کی بات سن لیں ان کے بعد آپ کو ٹائم دے دیں گے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میرا صرف ایک پوائنٹ تھا۔

جناب سپیکر: میں اس طرح تو پوائنٹ نہیں لے سکتا جب یہ بات کر لیں گے تو ان کے بعد آپ بات کر لینا۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میں نے تو پہلے بھی بات کرنے کے لئے ہاتھ کھڑا کیا تھا میں اس قرارداد میں ایک اضافہ کرانا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: اس طرح ہاتھ کھڑے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔سندھو صاحب! میں نے خاص طور پر اسی حوالے سے ذکر کیا تھا کہ اردگان صاحب نے پوپ صاحب سے بات کی تھی تو انہوں نے بھی اسے condemn کیا ہے۔جی سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بہت شکریہ جناب سپیکر! آج اس ایوان میں جس طرح فلسطین کے issue پر متفقہ قرارداد منظور ہوئی ہے یہ پوری قوم کے جذبوں کی ترجمانی کرتی ہے۔میں اس حوالے سے بڑے مختصر ٹائم میں دو تین باتیں عرض کرنا چاہوں گا کہ غزہ اور فلسطین کے جو مغربی کنارے ہیں، وہاں پر جو فلسطینی بستیاں ہیں، جو فلسطینی علاقے ہیں پچھلے دس روز سے ان کی جو تصویریں پوری دنیا کے لوگوں تک پہنچ رہی ہیں وہ دل ہلا دینے والی ہیں اور بالخصوص ان دس روز میں جو دو سو لوگ شہید ہوئے ان میں 58 معصوم بچے بھی ہیں، تقریباً 1250 زخمی ہوئے، ایک ہزار کے قریب گھر اور فلیٹس تباہ و برباد کئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ میڈیا ہاؤسز کی بلڈنگز کو بھی مسمار کر دیا گیا۔دنیا میں تین ادارے ہیں جنہوں نے عالمی ضمیر کو جھنجھوڑنا تھا اور اسرائیل کے ہاتھ بھی روکنے تھے۔پہلا فورم سلامتی کونسل ہے جس کا پچھلے دس دنوں کے دوران تین بار اجلاس بلانے کی کوشش کی گئی لیکن امریکہ بہادر کی مداخلت پر دو بار سلامتی کونسل کا اجلاس مؤخر کیا گیا اور تیسری بار کی کوشش پر اجلاس منعقد ہوا اس میں امریکہ اور مغربی ممالک نے فلسطین کے حق اور اسرائیلی مظالم کے خلاف مذمتی قرارداد بھی منظور نہیں ہونے دی۔اسی طرح OIC جو اسلامی

ممالک کا اتحاد ہے اس میں بھی بڑی مشکل سے، بڑا زور لگا کر اور اس میں تین چار ممالک کو credit جاتا ہے جن میں پاکستان بھی شامل ہے ان کی کوششوں سے OIC کا اجلاس ہوا جس میں بے دلی کے ساتھ ایک قرارداد لائی گئی۔ تیسرا فورم اسلامی فوجی اتحاد ہے جس کا قیام 2017 میں عمل میں لایا گیا جس کے تحت ایک فوج تشکیل دی گئی جو سارے اسلامی ممالک کا تحفظ کرے گی اور خوش قسمتی سے اس اسلامی فوجی اتحاد کی سربراہی ہمارے ایک ریٹائرڈ جنرل کے حصے میں آئی لیکن دس دن کے اس ظلم و بربریت کے جواب میں اس عسکری الائنس نے جس کی بنیادی ڈیوٹی تھی کہ وہ اس پر کچھ نہ کچھ عمل دکھاتا چونکہ ہم اس اسلامی فوجی اتحاد کو یمن کے issue پر حرکت میں آتے دیکھ چکے ہیں۔ ہمیں سلامتی کونسل سے بھی گلا ہے مگر وہاں تو امریکہ بہادر بیٹھا ہے لیکن اسلامی فوجی اتحاد میں تو ہم سب ہیں، وہاں پر ہم سب کی فوج کی نمائندگی ہے اور پاکستانی فوج کا ایک ریٹائرڈ جنرل اس کی سربراہی کر رہا ہے اگر وہ یمن میں حرکت میں آسکتا ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ وہ فلسطین کے issue پر حرکت میں کیوں نہیں آتا؟ اس کی وجہ بھی واضح ہے کچھ اسلامی ممالک اسرائیل کو تسلیم کر چکے ہیں اور کچھ نے تسلیم کرنے کے لئے لائن لگائی ہوئی ہے لیکن آج فلسطین کا issue اسلامی امہ سے زیادہ عالمی انسانیت کو جھنجھوڑ رہا ہے۔ آج مجھے اسلامی ممالک کے اندر سڑکوں پر اتنے اپنے لوگ نظر نہیں آتے جتنے لوگ یورپ اور امریکہ میں فلسطین کے حق میں احتجاج کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے کہ پاکستانی قوم اکٹھی ہے لیکن آج یہ المیہ ہے کہ اس فورم پر اسلامی ممالک اکٹھے نہیں ہیں اور بعض اسلامی ممالک فلسطین کے issue پر امریکہ کے سہولت کار بنے ہوئے ہیں لیکن ہم ان کے خلاف بات نہیں کر سکتے چونکہ ہم زکوۃ اور فطرانے لیتے ہیں تو ہم کس طرح سے ان سے بات کریں کہ آپ کا جو رویہ یمن پر تھا وہ رویہ فلسطین پر کیوں نہیں ہے؟ میں آخر میں یہ کہوں گا کہ ان فلسطینی بچوں اور بچیوں نے دنیا کو ایک پیغام دیا ہے کہ جہاں جنگی جہاز بمباری کر رہے ہوں وہاں آنکھوں میں آزادی کے خواب سجا کر، ہاتھوں میں پلاسٹک کی بوتلیں اور پتھر پکڑ کر، چہرے کے اُوپر دُنیا کے لئے اور اسلامی ممالک کے حکمرانوں کے لئے طنزیہ مسکراہٹ سجا کر ہی مزاحمت کی جا سکتی ہے۔ وہ یہ بتا رہے ہیں کہ مزاحمت تو ایسے بھی کی جا سکتی ہے اور عوام مزاحمت ایسے ہی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج میں بطور سیاسی کارکن نہیں بلکہ بطور ایک انسان یہ کہتا ہوں کہ حکمرانوں اور حکومتوں کی مزاحمت اور طرح سے ہوتی ہے۔ دنیا میں پچاس سے زیادہ اسلامی ممالک ہیں ان سارے اسلامی ممالک کا سائنس، ٹیکنالوجی اور تعلیم کا بجٹ اکٹھا کریں تو وہ صرف ایک ملک جاپان کی تعلیم کے بجٹ سے بھی کم ہے۔ جاپان کی ایک یونیورسٹی کا تحقیق اور ریسرچ کے لئے مخصوص بجٹ پورے عالم اسلام کی تمام یونیورسٹیوں کے بجٹ سے زیادہ ہے۔ اگر ہم اپنی آنکھوں میں اسلامی اُمہ کو عظیم دیکھنا چاہتے ہیں تو تمام اسلامی ممالک بالخصوص جن کے پاس زیادہ وسائل ہیں انہیں اپنے وسائل کا رُخ تعلیم، سائنس اور ٹیکنالوجی کی طرف موڑنا ہو گا تب ہی عالم اسلام کو دنیا میں عزت و وقار مل سکے گا۔ ہم تعلیم کے لئے اپنے بجٹ کا صرف دو فیصد خرچ کر رہے ہیں۔ جب سارے اسلامی ممالک کا تعلیم کا بجٹ ایک یورپی ملک کے تعلیم کے بجٹ سے کم ہو تو پھر وہی ہوتا ہے جو کشمیر اور فلسطین میں ہو رہا ہے۔ میں اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے یہ دہراؤں گا کہ یہ صرف قرارداد پاس کرنے کا دن نہیں بلکہ یہ ہمارے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے کہ آج 50 یا 57 اسلامی ممالک کی سڑکوں پر اتنے مسلمان اسرائیل کی مذمت کے لئے نہیں نکلے جتنے یورپ اور امریکہ میں عام شہری فلسطین کے حق میں اور اسرائیل کی مذمت کے لئے نکلے ہیں۔ ہمیں اس پر ضرور غور کرنا چاہئے کہ ایسا کیوں ہے؟ بہت شکریہ۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج پنجاب اسمبلی میں فلسطین کے حوالے سے ایک قرارداد پیش ہوئی ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ ایسے ظلم قراردادوں سے ختم ہوتے ہیں اور نہ ہی ایسے واقعات کی مذمت کر کے ان کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک طویل عرصہ سے اسرائیل نہتے فلسطینیوں پر مظالم ڈھا رہا ہے۔ ہماری طرف سے اس حوالے سے ایک قرار داد منظور کر لی جاتی ہے اور ایک مذمتی بیان آ جاتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اسی سے ان کی دادرسی ہو جائے گی، وہ اپنی آزادی کی جنگ جیت جائیں گے اور اس کے بعد پوری قوم اپنے روزمرہ کے کاموں میں اُلجھ جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایک وہ وقت تھا کہ جب ملک پاکستان کا ایک leading role ہوتا تھا لیکن آج ہم کس جگہ پر کھڑے ہیں اور پچھلے دس دنوں سے

فلسطینیوں کے ساتھ جو ظلم و بربریت ہو رہی ہے اس حوالے سے پاکستان کی خارجہ پالیسی کیا ہے؟ ہمیں طیب اردگان فون کر کے کہتا ہے کہ آپ کی خاموشی معنی خیز ہے۔ آپ کو فلسطین کے حق میں آواز بلند کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ 1973 میں ہونی والی عرب اور اسرائیل جنگ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اس جنگ میں پاکستان کا کیا کردار تھا اور اس جنگ میں پاکستان کی کیا حیثیت تھی؟ اُس وقت پاکستان نے اس جنگ کے لئے اپنے پائلٹ بھیجے تھے جو کہ شام اور اردن جا کر اس جنگ کا حصہ بنے تھے۔ اُس وقت پاکستانیوں نے فلسطینیوں کے مسائل کو اپنے مسائل سمجھا اور اس اسمبلی کی عمارت کو ایک تاریخی حیثیت حاصل ہے کیونکہ یہاں پر شہید ذوالفقار علی بھٹو نے OIC کی سربراہی کانفرنس منعقد کروائی تھی۔ یہ Summit Minar اس کی یادگار ہے۔ آج یہ ہمارے ضمیروں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کہتا ہے کہ تمھاری قیادت کہاں ہے، آج تمہاری قیادت کہاں دفن ہے اور آج آپ کے حکمران فلسطین کے حق میں بات کیوں نہیں کرتے؟ آج فلسطینیوں کے حق میں آواز اُٹھانے والا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ میں سمیع اللہ خان کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتا ہوں کہ پاکستان کے ایک جرنیل کو کیا ضرورت تھی کہ وہ ریٹائرمنٹ کے بعد جا کر اس متحدہ فوج کا حصہ بنے جو کہ مسلمان ریاستوں کی سرکوبی تو کرتی ہے لیکن اسرائیل اور نہ ہی امریکہ بہادر کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرتی ہے۔ جب اپنے مسلمانوں کا معاملہ ہو، خواہ وہ اردن یا عراق کا معاملہ ہو تو اس وقت اس متحدہ فون کے جذبات اور ہوتے ہیں اور جب اسرائیل کی بات آتی ہے تو وہی جرنیل دبک کر ایک بھیگی بلی بن جاتے ہیں۔ ہم کس وقت اس ایٹم بم کو اپنی ملکیت سمجھیں گے اور ہم کسی بھی ملک کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کریں گے؟ کیا ہمارا ایٹم بم ہمیں یہ تقویت نہیں دیتا کہ ہم برابری کی سطح پر بات کریں؟ میں کسی بھی جارحیت کے حق میں نہیں ہوں لیکن ظلم کے سامنے کھڑا ہونا ہرگز جارحیت نہیں ہے۔ جب آپ ظالم کا ساتھ دے رہے ہوں تو وہ جارحیت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج ہماری حیثیت ظالم کا ساتھ دینے والی ہے۔ وہ روحیں جو OIC کا حصہ تھیں وہ ہم سے آج سوال کرتی ہیں۔ آج یاسر عرفات کی روح ہم سے سوال کرتی ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ جب پاکستان کی قیادت شہید ذوالفقار علی بھٹو کر رہے تھے اور اُس نے یاسر عرفات کو ایک سربراہ مملکت کی حیثیت دے کر پاکستان میں مہمان کے طور پر بُلوایا تھا۔ آج انور سادات کی روح ہم سے

پوچھ رہی ہے، آج شاہ فیصل کی روح ہم سے سوال کر رہی ہے اور آج کرنل قذافی کی روح ہم سے سوال کر رہی ہے۔ہم ان سب کی روحوں کو کیا جواب دے دیں گے ؟ کتنی شرم کی بات ہے کہ ہم نے اسی امریکہ کے کہنے پر اپنی ان قیادتوں کو موت کی نیند سُلا دیا۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ شاہدہ احمد نے اپنی نشست پر بیٹھے بیٹھے طنزاًبات کی اور سید حسن مرتضیٰ کی تقریر میں مداخلت کی)

جناب سپیکر!اس خاتون کو کہیں کہ چُپ کریں۔کیا آج بھی میں سیاست کر رہا ہوں؟ان کا یہی غیر سنجیدہ رویہ اُمت مسلمہ کو کہاں پر لے کر جا رہا ہے؟ان کا ایک وزیر کچھ بیان دیتا ہے اور دوسرا کچھ اور کہتا ہے۔میں ان کے بارے میں کیا کہوں؟میں تو چاہتا ہوں کہ یہاں پنجاب اسمبلی کے اس معزز ایوان سے یکجہتی کا پیغام جائے۔

جناب سپیکر:.Order please. Order in the House کوئی معزز رکن مداخلت نہ کرے۔بیٹھے بیٹھے بولنا بالکل نامناسب ہے۔یہ مقدس ہاؤس ہے، یہاں خاموشی اختیار کریں اور اگر آپ نے باتیں کرنی ہیں تو باہر چلے جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!میں ان کے اس رویے کی وجہ سے ایوان سے احتجاجاً واک آوٹ کرتا ہوں۔آج میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔آج بھی اس خاتون کو یہ چیزیں یاد ہیں۔یہ کیا message دینا چاہتی ہیں؟اگر میری ذات کا کوئی مسئلہ ہوتا اور محترمہ اس میں مداخلت کرتی یا بات کرتی تو میرا سر آنکھوں پر تھا لیکن میں تو ایسے ہزاروں مسلمانوں کے حوالے سے بات کر رہا ہوں جو کہ موت کے سائے میں نہتے کھڑے ہیں۔وہ موت سے لڑ رہے ہیں۔وہ مزائلوں کا مقابلہ غُلیل اور پتھروں سے کر رہے ہیں جبکہ یہ خاتون ایوان میں بیٹھ کر ہمارا مذاق اُڑا رہی ہیں۔ہم ان کے مزاج کا حصہ نہیں ہیں۔میں ان کے رویے کی مذمت کرتا ہوں اور ایوان سے واک آوٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ احتجاجاً ایوان سے واک آوٹ کر گئے)

جناب سپیکر: محترمہ! یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے اور خبر یہ بن جانی ہے کہ یکجہتی کا جو message جا رہا تھا آپ کے بولنے کی وجہ سے وہ سب خراب ہو گیا ہے۔آپ نے یہ بڑا غلط کیا ہے۔

اس ساری گفتگو کا کیا فائدہ ہے؟ آپ لوگ کسی بات پر serious بھی ہو جایا کریں۔ پوری قوم کی طرف سے یہ ایک message جارہا ہے اور آپ اس کو خراب کرنے لگ گئی ہیں۔ جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ و علی آلہ واصحابہ و من تبعھم اجمعین۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے ایک انتہائی حساس موضوع پر گفتگو کرنے کا موقع دیا اور اس معاملے کا تعلق تمام مسلمانوں کے ایمان سے ہے۔ ہم جب مسجد اقصیٰ کی بات کرتے ہیں تو یہ مسجد اقصیٰ وہی ہے جہاں معراج کی رات میرے نبی ﷺ نے تمام نبیوں کو نماز پڑھائی۔ امام الانبیاء ﷺ کی صرف یہی نسبت مسجد اقصیٰ کے ساتھ نہیں ہے بلکہ یہ وہی جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی ولادت ہوئی اور اسی جگہ پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہ سلام کو بے موسم کے پھل کھلائے، یہ وہی جگہ ہے جہاں حضرت ذکریا علیہ سلام نے بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ سے اولاد مانگی اور اللہ نے اُنہیں اولاد عطا کی، یہ وہی جگہ ہے جس کو حضرت داؤد علیہ سلام اور حضرت سلیمان علیہ سلام نے آباد کیا، یہ وہی جگہ ہے جہاں حضور ﷺ کے تشریف لانے کے بعد حضرت عمر فاروقؓ جب بیت المقدس کے دروازے پر پہنچے تو اُن سے لڑنے کے لئے تورات اور انجیل کے عالم تلواریں لے کر نہیں آئے، اُن سے لڑنے کے لئے وہ نیزے لے کر نہیں آئے بلکہ بیت المقدس کے تورات اور انجیل کے عالم تورات اور انجیل کو لے کر آئے اور وہ ایک نظر تورات کو دیکھتے تھے اور دوسری نظر وہ عمر ابن خطاب کو دیکھتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ ہماری آسمانی کتابوں میں اُس شخص کا حلیہ لکھا ہوا ہے جس کے ہاتھ سے بیت المقدس کو فتح ہونا ہے۔ ہزاروں سال سے آپ کا حلیہ آسمانی کتابوں میں لکھا تھا لہٰذا آج ہم آپ سے جنگ نہیں کریں گے یہ بیت المقدس کی چابیاں ہیں آپ ان چابیوں کو لے لیں کیونکہ آپ سے زیادہ اس کا اور کوئی حق دار نہیں ہے۔ یہ بیت المقدس جس نے ایک دو تین چار سال نہیں بلکہ ہزاروں سال کی تاریخ اپنے دامن میں سمیٹی ہوئی ہے۔ ایک صحابیؓ نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا، یا رسول اللہ بتائیے کہ سب سے پہلے رُوئے زمین پر اللہ کا گھر کون سا ہے؟ پیارے حبیب ﷺ نے جواب دیا اللہ نے خانہ کعبہ کو اپنی عبادت کے لئے بنایا۔ اُس آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! رُوئے زمین پر اللہ کا دوسرا گھر کون سا ہے؟ پیارے حبیب ﷺ نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ کا دوسرا گھر بیت المقدس ہے جسے مسجد اقصیٰ کہا جاتا ہے۔ حضور ﷺ پر

قرآن مجید نازل ہوا، سورہ بنی اسرائیل کی تلاوت کیجئے اُس کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے بہت سی مرتبہ فرمانبرداری کرنے پر بنی اسرائیل کو بیت المقدس دیا اور نافرمانی کرنے پر ہم نے اُس زمین کو اُن کے اوپر حرام کر دیا اور اُس وقت قرآن مجید میں فرمایا کہ اگر اس وقت یہ چاہتے ہیں کہ یہ بیت المقدس میں رہیں تو ان کو ایک آخری موقع دیا جا رہا ہے اور آخری موقع یہ ہے کہ آخری نبی ﷺ کی نبوت ورسالت پر ایمان لے آئیں لیکن یہ میرے نبی کی نبوت و رسالت پر ایمان نہ لائے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں یہودیوں کو بیت المقدس سے باہر نکال دیا گیا۔ میرے نبی ﷺ دنیا سے جاتے ہوئے فرما رہے تھے کہ یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔ آپ اس بات کو جانتے ہیں کہ میرے نبی ﷺ جب اس دنیا سے گئے اُس وقت میرے نبی ﷺ کے گھر میں فاقہ تھا۔ آج مسلم افواج کے فوجیوں سے بطور خاص پوچھیے، جب تربیت اور گفتگو کے لئے اکٹھا کیا جاتا ہے تو بطور خاص یہ واقعہ اُن کے سامنے رکھا جاتا ہے کہ میرے نبی ﷺ کے گھر میں فاقہ ضرور تھا لیکن پیارے نبی ﷺ جب دنیا سے چلے گئے اور میرے نبی ﷺ کے گھر سے سات تلواریں آئیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ میرے نبی ﷺ کا انداز تبلیغ کا انداز بھی ہے، میرے نبی ﷺ کے انداز میں پیار اور محبت بھی ہے۔ لیکن کیا میرے نبی ﷺ نے بدر میں تلوار نہیں چلائی، کیا میرے نبی ﷺ نے اُحد میں تلوار نہیں چلائی اور کیا میرے نبی ﷺ نے خندق کے موقع پر تلوار نہیں چلائی؟ آج کہا جاتا ہے کہ اسلام امن کا درس دیتا ہے۔ وہ ڈاکٹر عافیہ کو لے جائیں اسلام امن کا درس دیتا ہے، وہ کشمیر کو لے جائیں اسلام امن کا درس دیتا ہے، روہنگیا کے مسلمان روتے رہیں اسلام امن کا درس دیتا ہے، شام کے مسلمانوں پر ظلم کیا جائے اسلام امن کا درس دیتا ہے، 77 ہزار سے زیادہ میرے بہنیں اور بیٹیاں شام کے عقوبت خانوں میں جلتی رہیں اسلام امن کا درس دیتا ہے، نبی ﷺ کی شان میں گستاخی ہو جائے اسلام امن کا درس دیتا ہے، پورا افغانستان تباہ ہو جائے اسلام امن کا درس دیتا ہے یہ کون سے اسلام کی باتیں کی جا رہی ہیں؟ یہ اسلام کے ساتھ مذاق ہے۔ میرے نبی ﷺ کی زندگی میں صرف مکہ نہیں ہے، میرے نبی ﷺ کی زندگی میں بدر بھی ہے، اُحد بھی ہے، حُنین بھی ہے، خندق بھی ہے۔ میں ربِ محمد ﷺ کی قسم کھا کے کہتا ہوں، قراردادوں سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ آپ نے ایٹم بم کس لئے رکھا ہوا ہے؟ بیت المقدس میرے ایمان کا حصہ ہے، یہ فلسطین کے علاقے کا مسئلہ نہیں ہے یہ میرے ایمان کا حصہ

ہے اگر بیت المقدس کے لئے اپنے فلسطین کے بھائیوں کے لئے بھی ہم نے کاغذ کے ٹکڑوں پر اکتفا کرنا ہے تو کان کھول کر سُن لیجئے۔ آزادیء اظہار رائے کا سب سے بڑا چیمپئن فرانس کہتا ہے کہ فرانس کے اندر کسی فلسطینی کے حق میں نکلنے والی ریلی کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میرے فلسطینی بھائیوں کا گلا کیوں دبایا جا رہا ہے؟ آپ تو آزادی صحافت کے علمبردار ہیں، آپ نے آزادی اظہار رائے کے تناظر میں ڈیڑھ ارب سے زیادہ مسلمانوں کے دل دکھائے، حضور ﷺ کے خاکے بنائے اور آج صرف ڈیڑھ کروڑ یہودیوں کے دل نہ دُکھ جائیں تو فلسطین کے لوگ فرانس کے اندر احتجاج بھی نہیں کر سکتے۔ میرے پاکستان کا میڈیا نہیں، پوری دنیا کا میڈیا کہتا ہے کہ حالات جیسے بھی ہوں میڈیا کی آزادی پر کوئی قدغن نہیں لگا سکتا۔ مجھے بتاؤ الجالا ٹاور کو زمین بوس کیا گیا۔ ایک گھنٹہ پہلے اسرائیل کے ذمہ دار فون کر کے کہتے کہ تم فلسطین کے لوگوں کی خبریں دنیا کو دکھا کر ہمارے خلاف کر رہے ہو، ہمیں ایک گھنٹے کے بعد الجالا ٹاور جس میں نیشنل اور انٹر نیشنل میڈیا کے دفاتر ہیں ہم اُس کو زمین بوس کر دیں گے ورنہ تم فلسطینیوں کی مظلومیت دکھانا بند کرو۔ 60 منٹ کا ٹائم مکمل نہیں ہوا تھا جب اسرائیل نے میزائل مارا اور وہ میڈیا ٹاور زمین بوس ہو گیا۔ آج یہاں کسی صحافی کو تھپڑ لگے تو آزادیء اظہار رائے پر تھپڑ گردانا جاتا ہے۔ اسرائیل نے جو میزائل مارا، دنیا کی صحافت اگر آج تک چُپ ہے تو کیوں ہے؟ کیا ساری آزادیء اظہار رائے میرے نبی ﷺ کے خاکے بنانے کے لئے رہ گئی ہے اور کیا امن کے سارے درس محمد عربی ﷺ کے اُمتیوں کے لئے رہ گئے ہیں؟ آج اُن کے لئے بھی کوئی نہیں بولا۔ آپ امریکہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں اور وہ کہتا ہے یہاں پر میرے بھائی جناب سمیع اللہ خان بات کر رہے تھے کہ اُس نے کہا اسرائیل! پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اقوام متحدہ کے اجلاس کو ہم delay کرتے رہیں گے تم اپنا کام جاری رکھو۔ کب اجلاس بلاؤ گے جب فلسطین کا ایک بچہ بھی زندہ نہ رہا؟ کب اجلاس بلاؤ گے جب میرے فلسطین کی بیٹیاں اور بہنیں خاک وخُون میں ڈُوب جائیں گی؟ تب اجلاس بلاؤ گے جب وہاں پر ایک شخص بھی بیت المقدس کے پہرے والا نہیں رہے گا؟ تصاویر دیکھتے ہوئے کلیجہ پھٹتا ہے ایک ہاتھ میں فیڈر ہے اور ایک ہاتھ میں پتھر اُٹھائے ہوے وہ اسرائیل کے مقابل کھڑا ہے۔ کلیجہ پھٹتا ہے میری جوان بہنیں اپنے پردے کو بچانے کی فکر میں ہیں۔ آج دنیا کہتی ہے کہ کورونا کیسے آیا؟ میں کہتا ہوں کہ کورونا ایسے نہیں آیا، یہ اس وجہ سے آیا ہے جب ایک صحافی شام کی ایک بہن کی تصویر بنانے لگا اُس

نے روتے ہوئے کہا میری تصویر نہ بناؤ، میں نے دوپٹہ نہیں لیا ہوا۔ یہ عذاب اس لئے نہیں آیا کہ China سے وائرس نکلا ہے اس لئے آیا جب میرے چھوٹے سے شامی بچہ نے شہید ہوتے وقت یہ کہا میں اللہ کو جا کر پچپن اسلامی ممالک کی شکایت لگاؤں گا کہ یا اللہ ہم پر گولیاں برسیں ہماری مدد کے لئے کوئی نہیں آیا سمجھ جانا چاہئے اس بچے نے اللہ کو شکایت لگا دی ہے، سمجھ جانا چاہئے کشمیر کی بیٹی نے اللہ کو شکایت لگا دی ہے اور فلسطین کی بیٹی نے اللہ کو شکایت لگا دی ہے۔ آج امریکہ اسرائیل کی مکمل حمایت کے لئے میدان میں کھڑا ہے، اس کے جہاز بھی تیار ہیں، اس کا اسلحہ بھی تیار ہے اس کی پوری سپورٹ ہے کیا ہمارے پاس ان کے لئے یہ کاغذ کا ٹکڑا رہ گیا ہے، کیا ہمارے پاس ان کے لئے یہ قرارداد ہی رہ گئی ہے۔ میں ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ فلسطینیوں پر صرف ایک ہی دن خوشی کا آیا اور وہ دن کون سا تھا وہ دن تھا جب ان کو اطلاع ملی کہ پاکستان ایٹمی قوت بن گیا ہے۔ وہ رو رہے تھے اور مسجدوں میں سجدہ کر رہے تھے اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ اسرائیل اب سوچ کر بات کرنا کہ اب اسلامی ملکوں میں بھی ایک ایٹمی طاقت ہے۔ آج ستائیسویں کی شب کو تراویح پڑھنے والوں پر حملہ ہوا۔ عید کے دن زمینی وفضائی حملے کا باقاعدہ آغاز ہوا لیکن آج ہم قراردادوں سے آگے نہیں بڑھ رہے۔ میرے بھائی نے یہاں بات کی کہ ہم نے تعلیم کے فنڈز رکھے ہیں تو فنڈز رکھنے چاہئیں۔ یہاں آج جو میرے بھائی ساجد صاحب نے قرآن مجید کے حوالے سے amendment لائی۔ ہمیں قرآن مجید کے قریب ہونا ہوگا۔ یہ قرآن مجید 70 سال سے پڑھایا جا رہا ہوتا آج چوہدری پرویز الٰہی، معاویہ اعظم طارق، عثمان بزدار اور حمزہ شہباز پنجاب اسمبلی میں نہ ہوتے تو یہ غزہ کے میدان میں کھڑے ہوئے ہوتے۔ ہمیں سب سے بڑی tension کیا ہے؟ ہمیں سب سے بڑی tension یہ ہے کہ جب ایک آدمی جوش سے محبت سے نکلتا ہے تو کہتے ہیں کہ بھوکے ہو جاؤ گے مارے جاؤ گے یورپی یونین تمہارا بائیکاٹ کر دے گی۔ یورپی یونین کبھی میرے نبی ﷺ کی ناموس پر آپ کے مخالف، کبھی فلسطین کا ساتھ دینے پر آپ کے مخالف، کبھی کشمیر کا ساتھ دینے پر آپ کی مخالف ہو جاتی ہے تو آپ ایک ایک کو راضی کرنے کی بجائے کملی والے محمد ﷺ کو راضی کیوں نہیں کرتے؟ آپ ایک ایک کو راضی کرنے کی بجائے اللہ کو راضی کیوں نہیں کرتے؟ رہی بات یہ کہ لوگ کہیں گے کہ معیشت کا کیا ہوگا۔ آؤ قرآن پڑھتے ہیں ضرورت قرآن سے راہنمائی لینے کی ہے قرآن کہتا ہے:

o وَ اِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ

ترجمہ: قرآن کہتا ہے گھبراؤ کوئی نا، کافراں نال تگڑے ہو کے تسی لڑو معیشت تہاڈا رب مضبوط کر دے گا۔

مدینہ منورہ میں میرے نبی ﷺ کی جب انصار نے میزبانی کی تو انصار مدینہ کیا کہتے ہیں وہ کہتے ہیں جب تک ہمارے پاس نبی ﷺ تشریف نہیں لائے تھے ہماری فصلوں میں اتنی برکت نہیں تھی ،جب ہم نے حضور ﷺ کی میزبانی کی برکت سے ہمارے غلوں میں اضافہ ہوا، ہمارے اناج میں اضافہ ہوا۔ میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں مجھے بتاؤ تو سہی بیت المقدس پر پہرہ دے کر بھی کسی کو خسارہ ہو سکتا ہے ،وہ کملی والے محمد ﷺ جن کے قدموں پر اللہ تعالیٰ نے دو جہانوں کی دولتیں لٹا دیں، آج ہم اس کی ناموس پر پہرہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جی بھوک سے مر جاواں گے، بھوک توں مر جاواں گے۔ جس کالی کملی والے نبی ﷺ نے آکر حبشہ پر کالے بلال کو کعبے کی چھت پر کھڑا کر کے اذان دلوا دی۔ اس نبی ﷺ کی ناموس پر پہرہ دینے سے سب کچھ ہو سکتا ہے بھوک نہیں آسکتی، تنگی نہیں آسکتی، افلاس نہیں آسکتی۔

آخری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں 12 مئی کو کراچی میں ایم کیو ایم نے ایک وقت تھا کہ جب قتل عام کیا اور اس وقت پاکستان کے لیڈروں میں سے کسی کی ہمت نہیں تھی الطاف حسین کی بدمعاشی کے مقابلے میں اپنے پاکستان کے لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوتا۔ مجھے یاد ہے کہ عمران خان صاحب آپ کی سیاست کو جو جمپ لگا تھا، جو عروج ملا تھا جو ترقی ملی تھی وہ آپ نے الطاف حسین کے خلاف لندن میں مظاہرے کئے تھے، کراچی میں مظاہرے کئے تھے اور قوم نے کہا کہ یہ ایک شخص ہے جو کہ ظلم کے مقابلے میں کھڑا ہوا ہے۔ خان صاحب! اس دن صرف کراچی کے لوگ دیکھ رہے تھے آپ ہمت کر گئے تھے تو اللہ نے آپ کو مقام دے دیا تھا۔ آج فلسطین کی مظلومیت کے بعد کراچی کے لوگ ہی نہیں بلکہ ڈیڑھ ارب مسلمان دیکھ رہے ہیں کہ ہمت کون کرتا ہے؟ ڈیڑھ ارب مسلمان دیکھ رہے ہیں، آغاز کون کرتا ہے، ڈیڑھ ارب مسلمان دیکھ رہے ہیں کہ اپنا ایمان کون دکھاتا ہے؟ اگر اس موقع پر آپ ہمت کر گئے ویسے بھی ہمارے اسلامی ممالک کے سربراہان جو ہیں وہ اپنی طبعی عمر پوری کر چکے ہیں وہ کہتے ہیں ہم نے یہاں رہنا ہے، ہم نے یہاں رہنا ہے تم نے یہاں نہیں رہنا لیکن قبر کے اندر محمد ﷺ نے آنا ہے، ہم نے یہاں نہیں رہنا لیکن حشر کے میدان میں

حضرت حسنؓ و حسینؓ کے نانا کو کیا منہ دکھانا ہے اس لئے عمران خان صاحب آپ کو ہمت کرنا چاہئے۔ایٹمی قوت پاکستان ہے ہمیں اپنی افواج کو فی الفور فلسطین کے لوگوں کے تحفظ کے لئے وہاں روانہ کرنا چاہئے ۔افواج پاکستان کو فی الفوربیت المقدس کے تقدس کے لئے آگے بڑھنا چاہئے۔علاقائی اور سیاسی مسئلہ نہیں ہے اس کے لئے ہمیں کردارادا کرنا ہوگا، آج لوگ کہتے ہیں افراتفری کیوں ہے، انتشار کیوں ہے، اس انتشار کی بہت بڑی وجہ میرے اور آپ کے سامنے ہے جو مقدس شخصیات، ٹیلی وژن، ریڈیو پر اور مختلف محافل میں بکواسات کا بازار گرم ہوگا تو ظاہر ہے اس وقت افراتفری کا ماحول پیدا ہوگا۔ ہمیں چاہیے ہم ان لوگوں کو پہچانیں جو اپنے آپ کو اتحاد کے دعویدار بتلاتے ہیں لیکن ریڈیو، ٹیلی وژن پر بیٹھ کر حضورﷺ کے صحابہ، حضورﷺ کے اہل بیت کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ایسے لوگوں سے جب تک ہمارا معاشرہ پاک نہیں ہوتا اس وقت تک ہم مسلم امہ کی حقیقی طور پر راہنمائی اور رہبری کے فرائض سرانجام نہیں دے سکتے۔بس میری پہلی بات بھی یہی ہے اور آخری بات بھی یہی ہے۔خدا کے لئے ان کاغذ کے ٹکڑوں سے نکلو اور اگر یہ نہیں کر سکتے تو یہ میرے ہاتھ میں فلسطین کے مسلمانوں سے محبت کا اظہار ہے اور میں اسی کو اپنا کفن سمجھتا ہوں۔لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر کہتا ہوں آپ نہ جائیں فلسطین کے لئے ہم جائیں گے ہم خون کے آخری قطرے تک لڑیں گے اور اسی رومال کے اندر دفن ہونا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ فلسطین سے رشتہ کیالاالٰہ اِلاّاللہ بیت المقدس سے رشتہ کیالاالٰہ اِلاّاللہ کشمیر سے رشتہ کیالاالٰہ اِلاّاللہ۔ تاجدار ختم نبوت زندہ باد زندہ باد۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ دومنٹ آپ بات کرلیں۔

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔جناب چیئرمین! میں گزارش کر رہا تھا تاریخ کے ان اوراق پر جب نظر ڈالیں تو ہمیں چاہے ناگوار بھی گزریں ہمیں وہ چیزیں برداشت بھی کرنی پڑتی ہیں اور سننی بھی پڑتی ہیں جو تاریخ کا حصہ ہوتی ہیں ان کا ذکر ہمیشہ رہتا ہے۔ میں نے آج یہاں پر کھڑے ہو کر نہ کوئی سیاست کی ،میں سیاسی کارکن ہوں اور میں چوبیس گھنٹے سیاست کرتا ہوں لیکن میں

positiveسیاست کا قائل ہوں میں نے کبھیnegative politicsنہیں کی۔ میں آج فلسطین کے معاملے پر بات کر رہا تھا تو میں ان ہستیوں کا ذکر کیسے نہ کرتا جنہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے جو اس کی بھینٹ چڑھے۔ آج لاکھ شہید ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ گرج ہو لیکن اس کا نام تو آئے گا۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو وہ شخصیت تھے جنہوں نے امت مسلمہ کو اکٹھا کیا، جنہوں نے امت مسلمہ کے ضمیروں کو جھنجھوڑا، جنہوں نے یہ کہا کہ پیسا ہمارا ہو قوم کی طاقت ہماری ہو، فوج ہماری ہو اور ہمارے پر راج کوئی امریکہ خان بہادر کرے، کوئی اسرائیل کرے یہ کیسے ممکن ہے تو آج میرے دوست کہتے ہیں کہ شہید ذوالفقار علی بھٹو کا نام نہ لو تو یہ ممکن نہیں ہے۔ وہ تاریخ کا حصہ ہیں اور تاریخ کا حصہ رہیں گے۔ جب بھی فلسطین کی بات ہو گی، جب بھی کشمیر کی بات ہو گی، جب بھی چیچنیا اور بوسنیا کی بات ہو گی تو شہید ذوالفقار علی بھٹو کا نام ضرور آئے گا۔

جناب سپیکر! میں شاہ فیصل شہید کو بھی چھوڑ دوں جس کو اس کی اپنی قوم کے ہاتھوں مروا دیا گیا۔ اس کا جرم کیا تھا کہ وہ بھی یہ بات کرتا تھا کہ امت مسلمہ کو اکٹھا ہونا چاہئے۔ آج میرے ان ناعاقبت اندیش دوستوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ ان کا نام کیوں لیا جا رہا ہے تو شہیدوں کا نام تو لیا جاتا ہے جو ہیضے سے مرتے ہیں ان کا نام کوئی نہیں لیتا۔

جناب سپیکر! آج میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے کہ آج اس شہید ذوالفقار علی بھٹو کے نام سے تکلیف ہوتی ہے جس نے قادنیوں کو اقلیت اور کافر قرار دے کر اس ملک میں ختم نبوت پر مہر ثبت کی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس نے پاکستان کے آئین کو اسلامی اور جمہوری بنایا۔ یہ کہتے ہیں کہ اس کا نام نہ لیا جائے۔ وہ تاریخ کا حصہ ہیں اور تاریخ لوگوں کو آسمان پر بھی بٹھاتی ہے اور عبرت کا نشان بھی بناتی ہے۔ وہ وقت دور نہیں ہے جب اس ملک کے اندر ان شہداء کا راج بھی ہو گا۔ آج ان غریبوں کی آواز کو دبانے کے لئے ایک ضیائی ذہنیت کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں فلسطین کے ان مظلوم شہداء کے ساتھ کھڑا ہوں۔ میری پارٹی ان شہدا کے ساتھ کھڑی ہے اور جیسے مولانا نے کہا کہ ہمیں کاغذوں سے نکلنا ہو گا۔ ہمیں بات برابری کی سطح پر کرنی ہو گی۔ ہمیں سلامتی کونسل کے اجلاس کو ویٹو کرنے والوں کے خلاف آواز اٹھانی ہو گی۔ ہمیں اپنی متحدہ افواج کا رُخ اپنے مسلمان ممالک سے ہٹا کر مسلم امہ کے دشمنوں کی طرف کرنا ہو گا۔

جناب سپیکر! کیا بار بار ہمیں ہی فتح کیا جانا ہے۔ میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے سنا اور مجھے برداشت بھی کیا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب محمد الیاس!

جناب محمد الیاس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! مجھ سے پہلے جتنے بھی معزز ممبران نے فلسطین کے بارے میں بات کی میں ان کے ایک ایک حرف کی تائید کرتا ہوں۔ یقیناً ہر مسلمان کے یہ جذبات ہیں آج جب ان معصوم بچوں کی لاشیں دیکھی ہیں تو انسان اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ یہاں قرارداد پیش ہوئی اور پاس ہوئی۔ میں نے کہا کہ میرا اس پر اعتراض ہے۔ یہاں قرارداد کو گول مول کر کے پاس کر دیا گیا۔ میرا مقصد یہ تھا اور اس نکتے کا اضافہ کرانا چاہتا تھا کہ اسرائیل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اگر سارے مسلمان مل کر پیشاب کریں تو اس میں اسرائیل ڈوب جائے گا لیکن آج کیا بات ہے کہ بڑے بڑے براعظم اس سے ڈرتے ہیں اور اس کے تابع فرمان ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ اس کے پیچھے بہت بڑی لابیاں کام کر رہی ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ جب اپنے معاملے کی کوئی بات ہوتی ہے تو اقوام متحدہ میں سارے ممالک شیر بن کر نکل آتے ہیں۔ اسرائیل کو 1948 میں جب ریاست بنانے کا پروگرام بنایا گیا تو اسی اقوام متحدہ نے یہ رائے دی کہ چلو آدھے حصے پر اسرائیلیوں کی حکومت بنا دو اور آدھے حصے پر فلسطینیوں یعنی مسلمانوں کی حکومت بنا دو۔ وہ بات برطانیہ اور امریکہ کو یاد رہی لیکن مسلمانوں کے حقوق پر انہوں نے زبردست قسم کا چھرا چلایا۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ میں اس قرارداد کو اس وقت تسلیم کروں گا کہ اس میں یہ اضافہ کیا جائے کہ ایسے تمام ممالک اور ایسی تمام ایجنسیاں اور ایسے تمام سرپرست جو امریکہ کی سرپرستی کر رہے ہیں ان کے ساتھ بھی پورا پورا ہر قسم کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ اس سے پہلے فرانس کے بارے میں بات ہوئی تو ہمیں جان کے لالے پڑ گئے کہ ہم کہاں سے کھائیں گے۔ میرے بھائی معاویہ اعظم طارق نے ابھی بات کی کہ قرآن پاک کہتا ہے اور قرآن پاک کا دعویٰ ہے کہ وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا کہ روئے زمین پر بسنے والی کوئی ذی رُوح شے نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا رزق اللہ کے حوالے ہے (اللہ کے ذمہ ہے)۔ امریکہ اور برطانیہ ہمارے رزق کے متولی نہیں ہیں یا ان کے ہاتھ میں ہمارا رزق نہیں ہے۔ میرے بھائی نے جیسے مطالبہ کیا ہے تو آج یہ

لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے تو اس اقوام متحدہ کے مقابلے میں مسلمانوں کی اقوام کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر ایک فوج بن کر اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد کرنی چاہیے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد الیاس! بہت شکریہ۔ ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ اتنے اہم مسئلے پر اس ایوان میں یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔ قرارداد کے متعلق یہ الفاظ کہ یہ قرارداد ان تمام Forums سے مطالبہ کرتی ہے کہ جہاں پر یہ آواز متفقہ طور پر اُٹھنی چاہئے۔ یہ اس کا ایک پہلو ہے کہ آواز اُٹھے اور آواز اُٹھنے کا جو بنیادی حق ہے وہ دو سطح پر ہے ایک حکومتی سطح پر آواز اُٹھانے کا حق ہے اور ایک عوامی سطح پر آواز اُٹھانے کا حق ہے۔ پچھلے دس روز سے میرے مشاہدہ میں یہ آیا ہے اور انٹرنیشنل میڈیا پر یہ رپورٹ ہوا کہ وہ ممالک جو کہ west کے ہیں وہ اس کو ایک انسانی المیہ کے طور پر دیکھتے ہوئے عوامی سطح پر یہ آواز اُٹھا رہے ہیں۔ اس حوالے سے بڑے مظاہرے لندن اور برسلز میں دیکھے گئے اور بڑے مظاہرے یورپ کے باقی ممالک میں بھی ہوئے۔ جن لوگوں نے اس بات پر احتجاج کیا کہ فلسطین کا مسئلہ ایک انسانی المیہ کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے اور اسرائیل جارحیت اور ایسے جنگی جرائم کا مرتکب ہو رہا ہے کہ جن پر مستقبل قریب میں 1948 کے بعد بے شمار دفعہ انٹرنیشنل کورٹس کے اندر جنگی جرائم کے طور پر ان جرائم کو consider کیا گیا۔ اسرائیل کو یہ استثنیٰ کیوں حاصل ہے نہ صرف یہ دس روز یہ periodic ہے، ہر سال تشدد کی ایک لہر اُٹھتی ہے اور وہ تشدد اتنا بڑھتا ہے کہ وہ gunships کے ساتھ کیا جاتا ہے، عمارتوں کو تباہ کیا جاتا ہے، مذہبی جگہوں کی sanctity کو robe کیا جاتا ہے۔ اس کی بدترین شکل آج مسجد اقصیٰ کے اوپر کی جانے والی بمباری کی صورت میں ہم نے دیکھی ہے۔ ہماری آنکھوں کے سامنے بلکتے بچوں کی وہ pictorial videos ہیں۔ عورتوں کے ساتھ ہوتے مظالم ہمارے سامنے ہیں۔ وہ فلسطینی بچہ جو اپنے باپ کی میت کے پیچھے دوڑتے ہوئے آہ و بکا کر رہا ہے۔ یہ سب مظالم آپ کے سامنے ہیں اور دنیا کے اجتماعی ضمیر کو جگانے کے لئے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہاں پر کیا ہوا جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ احتجاج دو طرح کے ہوتے ہیں ایک حکومتی سطح پر اور ایک عوامی سطح پر ہوتا ہے۔ آج میں اس بات سے متفق ہوں کہ حکومتی سطح پر وہ reaction نہیں ہو سکا ہو گا

جو کہ ایک زیادتی کے خلاف ہونا چاہئے یعنی taking means to adopt a war کہ نکل جائیں جنگ پر where are ours political parties میں کہاں ہوں اور میری سول سوسائٹی کہاں ہے۔ پاکستان کی عوام کا اجتماع تو باہر آتا۔ یہاں مال روڈ کو chock کرتا، Constitutional Avenue کو choke کرتا، یہ شاہراہ فیصل کراچی کو choke کرتا جو یہ بتاتا کہ پاکستان کی عوام یہ مطالبہ کرتی ہے کہ اس انسانی المیہ کو بند کرو جو کہ جنم لے چکا ہے۔

جناب چیئرمین! آج ایک عوامی اظہار رائے ہے اور دوسرا آپ کا حکومتی مؤقف ہے۔ OIC کا ایک کردار ہے، میں اس پر خوش نہیں ہوں کہ جو کردار انہوں نے ادا کیا ہے۔ یہ کردار اس سے زیادہ meaningful, vibrant اور بہتر engagement ہو سکتی تھی but still ایک کردار آیا۔ سکیورٹی کونسل اور اقوام متحدہ کی بات ہے کیونکہ ہم two nation states کے دور میں سے گزر رہے ہیں لہٰذا 1948 کا وہ document جس کا چنیوٹی صاحب نے بڑا اچھا ذکر کیا ہے کہ 1948 میں two nation states کے concept پر ایک بٹوارہ ہوا۔ دنیا کی تاریخ میں 1947 کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ پاکستان کا قیام، Decolonization، یورپین ممالک کا پوری دنیا کے خطے سے واپسی کا آغاز ہوا اور World War-II کے after effects میں اسرائیل آکر کھڑا ہوا۔ کس ملک نے مطالبہ کیا ہے کہ 1948 کے two nation states کے منصوبے جس پر امریکہ اپنی 40/35 سال کی سفارتی جدوجہد پر آکر Golan Heights اور مصر pact کے معاملے میں متحد ہوا تھا لیکن آج کون سا اسلامی ملک بات کرتا ہے؟ اگر حکومتِ پاکستان نے کوئی مطالبہ کرنا ہے تو مطالبہ two nation states کی settlement کا ہونا چاہئے۔ .There has to be a meaningful resolve اگر آپ بات کرتے ہیں کہ حریت اور اسلامی اہمیت پر پوری approach ہے تو اس پر ہم سب کی لبیک ہے۔ اگر یہ order of the day ہے تو ہم بھی اپنی جان سے جاتے ہیں تو جائیں کیونکہ یہ شہادت ہے جو ہم لیں گے لیکن آج two nation sates ہیں اس لئے .you have to talk about it آج کی دنیا الفاظ اور Constitutions پر قائم ہے کیونکہ annexations کے دور نہیں ہیں۔ آج اگر کوئی چارہ ہے تو جمہوریت کی آڑ میں چارہ ہے، ڈکٹیٹر شپ کو ختم کرنے کی آڑ میں چارہ ہے اور اپنے مذموم مقاصد کو ایک لبادہ پہنا کر کسی اور طرح سے کرنا ہوتا ہے۔ آج آپ کو meaningful dialogue پر جانا پڑتا ہے۔ میری حکومتِ پاکستان سے یہ التجا ہوگی کہ قرارداد کا جو سلسلہ آپ آج سے شروع کر رہے

ہیں اس حوالے سے ہم نے کل دیکھا کہ قومی اسمبلی میں لیڈر آف دی اپوزیشن نے اپنی بات کی اور کیا ہی اچھا ہو تا جب پاکستان کی پارلیمنٹ ایک قرارداد پاس کر رہی تھی تو سینیٹ اور قومی اسمبلی کا مشترکہ اجلاس ہو تا اور اجلاس میں meaningful اور engagement قرارداد آتی اور لیڈر آف دی ہاؤس بھی اس موقع پر بات کرتے جس کے نتیجے میں فلسطینیوں پر ڈھائے گئے مظالم میں کوئی کمی آتی۔ میں اپنے اِن الفاظ کے ساتھ بات ختم کروں گا کہ فلسطین پر اسرائیل اپنے مظالم ڈھا رہا ہے یہ رات اب لمبی نہیں رہے گی، اب سحر ہو گی کیونکہ ظلم جب بڑھتا ہے تو مٹتا بھی ضرور ہے۔ یہ ظلم عوامی شعور کو جگا رہا ہے اس لئے براہِ کرم بحیثیت پاکستانی اور انسان کے اپنا کردار ادا کریں کیونکہ یہ آواز بحیثیت صرف مسلمان نہیں ہے بلکہ بطور Christian خلیل طاہر سندھو کی بھی ہے اور پاکستان میں کوئی ہندو یا سکھ بھی بیٹھا ہے تو وہ اِس ظلم کو انسانی المیے کے طور پر بھی دیکھے گا۔ اسرائیل کا یہ رویہ مسلم کُش بھی ہے اور انسانیت کُش بھی ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ آج اس معزز ایوان نے فلسطینی بھائیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے حوالے سے ایک قرارداد پاس کی ہے جس پر میں معزز ایوان کے تمام اراکین کا دِلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں عرض یہ کرتا ہوں کہ تمام ممبران نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے مختلف اقدامات بھی suggest کئے اور میں سمجھتا ہوں کہ بحیثیت مسلمان جتنا بھی اس پر احتجاج کیا جائے یا جذباتی ہو کر اپنے جذبات کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے کیونکہ ہمارے مسلمان بھائیوں کے ساتھ جو ظلم روا رکھا جا رہا ہے وہ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہمیں بھرپور طریقے سے احتجاج کرنا چاہئے۔ جیسے ابھی ملک صاحب بھی فرما رہے تھے کہ قومی اسمبلی میں قرارداد پیش ہوئی ہے لہٰذا قومی اسمبلی بھی بجا طور پر اس بات پر مبارکباد کی مستحق ہے کہ وہاں پر کل قائد حزب اختلاف نے بھی خطاب کیا، انہوں نے حکومتِ پاکستان کی طرف سے اِس وقت تک کئے گئے اقدامات کا بھی ذکر کیا اور اپنی طرف سے حکومتِ پاکستان کو تجاویز بھی دیں کہ ہمیں آئندہ مستقبل میں کیا اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ قومی اسمبلی میں کل کا دن ایسا تھا جہاں پر بجا طور پر یہ محسوس کیا

جا سکتا تھا کہ پاکستانی قوم ایک زندہ قوم ہے، اس قوم کے احساسات ہیں اور جب کبھی بھی کوئی مسئلہ درپیش آیا یا ہمارے ایمان کا تقاضا ہوا کہ ہمیں اپنے ایمان کو کس طرح بیان کرنا ہے تو ہم نے یکجا ہو کر آواز اٹھائی لہٰذا اس بات پر قومی اسمبلی مبارکباد کی مستحق ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر میرے بھائیوں نے مختلف تجاویز دیں اور ایک تجویز یہ بھی آئی کہ میرے بھائیوں نے جو کچھ بھی کہا اُن کے جذبات تھے اور بعض اوقات جذبات میں بہت کچھ کہا جاتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اِس وقت اس چیز کا بُرا نہیں منانا چاہئے بلکہ اُس کی قدر کرنی چاہئے کیونکہ جس کے جتنے زیادہ جذبات ہیں وہ اتنا ہی زوردار طریقے سے اس کا اظہار کرے گا۔ یہاں پر کہا گیا کہ حکومتِ پاکستان کہاں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میرے جن بھائیوں نے کل قومی اسمبلی کی کارروائی دیکھی، ٹیلی وژن پر دیکھی یا اخبارات میں پڑھی اُن کو اس بات کا خود ادراک ہوا ہو گا کہ حکومتِ پاکستان اس سلسلے میں کیا کر رہی ہے۔ ہم اب مذمتی قرارداد کے حوالے سے بات کر رہے ہیں تو اِس وقت ہمارے وزیر خارجہ ترکی میں موجود ہیں اور ایک consensus develop کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن جذبات کا ذکر میرے بھائیوں نے کیا ہے اس میں کچھ ماضی کی باتیں اور کچھ آج کے حوالے سے موجودہ حالات کے تقاضے ہیں۔ ہمیں اس بات کا ادراک ہونا چاہئے کہ ایک زمانہ تھا جب فلسطین کی آزادی کے لئے کہا جاتا تھا کہ فلاں فلاں اقدامات کئے جانے چاہئیں اور اس میں کون کون سی شخصیات متحرک تھیں وہ ماضی کا حصہ ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ماضی کو بھول جانا چاہئے کیونکہ جس کسی نے ماضی میں جو کردار ادا کیا ہے اُس کو یاد رکھنا چاہئے لیکن آج کے حالات کے تقاضے کچھ اور ہیں۔ اگر میں یہ کہوں تو غلط نہیں ہوں گا کہ اس وقت ہماری مسلم امہ کی قیادت کا ایک فقدان پایا جا رہا ہے اور ہمیں ایک ایسی قیادت کو سامنے لانے کی ضرورت ہے جو مسلمانوں کے حقوق کے لئے تگ و دو کرے اور جو غیر مسلم قوتیں مسلمانوں کے حقوق کو سلب کرنے کے درپے ہیں اُن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی جا سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم بین الاقوامی سطح پر دیکھیں تو آج بین الاقوامی میڈیا بھی اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ دو اسلامی ممالک انتہائی مستعدی سے role ادا کر رہے ہیں جن میں ایک ترکی اور دوسرا پاکستان ہے۔ آج بھی ہمارے وزیر خارجہ کا ترکی میں ہونا اس بات کا

ثبوت ہے کہ ہم بین الاقوامی برادری میں ایک consensus develop کر کے آگے بڑھنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ میرے بھائیوں نے اسلامی فوج کے حوالے سے کہا تو یہ اسلامی فوج کہاں پر ہے، کس ملک میں بیٹھی ہوئی ہے اور کس نے اُس کو استعمال کرنا ہے؟ اگر آج پنجاب اسمبلی یہ کہے کہ اسلامی فوج کسی پر چڑھ دوڑے تو ہمارے کہنے سے کسی نے چڑھ دوڑنا ہے اور نہ ہی میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب بات ہے۔ میرے ایک بھائی نے کہا کہ ایٹم بم کب کام آئیں گے تو خدا کے لئے یہ ایٹم بم سے حل ہونے والا مسئلہ نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے تدبر، فہم و فراست اور ایسی شخصیات کی ضرورت ہے جو متحرک ہو کر بین الاقوامی سطح پر ایک رائے عامہ کو متحد کر سکیں اور اس کے لئے کام ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص بھی اس دنیا میں ایسا نہیں ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو، کلمہ پڑھتا ہو اور وہ یہ کہے کہ وہ اس ساری صورت حال سے رنجیدہ نہیں ہے تو یہ غلط ہے۔ یہاں جس طرح ہمارے اقلیتی بھائیوں کا ذکر کیا گیا تو ہمارے ساتھ وہ بھی رنجیدہ ہیں۔ ہر ذی شعور انسان اس موجودہ صورت حال سے رنجیدہ ہے اور اس سے نکلنے کے لئے چاہتا ہے کہ حکومتیں اقدامات کریں۔

جناب چیئرمین! آج پاکستان کی حکومت سے جو expectations ہیں وہ بجا طور پر پوری قوم کی expectations ہیں اور پوری قوم اس بات کی توقع کرتی ہے کہ ہمارے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کے رد عمل کو پاکستانی قوم کے جذبات کی ترجمانی کرنی چاہئے۔ آج جو پاکستانی قوم کے جذبات ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وزیر اعظم صاحب کو اس بات کا ادراک ہے کہ میری قوم کے جذبات کیا ہیں تو وہ کبھی بھی قوم کو مایوس نہیں کریں گے اور قوم کی توقعات کے مطابق ان کے جذبات کی ترجمانی کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ عمران خان اس قوم کو مایوس نہیں کریں گے اور اس وقت جو اسلامی دنیا اور اسلامی برادری میں قیادت کا ایک خلاء پایا جا رہا ہے تو باہم اکٹھے ہو کر اس کو انشاءاللہ تعالیٰ پُر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب چیئرمین! ابھی میرے بھائی ملک احمد خان صاحب نے بات کی کہ اس وقت ہماری سیاسی جماعتیں کہاں ہیں اور اس وقت ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ اگر آج پنجاب اسمبلی کے ممبران irrespective of the political divide کہ کون اپوزیشن میں ہے اور کون حکومتی بنچز پر

بیٹھا ہوا ہے تو سب ایک نکتے پر متفق ہیں کہ قوم کو یکجا ہو کر اسرائیل کے مظالم کا جواب دینا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ملک صاحب نے کہا کہ ہماری سیاسی جماعتیں کہاں کھڑی ہیں اور سیاسی جماعتوں کو کردار ادا کرنا چاہئے، انہیں سڑکوں پر آنا چاہئے، انہیں سڑکوں پر آکر اجتماعی طور پر اس بات کا ثبوت دینا چاہئے کہ پوری قوم یکجا ہو کر اسرائیل کے مظالم کی مذمت کرتی ہے۔ میں اس معزز فورم پر قطع نظر اس کے کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہمارے ممبران کا تعلق کس جماعت سے ہے، میں چیئرمین صاحب کی وساطت سے ایک request کرنا چاہوں گا اپنے تمام بھائیوں کو کہ پاکستان تحریک انصاف نے جمعہ کے دن اسرائیلی مظالم کے خلاف احتجاج کا پروگرام بنایا ہے۔ اگر ہم نے اپنے آپ کو ایک قوم کی صورت میں پیش کرنا ہے تو آئیں مل کر سڑکوں پر آئیں اور احتجاج کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر عملی طور پر ایک جماعت نے call دی ہے تو آئیں، اگر ہمارے نظریات، ہماری سوچ اور ہمارے جذبات یہ ہیں کہ ہم نے اسرائیلی مظالم کا جواب دینا ہے اور احتجاج کرنا ہے تو آئیں اور یک زبان ہو کر احتجاج کریں۔ یہ نہیں کہ جمعہ کے دن احتجاج تحریک انصاف کرے گی، اتوار کے دن پاکستان مسلم لیگ(ن) کرے گی اور اس سے اگلے دن کوئی اور جماعت کر دے گی تو ایسے نہیں بلکہ جس سیاسی جماعت نے جس سیاسی لیڈر نے فہم و فراست کا مظاہرہ کرتے ہوئے بین الاقوامی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے قومی تناظر کے اندر ایک فیصلہ کیا ہے تو آئیں ہم اس کے ہاتھ مضبوط کریں تاکہ یہ ثابت کر سکیں کہ پاکستانی قوم ایک ہے اور جب کوئی قومی مسئلہ آتا ہے یا ہمارے ایمان کا مسئلہ آتا ہے تو ہمارے درمیان کوئی divide نہیں ہے بلکہ پوری قوم یکجا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی بُری offer نہیں ہے۔ ہم آپ سے اس بات کی توقع کرتے ہیں اور بطور پاکستان تحریک انصاف کے کارکن میں آپ کو دعوت بھی دیتا ہوں کہ آئیں اپنے جذبہ ایمانی کا اظہار ہمارے ساتھ مل کر کریں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 21۔ مئی 2021 صبح 9 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعتہ المبارک ،21۔ مئی 2021

(یوم الجمع،9۔ شوال 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد 32 : شمارہ 2

105

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21-مئی 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آور نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان میز پر رکھا جانا

ایک وزیر درج ذیل رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھیں گے:

(i) پنجاب میلینئیم ڈویلپمنٹ گولز پروگرام (ہیلتھ سیکٹر) ضلع شیخوپورہ کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18

(ii) ضلع راولپنڈی میں ڈینگی کی روک تھام اور کنٹرول کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18

(بی) عام بحث

زراعت پر عام بحث

ایک وزیر زراعت پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

107

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 21۔ مئی 2021

(یوم الجمع، 9۔ شوال 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 10 بج کر 52 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین جناب محمد عبداللہ وڑائچ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ
لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ
مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ
وَ مَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَ لَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ
وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ
وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿۲۵۵﴾

سورۃ البقرۃ آیت نمبر 255

اللہ وہ معبود برحق ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ زندہ ہے سب کو تھامنے والا اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اس سے کسی کی سفارش کر سکے۔ جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے اسی قدر معلوم کرا دیتا ہے اس کی بادشاہی اور علم آسمان اور زمین سب پر حاوی ہے۔ اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں وہ بڑا عالی رتبہ ہے جلیل القدر ہے o

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا
پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا
ایک بار اور بھی بطحا سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجدِ اقصیٰ تیرا
کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا

سوالات

(محکمہ لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 1049 ہے میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ لائیوسٹاک میں سوشل میڈیا سیل سے متعلقہ تفصیلات

***1049: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب کا ڈائریکٹوریٹ آف کمیونکیشن موجود ہے اور کیا اس ڈائریکٹوریٹ میں سوشل میڈیا سیل موجود ہے؟

(ب) اگر سوشل میڈیا سیل موجود نہیں تو کیا حکومت اسے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک قائم ہو گا؟

(ج) محکمہ جانور پال حضرات کی فلاح کے لئے بنائے گئے، منصوبوں کی تشہیر کس طرح کرتا ہے اور کیا اس کے پاس جدید انفارمیشن سسٹم موجود ہے؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب کا ڈائریکٹوریٹ آف کمیونیکشن موجود ہے یہی ڈائریکٹریٹ سوشل میڈیا کو چلاتا ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں آچکا ہے۔

(ج) محکمہ جانور پال حضرات کی فلاح کے لئے درج ذیل طریقے سے منصوبوں کی تشہیر کرتا ہے۔

1-اخبارات 2-ریڈیو 3-ٹی وی چینلز 4-پینافلیکس 5-سائن بورڈز 6-لیف لٹس 7-بروشرز لٹریچرز

8-انسٹاگرام 9-ٹویٹر 10-فیس بک 11-ویب سائیٹ

جناب چیئرمین: محترمہ! کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میرا سوال محکمہ لائیوسٹاک میں سوشل میڈیا سیل کے متعلق تھا۔جز(الف) کے حوالے سے میرا پہلا ضمنی سوال ہے انہوں نے جواب دیا ہے کہ پنجاب کا ڈائریکٹوریٹ آف کمیونیکیشن کے اندر ہی سوشل میڈیا سیل چل رہا ہے۔میں منسٹر صاحب سے دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ کیا انہوں نے سوشل میڈیا سیل کے لئے کوئی علیحدہ ملازمین تعینات کئے ہیں اگر کئے ہیں تو ان کے کیا عہدے ہیں اور اس مقصد کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب چیئرمین! ہمارے پاس محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ میں ڈائریکٹوریٹ آف کمیونیکیشن اینڈ ایکسٹینشن میں 28 اسامیاں ہیں جن میں سے پانچ اسامیاں خالی ہیں اس میں ڈائریکٹر کمیونیکیشن ، ڈپٹی ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹر ، ایڈیشنل ڈائریکٹر کمیونیکیشن ہیں۔ہمارے کمیونیکیشن ڈائریکٹوریٹ کی حاضر ٹیم میں ہی ممبرز کو assign کیا گیا ہے کہ وہ سوشل میڈیا کی activities کو بھی up date کریں اور انہیں یہ assignment مارچ 2020 سے دی گئی ہے۔ہماری پانچ اسامیاں خالی ہیں جن میں API، AIPO ہیڈ کوارٹر BS-19، ڈیٹا سپروائزر، جونیئر کلرک، فوٹو گرافر کی اسامیاں شامل ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اگر یہ اسامیاں fill کر دی جائیں تو پھر سوشل میڈیا میں ذرا بہتر طریقے سے information آجائے گی۔میرا دوسرا ضمنی سوال جز(ج) کے حوالے سے ہے کہ جواب میں بہت سارے اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن چینل کے نام شامل ہیں۔میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ جانوروں کو منہ کھر، مرغیوں کی رانی کھیت کے حوالے سے فارمرز کو کس طرح انفارمیشن دیتے ہیں۔اگر انہیں بیماری ہے تو پھر لائیوسٹاک کا محکمہ کس طرح فارمرز کو انفارمیشن پہنچا کر ان کی مدد کرتا ہے؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! آج ہمارے معزز ممبران فلسطینیوں سے اظہار یکجہتی کے لئے فلسطین کے جھنڈے ایوان میں لا رہے تھے لیکن انہیں یہ جھنڈے لانے سے منع کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کیسے کھڑے ہوئے؟ میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔

جناب نصیر احمد: ہم اپنے لئے اجازت نہیں مانگ رہے بلکہ فلسطینیوں سے اظہار یکجہتی کے لئے جھنڈے اندر لانے کے لئے کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کی بات سن لی گئی ہے، تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب چیئرمین! جانوروں میں جو مختلف بیماریاں ہیں ان کے متعلق سوشل میڈیا، اخبارات اور ہمارا جو سٹاف ایکسٹینشن کی سروسز مہیا کرتا ہے ان کے ذریعے مختلف فارمرز کو انفارمیشن پہنچائی جاتی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: شکریہ، جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 1054 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں شتر مرغ کی فارمنگ کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***1054: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب نے شتر مرغ کی فارمنگ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور اس مقصد کے لئے 2015 سے 2018 تک کتنا بجٹ رکھا گیا؟

(ب) کیا محکمہ شتر مرغ کے نجی فارم رجسٹرڈ کرتا ہے تو صوبہ میں شتر مرغ کے کتنے فارم رجسٹرڈ ہیں؟

(ج) کیا شتر مرغ فارمنگ کے لئے محکمہ کی طرف سے فارمر کو کوئی سہولت دی جاتی ہے؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک کے زیر اہتمام پراجیکٹ ، ڈویلپمنٹ آف آسٹرچ فارمنگ ان پنجاب 18-2016 کا اجراء کیا گیا۔ اس پراجیکٹ کے تحت 2016 تا2018 تک 90.574 ملین روپے بجٹ مہیا کیا گیا۔

(ب) جی ہاں! محکمہ شتر مرغ کے نجی فارم رجسٹرڈ کر تا رہا ہے اور پنجاب کے مختلف اضلاع میں 272 شتر مرغ کے نجی فارم رجسٹرڈ کئے گئے تھے۔

(ج) صوبہ بھر میں شتر مرغ فارمنگ کے لئے محکمہ شتر مرغ کی نگہداشت اور علاج کے لئے فی چوزہ دس ہزار بطور سبسڈی دیتا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں نے اس سوال میں شتر مرغ کی فارمنگ کے متعلق پوچھا تھا، محکمے نے جز(الف) میں جواب دیا ہے کہ محکمہ لائیوسٹاک کے زیر اہتمام پراجیکٹ، ڈویلپمنٹ آف آسٹرچ فارمنگ ان پنجاب 18-2016 کا اجراء کیا گیا۔ اس پراجیکٹ کے تحت 90.574 ملین روپے بجٹ مہیا کیا گیا۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ بجٹ سال 2016 سے 2018 تک کا تھا تو 2018 سے لے کر 2021 تک کا بجٹ کتنا تھا؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر لائیوسٹاک!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب چیئرمین! محترمہ کا specific سوال یہ ہے کہ اس مقصد کے لئے 2015 سے 2018 تک کتنی رقم رکھی گئی- 2015 سے 2018 تک ان کو معلومات دے دی گئی ہیں، 2018 میں یہ پراجیکٹ مکمل ہو گیا تھا اس وجہ سے نہ اس کی extension کی گئی ہے اور نہ ہی اس پر کوئی فنڈ مختص کیا گیا-سوال میں 2015 سے 2018 تک specific period پوچھا گیا ہے اس مدت کی مختص شدہ رقم اور خرچ شدہ رقم انہیں بتا دی ہے کہ 90 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! مجھے بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! with respect to leave چونکہ منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں لہٰذا پہلے انہیں جواب مکمل کرنے دیں۔ جی منسٹر صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ آج کا دن فلسطین کے نام کر دیں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف ایوان میں تشریف لائے اور معزز ممبران حزب اختلاف نے نعرے بازی کی نیز اپوزیشن کے تمام معزز ممبران نے فلسطین کے رومال کندھوں پر رکھے ہوئے تھے اور ہاتھوں میں فلسطین کے جھنڈے پکڑے ہوئے تھے)

جناب چیئرمین! مجھے بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: پلیز تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب کو جواب مکمل کرنے دیں۔ میں نے منسٹر صاحب کو floor دیا ہوا ہے انہیں جواب مکمل کرنے دیں ان کے بعد آپ کی باری آئے گی۔ جی منسٹر صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جی، منسٹر صاحب پہلے بات کر لیں ان کے بعد میں اپنی بات کر لوں گا۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب چیئرمین! میں نے سوال کا جواب دے دیا ہے کہ محترمہ نے 2015 سے 2018 تک انفارمیشن مانگی تھی specific period کی انفارمیشن دے دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے سوال کا جواب دے دیا ہے کہ information سال 2015 سے 2018 تک مانگی گئی تھی جو کہ دے دی گئی ہے یعنی specific period کی information دے دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ سے التماس کروں گا کہ آج اس اسمبلی بزنس کے اندر وقفہ سوالات میں میرے محکمہ سے متعلق 35 سوالات ہیں۔ یہ سال 2019 سے 2021 تک سے متعلق اکٹھے ہیں تو ان کو آج ضرور take up کیا جائے کیونکہ یہ 2019 سے 2021 تک کا pending Assembly Business ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی جائے کیونکہ میں نے ایک انتہائی اہم بات کرنی ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! پہلے میرے سوال کو مکمل ہونے دیں پھر یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

جناب چیئرمین: خلیل طاہر سندھو! قائد حزب اختلاف میاں حمزہ شہباز شریف تشریف لائے ہوئے ہیں تو آپ کی بجائے وہ بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! وہ بعد میں بات کریں گے میں اس وقت ایک انتہائی اہم مسئلہ پر بات کرنی چاہتا ہوں۔ ہمارے معزز ممبران کے ساتھ یہاں اسمبلی کے گیٹ پر بہت ناروا سلوک کیا گیا ہے۔ ہمیں دھکے دیئے گئے ہیں۔ میں اسی حوالے سے پہلے بات کرنی چاہتا ہوں۔ مہربانی کر کے مجھے اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: چلیں، آپ بات کر لیں۔

حزب اختلاف کے ممبران کو ایوان میں فلسطین کے جھنڈے لانے کی اجازت نہ ملنا

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ فلسطینیوں کے ساتھ بہت زیادہ ظلم ہو رہا ہے۔ وہاں پر 68 بچوں اور 29 عورتوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔ ان کے گھر تباہ و برباد کر دیئے گئے ہیں اور کسی نے ان کو پناہ نہیں دی۔ فلسطینیوں پر جو ظلم ہوا اس بارے میں قومی اسمبلی میں بات ہو چکی ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے۔ اسی طرح کل سے اقوام متحدہ میں بھی اس حوالے سے بہت اچھی باتیں ہو رہی ہیں۔ فلسطین کے لوگ اس وقت oppressed, depressed and suppressed ہیں۔ سکیورٹی والے ہمیں آج ایوان کے اندر نہیں آنے دے رہے تھے۔ انہوں نے ہمیں اسی ایوان کے گیٹ پر روک لیا۔ میں نے پوچھا کہ آپ ہمیں کیوں روک رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں اُوپر سے حکم آیا ہے کہ آپ فلسطین کے جھنڈے لے کر اندر نہیں جاسکتے۔

جناب چیئرمین! آپ مجھے اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ میں غلط بات نہیں کرتا۔ میں راجہ بشارت صاحب سے بھی on oath کہہ رہا ہوں کہ سکیورٹی سٹاف نے ہمیں یہ کہا ہے کہ ہمیں اُوپر سے حکم آیا ہے۔ اب پتا نہیں وہ عمران خان یا پھر کوئی اور ہے۔ آپ بے شک ان بندوں کو بُلوا لیں۔ انہوں نے ہمیں کہا کہ آپ فلسطین کے جھنڈے لے کر ایوان کے اندر نہیں جاسکتے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: ساری قوم شاہد ہے کہ فلسطینیوں کے حقوق کے لئے جناب عمران خان کتنی کوشش کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب خلیل طاہر سندھو: بی بی! توں چُپ کر جا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! تشریف رکھیں۔ Order please. Order in the House.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ آج جس مسئلے کو issue بنایا جا رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ بحیثیت قوم بالخصوص آج کے دن یہ انتہائی نامناسب ہے کیونکہ اس وقت یہی معاملہ اقوام متحدہ میں زیر غور ہے لہٰذا ہمیں پاکستان یا پاکستان کے کسی بھی ایوان سے ایک یکجہتی کا پیغام دینا چاہئے۔ یہاں سے کوئی controversial message نہیں جانا چاہئے اور نہ ہی ہمارا ایسا رویہ ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین! اجلاس شروع ہونے سے پہلے اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے مجھے یہ بتایا گیا کہ جناب قائد حزب اختلاف ایوان میں تشریف لا رہے ہیں اور وہ بات کرنا چاہتے ہیں تو میں نے کہا کہ بالکل سر آنکھوں پر وہ ضرور بات کریں۔ وہ جتنی دیر بات کرنا چاہتے ہیں کر لیں اور ہم ان کی بات کو سُنیں گے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں فلسطین سے متعلق ہمارے مؤقف میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ فلسطین کے حوالے سے حزب اختلاف اور حکومت کا ایک ہی موقف ہے۔ دو دن پہلے اسی ایوان میں فلسطین کے حوالے سے ایک متفقہ قرارداد منظور ہوئی ہے۔ اگر قائد حزب اختلاف موجود ہوتے تو ہم ان کو اُس دن بھی سُنتے۔ اُس دن ان کی پارٹی کو بھرپور نمائندگی دی گئی تھی۔ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ طے ہوا تھا کہ ہر پارلیمانی پارٹی کا ایک ایک معزز رکن اس قرارداد کے حوالے سے اظہار خیال کرے گا لیکن اس معزز ایوان کا ریکارڈ اس بات کا شاہد ہے کہ اس دن پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے ایک نہیں بلکہ تین دوستوں نے بات کی تھی اور ہم نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ آج بھی میں یہی عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے، جیسے ہی یہ ختم ہوتا ہے تو قائد حزب اختلاف جتنی دیر چاہیں بات کر لیں اور ہم ان کی بات کو سُنیں گے۔ میں ایک بات انتہائی افسوس کے ساتھ point out کرنی چاہتا ہوں کہ اگر کسی سیکیورٹی کے اہلکار نے باہر کسی معزز رکن کو روکا ہے تو وہ صرف اس لحاظ سے روکا

ہے کہ جھنڈا ایوان میں نہ لایا جائے۔ معزز ممبران پنجاب اسمبلی اس بات کے شاہد ہیں کہ جب قومی اسمبلی میں فلسطین کے حوالے سے بحث ہوئی تو وہاں پر تقریباً تمام معزز ممبران نے فلسطین کے سکارف پہنے ہوئے تھے اور وہاں پر کوئی معزز ممبر جھنڈا لے کر نہیں گیا تھا۔ آپ کے ایوان کے قواعد وضوابط کے مطابق اس ایوان میں کوئی جھنڈا، پوسٹر یا اس قسم کی کوئی دوسری چیز نہیں لائی جا سکتی۔ میں اب بھی یہ عرض کروں گا کہ آپ تشریف لے آئے ہیں، آپ جھنڈے بھی لے آئے ہیں اور یہ معاملہ آپ اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے درمیان ہے لیکن اب یہ issue resolve ہو چکا ہے لہٰذا آپ تشریف رکھیں، آرام سے بات سُنیں اور جیسے ہی وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے تو جناب چیئرمین قائد حزب اختلاف کو خطاب کرنے کی دعوت دیں گے۔ ہم ان کو سُنیں گے اور ان کے ارشادات کا ہم جواب بھی دیں گے۔ اگر وہ مسئلہ فلسطین پر بولیں گے اور فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم پر بولیں گے تو پھر ہم ان کی تائید کریں گے کیونکہ اس میں کوئی اختلافی بات نہیں ہے۔ ایک انتہائی معزز ممبر، سینئر پارلیمنٹیرین اور مسلم لیگ (ن) کے چیف وہپ کا کھڑے ہو کر یہ کہنا کہ سکیورٹی والے کہہ رہے ہیں کہ ہمیں عمران خان کی طرف سے حکم آیا ہے کہ آپ کو جھنڈے کے ساتھ ایوان کے اندر نہیں جانے دینا۔ خدارا ایسی بات نہ کریں کہ جس کا حقائق کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو۔ ہم آپ کو سُنیں گے لیکن مہربانی کر کے فی الوقت آپ آرام سے بیٹھیں۔ اگر آپ اس طرح کا ماحول پیدا کریں گے تو پھر ہمیں اپنے اراکین کو جواب دینے سے روکنا مشکل ہو جائے گا۔ اگر پاکستان مسلم لیگ (ن) کے معزز اراکین نے یہی رویہ اختیار کئے رکھا تو پھر ہمارے اراکین بھی قائد حزب اختلاف کی تقریر میں مداخلت کریں گے جو کہ مناسب نہیں ہے اور اس طرز عمل سے یہاں سے کسی طور پر بھی ایک positive message نہیں جائے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! وزیر قانون نے اسمبلی کے قواعد وضوابط کا حوالہ دیا ہے جبکہ میری اطلاع کے مطابق اسمبلی رولز میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے جناب خلیل طاہر سندھو سے درخواست کروں گا کہ پہلے مجھے اپنی بات مکمل کر لینے

دیں۔ میرا خیال ہے کہ اس چیز کو issue نہ بنایا جائے اور جیسے ہی وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ہم قائد حزب اختلاف کی بات سُنیں گے۔ بہت شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! جب کسی ریاست پر کوئی مصیبت آتی ہے تو symbolically ان کے ساتھ یکجہتی کے لئے ان کا جھنڈا لایا جاتا ہے۔ خُدا جانتا ہے کہ مجھے سستی شہرت حاصل کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے لیکن آپ میری یہ جیکٹ اور شرٹ دیکھ لیں جو کہ سکیورٹی والوں نے پھاڑ دی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر نے اپنی جیکٹ اُتار کر دکھائی)

جناب چیئرمین! یہاں پر ہمارے سب معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ان سے پوچھ لیں کہ کیا سکیورٹی والوں نے ان کو دھکے مارے ہیں یا نہیں اور کیا انہوں نے خواتین کو دھکے مارے ہیں یا نہیں؟ میں تو اس حوالے سے بات کر رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران نے یک زبان ہو کر کہا کہ
ہمیں دھکے مارے گئے ہیں)

جناب چیئرمین! آپ میری جیکٹ دیکھ لیں۔ اس کی جیب پھٹ چکی ہے۔ انہوں نے مجھے دھکا دیا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ ہمیں اُوپر سے حکم ہے۔ اُوپر اور کون ہے؟ اللہ کے بعد تو پھر عمران خان ہی ہے۔ یہ طریق کار انتہائی نامناسب ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم کی ہمیں بھی اتنی ہی تکلیف ہے جتنی کہ حزب اختلاف کو ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میری بہن عظمیٰ کاردار بار بار مداخلت کر رہی ہیں جبکہ انہوں نے خود چیئرمین پی۔ ٹی۔ آئی اور ان کی فیملی کے بارے میں ٹیلیویژن پر بہت کچھ کہا ہے۔ کیا میں وہ ویڈیو یہاں پر چلا دوں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید یاور عباس بخاری)**:** جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے جناب خلیل طاہر سندھو صاحب سے کہوں گا کہ فلسطین کے حوالے سے ہم سب کا مؤقف ایک ہے لہٰذا مل کر ان کے لئے کام کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: سید یاور عباس بخاری! کیا ہمیں دھکے آپ سب نے مل کر مارے ہیں؟ سکیورٹی والوں نے ہمیں دھکے مارے ہیں اور وہ ہمیں ایوان کے اندر آنے سے منع کر رہے تھے۔ آپ میرے پیارے بھائی ہیں اور میں آپ کا احترام کرتا ہوں لیکن ایوان کے اس گیٹ پر ہمارے ساتھ انتہائی نامناسب سلوک کیا گیا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید یاور عباس بخاری): جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں گا کہ فلسطین کے حوالے سے ہم سب کا مؤقف ایک ہے لہٰذا اس بارے میں ہم سب کو مل کر بات کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: سید یاور عباس بخاری! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف سے بھی یہ request کروں گا کہ آج وہ ایوان میں تشریف لائے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُن کے منصب کے متقاضی ہے کہ اس معزز ایوان میں ماحول ٹھیک رہے تاکہ وہ مکمل طور پر اپنی بات کر سکیں۔ آپ سے میری استدعا ہے کہ وقفہ سوالات چل رہا ہے اس کو ہم مختصر کر دیتے ہیں آپ کچھ سوالات لے لیں کیونکہ آج جمعہ ہے اجلاس بھی ساڑھے بارہ بجے ختم ہونا ہے تو قائد حزب اختلاف کو اپنی بات کرنے کے لئے زیادہ ٹائم ملنا چاہئے۔ شکریہ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: جی، ہم مزید 4/3 سوالات لیتے ہیں اُس کے بعد قائد حزب اختلاف کو موقع دیا جائے گا۔ جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں نے یہ سوال فروری 2019 کا ڈالا ہوا ہے اس کا جواب 18 مئی 2021 کو آ رہا ہے مجھے نہیں سمجھ آتی کہ محکمہ دو سال کیوں لگاتا ہے۔ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ جی ہاں، محکمہ شُتر مرغ کے نجی فارم رجسٹر کرتا رہا ہے اور پنجاب کے مختلف اضلاع میں 272 شُتر مرغ کے فارم رجسٹرڈ کئے گئے تھے۔ پنجاب میں 500 فارم تھے اور اب صرف 272 فارم اس لئے رہ گئے ہیں کہ محکمے نے اس کے لئے کوئی پالیسی نہیں بنائی، محکمے کا ایک بندہ بھی کبھی کسی شُتر مرغ فارم میں نہیں گیا، meat quality کی کوئی regularization نہیں

ہوئی، 10 ہزار روپے ایک چوزے پر جو سبسڈی رکھی ہوئی تھی وہ کسی کو بھی نہیں دی گئی۔ فارم والوں کا meat جو پندرہ سو یا اٹھارہ سو میں بکتا تھا وہ ہزار روپے پر آ گیا ہے تو میری گزارش ہو گی کہ جب ایک اچھا پراجیکٹ چل رہا تھا تو اُس کو یتیم حالت میں کیوں چھوڑ دیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب چیئرمین! شُتر مرغ فارمنگ کا پراجیکٹ 2016 میں شروع ہوا۔ 2018 تک 90 ملین روپے کا بجٹ دیا گیا۔ میری بہن نے فرمایا ہے کہ کسی کو سبسڈی کی رقم نہیں ملی، ان کی معلومات درست نہیں ہے۔ جتنے بھی لوگوں کو شُتر مرغ دیئے گئے اُن کو 10 ہزار روپے فی چوزہ سبسڈی دی گئی۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم بطور قوم subsidy loving ہیں جن جن لوگوں نے 10/10 ہزار روپیہ بطور سبسڈی لی ہے انہوں نے اس کے ساتھ ساتھ اپنا بھی لاکھ لاکھ روپیہ خرچ کیا۔ حکومت کی کوشش تھی کہ شُتر مرغ فارمنگ بڑھے گی اور لوگ شُتر مرغ کا گوشت کھانا شروع کر دیں گے لیکن اُس کی قیمت دو ہزار روپے کلو ہونے کی وجہ سے لوگ اُس طرف مائل نہیں ہوئے جس وجہ سے اُن کا taste develop ہوا، نہ اُس کی قیمت وارے میں تھی تو آہستہ آہستہ وہ فارم reduce ہوتے گئے اور جس economic activity کو generate کرنے کی کوشش کی گئی تھی وہ نہیں ہو سکا تو اس کا سکیل کم ہو گیا۔ بہت شکریہ۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے اُن کی طرف سے pending کی request آئی ہے تو اُن کا سوال نمبر 2013 pending کیا جاتا ہے۔ اگلے دو سوالات نمبر 2043 & 2019 چودھری اشرف علی کے ہیں وہ بھی pending کئے جاتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان! محترمہ رابعہ نسیم فاروقی یونین کونسل کی چیئرپرسن رہی ہیں تو جب ہمارا annual work out کا پروگرام ہوتا تھا تو یہ اپنی یونین کونسل کی development کے حوالے سے ہمیشہ top پر آتی تھیں and she was a good chairman. اور میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ یہاں پر بھی ماشاء اللہ بہت اچھا کام کر رہی ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے میرے بطور چیئرپرسن یونین کونسل development work کی تعریف کی تو اس میں اللہ کی مہربانی شامل تھی اور اب بھی ہے۔ اس سارے کام کا credit ہمارے بھائی قائد حزب اختلاف میاں محمد حمزہ شہباز شریف صاحب کو جاتا ہے جنہوں نے مجھ پر trust کیا اور جہاں جہاں مجھے ضرورت ہوتی تھی وہاں پر انہوں نے بہت زیادہ کام کرایا تو اس کا سارا credit اُنہی کو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، میں بھی اُنہی کو credit دے رہا ہوں۔ جی، محترمہ! اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2758 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں گائے اور بھینسوں کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

*2758: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں گائے اور بھینسوں کی کون کون سی بریڈ پائی جاتی ہیں اور انہیں بہتر بنانے کے لئے کون سے منصوبوں پر کام جاری ہے؟

(ب) کیا محکمہ لائیوسٹاک میں بریڈ امپروومنٹ کا شعبہ موجود ہے اگر یہ شعبہ موجود ہے تو اس کی کارکردگی سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ بھر میں گائے اور بھینسوں کی مندرجہ ذیل بریڈ / نسلیں عمومی طور پر پائی جاتی ہیں:۔

بھینس: نیلی راوی

گائے: ساہیوال، چولستانی، دوغلی، لوہانی، دھنی، داجل، تھری اور ہریانہ۔

گائے اور بھینس کی نسلوں کو بہتر بنانے اور PTP پر کام جاری ہے۔

(ب) جی ہاں، شعبہ بریڈ امپروومنٹ کی کارکردگی کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1۔ اس ادارہ کے ماتحت دو سیمن پروڈکشن یونٹس کام کر رہے ہیں۔

2۔ درآمد شدہ اعلیٰ غیر ملکی نسل کے مادہ تولید کو صوبہ بھر میں تقسیم کا انتظام کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! محکمہ نے جواب میں تحریر کیا ہے کہ گائے اور بھینس کی نسلوں کو بہتر بنانے اور PTP پر کام جاری ہے۔ یہ PTP کی وضاحت کر دی جائے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب چیئرمین! Progeny Testing Program ہے اس میں پروگرام میں بھلے گائے ہو، بھلے بھینس ہو اُس کی appearance کو دیکھا جاتا ہے کہ true to type ہو، پھر اُس میں جو elite جانور ہوتے ہیں یعنی جو مائیں زیادہ دودھ دے رہی ہوں اُن ماؤں کو pregnant کر کے بچہ پیدا کیا جاتا ہے اور جو نر ہوں اُن سے مزید females پیدا کی جاتی ہیں اور اس process کو تین یا چار نسلوں تک دہرایا جاتا ہے تو selection and elimination process کے تحت آپ کے پاس best of the best cattle آ جاتے ہیں۔ یہ ایک slow process ہے لیکن یہ پوری دنیا کے اندر مروجہ ہے جس سے Livestock میں اقوام اپنی نسلوں کو improve کرتی ہیں۔ شکریہ

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ نے جز(ب) کے جواب میں بیان کیا ہے کہ اس ادارہ کے ماتحت وہ Semen Production Unit قائم کر رہے ہیں اس کی وضاحت فرمائی جائے کہ یہ کہاں پر قائم ہیں اور روزانہ کی بنیاد پر production کی مقدار کتنی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب چیئرمین! ایک قادر آباد، ساہیوال میں ہے اور دوسرا بھکر میں ہے۔ محترمہ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہمارے Semen Production Units سالانہ 2 million doses پیدا کرتے ہیں اور میں روزانہ production کی مقدار کی details اپنی بہن کو دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ آج جمعہ ہے اور قائد حزب اختلاف نے بھی بات کرنی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں پولٹری ریسرچ کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

942: سید عثمان محمود: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں پولٹری ریسرچ اور ترقی کے لئے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ماہرین اور ڈاکٹر کام کر رہے ہیں؟

(ج) ضلع رحیم یار خان میں پولٹری کی ترقی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ میں پولٹری کی ریسرچ اور ترقی کے لئے ایک ادارہ پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، راولپنڈی کام کر رہا ہے۔

(ب) مذکورہ ادارہ میں کل 39 ماہرین وڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں پولٹری کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ وزیر اعظم پاکستان کے گھریلو مرغبانی کے منصوبہ کے تحت ضلع رحیم یار خان میں 4080 پرندے مستحق افراد میں تقسیم کئے گئے۔

2۔ اسی منصوبہ کے تحت 537 خواتین و حضرات کو مرغیوں کی دیکھ بھال کے لئے تربیت فراہم کی گئی۔

3۔ ضلع رحیم یار خان میں پنجاب پولٹری پروڈکشن ایکٹ 2016 کے تحت 140 پولٹری فارمز، 02 ہیچریز کی رجسٹریشن کی گئی۔ علاوہ ازیں پنجاب اینیملز فیڈ سٹف اور کمپاؤنڈ فیڈ ایکٹ 2016 کے تحت 02 پولٹری فیڈ ملز کو خوراک کی تیاری کے لئے لائسنس جاری کئے گئے۔

صوبہ میں سرکاری پولٹری فارمز کی تعداد اوران کی فیڈ کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

977: محترمہ گلناز شہزادی: کیاوزیرلائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے زیر اہتمام پولٹری یونٹس کی عوام کو فراہمی کا منصوبہ کب شروع ہوا؟

(ب) صوبے میں محکمہ کے کتنے پولٹری فارم کہاں کہاں واقع ہیں ان پولٹری فارم پر سالانہ کتنا خرچ ہوتا ہے اور سالانہ مرغیوں کی کتنی پیداوار ہے؟

(ج) ان فارمز میں مرغیوں کو فیڈ میں کیا کھلایا جاتا ہے اس فیڈ کے اجزاء ترکیبی کیا ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان فارمز میں مرغیوں کو کھلائی جانے والی فیڈ دوسرے ممالک سے بھی درآمد کی جاتی ہے اور اگر ہاں تو کن کن ممالک سے اس فیڈ کو درآمد کیا جاتا ہے؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) وزیراعظم پاکستان کے زرعی خوشحالی وانقلابی پروگرام کے تحت پولٹری یونٹس کی عوام کو فراہمی کا منصوبہ یکم جولائی 2019 سے شروع ہوا۔

(ب) صوبہ میں محکمہ کے دس پولٹری فارمز ہیں جن میں دو بریڈنگ فارمز راولپنڈی اور بہاولپور میں ہیں۔ باقی آٹھ ریرنگ فارمز ملتان، سرگودھا، ڈی جی خان، دینہ (جہلم)، اٹک، گجرات، بہاولنگر اور میانوالی میں واقع ہیں۔ دوران سال 19-2018 ان فارمز پر پرندوں کی افزائش کے لئے 111.48 ملین روپے خرچ ہوئے اور مختلف عمر کے 771000 پرندے پالے گئے۔

(ج) فارمز میں مرغیوں کو تیار شدہ فیڈ کھلائی جاتی ہے جس میں تمام درکار نشاستہ دار اجزء، لحمیات، چکنائیاں، حیاتین اور نمکیات متوازن مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

ساہیوال: سرکاری اور پرائیویٹ ڈیری و پولٹری فارمز کی تعداد نیز اس سلسلہ میں قرضہ کی فراہمی کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

1099: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے ڈیری فارمز اور پولٹری فارمز ہیں ان میں کتنے سرکاری اور کتنے پرائیویٹ ہیں؟

(ب) ڈیری فارم اور پولٹری فارم بنانے کے لئے حکومت کن شرائط پر قرضہ فراہم کرتی ہے اور کتنی مالیت کا قرضہ دیتی ہے اور اس کا کیا Criteria ہے مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) ضلع ساہیوال میں لائیوسٹاک کی ترقی کے لئے محکمہ کیا اقدامات کر رہا ہے اور جانوروں کے علاج کے لئے محکمہ نے کتنے موبائل یونٹ اور سنٹرز قائم کیے ہیں ان میں جانوروں کے علاج کے لئے کون کون سی ادویات و سہولیات موجود ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع ساہیوال میں سرکاری اور پرائیویٹ ڈیری فارم اور پولٹری فارم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعداد سرکاری ڈیری فارم	تعداد پرائیویٹ ڈیری فارم	تعداد سرکاری پولٹری فارم	تعداد پرائیویٹ پولٹری فارم
01	30		131

(ب) ڈیری فارم اور پولٹری فارم بنانے کے لئے حکومتِ پنجاب کی جانب سے قرضہ کی کوئی سہولت نہ ہے تاہم حکومت کے مقرر کردہ بینک اپنی شرائط پر قرضہ فراہم کرتے ہیں۔

(ج) ضلع ساہیوال میں لائیوسٹاک کی ترقی کے لئے محکمہ 100 فیصد حفاظتی ٹیکہ جات لگا رہا ہے۔ متعدی بیماریاں گل گھوٹو، بلیک واٹر، رانی کھیت، کاٹا، CCPV اور انتڑیوں کا زہر شامل ہے۔ علاوہ ازیں تمام قسم کے جانوروں میں کرموں و چیچڑوں سے بچاؤ کے لئے ادویات کا استعمال کی جاتی ہیں۔

فارمرز میٹنگ کا انعقاد۔

سکول فوکس پروگرام۔

جانوروں کی نسل کی بہتری کے لئے اچھے تخم کی فراہمی۔

فیڈ ایکٹ کے تحت جانوروں کی فیڈ اور سائلج کے معیار کو پرکھنا۔
جانوروں کی رضاعی اہمیت کے پیش نظر ضلع میں دو عدد لائیوسٹاک سہولت سنٹر کا قیام۔
جانورو کے علاج کے لئے محکمہ نے پانچ موبائل ویٹرنری یونٹ اور نوے عدد سنٹرز قائم کئے ہیں۔
ان میں جانوروں کے علاج معالجہ اور مختلف بیماریوں کے حفاظتی ٹیکہ جات کی سہولت فراہم کر رہے ہیں۔
ضلع ساہیول میں ادویات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مختلف اینٹی بائیوٹک ادویات

2۔ پیٹ کے کیڑوں کے لئے ادویات

3۔ چیچڑ اور جوؤں کو مارنے والی ادویات

4۔ بخار دور کرنے والی ادویات

5۔ میٹابولک بیماریوں کی ادویات

6۔ تمام متعدی بیماریوں کے خلاف حفاظتی ٹیکہ جات

ضلع ساہیوال میں ذمہ داروں کو دی جانے والی سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ علاج معالجہ

2۔ جدید طریقہ نسل کشی

3۔ لائیوسٹاک سہولت سنٹر

4۔ توسیعی علم برائے لائیوسٹاک

صوبہ بھر میں ویٹرنری ہسپتالوں میں جانوروں کے مفت علاج وادویات کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

1139: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں وٹرنری ہسپتالوں میں جانوروں کے علاج کے لئے سہولتوں کی فراہمی کے لئے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ب) کیا ان ویٹرنری ہسپتالوں میں علاج کی مفت سہولت فراہم کی جاتی ہے اور کیا ادویات بھی مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ بھر کے ویٹرنری ہسپتال میں آنے والے تمام جانوروں کا علاج معالجہ مفت کیا جاتا ہے۔

(ب) جی ہاں۔ تمام سہولیات لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ نیز ادویات بھی مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

راجن پور: پی پی۔293 میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1205: **محترمہ شازیہ عابد**: کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راجن پور پی پی۔293 کی یونین کونسلز میں ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) جن ڈسپنسریوں / ویٹرنری ہسپتالوں میں استعداد سے زیادہ جانور آتے ہیں کیا حکومت ان کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) پی پی۔293 راجن پور میں سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران جانوروں میں مختلف بیماریوں کے لئے کون کون سی ویکسین کس کس کمپنی کی لگائی جاتی رہی ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع راجن پور پی پی۔293 کی یونین کونسلز میں 2 ویٹرنری ہسپتال اور 3 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ سول ویٹرنری ہسپتال جام پور سٹی

2۔ سول ویٹرنری ہسپتال داجل

3۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری طلائی والا

4۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری حمزہ سلطان

5۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری رکھ عظمت والا

(ب) ضلع راجن پور میں پہلے سے ہی ویٹرنری ڈسپنسریاں / ویٹرنری ہسپتال اپ گریڈ ہیں۔

(ج) پی پی۔293 راجن پور میں سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران محکمہ لائیوسٹاک کے ادارہ" ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور" کی تیار کردہ ویکسین لگائی گئی۔

نمبر شمار	بیماری	نام ویکسین	کمپنی کا نام
1	منہ کھر	FMD	ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور
2	گل گھوٹو	HSV	
3	انتڑیوں کا زہر	ETV	
4	منہ سڑی/کاٹا	PPR	
5	چوڑے مار	BQV	

صوبہ میں ڈیری فارمز پر کام کرنے والے ملازمین کے لئے تربیتی پروگرام کے انعقاد سے متعلقہ تفصیلات

1293: محترمہ عائشہ اقبال: کیاوزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا حکومت ڈیری فارمز پر کام کرنے والے ملازمین کے لئے تربیتی پروگرامز کے انعقاد کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو اس حوالے سے کیا لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) اس سلسلے میں محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب پہلے ہی انفرادی طور پر ڈیری فارم پر کام کرنے والے ملازمین اور لائیوسٹاک فارمرز کو فارمر ڈے کے ذریعے جانوروں سے متعلقہ امور کی تربیت فراہم کر رہا ہے۔ اور چھوٹے مویشی پال حضرات کو سکول فوکس پروگرام کے ذریعے جانوروں کی اچھی افزائش کے لئے تربیت دی جاتی ہے۔

بحث

جناب چیئرمین: اب فلسطین کے معاملے پر بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ جی، قائد حزب اختلاف!

فلسطین کے حالات پر عام بحث

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب چیئرمین! شکریہ۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ میں آج پونے دو سال بعد ایک آزاد ممبر کی حیثیت سے اس ایوان میں آیا ہوں اور مشکل وقت گزر جایا کرتے ہیں۔ میرے پاس کہنے کو بہت کچھ ہے لیکن آج میں کوئی سیاسی بات نہیں کرنا چاہتا اور ایوان کے اس طرف اور اُس طرف بیٹھے ہوئے میرے معزز ممبران اس بات کا بخوبی ادراک رکھتے ہیں کہ آج ہم ایک cause کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں فلسطین میں جو ظلم و بربریت کا بازار گرم ہے اس کے حوالے سے قومی اسمبلی میں بھی اور پنجاب اسمبلی میں بھی متفقہ قرارداد پیش کی گئی اور ان کو پاس کیا گیا۔ اس سے پہلے کہ میں اپنے موضوع کی طرف آؤں، کورونا کے وار جاری ہیں اور اسی ایوان کے معزز ممبران جو کورونا کی جنگ لڑتے لڑتے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے اس میں سے ایک اہم نام مرحوم ملک وارث شاد کا ہے جو ہمارے دیرینہ ساتھی تھے۔ ماشاء اللہ آج ان کا بیٹا معظم کلو جو آج اس ایوان کا حصہ بن چکا ہے۔ اسی طرح شوکت منظور چیمہ جو بہت دیرینہ ساتھی تھے، محنتی اور صبر والے انسان تھے وہ بھی کینسر جیسے موذی مرض کی جنگ لڑتے لڑتے اللہ کو پیارے ہوگئے۔ ان کی بھی wife آج اس معزز ایوان کی ممبر منتخب ہو چکی ہیں اسی طرح پی ٹی آئی کی ممبر منیرہ یاسمین، ایکس ایم پی اے منیر کھوکھر ،شاہین رضا، اسی طرح ہمارے اسمبلی سٹاف کا اہلکار عقیل احمد جونیئر سکیورٹی اسسٹنٹ اور جاوید عباس سب ایڈیٹر آف ڈیبیٹس تھے میں ان سب کے ایصال ثواب کے لئے دعا کرتا ہوں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان سب کی اپنی اپنی contribution ہے اور پوری قوم اس بات پر رنجیدہ ہے۔

جناب چیئرمین! حالات کی ستم ظریفی دیکھئے کہ کون سا وقت چُنا گیا اُن ننھے بچوں، اُن ماؤں، بہنوں، بیٹیوں، والدین کو نشانہ بنایا گیا، رمضان کی پہلی تاریخ کو مسجد اقصیٰ میں اذان کو بند کیا جاتا ہے، روکا جاتا ہے اور ستائیسویں رمضان کو لیلتہ القدر کی شب کو اُدھر دھاوا بولا جاتا ہے اور 200 لوگوں کو شہید کیا جاتا ہے۔ یہ وار اُمت مسلمہ کے دل پر نہیں بلکہ پوری انسانیت پر بھی ہے اور آج دُنیا دیکھ رہی

ہے کہ اتنی ڈھٹائی سے، اتنی فرعونیت سے اور اتنے تکبر سے یہ اُس نہتی فلسطینی قوم کی بیٹیوں پر ظلم ڈھا رہے ہیں میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ بحیثیت پاکستانی اور بحیثیت مسلمان افسوس سے کہنا چاہوں گا کہ اُس طرح سے اُمت مسلمہ میں جو ایک unity دیکھنے کو ملتی تھی وہ آج اس طرح سے نہیں ہے اور آپس کی جو رنجشیں ہیں وہ فلسطینی قوم کے cause کو تباہ کر رہی ہیں اور جب فلسطین کا نام آتا ہے تو مقبوضہ کشمیر کے ظلم و بربریت کی یاد بھی تازہ ہوتی ہے۔ ہم اُس طرح سے اس cause کو اُجاگر کرنے میں، دُنیا کو یہ باور کرانے میں کہ جب فلسطین میں ظلم ہوتا ہے، مقبوضہ کشمیر میں ظلم ہوتا ہے تو یہ بھی انسانیت کے اوپر ظلم کے زمرے میں آتا ہے، Aerial Bombing کی جارہی ہے۔ میں سوچ رہا تھا کہ عید کیا ہوتی ہے ہمارے بچوں کے ہاتھوں پر مہندی لگتی ہے، نئے کپڑے خریدے جاتے ہیں اور فلسطین میں زخموں پر مرہم پٹی کی جارہی تھی اور عید کے کپڑوں کی بجائے کفن خریدے جارہے تھے۔ تو یہ چیزیں ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہیں اور اس بات کی متقاضی ہیں کہ نہ صرف اقوام عالم، مسلم دنیا بلکہ پاکستان من حیث القوم اگر آج ہم ایک independent stocktake کریں ۔ آج ہمارے ہاں ایک polarization کا طوفان ہے، کسی کی جائز بات ادھر سے ہو یا اُدھر سے ہو برداشت نہیں کرتے اور react کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کشمیر جو ہم بھی بچپن میں کتابوں میں پڑھا کرتے تھے اپنے بزرگوں سے کہانیاں سنا کرتے تھے اس ملک پاکستان کے لئے ہمارے آباؤاجداد نے سینکڑوں میں نہیں، ہزاروں میں نہیں لاکھوں میں اپنی جانیں قربان کیں اور تب یہ وطن معروض وجود میں آیا۔ لیکن آج ہم سب میں من حیث القوم بات کرتا ہوں کہ جب سے ہندوستان نے مقبوضہ کشمیر میں آرٹیکل 370 کے بعد جو ظلم و بربیت کی قیامت برپا کی ہے ہم صرف Declarations, Resolutions اور Condemnation کی بجائے کوئی effectively اس کا آہنی ہاتھ نہیں روک سکے، اس بات کی بڑی تکلیف ہے کہ دُنیا جب کشمیریوں پر ظلم ہوتا ہے، فلسطین میں ظلم ہوتا ہے ،افغانستان میں بمباری ہوتی ہے تو منہ دوسری طرف کرلیتی ہے اور جب کہیں بھی چھوٹا سا واقعہ ہوتا ہے تو اُمت مسلمہ پوری کٹہرے میں آجاتی ہے۔ میری دُعا بھی ہے، میری کوشش بھی ہے اور ہم سب کی کوشش بھی ہونی چاہئے کہ ہم دُنیا کو یہ باور کروائیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ میں نہیں کہہ رہا یہ United Nations کی اپنی fact finding ہے کہ ایک مہینے میں میں باون ہزار لوگ dislocate ہوئے۔ کتنے؟ باون ہزار لوگ dislocate ہوئے۔ اُس کے بعد اڑھائی سو لوگ شہید

ہو گئے، چھ ہزار زخمی ہیں اور اُن کے انتقام کی، ظلم کی آگ ٹھنڈی نہیں ہوئی انہوں نے اُن زخمیوں پر بھیAerial Bombingکی۔ پانچ سو بلڈنگز destroyہو گئیں۔Amnesty International نے کہا کہ یہ ایک المیہ ہے اور یہ ایک جنگی جرم ہے۔ اسرائیل نے مسجد جو امن کی جگہ ہے وہاں گُھس کر لوگوں کو شہید کیا۔ ہم نے آج تک نہیں سنا کہInternational Criminal Courtنے کوئی actionلیا ہو اورinvestigationکے لئے وہاں کوئی ٹیم گئی ہو۔

جناب چیئرمین! اللہ تعالیٰ نے قائد اعظم محمد علی جناح کو اس ملک کے بنانے کا ذریعہ بنایا۔ انہوں نے 1940 میں عالمی کانفرنس بلائی اور کہا کہ فلسطین کے issue کو حل ہونا چاہئے۔ انہوں نے 1947 میں مختلف ممالک کو خط لکھے کہ فلسطین کے معاملے کو حل ہونا چاہئے۔ جہاں تک پاکستان کا معاملہ ہے تو1967 کی عرب اسرائیل جنگ ہو، 1978 کا عرب اسرائیل سانحہ ہو یا 1982 کی بیروت کی جنگ ہو پاکستان کی مسلح افواج اور ایئر فورس نے اپنا کردار ادا کیا۔ اسی پنجاب اسمبلی میں 1974 میں فلسطین لبریشن آرگنائزیشن کے متعلق لاہور سمٹ کے نام سے کانفرنس ہوئی۔ اس میں اعادہ کیا گیا کہ اقوام متحدہ کی سکیورٹی کونسل کی قرارد نمبر242 اور336 ہیں جو اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ فلسطین کے اندر امن ہونا چاہئے اور ان کے موقف کو سننا چاہئے۔ اس کے بعد ایک مشہور زمانہAstro Accord جو 1993 میں ہوا تھا۔ اس وقت بل کلنٹن امریکہ کے صدر تھے اور کہا گیا کہTwo states solutionکے نام سے فلسطین کے لوگوں کو ان کا حق دیا جانا چاہئے اور دوstates ہونی چاہئیں لیکن اس کی بھی violations ہوئیں اور فلسطین کو by designصفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے سازشیں کی گئیں اور اس پر حملے کئے گئے۔ آج ستر سال سے کشمیری جس آگ میں جل رہے ہیں اسی طرح فلسطینی نہتے بچے، عورتیں اور ان کے خاندان بھی آگ میں جل رہے ہیں اور اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ دنیا اس کی مذمت تو کر ہی رہی ہے۔ ہمارے دیرینہ دوست سعودی عرب نے اجلاس بلایا اور قرارداد پاس کی۔ اسی طرح یورپی یونین نے بھی اپنا کردار ادا کیا۔ چائنا نے امریکہ کو کہا کہ آپ کو فلسطین پر ذمہ دارانہ کردار ادا کرنا چاہئے۔ ترکی کے صدر نے ایک دلیرانہ مؤقف اختیار کیا اور کہا کہ ایکJoint Protection Force بنائی جائے کیونکہ نہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کو مانا گیا ہے اور نہOslo Accord میں جو چیزیں طے ہوئی

تھیں ان کو مانا گیا بلکہ ان کی دھجیاں بکھیری گئیں جو معاہدوں کی واضح خلاف ورزی ہے جس کی terms and conditions کو دونوں parties نے تسلیم کیا تھا۔ لیکن ان کو flout کیا گیا۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر اپنے دوست ممالک چاہے وہ سعودی عرب ہے، چاہے ترکی ہے، چاہے وہ انڈونیشیا ہے یا نائجیریا ہے جنہوں نے ہمیشہ فلسطین کے معاملے پر اپنا کردار ادا کیا ہے۔ ہمیشہ یکسوئی کے ساتھ اس معاملے پر ان نہتے مظلوموں کا ساتھ دیا ہے لیکن دنیا نے آج بھی آنکھوں پر پٹی باندھی ہوئی ہے اور فلسطین میں ایک قیامت بپا ہے۔ They are doing nothing except lip service لیکن اس cause کو اس lip service سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔

جناب چیئرمین! یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہمیں اس بات کو بھی سمجھنا پڑے گا کہ ہندوستان کشمیریوں پر ظلم آج سے نہیں کر رہا دہائیوں سے وہاں پر ظلم ہو رہا ہے۔ یہ جو وار کیا گیا ہے تو مسلمانوں پر خاص طور پر پاکستانیوں کے دل پر وار کیا گیا۔ وہاں اڑھائی سو لوگ شہید ہو گئے ہیں اور کئی سو فوجی حملے کئے گئے اور ہزاروں لوگ آج بھی جیلوں میں قید ہیں۔ وہاں پر کرونا تباہی مچا رہا ہے۔ جب فلسطین کا ذکر آئے گا تو لازماً کشمیر کا ذکر بھی آئے گا۔ میں اشرف صحرائی صاحب جو آل پارٹیز حریت کانفرنس کے نامور راہنما تھے وہ ہندوستان کی سکیورٹی کی custody میں فوت ہو گئے۔ ان کے مرحوم بیٹے جنید صحرائی جنہیں ماورائے عدالت قتل کیا گیا۔ ہمارے نامور کشمیری راہنما یاسین ملک، شبیر شاہ، آسیہ اندرابی، سید علی شاہ گیلانی اور میر واعظ عمر فاروق کے لئے ہم سب دعا گو بھی ہیں اور اپنی اپنی جگہ پر کاوش بھی کر رہے ہیں کہ دنیا کی آنکھیں کھلیں اور دنیا دوہرا معیار نہ اپنائے۔ اگر مغرب میں یا یورپ میں چھوٹا سا واقعہ بھی ہوتا ہے تو اس کو بڑا بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور کہیں نہ کہیں سے امت مسلمہ میں لوگوں کو ڈھونڈ کر ان پر الزام لگایا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ آج جب میں آ رہا تھا تو ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ ہماری خواتین بھی ساتھ تھیں ہم نے فلسطین کے جھنڈے پکڑے ہوئے تھے کیونکہ آج فلسطین کے حوالے سے خصوصی دن تھا۔ اس بات کے لئے سکیورٹی والوں کو sensitize کیا جانا چاہئے تھا۔ آج دھکم پیل ہوئی ہے یہ میرے سامنے کا واقعہ ہے۔ میں آج اس کو issue نہیں بنانا چاہتا لاء منسٹر صاحب نے بھی کہا کہ ہماری جانب سے دنیا کو اتفاق کا پیغام جانا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس

معاملے کا ضرور notice لیا جانا چاہئے کہ آج کے دن رتی برابر بھی ایسی کوئی بات نہیں ہونی چاہئے جس سے ہمارے اتحاد کے پیغام میں دراڑ پڑے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی گزارش کرتا چلوں کہ یہ فلسطین کا معاملہ آج کا نہیں ہے بلکہ نسل اور مذہب پر یہ فسطائیت اور بربریت پہلے سے ہی ہے اور 1917 Balfour Declaration میں اس کی کڑیاں جڑتی ہیں۔ تب سے by design یہ چیزیں ہو رہی ہیں۔ میں کل پاکستان کے وزیر خارجہ کا مؤقف سُن رہا تھا جو اقوام متحدہ میں پیش کر رہے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کے دل کی آواز ہے لیکن at the cost of repetition ہم سب یہاں پر بیٹھے ہیں اور تکلیف سے گزر رہے ہیں۔

Resolutions, Declarations and Condemnations are not solving this problem. We have to galvanize the international community and build a consensus so that the poor people of Palestine can get rid of this genocide and the butcher Prime Minister Netanyahu should be taken to task.

جناب چیئرمین! جس طرح Bosnia and Herzegovina میں Milosevic کو لے گئے تھے اور اُس کو سزا ملی لہٰذا اسی طرح چاہے کشمیر کے مظلوم ہوں یا فلسطین کے مظلوم ہوں ہمیں اُن کی مدد کے لئے effort کرنی چاہئے۔ دنیا میں ایک مثال بنی چاہئے اور ہم سب کو سفیر بن کر کوشش کرنی چاہئے کہ اُن کی آنکھیں کھولیں۔ میں آج کوئی سیاسی بات نہیں کرنا چاہتا لیکن کتنے لوگ گرفتار ہوئے جن کو میں سیاسی اسیر کہوں گا۔ آج اس ملکِ پاکستان کے challenges بڑے ہی گھمبیر ہیں چاہے معیشت، چاہے سکیورٹی اور چاہے international relations ہیں۔ میں آج اپوزیشن لیڈر ہوں، آپ بطور چیئرمین کرسیٔ صدارت پر بیٹھے ہیں اور لاء منسٹر صاحب حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہیں لیکن کل ہماری جگہ کوئی دوسرے لوگ لیں گے لہٰذا ہمیں sustainable development کرنی چاہئے تاکہ ہم اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کے لئے ایسا پاکستان چھوڑ کر جائیں کہ وہ ہماری effort پر ناز کریں۔ آج پاکستان divided ہے اور political polarization عروج پر ہے۔ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ issues بہت ہیں جن میں

population bulge, economy، مہنگائی اور بے روزگاری شامل ہے۔ میں بڑی لمبی تقریر کر سکتا ہوں لیکن نہیں کرنا چاہتا اور نہ ہی میں سیاسی حالات پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید یاور عباس بخاری): یہ please فلسطین پر بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): اگر آپ کہتے ہیں اور آپ کو میری اس گفتگو سے بھی اعتراض ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ خدارا آپ خوف کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! یہ بد تمیزی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! قائد حزب اختلاف کی تقریر کے دوران interrupt کرنا زیادتی ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید یاور عباس بخاری): جناب چیئرمین! یہ فلسطین پر بات کریں تو ان کے پاس کھلا ٹائم ہے۔

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب چیئرمین: بخاری صاحب! آپ پلیز اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔ میری دونوں اطراف کے ممبران سے گزارش ہے کہ سب اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: یہ direction دینے والے کون ہوتے ہیں؟ یہ اپنے الفاظ صحیح استعمال کیا کریں۔ جب عثمان بزدار صاحب یہاں آئیں گے تب دیکھیں گے کون بولتا ہے۔

وزیر بیت المال و سوشل ویلفیئر (سید یاور عباس بخاری): جناب چیئرمین! سمیع اللہ سے کہیں کہ یہ تعلقات دیکھ کر بات کیا کریں۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! آپ بھی ایسا نہ کریں اور اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! قائد حزب اختلاف کو اپنی بات جاری رکھنے دیں۔

جناب چیئرمین: اپوزیشن لیڈر صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب چیئرمین! میں نے شروع میں کہا تھا کہ کہنے کو بہت کچھ ہے لیکن میں لمبی تقریر نہیں کروں گا۔ میں نے کسی کی بات نہیں کی بلکہ نام لئے بغیر issues پر بات کر رہا تھا، پاکستان کے اندر unity کی بات کر رہا تھا، کشمیر اور فلسطین کے شہید بچوں کی بات کر رہا تھا لیکن درمیان میں cross talk ہوئی۔ انہوں نے اپنی قمیض اور کوٹی دکھائی ہے جس کو میں issue بنا سکتا تھا لیکن نہیں بنانا چاہتا۔ خدارا اپنے اوپر رحم کریں، اس قوم اور اُن شہید بچوں اور عورتوں کی قربانیوں پر بھی رحم کریں اور اس ماحول کو اچھا بنائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں conclude کرتے ہوئے یہی کہنے کی کوشش کر رہا تھا کہ قوموں کی زندگی میں پریشانیاں اور ups and downs آتے ہیں کیونکہ یہ زندگی کا حصہ ہیں لیکن میں کسی کو تنقید کا نشانہ نہیں بنا رہا تھا۔ آپ بھی ممبر ہیں اور لوگوں سے جا کر ملتے ہیں۔ میں صرف یہ کہہ رہا تھا کہ آج سوسائٹی سے tolerance ختم ہو رہی ہے اور کم از کم ایسا پاکستان چھوڑ کر جائیں جہاں پر ہمارے بچے کہہ سکیں کہ جب کشمیر اور فلسطین پر مصیبت آئی تو سب سے بڑے ایوان قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی میں سب نے یکجہتی کے ساتھ اور یک زبان ہو کر کشمیریوں اور نہتے فلسطینوں کے ساتھ اُن کے ظلم و ستم کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ میں صرف یہی کہنا چاہ رہا ہوں اور اس کے علاوہ کچھ نہیں کہنا چاہ رہا لیکن افسوس ہوتا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فہم و فراست عطا فرمائے اور اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ بچے جو کشمیر میں ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں وہ قیدی جو کشمیر کی جیلوں میں ہیں اُن کی مدد کر سکیں کیونکہ مقبوضہ کشمیر خود ایک جیل بن چکا ہے۔ اسی طرح فلسطین میں جو بربریت اور ظلم ہو رہا ہے اس حوالے سے ہمیں اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم عملی طور پر اتحاد اور یگانگت کے ساتھ پوری دنیا میں اقوام عالم میں کشمیر اور فلسطین کا مدعا اٹھائیں اور ہم اُن کے زخموں پر مرہم رکھ سکیں۔ پاکستان پائندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں لیڈر آف دی اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی تقریر کا

بیشتر وقت ان مسائل پر مرکوز رکھا جن کا اس وقت پاکستان کو بھی سامنا ہے اور بین الاقوامی طور پر بھی جن مسائل کا بین الاقوامی برادری کو سامنا ہے۔

جناب چیئرمین! جیسے پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ آج سے چند دن پہلے جب قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا تھا تو وہاں جو قرارداد پیش کی گئی تھی تو اس کے بعد پاکستان نے سفارتی محاذ پر کارروائی شروع کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے وزیر خارجہ اقوام متحدہ کے اجلاس میں شرکت کے لئے گئے ہیں تو وہ ایک strength لے کر گئے ہیں جو انہیں قومی اسمبلی سے ملی اور وہ strength انہیں پاکستان کی تمام صوبائی اسمبلیوں سے ملی جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک اچھا پیغام ہم نے ملکی سطح پر بھی دیا اور بین الاقوامی سطح پر دیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اب دیکھنا یہ ہے کہ اس وقت اس تمام صورت حال سے نمٹنے کے لئے پاکستان نے جو کردار ادا کیا میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہر لحاظ سے پاکستانی عوام کی امنگوں کا ترجمان تھا اور جو لوگ کل اقوام متحدہ کی کارروائی کو follow کر رہے تھے انہوں نے خود محسوس کیا ہو گا کہ کل ہمارے وزیر خارجہ کا role اور کردار ایک leading role کا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ایک منفرد انداز میں اور بھرپور انداز میں انہوں نے پاکستان کی نمائندگی کی وہ treasury benches کے لئے بحیثیت مجموعی پوری قوم کے لئے باعث فخر ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں جو بات عرض کر رہا ہوں یہ کوئی میرے کہنے کی بات نہیں ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر ایک unanimous point of view لیا گیا اور جو efforts United Nations میں کی گئیں جن کے نتیجے میں "سیز فائر" ہو چکا ہے۔ آج اگر آپ بین الاقوامی پریس کی coverage اٹھا کر دیکھیں تو وہاں پر دو ممالک کا خصوصی طور پر ذکر آ رہا ہے جن میں ایک ترکی اور دوسرا پاکستان ہیں کہ یہ جو کچھ ممکن ہوا ترکی اور پاکستان کی کوششوں کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کم از کم ہمیں اس بات کی ضرور تسلی ہے کہ جو کردار سفارتی سطح پر پاکستان ادا کر سکتا تھا تو پاکستان نے اپنے ہم خیال دوستوں کو اکٹھا کیا اور اکٹھے مل کر ایک مشترکہ آواز اٹھائی جسے United Nations میں پذیرائی ملی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ کشمیر کے حوالے سے لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی اور انہوں نے بغیر کسی لگی لپٹی کے کہا کہ کئی دہائیوں سے وہاں پر ظلم اور

بربریت کا بازار گرم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا دور حکومت آتا ہے تو وہ اپنے دور حکومت میں اپنی بساط کے مطابق پاکستانی قوم کی نمائندگی کرتے ہوئے آواز اٹھاتی ہے۔ پاکستان پیپلزپارٹی کا دور آتا ہے تو وہ اپنی حیثیت کے مطابق اپنا کردار ادا کرتی ہے اور آج تین سال سے پی ٹی آئی کا دور حکومت ہے تو پی ٹی آئی اپنے طور پر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے معروضی حالات کے مطابق آواز اٹھا رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کے دن ہمیں کم از کم یہ بھی طے کر لینا چاہئے کہ جس طرح فلسطین کے مسئلے پر ہم نے یکجا ہو کر، یک زبان ہو کر ایک موقف اپنایا ہے تو ہمیں کشمیر کے مسئلے پر اسی طرح یک زبان ہو کر ایک مؤقف اپنانا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ way forward میں سمجھتا ہوں کہ جب مثبت انداز سے چیزوں پر بات کی جائے اور چیزوں پر غور و فکر کیا جائے تو اس کا definitely نتیجہ مثبت نکلتا ہے۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اگر ہم کشمیر کے مسئلے پر بھی اسی طرح بیٹھ کر بات کریں گے اور ایک مشترکہ موقف اپنائیں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم کشمیر کے مسئلے کے حل کے لئے اقوام متحدہ میں ایک مثبت کردار ادا نہ کر سکیں۔

جناب چیئرمین! میں کوئی سیاسی بات نہیں کرنا چاہتا چونکہ آخر میں لیڈر آف دی اپوزیشن نے "بینرز" وغیرہ کے حوالے سے بات کی تو میں سمجھتا ہوں کہ کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں تھی بلکہ صرف اور صرف جو اسمبلی کے Rules of Procedure ان کی observance کے حوالے سے تھا۔ ہمارے سابق سپیکر رانا اقبال صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، 2009 کی بات ہے اور probably 29 June کی بات ہے کہ ہماری ایک خاتون ممبر اسمبلی محترمہ بشریٰ نواز گردیزی ایک بینر لے کر آگئی تھیں تو اس وقت سپیکر صاحب نے ان کی رکنیت معطل کر دی تھی۔ صرف اس لئے معطل کی تھی کہ انہوں نے اسمبلی کے Rules of Procedure کو adopt نہیں کیا تھا۔ اسمبلی کا ریکارڈ اس بات کا شاہد ہے اور یہ بات میں نہیں کہہ رہا بلکہ اسمبلی کا ریکارڈ اس بات کا شاہد ہے کہ ان کی رکنیت معطل کی گئی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج جس cause کے لئے ہم یہاں پر اکٹھے ہوئے ہیں تو ہم قطعی طور پر نہیں چاہتے کہ اس میں کوئی بدمزگی ہو۔ میں ایک بار پھر لیڈر آف دی اپوزیشن کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بھی آج بردباری سے کام لیتے ہوئے اس ایوان کے ماحول کو زیادہ گرمایا نہیں بلکہ انہوں نے صرف

issuesپر بات کی اور issuesپر اپنا مؤقف بیان کیا جس کے جواب میں، میں سمجھتا ہوں کہ پورا ایوان اس بات کی تائید کرتا ہے کہ جو ایک positive approachہے اور ہم سب اس کی تائید کرتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اپوزیشن کو بھی ٹائم دیا اور مجھے بھی ٹائم دیا تو میں سمجھتا ہوں کہ آج کے دن کا اختتام اس حوالے سے کہ positive noteپر ہی ہونا چاہئے کہ جس طرح آج ہم نے اس دن جب فلسطین میں سیز فائر ہو چکا ہے تو ہم نے باہمی طور پر دست و گریبان ہونے کی بجائے ایک مثبت رد عمل کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہم اس بات کا شکر ادا کرتے ہیں کہ کم از کم ہماری effortsسے، مسلمانوں کی effortsسے، پاکستان کی effortsسے، ترکی کی effortsسے اور سب کی effortsسے آج وہاں پر سیز فائر ہوا اور انسانی جانوں کا ضیاع بند ہوا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

جناب چیئرمین: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

MR CHAIRMAN: Minister for Law!

پنجاب میلینئیم ڈویلپمنٹ گولز پروگرام ضلع شیخوپورہ کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the

Performance Audit Report on Punjab Millennium Development Goals Program (Health Sector) District Sheikhupura for the Audit Year 2017-18.

MR CHAIRMAN: The report has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

(رپورٹ پیش ہوئی)

ضلع راولپنڈی میں ڈینگی کی روک تھام اور کنٹرول کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Performance Audit Report on Prevention and Control of Dengue of District Rawalpindi for the Audit Year 2017-18.

MR CHAIRMAN: The report has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب چیئرمین: آج کے ایجنڈے کا اگلا item Agriculture پر بحث ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! چونکہ اب 12 بج چکے ہیں اور ہمارے پاس آدھا گھنٹہ وقت ہے تو میری استدعا ہو گی کہ اگر مناسب سمجھیں تو اس پر بحث سوموار تک لے جائیں اور ہم اس دن زراعت پر عام بحث کر لیں گے۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کی طرف سے "جی، ٹھیک ہے" کی آوازیں)

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔

The House is adjourned to meet on Monday, the 24th May 2021 at 2.00 P.M. Thank you very much the honorable Members.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار، 24-مئی 2021

(یوم الاثنین، 12-شوال 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد 32 : شمارہ 3

141

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔ مئی 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ کانکنی و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا ایوان میں پیش جانا

1۔ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (دوسری ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون نمل یونیورسٹی میانوالی 2021

ایک وزیر مسودہ قانون نمل یونیورسٹی، میانوالی 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

142

(بی) عام بحث

زراعت پر عام بحث

ایک وزیر زراعت پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

143

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

سوموار، 24۔ مئی 2021

(یوم الاثنین، 12۔ شوال 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین جناب محمد عبداللہ وڑائچ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا ﴿١٣﴾ اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ
الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ﴿١٤﴾ مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ
وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ
أُخْرَىٰ ۗ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿١٥﴾

سورۃ بنی اسرآئیل آیت نمبر 13 تا 15

اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگا دی۔ اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا (13) فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ پڑھ لو آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے (14) جو راہ پر آیا وہ اپنے ہی بھلے کو راہ پر آیا۔ اور جو بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ۔ اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں (15)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے روشن رتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں وقفہ سوالات کے بعد آپ کا point لیتے ہیں۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ مائنز اینڈ منرل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! قبل اس کے کہ وقفہ سوالات شروع ہو میں نے صرف دو بل introduce کرنے ہیں جو سٹینڈنگ کمیٹی کو refer ہو جانے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے، پہلے یہ take up کر لیتے ہیں۔

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) شوگر فیکٹریز (کنٹرول) 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I introduce the Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Bill 2021.

MR CHAIRMAN: The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Food for report within two months.

مسودہ قانون NUML یونیورسٹی میانوالی 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I introduce the NUML University, Mianwali Bill 2021.

MR CHAIRMAN: The NUML University, Mianwali Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! آپ نے لاء منسٹر کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی ہے مگر مجھے اجازت نہیں دی اور یہ آپ کی رولنگ ہے میری نہیں لیکن آپ اپنی رولنگ پر قائم نہیں۔ آپ جو کریں ٹھیک ہے چونکہ you are presiding the House میرا فرض تھا میں نے بتادیا۔

سوالات

(محکمہ کانکنی ومعدنیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب سوالات لیتے ہیں۔پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔جی!

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 12 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب مائنز اینڈ منرل پرائیویٹ کمپنی کے بجٹ اور آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

*12: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر کانکنی ومعدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب مائنز اینڈ منرل پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کب قائم ہوئی؟

(ب) کمپنی کو کام شروع کئے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟

(ج) کمپنی کا 15۔2014 کا آڈٹ ہوا ہے کہ نہیں؟

(د) کمپنی نے اب تک کتنا قرضہ حاصل کیا ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) پنجاب مائنز اینڈ منرل کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ 7 مئی 2009 کو پنجاب کول مائننگ کمپنی کے نام سے قائم ہوئی اس کا موجودہ نام 16 مئی 2011 کو تبدیل کیا گیا۔

(ب) کمپنی 7 مئی 2009 سے آپریشنل ہے اور مندرجہ ذیل کام سرانجام دے رہی ہے۔

پنجاب میں لوہے اور دیگر دھاتوں کی تلاش اور وسائل کے تخمینہ کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے۔ سالٹ رینج میں سیمنٹ انڈسٹری کے لئے منفی اور مثبت کان کنی کے علاقوں کا تعین مکمل ہو چکا ہے۔ زیر زمین کوئلے کی کانوں کا سروے مکمل ہو چکا ہے۔

پنجاب میں لوہے اور دیگر دھاتوں کی تلاش اور وسائل کے تخمینہ کا دوسرا مرحلہ (جاری ہے)

لوہے اور منسلک معدنیات کی کان کنی اور پنجاب میں لوہے کی مل کے قیام کے لئے سرمایہ کاروں کی تلاش اور مشاورتی ٹرانزکشن اور تجارتی حقوق کے حصول کا انتخاب جاری ہے

کانوں اور معدنی شعبے کے ساتھ ساتھ منسلک کمپنیوں کی تنظیم نو (جاری ہے)

(ج) کمپنی کے قائم ہونے سے لے کر اب تک تمام سالوں کا قانونی آڈٹ ہوا ہے۔

(د) کمپنی نے اب تک 1630 ملین روپے قرضہ لیا ہوا ہے جو کہ پنجاب میں لوہے اور دیگر دھاتوں کی تلاش اور وسائل کے تخمینہ کے دوسرے مرحلے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ پنجاب مائنز اینڈ منرل پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کو کام شروع کئے ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ لوہے اور منسلک معدنیات کی کان کنی اور پنجاب میں لوہے کی مل کے قیام کے لئے سرمایہ کاروں کی تلاش اور مشاورتی ٹرانزیکشن اور تجارتی حقوق کے حصول کا انتخاب جاری ہے۔ اسی طرح یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کانوں اور معدنی شعبے کے ساتھ ساتھ منسلک کمپنیوں کی تنظیم نو جاری ہے۔ اس سوال کو دیئے ہوئے تین سال ہو چکے ہیں اور اس کے جواب کو آئے ہوئے بھی ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان میں سے کوئی کام مکمل ہوا ہے یا ابھی تک جاری ہے، کوئی ٹرانزیکشن کمپنی بنی ہے یا نہیں اور معدنیات کے شعبے سے منسلک کمپنیوں کی کوئی selection ہوئی ہے یا نہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! ہم نے جواب میں یہ بات عرض کی ہے کہ یہاں پر کام جاری ہے۔میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ اس سوال کا جواب کافی پہلے آ گیا تھا لیکن میں آپ کی خدمت میں اس کی latest situation عرض کر دیتا ہوں۔یہاں پر پہلے مرحلے کا کام مکمل ہو چکا ہے اور ڈیڑھ سو ملین ٹن خام لوہا دریافت ہوا تھا۔اب دوسرے مرحلے کا کام جاری ہے، کمپنیاں وہاں پر کام کر رہی ہیں اور توقع ہے کہ اڑھائی سو ملین ٹن سے زیادہ خام لوہا دریافت ہو جائے گا۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! پہلی زیادتی تو یہ ہے کہ اس محکمہ کے Concerned Minister جواب دینے کو تیار نہیں ہیں۔سوال دینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی منسٹری میں کوئی issue ہے تو متعلقہ منسٹر اسے سُنے، سمجھے اور ہمیں اس مسئلے کا حل بتائے۔اس محکمہ کے Concerned Minister جواب دینے کو تیار نہیں ہیں اور وزیر قانون و پارلیمانی امور راجہ بشارت صاحب کی مہربانی ہے کہ وہ ہر محکمے کا جواب دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔اب ہمیں ان سے سوال کرتے ہوئے بھی عجیب محسوس ہو رہا ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ تجارتی کمپنیاں بن چکی ہیں یا ابھی تک in process ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! جب کمپنیاں موجود ہیں تو وہ کام کر رہی ہیں اور ویسے بھی یہ ongoing process ہوتا ہے۔کمپنیوں کی تنظیم نو کا کام چلتا رہتا ہے۔کمپنیاں موجود ہیں، کام کر رہی ہیں اور اس کا result بھی آ رہا ہے جو کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ کانوں اور معدنی شعبے کے ساتھ منسلک کمپنیوں کی تنظیم نو جاری ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنی کمپنیوں کی تنظیم نو ہو چکی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! جب جواب میں لکھا ہوا ہے کہ تنظیم نو کا کام جاری ہے تو پھر ہو چکا کا سوال نہیں بنتا اگر معزز رکن کسی specific company سے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میں کسی specific company کے بارے میں نہیں پوچھ رہا بلکہ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کتنی کمپنیوں کی تنظیم نو ہو چکی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! ان کا کام جاری ہے۔ تنظیم نو جاری ہے۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ یہ ایک ongoing process ہے، یہ چلتا رہتا ہے، کوئی حتمی بات نہیں ہوتی اور سب سے بڑی حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ ان کی input آ چکی ہے۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ہم ڈیڑھ سو ملین ٹن خام لوہا دریافت کر چکے ہیں اور انشاءاللہ آئندہ اس میں اضافہ ہو گا۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے راجہ بشارت صاحب سے پھر یہی پوچھوں گا کہ اب تک کتنی کمپنیوں کی تنظیم نو ہو چکی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! معزز ممبر یہ تصور کر لیں کہ سب کمپنیوں کی تنظیم نو ہو چکی ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! تصور نہیں کرنا بلکہ مجھے حتمی جواب چاہئے۔ پچھلے تین سالوں سے ان کمپنیوں کی تنظیم نو ہی ہو رہی ہے تو اب تک کتنی کمپنیوں کی تنظیم نو مکمل ہو چکی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ یہ ایک ongoing process ہے اور یہ چلتا رہتا ہے۔ آپ کی غرض ultimate result سے ہونی چاہئے اور result یہ ہے کہ کمپنیاں کام کر رہی ہیں اور ڈیڑھ سو ملین ٹن خام لوہا ہم دریافت کر چکے ہیں اور انشاءاللہ آئندہ آنے والے دنوں میں ہم اڑھائی سو ملین ٹن خام لوہا دریافت کر لیں گے۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! جواب کے جز (د) میں لکھا گیا ہے کمپنی نے 1630 ملین روپے قرضہ لیا ہوا ہے جو کہ پنجاب میں لوہے اور دیگر دھاتوں کی تلاش اور وسائل کے تخمینہ کے دوسرے مرحلے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ 1630 ملین روپے ہم نے اب تک خرچ کئے ہیں تو کیا اس کا صوبہ پنجاب کو کوئی فائدہ ہوا ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! یہ درست ہے کہ ہم نے قرض لیا ہے، اس کو استعمال کیا اور واپس بھی کر رہے ہیں۔ معزز رکن نے پوچھا ہے کہ اس کا صوبہ پنجاب کو کیا فائدہ ہوا ہے؟ اس کا جواب میں پہلے بھی دے چکا ہوں کہ اب تک ہم ڈیڑھ سو ملین ٹن خام لوہا دریافت کر چکے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئر مین! محکمہ نے یہ 1630 ملین روپے قرض اس لئے لیا تھا کہ وہ صوبہ پنجاب کے اندر معدنیات دریافت کرے گا۔ کمپنیاں بنانے کا مقصد یہ تھا کہ جو بھی معدنیات نکلیں گی ان کو فروخت کرنے سے جو رقم حاصل ہوگی وہ محکمہ کو دی جائے گی۔ منسٹر صاحب مجھے 1630 ملین روپے خرچ کرنے کا بتا رہے ہیں جبکہ اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کا نہیں بتا رہے تو مجھے بتایا جائے کہ اس سے کتنی آمدن حاصل ہوئی ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! اگر معزز رکن چاہیں گے تو میں محکمہ سے انہیں calculate کروا کر بتا دوں گا کہ اس ڈیڑھ سو ملین ٹن خام لوہے کی مالیت کتنی ہے۔ اس سے انہیں پتا چل جائے گا کہ ہم نے کتنے ارب روپے کا کام کیا ہے اور آئندہ آنے والے دنوں میں مزید کتنے ارب روپے کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ میں calculate کروا کر ان کو یہ بتا دوں گا۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئر مین! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ 1630 ملین روپے خرچ کرنے کے بعد حاصل کیا ہوا ہے؟ میں سمجھ گیا کہ آپ نے بنک سے قرض لیا اور اس کو خرچ کر دیا لیکن اب تک متعلقہ محکمہ نے single penny نہیں کمائی۔

جناب چیئر مین: جناب نصیر احمد! آپ کافی زیادہ ضمنی سوال پوچھ چکے ہیں۔ اب تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 1615 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: معدنی ترقی کے آفس، ملازمین اور دریائی ریت کے ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*1615: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں معدنی ترقی کے کتنے آفس کہاں کہاں ہیں اس محکمہ کے کتنے ملازمین اس ضلع میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع کے لئے سال 19۔2018 کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ج) اس ضلع میں کون کونسی معدنیات کہاں کہاں پائی جاتی ہیں؟

(د) دریائی ریت سے سالانہ کتنی رقم اس ضلع سے حاصل ہوتی ہے؟

(ہ) دریاؤں سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ کس کس کے پاس ہے اور کتنی رقم سے ان کو ٹھیکہ الاٹ کیا گیا ہے؟

(و) کس کس ٹھیکیدار سے حکومت نے رقم ٹھیکہ کی وصول کرنی ہے ان کے نام اور پتہ جات بتائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ معدنیات کا نہ تو کوئی دفتر ہے اور نہ ہی ملازمین۔ تاہم محکمہ معدنیات کا سب آفس علاقائی طور پر واقع چنیوٹ ضلع فیصل آباد، چنیوٹ، جھنگ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں معدنیات کے پٹہ جات کا نظام انصرام کرتا ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد کے لئے محکمہ ہذا کی طرف سے سال 19-2018 کا علیحٰدہ سے کوئی بجٹ مختص شدہ نہ ہے۔ تاہم سب آفس چنیوٹ کا بجٹ برائے سال 19-2018 مبلغ -/62,17,600 روپے ہے۔

(ج) ارضیاتی طور پر ضلع فیصل آباد میں صرف ریت / بھسر کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

(د) ضلع فیصل آباد میں دریائے راوی سے پٹہ جات عام ریت کی نیلامی سے گورنمنٹ کو آمدن حاصل ہوتی ہے اس وقت دریائے راوی میں دو عدد پٹہ جات موسومہ عالم شاہ گھگہ زون اور دلیکی وہینوال بلاک خالی پڑے ہیں۔ جبکہ ایک اور زون موسومہ شیرازہ

زون مبلغ -/2,00,35,000 روپے میں عطا شدہ ہے جس کا ورک آرڈر محکمہ ماحولیات سے ماحولیاتی منظوری ہونے کے بعد مورخہ 02.08.2019 جاری کیا گیا ہے۔ اس زون کی تا حال پہلی قسط مبلغ -/50,08,750 روپے ہی آمدن ہوئی ہے۔ تاہم آئندہ نیلامیوں میں ضلع فیصل آباد میں خاطر خواہ آمدن متوقع ہے۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں دریائے راوی پر شیرازہ زون حاجی مزمل حسین کے نام مبلغ -/2,00,35,000 روپے میں عطاء شدہ ہے۔ جس کا ورک آرڈر محکمہ ماحولیات سے ماحولیاتی منظوری ہونے کے بعد مورخہ 02.08.2019 کو جاری کیا گیا۔

(و) ضلع فیصل آباد میں ریت / بھسر کے مختلف پٹہ جات الاٹ شدہ ہیں جن میں زیادہ تر بھسر پر مشتمل ہیں اور یہ پٹہ جات فیصل آباد، جھمرہ، کھرڑیانوالہ، جڑانوالہ کے علاقہ میں واقع ہیں۔ جن کے بابت مطلوبہ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(د) میں یہ پوچھا تھا کہ دریائی ریت سے سالانہ کتنی رقم اس ضلع سے حاصل ہوتی ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلع فیصل آباد میں دریائے راوی سے پٹہ جات عام ریت کی نیلامی سے گورنمنٹ کو آمدن حاصل ہوتی ہے اس وقت دریائے راوی میں دوعدد پٹہ جات موسومہ عالم شاہ گھگہ زون اور دلیکی وہینوال بلاک خالی پڑے ہیں جبکہ ایک اور زون موسومہ شیرازہ زون مبلغ -/2,00,35,000 روپے میں عطا شُدہ ہے۔ مجھے اس جواب کی جو تفصیل دی گئی ہے یعنی ضمینہ (الف) کی تفصیل میں بتایا گیا ہے کہ یہ نیلامیاں مختلف لوگوں کو دی گئی ہیں جیسے کھڑریانوالہ میں، چک نمبر 108 تلونڈی میں، چک نمبر 68 جمیانا میں اور چک نمبر 629 گ۔ب میں نیلامیاں دی گئی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کے ذمے واجب الادا بقایا رقم کب تک recover کی جائے گی اور یہ اب تک کیوں pending چلی آرہی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ محکمہ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بقایاجات کو وصول کرے اور اس کے لئے کوششیں کی جارہی ہیں۔ اگر اس میں کوئی دقت آتی ہے اور normal procedure میں یہ رقم recover نہیں ہوسکتی تو پھر محکمہ

نے as a land revenue arrears اس رقم کو recover کرنا ہوتا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے معزز رکن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ کسی کے ذمے ایک روپیہ بقایا نہیں چھوڑا جائے گا۔ ہم اس رقم کو محکمانہ طور پر recover کریں یا پھر as a land revenue arrears recover کریں لیکن ہم نے انشاءاللہ تعالیٰ سو فیصد recovery کو یقینی بنانا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جب محکمہ نے ایک چیز کسی آدمی کو فروخت کر دی یا کسی کو اس کا ٹھیکہ دے دیا تو کیا اس سے کوئی گارنٹی لی گئی کہ آپ مال اُٹھانے سے پہلے اتنے پیسے حکومت کے خزانے میں جمع کروائیں گے؟ یہ جو واجب الادا رقم ہے یہ اب کی نہیں ہے، یہ اس سال کی نہیں ہے بلکہ یہ 2018,2019 اور 2020 کی ہے اور اب 2021 چل رہا ہے۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کہ محکمہ نے اُن سے جو guarantees لی تھیں اُن کی بنیاد پر اُن کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر کانکنی و معدنیات!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے پھر یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم یہ dues recover کریں۔ معزز رکن کا یہ فرمانا کہ ایک عرصہ گزر چکا ہے یہ recovery نہیں ہوئی تو میں اُنہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہم محکمہ کو ہدایت جاری کریں گے اور سیکرٹری صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں یہ recovery کے process کو expedite کریں گے اور اگر اُس میں کوئی دقت آتی ہے تو as land revenue arrears کو recover کیا جائے لیکن آپ بھی جانتے ہیں اور معزز رکن بھی جانتے ہیں کہ گورنمنٹ کا پیسا کسی کے ذمہ واجب الادا نہیں چھوڑا جا سکتا، اس کے باقاعدہ Audit Paras بنتے ہیں جس کا محکمہ کو جواب دینا پڑتا ہے اور یہ ہماری ذمہ داری میں شامل ہے اور اگر کوئی ہمارا متعلقہ Recovery Officer لیت و لعل سے کام لے رہا ہے، recovery نہیں کر رہا تو اُس کے خلاف باقاعدہ کارروائی کی جائے گی اور 100 recovery ensure فیصد کی جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف کی خدمت میں بڑے ادب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ تین لوگوں کے خلاف یہ Audit Para پہلے بنے ہوئے لیکن اُن کے خلاف آج تک کارروائی نہیں کی گئی۔ میرا اس سوال کو ہاؤس میں لانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ

محکمہ کی performance کے بارے میں بتایا جائے تو آپ سے میری humble request ہے کہ خدا کے لئے گورنمنٹ کے یہ پیسے پنجاب کی 12 کروڑ عوام کے پیسے ہیں۔ ان پیسوں کو recover کرنے کے لئے اُن لوگوں کے خلاف کارروائی کا آغاز کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر کان کنی و معدنیات!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ already یہ process چل رہا ہے۔ ہم پٹے کی رقم advance میں وصول کرتے ہیں۔ موجودہ حکومت نے اس procedure کو تھوڑا سا تبدیل کیا ہے تو اب پٹے کی رقم advance وصول کی جاتی ہے اور جو اقساط short ہوتی ہیں انہیں ان کی security سے deduct کر لیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ کسی کے ذمہ بھی ایک روپیہ بقایا نہیں چھوڑیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال جناب محمد ایوب خان کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 1772 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2068 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔72 میں معدنی ترقی کے آفس کی تعداد

ملازمین اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2068: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔ 72 سرگودھا میں معدنی ترقی کے کتنے آفس کہاں کہاں ہیں اس محکمہ کے کتنے ملازمین مذکورہ حلقہ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ کے لئے سال 19-2018 کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں کون کون سی معدنیات کہاں کہاں پائی جاتی ہیں؟

(د) دریائی ریت سے سالانہ کتنی رقم مذکورہ حلقہ سے حاصل ہوئی ہے؟

(ہ) دریاؤں سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ کس کس کے پاس ہے اور کتنی رقم سے ان کو ٹھیکہ الاٹ کیا گیا؟

(و) کس کس ٹھیکیدار سے حکومت نے رقم ٹھیکہ کی وصول کرنی ہے ان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) محکمہ معدنیات سرگودھا کا متعلقہ حلقہ پی پی۔72 میں کوئی مخصوص آفس نہ ہے اور نہ ہی اس حلقہ میں محکمہ معدنیات کا کوئی مخصوص ملازم کام کر رہا ہے بلکہ ضلع سرگودھا میں محکمہ معدنیات کا ڈپٹی ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سرگودھا ریجن سرگودھا کے نام سے ایک ہی آفس ہے جو کہ سرگودھا شہر میں واقع ہے۔ حلقہ پی پی۔72 سمیت پورے ضلع سرگودھا میں موجود معدنیات کا انتظام و انصرام دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سرگودھا ریجن سرگودھا کو تفویض ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔72 کے لئے سال 2018-19 میں اس دفتر کی جانب سے کوئی بجٹ مختص نہ کیا ہے اور نہ ہی بجٹ مختص کرنا دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سرگودھا ریجن سرگودھا کے دائرہ اختیار میں شامل ہے۔

ج) حلقہ پی پی۔72 میں عام ریت / گھسر / بھسر پائی جاتی ہے جو کہ دریائے جہلم اور اس کے گردونواح میں واقع ہے۔

(د) یہ کہ مالی سال 2018-19 کو تحصیل بھیرہ میں واقع ریت کے ٹھیکہ جات سے مبلغ 1,20,46,761/- روپے حکومت پنجاب کے خزانہ میں جمع ہوئے ہیں۔

(ہ) حلقہ پی پی۔72 تحصیل بھیرہ کے متعلقہ ہے اس تحصیل میں دریائے جہلم میں عام ریت / گھسر بھسر کے تین زون واقع ہیں جن کی نیلامی کے اختیارات دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز سرگودھا کو حاصل ہیں ان زونز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ عام ریت زون نمبر (A-1) نزد چک رامداس تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا

2۔ عام ریت زون نمبر (A-2) نزد بھیرہ ٹہی تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا

3۔ عام ریت زون نمبر (B-2) نزد چک نظام، میانی تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا

1۔عام ریت زون نمبر (A-1) نزد چک رامداس تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا نیلام عام مورخہ 21-11-2017 کے تحت کلیم اللہ باجوہ ولد محمد اشرف باجوہ، ساکن چک نمبر 100 شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا کو مبلغ -/1,01,50,000 روپے میں مورخہ 21-12-2017 سے برائے عرصہ دو سال نکاسی عام ریت کے لئے عطا شدہ ہے۔ ٹھیکیدار سے مبلغ -/1,01,50,000 روپے وصول ہو چکے ہیں۔

2۔ عام ریت زون نمبر (A-2) نزد بھیرہ ٹہی تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا نیلام عام مورخہ 14-03-2017 کے تحت محمد نعیم الدین ولد محمد سعید اسعد، ساکن ڈھبے والا بھیرہ ضلع سرگودھا کو مبلغ -/50,00,000 روپے میں مورخہ 03-06-2017 سے برائے عرصہ دو سال نکاسی عام ریت کے لئے عطا شدہ ہے۔ ٹھیکہ کی میعاد مورخہ 2019-02-06 کو ختم ہو چکی ہے اب ٹھیکیدار پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے قاعدہ نمبر 228 کے تحت مجاز اتھارٹی کی اجازت سے متناسب رقم جمع کروا کر نکاسی عام ریت کر رہا ہے۔ ٹھیکیدار سے مبلغ -/54,93,151 روپے وصول ہو چکے ہیں۔

3۔عام ریت زون نمبر (B-2) نزد چک نظام، میانی تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا پر نیلام عام مورخہ 15-08-2018 کو محمد نواز گوندل ولد فتح محمد گوندل، ساکن محلہ فضل آباد ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین نے مبلغ -/1,35,40,000 روپے بولی دی جو جناب لائسنسنگ اتھارٹی (ادنٰی معدنیات) پنجاب، لاہور نے منظور کر دی جس کے خلاف سابقہ پٹہ دار خرم شہزاد خان نے جناب سیکرٹری مائنز اینڈ منرلز پنجاب، لاہور اپیل نگرانی دائر کی۔ جناب سیکرٹری مائنز اینڈ منرلز پنجاب، لاہور نے زون ہذا کی ریزرو پرائس مبلغ -/2,50,00,000 روپے مقرر کرتے ہوئے زون ہذا کو دوبارہ نیلام کرنے کے مورخہ 10-01-2019 کو آرڈر صادر فرمائے۔ بولی دہندہ محمد نواز گوندل نے جناب سیکرٹری مائنز اینڈ منرلز پنجاب، لاہور کے مذکورہ آرڈر کے خلاف رٹ پٹیشن نمبر 19/10764 عدالت عالیہ لاہور دائر کر رکھی ہے جس میں عدالت عالیہ لاہور نے مورخہ 28-02-2019 کو حکم امتناعی جاری کر رکھا ہے۔ رٹ پٹیشن کا تا حال کوئی فیصلہ نہ ہوا ہے۔

(و) یہ کہ کسی بھی ٹھیکیدار مذکورہ بالا کے ذمہ کوئی گورنمنٹ واجبات بقایا واجب الادانہ ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! محکمہ نے جواب میں لکھا ہے کہ ضلع سرگودھا میں ڈپٹی ڈائریکٹر کان کنی ومعدنیات کا ایک ہی دفتر ہے جو کہ سرگودھا شہر میں واقع ہے۔ ہمیں تو کسی ملازم کا نہیں پتا کہ وہاں پر کون کام کر رہے ہیں۔ منڈی بہاؤالدین سے خوشاب تک جو پٹی چل رہی ہے وہ round about 70 kilometers ہے تو میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں پر کون سے ملازم کام کر رہے ہیں اور وہ کس کس جگہ پر موجود ہیں اس کی details بتا دیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر کانکنی ومعدنیات!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! سوال میں ملازمین کے ناموں کا نہیں پوچھا گیا لیکن اگر انہیں تفصیل چاہئے تو میں آپ کو اس کی تفصیل فراہم کر دوں گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے details دینے کی حامی بھر لی ہے تو میں اگلا ضمنی سوال کر لیتا ہوں۔ اس کے زونز چک نظام، چک ٹھی اور چک رامداس ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ 2019 & 2018 ,2017 اور اس کا جواب 20 دسمبر 2019 کو آتا ہے۔ سوال کرنے کی جو کوشش کر رہا ہے وہ ایک وکیل ہے، آپ بھی پیشہ کے اعتبار سے ایک وکیل ہیں اور جناب محمد بشارت راجہ صاحب بھی وکیل ہیں۔ تین سال سے یہ matter لاہور ہائی کورٹ، لاہور میں pending ہے۔ اس سے پہلے یہ matter ڈپٹی ڈائریکٹر سرگودھا کے پاس اور پھر سیکرٹری کان کنی ومعدنیات کے پاس pending رہا ہوگا اور اب پچھلے تین سال سے لاہور ہائی کورٹ لاہور میں pending ہے۔ یہ بہت بڑا ذخیرہ ہے اور ہم بھیرہ کے لوگ اس چیز کو understand کرتے ہیں کہ اللہ کی ذات نے ہمیں ہیرے کی شکل میں یہ دریا دیا ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے ہائی کورٹ میں کوئی درخواست دی ہے کہ یہ matter کب تک resolve ہوگا اور اس کا کب تک ٹھیکہ ہوگا؟ یہ matter pending ہے تو اس کے سارے پیسے کدھر جا رہے ہیں؟ مجھے بتایا جائے کہ اس کیس کی pendency کب ختم ہوگی اور جو پیسے اکٹھے ہو رہے ہیں وہ کہاں جا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر کانکنی ومعدنیات!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ معزز ممبر کا فرمانا بالکل درست ہے کہ یہ پرانا سوال تھا اور اُس کے مطابق ہی جواب دیا گیا تھا لیکن میں اس کی latest update ابھی آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ اُس کے بعد بھی اگر آپ کی تسلی نہ ہوئی تو اس کو ہم مزید دیکھ لیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ عدالت میں کیس کا اس وقت کیا status ہے۔ میں نے محکمہ سے کہہ دیا ہے جونہی اس کیس کے status کا پتا چلے گا وہ بھی میں آپ کے گوش گزار کر دوں گا۔ 2018-19, 2019-2020 اور 2020-21 کے latest ٹھیکہ جات ہو چکے ہیں، کتنی رقم میں ہوئے ہیں، کتنے وصول ہوئے ہیں اور یہ ٹھیکہ جات کن لوگوں نے لئے ہیں وہ ساری معلومات میں آپ کو فراہم کر دوں گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! وزیر موصوف اپنے دیئے ہوئے جواب سے contradict کر رہے ہیں۔ وزیر موصوف مجھے صرف یہ بتا دیں کہ جو پیسے اکٹھے ہوئے ہیں وہ کہاں گئے اور وزیر موصوف آپ کے توسط سے میرے ساتھ share ضرور کر دیں کیونکہ اس ہاؤس میں جو بھی سوال کیا جاتا ہے اُس کا جواب کبھی نہیں آیا۔ میں جناب محمد بشارت راجہ صاحب کی اس بات کو own کرتا ہوں کہ اگر وہ کہہ رہے ہیں تو I am looking forward. کہ کتنے پیسے جمع ہوئے ہیں، یہ پیسے کہاں خرچ ہوئے ہیں اور کتنے ملازمین ہیں؟

جناب چیئرمین: آج متعلقہ محکمہ کے منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا راجہ صاحب جواب دے رہے ہیں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ نے جو litigation کے بارے میں پوچھا تھا کہ جو معاملہ اس وقت ہائی کورٹ میں pending ہے اس کا status کیا ہے؟ آپ کے ضمنی سوال کے جواب میں department نے اس معاملہ کو refer back/ remand to Deputy Director, Mines and Minerals, Lahore Zone کر دیا گیا ہے اور اس کے بعد ہی عدالت کی direction کے مطابق نیلامی کی گئی ہے جس کی تفصیل میں ابھی آپ کو بتا رہا ہوں۔ Thank you

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے وہ اسے پیش کریں۔ جی، محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2361 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

Lime Stone لیز پر دینے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*2361: **محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) Lime Stone لیز پر دینے کا کیا طریق کار ہے پالیسی وضع کریں کیا ہر لیز کے ساتھ Crushing Plant لگانا Mandatory ہے؟

(ب) ایک سال میں کتنے پہاڑوں کی لیز الاٹ کی جا سکتی ہے؟

(ج) زرعی زمین کے نزدیک پتھر کی لیز دینے پر حکومت کی پالیسی کیا ہے اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) سمال سکیل مائننگ کے تحت لائم سٹون کے پٹہ جات مروجہ پنجاب معدنی مراعاتی قوانین 2002 کے تحت بعد از مشتری بذریعہ اخبار اشتہار نیلام عام پانچ سال کے لئے (ناقابل تجدید) پالیسی کے تحت عطا کئے جاتے ہیں۔ لائم سٹون لیز کے لئے Crushing Plant لگانا Mandatory نہ ہے۔ جبکہ صنعتی مقاصد جیسا کہ سیمنٹ کے لئے لائم سٹون کے پٹہ جات لمبی مدت کے لئے (قابل تجدید) لارج سکیل مائننگ کے تحت عطا کئے جاتے ہیں۔

(ب) ضلعی دفاتر، چکوال، جہلم، راولپنڈی، اٹک، میانوالی، خوشاب اور ڈی جی خان میں لائم سٹون کے وافر ذخائر پائے جاتے ہیں اور لائم سٹون کے ذخائر کو مد نظر رکھتے ہوئے سمال سکیل مائننگ کے تحت بلاکس بنا کر عرصہ پانچ سال کے لئے نیلام عام کئے جاتے ہیں لائم سٹون کے سمال سکیل مائننگ کے تحت عطا شدہ پٹہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زرعی زمین کے نزدیک اگر لائم سٹون کے ذخائر موجود ہوں تو محکمہ ہذا محکمہ جنگلات اور محکمہ ماحولیات کی شرائط و پالیسی کو مد نظر رکھتے ہوئے پٹہ جات عطا کئے جاتے ہیں اور اگر لائم سٹون کا کوئی بلاک پرائیویٹ اراضی پر بنایا گیا ہو تو لیز ہولڈر مالک اراضی کو مالکانہ (Surface Rent) باہمی رضامندی سے دینے کا پابند ہوتا ہے۔ اگر باہمی تصفیہ

نہ ہو تو زیر قاعدہ 73،A143 پنجاب معدنی مراعاتی قوانین،2002 کے تحت لائسنسنگ اتھارٹی کے ذریعے فیصلہ کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میرا پہلا Supplementary Question جز (الف) سے ہے مجھے بتایا جائے کہ cement plants کے لئے lime stone areas لیز پر دیئے جاتے ہیں ان کی maximum مدت کیا ہے؟ cement plants کے لئے کتنا area ہوتا ہے جو لیز پر allot کیا جاتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): ہم نے cement plants کے لئے تقریباً 17 کے قریب رقبہ جات مختص کئے ہیں اوران تمام کی تفصیل میں ابھی محترمہ کو دے دیتا ہوں۔ ان سب کی تفصیل میرے پاس موجود ہیں میں ابھی آپ کو کاپی دے دیتا ہوں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میرا جز(ب) سے Supplementary Question ہے کہ اس میں limestone کے areas جو پانچ سال کے لئے lease کئے جاتے ہیں اس میں ہمارا کوئی maximum نمبر ہے کہ ایک سال میں ہم نے اتنے areas کو lease out کرنا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): میرے خیال میں جو سیمنٹ فیکٹریز کے لئے areas ہیں وہ پانچ سال کے لئے lease out کئے جاتے ہیں اور انہوں نے اس کو پانچ سال میں ہی مکمل کرنا ہوتا ہے۔ ان کو targets ضرور دیئے جاتے ہیں کہ ایک سال میں انہوں نے کیا کام کرنا ہے اور اس وقت تک جو ہم نے area دیا ہے وہ government کے طے شدہ شرائط کے مطابق کام کر رہے ہیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میں پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جو ہم generally عام لوگوں کو limestone lease out کرتے ہیں اس کے لئے کوئی limit ہے جیسے ابھی میرے پاس جو لسٹ دی گئی ہے اس میں تقریباً 150 کے قریب limestones and sandstones کے

areas دیئے گئے ہیں تو کیا محکمہ معدنیات کا کوئی maximum نمبر ہے کہ اس سے زیادہ ایک سال میں ہم areas lease out نہیں کر سکتے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی، کوئی maximum نمبر نہیں ہے اس میں دو چیزیں ہیں، ایک تو سیمنٹ فیکٹریز کے لئے ہے اس کی شرائط اور قواعد وضوابط علیحدہ ہیں اور دوسرا جو individuals کو چھوٹے ٹھیکہ جات دیئے جاتے ہیں ان کی terms and conditions علیحدہ علیحدہ ہیں وہ باقاعدہ نیلامی سے پہلے مشتہر کی جاتی ہیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! میرا ایک Supplementary Question ہے۔ میری ایک چھوٹی سی suggestion ہے کہ میرا حلقہ ضلع چکوال ہے وہاں پر بھی یہ limestones and sandstones کی leasing کا بہت زیادہ کام ہوتا ہے۔ میری متعلقہ محکمہ کو ایک تجویز ہے کہ ہمیں ایک study کرنی چاہئے کہ ہمارے پاس کتنے maximum limestones and sandstones کے ذخائر موجود ہیں and where we stand after 20 years ہو سکتا ہے کہ ہم اکٹھے سارے areas lease out کر رہے ہیں اور بیس سال کے بعد شاید ہمارے پاس کوئی ذخیرہ ہی موجود نہ ہو اور اس حساب سے ہمیں تھوڑا سا study کر کے اس کے مطابق اپنے ذخیرے کو utilize کرنا چاہئے۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! محترمہ کی جو تجویز ہے وہ بلکل ٹھیک ہے ہمیں government level اور بالخصوص departmental level پر یہ کام کرنے چاہئیں۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت محکمہ کی جو mineral policy پر کام ہو رہا ہے انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد mineral policy دی جائے گی۔ جس میں یہ ساری چیزیں ہوں گی کہ ہماری capacity کتنی ہے اور اس capacity کو ہم کتنا utilize کر سکتے ہیں ان تمام چیزوں کا mineral policy میں ان کا ذکر کیا گیا ہے انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد وہ پالیسی آ جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے وہ اسے پیش کریں۔ جی، محترمہ!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2748 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کان کنی سے وابستہ مزدوروں کی فلاح کے لئے
حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2748: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر کانکنی ومعدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

حکومت کانکنی سے وابستہ مزدوروں کی فلاح کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور ایکسائز ڈیوٹی آن منرلز (لیبر ویلفیئر ایکٹ) 1967 پر کس حد تک عمل کیا جا رہا ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب عمار یاسر):

پنجاب میں مائینگ انڈسٹری سے منسلک کان کنوں کی فلاح و بہود کے لئے حکومت پنجاب بذریعہ مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن مندرجہ ذیل اقدامات اٹھا رہی ہے۔

چوآسیدان شاہ اور خوشاب ہسپتال کی جدید بنیادوں پر از سر نو تزئین وآرائش کی جا رہی ہیں۔

10 بیڈز پر مشتمل ایک عدد ہسپتال مکڑوال، ضلع میانوالی میں تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

ٹرائبل ایریا، تحصیل کوہ سلیمان، ضلع ڈیرہ غازی خان میں مزدوروں کی صحت کے لئے 3 ڈسپنسریاں قائم کی جا رہی ہے۔

مائینگ ایریا کے وسط میں ایک عدد 50 بیڈز پر مشتمل ہسپتال بنانے کے لئے فزیبلٹی رپورٹ پر کام شروع ہو چکا ہے۔

۔ مائنز حادثات کے ایمرجنسی مریضوں کے لئے پرائیویٹ ہسپتال پینل پر لئے جا رہے ہیں۔

۔ کٹھ مصرال ضلع خوشاب میں کان کنوں کی بچیوں کے لئے ایک گرلز ہائی سکول کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔

- مزدوروں کی رہائش کے لئے پنجاب کے مختلف اضلاع میں ہاؤسنگ کالونیاں بنائی جارہی ہیں۔ جس میں پہلے فیز میں 30 گھروں پر مشتمل ہاؤسنگ کالونی پدھراڑ میں 235 ملین کی رقم سے منظور کی گئی ہے۔ جس کی بنیاد جلد رکھی جائے گی۔ دوسرے فیز میں اٹک، راولپنڈی، جہلم، چکوال، میانوالی، خوشاب، سرگودھا اور ڈیرہ غازی خان میں لیبر کالونیاں بنائی جائیں گی جس کے لئے جگہ حاصل کی جارہی ہے۔
- کان کنوں کی رہائش کے لئے ان کے کام کی جگہ پر لیبر بیرکس کا قیام میچنگ گرانٹ سے عمل میں لایا جارہا ہے۔
- کان کنوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے بستی ڈاہر، تحصیل کوہ سلیمان، ضلع ڈیرہ غازی خان کے مقام پر فلٹریشن پلانٹ نصب کیا جارہا ہے۔

حکومت پنجاب ایکسائز ڈیوٹی آن منرلز (لیبر ویلفیئر ایکٹ) 1967 پر من وعن عمل کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! پہلے تو انتہائی افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑرہا ہے کہ اس حکومت کو تقریباً تین سال ہو گئے ہیں اور جب بھی میں نے کسی بھی department میں کوئی بھی سوال کیا ہے تو اس کا ہمیشہ مجھے ایک ہی جواب ملا ہے کہ منصوبے پر کام جاری ہے کبھی مجھے یہ سننے میں نہیں آیا کہ یہ منصوبہ جو ہے اس کی inauguration اگلے ہفتے میں ہے یا کل ہو گی جو بھی inauguration ہوئی وہ ہماری پرانی تختیوں پر ہی ہوتی جارہی ہے لیکن کبھی بھی مجھے یہ سننے کو نہیں ملا کہ کوئی نیا منصوبہ پایہ تکمیل پر پہنچ چکا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 10 بیڈز پر مشتمل ایک عدد ہسپتال مکروال ضلع میانوالی میں تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اس ہسپتال کی تعمیر کب شروع ہوئی، اب تک کتنی مدت گزر چکی ہے اور ہسپتال پر اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ fresh question بنتا ہے کہ ایک ہسپتال کب شروع ہوا، کتنا مکمل ہوا، کتنی رقم خرچ ہوئی، کتنی

بقایا ہے، کب تک ہو گا؟ یہ ایک specific سوال ہے جو کہ آپ نے ابھی کیا ہے اس کا specific جواب میں آپ کو دے رہا ہوں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ہسپتال تکمیل کہ آخری مراحل میں ہے تو جب کوئی چیز تکمیل کے آخری مراحل میں ہوتی ہے تو اس کی obviously ساری چیزیں پاس ہوتی ہیں کہ اس پر کیا لاگت آئی، یہ کب مکمل ہو گا؟ یہ ساری information جو ہے وہ کب تک ملے گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): اگر آپ نے سوال میں یہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور اس کا جواب دیتا لیکن جب تکمیل کے آخری مراحل کا ذکر کیا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ its near completion اور جو منصوبے ہمارے near completion ہوں ہماری کوشش یہ ہو گی کہ اس مالی سال میں ان کو مکمل کیا جائے۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے وہ اسے پیش کریں۔ جی، محترمہ!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئر مین! میں اب کیا سوال کروں سوال تو بہت آسان سا تھا لیکن جواب جو ہے وہ بڑا گھما پھرا کر دیا گیا۔

جناب چیئر مین: آپ اپنا سوال نمبر بتا دیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: میرا سوال نمبر 2756 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حکومت پنجاب کا معدنیات نکالنے سے متعلقہ تفصیلات

*2756: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا حکومت نے صوبہ بھر میں معدنیات نکالنے کے لئے کوئی سروے کروایا ہے تو اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) صوبہ بھر میں زیر زمین کونسی مشہور دھاتیں پائی جاتی ہیں، ان کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) پنجاب میں زیادہ تر پائی جانے والی معدنیات میں نمک، چونے کا پتھر، کوئلہ، جپسم، فائر کلے، سیلیکا سینڈ، ڈولومائیٹ، خام لوہا (تہہ دار)، خام لوہا (آتش فشانی)، باکسائیٹ، بینٹو نائیٹ، سینڈ سٹون، فُلرز ارتھ اور عام ریت و گریول / پتھر وغیرہ شامل ہیں۔

عام ریت و گریول / پتھر اور سینڈ سٹون وغیرہ ادنیٰ معدنیات کہلاتی ہیں جو کہ سطح زمین پر دستیاب ہیں۔ جن کا باقاعدہ سروے کر کے نقشہ جات تیار کئے جاتے ہیں اور معدن کی کوالٹی، مارکیٹ اور رسد طلب کی بنیاد پر ہر رقبہ کی ریزرو پرائس مقرر کی جاتی ہے اور حسبِ قواعد پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے تحت شفاف طریقہ سے نیلام عام میں حاصل ہونے والی سب سے زیادہ بولی کے مطابق پٹہ جات عرصہ دو (2) سال کے لئے عطا کئے جاتے ہیں۔

جب کہ پنجاب میں پائی جانے والی دوسری مذکورہ بالا معدنیات مختلف پہاڑی علاقہ جات میں پائی جاتی ہیں جن کی بابت جیالوجیکل سائنسز، سروے اور سٹڈیز کا ہمہ وقت جائزہ لیا جاتا ہے۔ جو کہ ان معدنیات کی موجودگی کی بابت ابتدائی معلومات مہیا ہونے کا مروجہ طریق کار ہے۔ ان معلومات کی بنیاد پر مذکورہ معدنیات کے پٹہ جات حسبِ قواعد مذکورہ بالا عطا کئے جاتے ہیں۔ ان قوانین کی روشنی میں معدنیات کی عملی تلاش اور ترقی کا کام پرائیویٹ سیکٹر / پٹہ داران کے ذریعے کی جاتی ہے۔ تاہم ایسے علاقہ جات جہاں پر پرائیویٹ سیکٹر سرمایہ کاری کرنے کا خطرہ مول نہیں لیتا وہاں پر حکومتی سطح پر سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مختص کردہ فنڈز کی مدد سے معدنیات کی تلاش کی سکیمیں بنائی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں سال 2003 سے 2017 تک درج ذیل سروے مکمل کئے گئے ہیں۔

(i) کوئلہ کی تلاش نزد کلر کہار، وسنال، میانی علاقہ جات وغیرہ ضلع چکوال

(ii) کوئلہ کی تلاش نزد پدھراڑ، لافی علاقہ جات وغیرہ ضلع خوشاب

(iii) کوئلہ کی تلاش نزد نوشہرہ، مردوال، اُوچھالی علاقہ جات وغیرہ ضلع خوشاب

(iv) کوئلہ کے ذخائر بمقام سالٹ رینج کا تخمینہ

(v) جیو فزیکل سروے بمقام چنیوٹ، سرگودھا، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب، حافظ آباد، لاہور، قصور برائے خام لوہا (آتش فشانی) و دیگر دھاتی معدنیات جب

کہ درج ذیل سروے کا آغاز سالانہ ترقیاتی پروگرام 2019 تا 2021 میں شامل ہے:

(vi) پلیسر گولڈ کے ممکنہ ذخائر کی موجودگی ازاں دریائے سندھ بمقام غازی تا اٹک خورد

(vii) صنعتی و دیگر معدنیات کے ممکنہ ذخائر کی موجودگی بمقام کوہِ سلیمان، ضلع ڈیرہ غازی خان وراجن پور۔

(ب) صوبہ پنجاب میں زیادہ تر خام لوہا (تہہ دار) بطور دھاتی معدن ضلع میانوالی اور ڈیرہ غازی خان میں پایا جاتا ہے۔ جس کی نکاسی کے لئے پنجاب معدنی مراعاتی قوانین بذریعہ 2002 کے تحت پٹاجات عطا شدہ ہیں جن سے خام لوہے کی نکاسی کا عمل جاری ہے اور اس کا استعمال سیمنٹ کی پیداوار میں استعمال میں لایا جارہا ہے۔

جبکہ خام لوہا (آتش فشانی) بطور دھاتی معدن کی موجودگی بمقام چنیوٹ / سرگودھا کی تصدیق بذریعہ بین الاقوامی معیار کے جیالوجیکل، جیوفزیکل سروے، ڈرلنگ اور تجزیہ لیبارٹریز سے ہوئی ہے۔اس دھاتی معدن / خام لوہا (آتش فشانی) کے ساتھ تانبے اور سونے کے آثار بھی موجود ہیں۔ جن کی مقدار اور معیار کے بارے میں حتمی رپورٹ آنا باقی ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! سوال بہت مختصر سا تھا مگر اس کا جواب بہت گھما پھرا کر دیا گیا لیکن proper جواب تو پھر بھی نہیں آیا سوال یہ ہے کیا حکومت نے صوبہ بھر میں معدنیات نکالنے کے لئے کوئی سروے کروایا ہے اور کیا پلیسر گولڈ کے کچھ دریافت ہوئے ہیں کہ نہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): آپ ذرا غور سے محترمہ کا سوال بھی دیکھ لیں اور اس کا جواب جو میں نے detail سے دیا ہے میں اس کو دوبارہ پڑھ دیتا ہوں تاکہ ان کی تسلی ہوجائے۔پنجاب میں زیادہ تر پائی جانے والی معدنیات میں نمک،جونے کا پتھر ،کوئلہ،جپسم،فائر کلے،سلیکا سینڈ،ڈولومائیٹ،خام لوہا (تہہدار)،خام لوہا (آتش فشانی)، بکسائیٹ،بینٹونائیٹ،سینڈ سٹون،فلوزار تھا اور عام ریت و گریول / پتھر وغیرہ شامل ہیں۔عام ریت و گریول / پتھر اور سینڈ سٹون وغیرہ ادنیٰ معدنیات کہلاتی ہیں جو کہ سطح زمین پر دستیاب ہیں۔یہ ساری

detail دی ہوئی ہے اگر آپ جواب پہلے سے پڑھ لیں تو میرے خیال میں جو سوال آپ نے کیا ہوا ہے اس کے مطابق آپ کی تسلی ہو جائے گی۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب چیئرمین! کیا پلیسر گولڈ کے کوئی ذخائر دریافت ہوئے ہیں کہ نہیں، اس کا جواب آپ مجھے دے دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جب وہاں پر کام ہو رہا ہے تو ظاہری بات ہے وہاں ذخائر ہوں گے جب ہمیں وہاں ثابت ہو گیا تو انشاء اللہ آپ کو آگاہ کر دیں گے لیکن جواب میں ہم نے آپ کو بتایا ہے کہ جہاں جہاں ہم کام کر رہے ہیں وہ باقاعدہ طور پر میں نے تفصیل کے ساتھ بتایا ہے لیکن problem یہ ہے کہ آپ نے جواب پڑھا نہیں ہے ابھی آپ پڑھ رہی ہیں آپ ایک دفعہ غور سے پڑھ لیں تو آپ کی تسلی ہو جائے گی۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جو آپ کہہ رہے ہیں ٹھیک ہی ہو گا۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! محکمہ معدنیات کے سوالات کے جوابات دے رہے ہیں۔ وزیر معدنیات موجود نہیں ہے لہذا بقیہ سوالات کو pending کیا جاتا ہے جب وہ موجود ہوں گے تو خود جواب دیں گے---

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں معدنیات کے ذخائر اور ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

93: چودھری اشرف علی: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں کون کون سی معدنیات کن کن مقامات سے نکالی جا رہی ہیں؟

(ب) صوبہ میں سال 17-2016 اور سال 18-2017 کے دوران کن کن افراد یا کمپنیوں کو ادنیٰ معدنیات کے پٹہ جات، سمال سکیل کے تحت اعلیٰ معدنیات کے پٹہ جات اور لارج سکیل کے تحت اعلیٰ معدنیات کے پٹہ جات دیئے گئے اور مذکورہ سالوں میں کتنی آمدن حاصل ہوئی؟

(ج) حکومت ان معدنیات سے آمدن کو بڑھانے اور نئے ذخائر دریافت کرنے کے لئے کون سے اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) صوبہ پنجاب میں مختلف اقسام کی معدنیات پائی جاتی ہیں جن میں چکنی مٹی، باکسائٹ، بنٹونائٹ، چائنہ کلے، کول، فائر کلے، فلر زار تھ، جپسم، آئرن، لیٹریٹ، لائم سٹون، راک سالٹ، سلیکا سینڈ اور اوکر کے ذخائر ضلع اٹک، چکوال، راولپنڈی، جہلم، خوشاب، میانوالی، سرگودھا اور ڈی جی خان میں پائے جاتے ہیں جبکہ صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ادنیٰ معدنیات میں ریت / گھسر، سینڈ سٹون، سینڈ گریول اور گریول نکالی جا رہی ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب میں سال 17-2016 اور سال 18-2017 میں ادنیٰ معدنیات کے تحت مختلف افراد / کمپنیوں کو پٹہ جات بذریعہ نیلام عام عطا کئے گئے جبکہ سمال اور لارج سکیل کے تحت اعلیٰ معدنیات کے پٹہ جات مختلف افراد / کمپنیوں کو عطا کئے گئے جن کی تفصیل ضمیمہ "الف، ب، ج" تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ سالوں میں ادنیٰ معدنیات سمال اور لارج سکیل کی مد میں درج ذیل آمدن ہوئی۔

نمبر شمار	سال 17-2016 (روپوں میں)	سال 18-2017 (روپوں میں)
1- ادنیٰ معدنیات	3,29,20,18,098	5,61,30,25,707
2- سمال سکیل	1,031,601,094,00	1,743,960,690,00
3- لارج سکیل	1,719,581,513	1,736,163,352

(ج) حکومت پنجاب سمال سکیل معدنیات کی آمدن کو بڑھانے کے لئے surface/underground proved معدنیات بذریعہ نیلام عام الاٹ کر رہی ہے۔ ان پٹہ جات کی نیلامی سے حکومت کی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ مزید یہ کہ کوئلہ اور لائم سٹون کے رائلٹی ریٹس بڑھانے کے لئے بھی حکومت کو تجویز دی جا رہی ہے جبکہ ادنیٰ معدنیات کے ذخائر سطح زمین پر موجود ہوتے ہیں اور انہیں دریافت کرنے کی ضرورت نہ ہوتی ہے۔ ادنیٰ معدنیات کی آمدن بڑھانے کے لئے قوانین میں تبدیلی لائی گئی ہے جس

سے آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ تاہم معدنیات کی آمدن میں اضافے کا زیادہ دارومدار صوبہ میں ہونے والے ترقیاتی کاموں اور CPEC کے کام کی رفتار پر ہے۔

چنیوٹ میں دریافت ہونے والے مختلف معدنیات کے ذخائر کی تلاش اور ٹھیکہ جات سے متعلقہ تفصیلات

94: چودھری اشرف علی: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ میں دریافت ہونیوالے مختلف معدنیات کے ذخائر کی بین الاقوامی معیار کے مطابق تلاش، ان ذخائر کی مقدار اور دیگر تفصیلات کے لئے ٹھیکہ عوامی جمہوریہ چین کی کمپنی میٹلر جیکل کارپوریشن آف چائنا (MCC) کو 2014 میں دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تلاش کا یہ کام اکتوبر 2015 تک مکمل ہونا تھا اور فروری 2016 تک رپورٹ آنی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 18000 مربع کلومیٹر پر محیط رقبہ جو کہ سرگودھا، چنیوٹ، فیصل آباد، ننکانہ صاحب، شیخوپورہ، لاہور اور قصور کے اضلاع میں واقع ہے کے جیوفزیکل سروسز Geophysical Services کا ٹھیکہ مئی 2013 میں جیوکوجیکل سروے آف پاکستان (GSP) کو دیا گیا تھا؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک کی تلاش کے نتیجہ میں کون کون سی معدنیات اور دھاتیں کتنی کتنی مقدار میں دریافت ہوئی ہیں مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) درست ہے اپریل 2014 میں پی ایم سی نے بین الاقوامی چائنہ میٹلر جیکل کارپوریشن (ایم سی سی) کو چنیوٹ رجوعہ میں لوہے اور متعلقہ منسلک معدنیات کے وسائل کے تخمینہ لاگت کے لئے کنٹریکٹر منتخب کیا۔

(ب) درست ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ 18000 مربع کلومیٹر پر محیط رقبہ جو کہ سرگودھا، چنیوٹ، فیصل آباد، ننکانہ صاحب، شیخوپورہ، لاہور اور قصور کے اضلاع میں واقع ہے کے جیو

فزیکل سروسز کا ٹھیکہ مئی 2013 میں ڈائریکٹر جنرل شعبہ کان کنی اور معدنیات نے جیو لوجیکل سروے آف پاکستان کو دیا تھا۔

(د) اب تک کی تلاش کے نتیجے میں چنیوٹ اور رجوہ پراجیکٹ پر کینڈین کمپنی BAW کی جانب سے ایک آزاد QP کی حیثیت سے بین الاقوامیعار کی رپورٹ (N143-101) کے مطابق تقریباً 149 ملین ٹن کے ذخائر دریافت ہونے ہیں جن کے وسائل کا تخمینہ 4-5 بلین امریکی ڈالر کا ہے۔

مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال پی پی۔79 سرگودھا سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

497: رانا منور حسین: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چک نمبر 119 جنوبی سرگودھا میں مائنز لیبر کے ہسپتال کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال چک نمبر 119 جنوبی پی پی 79 ضلع سرگودھا میں کتنا سٹاف بھرتی کیا گیا ہے، کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ہسپتال میں موجود تمام شعبہ ہائے پوری طرح کام کر رہے ہیں؟

(ج) ہسپتال میں مائنز اینڈ منرلز کے مزدوروں کے ساتھ ساتھ عام لوگوں کو بھی ادویات کی فراہمی اور چیک اپ کی سہولت، مریضوں کے داخلہ کی سہولت اور مزدوروں کے گائنی وارڈ بنانے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال چک نمبر 119 جنوبی، تحصیل سلانوالی میں 20 کنال رقبے پر واقع ہے۔ یہ 10 بیڈ کا ہسپتال 16-2015 میں آپریشنل ہوا۔ یہ ہسپتال اس علاقے میں کام کرنے والے مائن مزدوروں اور اُن کی فیملی کو صحت کی مفت سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ب) اس ہسپتال میں 25 عدد سٹاف بھرتی کیا گیا ہے۔ 6 اسامیاں خالی ہیں اور اس ہسپتال میں موجود شعبہ جات آوٹ ڈور، ان ڈور، 24 گھنٹے ایمرجنسی، الٹراساونڈ، لیبارٹری ٹیسٹ، ایکسرے، ای سی جی اور ایمبولینس سروس پوری طرح کام کر رہے ہیں۔

(ج) اس ہسپتال میں مائن مزدورں کے علاوہ عام لوگوں کو ایمر جنسی کی صورت میں طبی امداد مہیا کی جاتی ہے۔اس ہسپتال میں گائنی کی سہولت بھی میسر ہے۔

پنجاب مائنز ویلفیئر بورڈ کی کارکردگی اوراسکے ممبران کے تعین سے متعلقہ تفصیلات

760: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیاوزیر کانکنی ومعدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا صوبہ بھر میں مائنز ویلفیئر بورڈ موجود ہے اگر ہے تو اس کی کارکردگی کیا ہے تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مائنز ویلفیئر بورڈ کے ممبران کا تعین کرنے کا کیا طریق کار ہے اور کیا اس بورڈ میں مزدوروں کے نمائندے بھی شامل ہیں؟

(ج) مائنز ویلفیئر بورڈ کے ایک سال میں کتنے اجلاس کا انعقاد ضروری ہے حالیہ اجلاس میں اس بورڈ کے فیصلوں اور اقدامات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب عمار یاسر):

(الف) جی ہاں! صوبہ پنجاب میں ایکسائز ڈیوٹی آن منرلز (لیبر ویلفیئر) ایکٹ 1967 کی دفعہ 8 اور ایکسائز ڈیوٹی آن منرلز (لیبر ویلفیئر) (پنجاب) قواعد 1971 کے قائدہ نمبر ۳ کے تحت مائنز ویلفیئر بورڈ موجود ہے۔اب تک بورڈ کے 47 اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔جن میں 112 منصوبے کان کنوں کی فلاح کے لئے منظور کئے گئے۔جن میں صاف پانی کی سکیمیں، ہسپتال وڈسپنسری کے قیام، مزدوروں کی رہائشی سکیمیں، مزدوروں کے لئے تفریحی ہال کا قیام شامل ہیں۔

(ب) ایکسائز ڈیوٹی آن منرلز (لیبر ویلفیئر) (پنجاب) رولز 1971 کے قاعدہ ۳ کے تحت سہ فریقی بورڈ کی تشکیل اور اس کے ممبران کے تعین کا طریق کار اس طرح ہوتا ہے۔

(1) مندرجہ ذیل چار ممبران حکومت پنجاب کی نمائندگی کرتے ہیں:

1۔ سیکرٹری مائنز اینڈ منرلز چیئرمین

2۔ مائنز لیبر ویلفیئر کمشنر وائس چیئرمین

3۔ چیف انسپکٹر آف مائنز ممبر

4۔فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نامزد کردہ نمائندہ

ممبر

(2) چار ممبران لیز مالکان کی نمائندگی کرتے ہیں(جن میں ایک خاتون بھی شامل ہوتی ہے ممبر کی نامزدگی حکومت پنجاب کرتی ہے)

(3) چار ممبران کانکنوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔(جن میں ایک خاتون بھی شامل ہوتی ہے ممبر کی نامزدگی حکومت پنجاب کرتی ہے)

(ج) ایکسائز ڈیوٹی آن منرلز(لیبر ویلفیئر) (پنجاب) قواعد 1971 میں اس بات کا تعین نہیں ہے کہ سال میں اس بورڈ کے کتنے اجلاس منعقد کئے جانے چاہئیں۔البتہ سال19-2018 میں3 اجلاس منعقد ہوئے جبکہ آخری اجلاس مورخہ 11.07.2019 کو ہوا اور اس میں مزدوروں کی فلاح کے لئے جو فیصلے کئے گئے ان کی تفصیل ضمیمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ علاؤالدین!

مانگامنڈی میں کھیتوں پر پراپرٹی ٹیکس ختم کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں ایک اہم مسئلہ کی جانب آپ کی اور ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آپ بھی سن کر حیران ہوں گے کہ لاہور کے قریب موضع جات میں ایک مانگامنڈی بھی ہے۔ یہ لاہور سے 30 کلومیٹر دور ہے۔ یہ دیہاتی علاقہ ہے جہاں سبزیاں کاشت ہوتی ہیں۔ یہ صرف مانگامنڈی کی بات نہیں ہے۔ میں ہاؤس میں alarming بات کر رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحبان اس کو دیکھیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ معلوم نہیں کس اتھارٹی نے اس کو اربن قرار دے کر پراپرٹی ٹیکس لگا دیا ہے۔ میں ابھی ثابت کر سکتا ہوں کہ وہاں پر کاشت ہو رہی ہے اور سبزیاں لگی ہوئی ہیں۔ لاء منسٹر صاحب کسی کو depute کر دیں میں اپنا آدمی بھیجتا ہوں جا کر ملاحظہ

کر لیں۔ اس کو اربن قرار دے کر اس پر پراپرٹی ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ وہاں کھیتوں پر پراپرٹی ٹیکس لگا دیا گیا ہے جبکہ پراپرٹی ٹیکس کی بنیاد یہ ہے کہ وہاں پر میونسپل کی پوری سہولیات فراہم کی جائیں اور وہاں پر سڑکیں ہونی چاہئیں۔ پہلے ہی زرعی ٹیکس اور land based tax آپ بھی دے رہے ہیں اور میں بھی دے رہا ہوں اور ہاؤس میں بے شمار ممبران دے رہے ہیں۔ وہاں پر پراپرٹی ٹیکس کے notices آئے ہیں، چالان آئے ہیں اور مجھے بھی آئے ہیں۔ میں حیران اس بات پر ہوں کہ ہم زمینداروں کے ساتھ یہ کیا کرنے لگے ہیں کہ کھیت جہاں سبزیاں اُگ رہی ہیں وہاں پر اپرٹی ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ آج آپ ایک کمیٹی بنائیں اور پھر مجھے بتائیں۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ double taxation نہیں ہو سکتی۔ یہاں پہلے ہی land based and agriculture based double taxation ہو رہی ہے۔ ہم سب زمیندار ٹیکس دے رہے ہیں۔ اب اس پر پراپرٹی ٹیکس آیا ہے تو میں حیران رہ گیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کھیت پر کیسے لگ سکتا ہے جہاں پر سبزیاں اور گنا لگا ہوا ہے۔ آپ اس پر ایک کمیٹی بنائیں اور گورنمنٹ سے جواب لیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ اگر میں ثابت نہیں کروں گا تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ ٹیکس کیسے لگا ہے؟ مجھے کوئی منسٹر بتا دے کہ یہ ٹیکس کیسے لگ سکتا ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! منسٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن تشریف نہیں رکھتے لیکن انہوں نے جو بات کی ہے قابل غور ہے۔ اس پر یہ تحریک التوائے کار پیش کر دیں تو اس پر ہاؤس میں بحث بھی ہو جائے گی۔ یہ جائز بات کر رہے ہیں لیکن اس کو طریق کار کے تحت کریں تاکہ ہمارے منسٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن یہاں آ کر اس کا جواب دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ میری بات سمجھ گئے ہیں۔ میں بھائی ظہیر الدین سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنی تحاریک التوائے کار ہیں جن کا جواب نہیں آیا۔ میں نے تو تحاریک التوائے کار دینی ہی بند کر دی ہیں کہ جس کا جواب آیا اور اس پر action ہوا۔ میں نے جو بات کہی ہے یہ alarming بات ہے۔ یہاں تحریک التوائے کار نہیں آتی اور نہ جواب آنا ہے۔ میری تحاریک التوائے کار پر تین تین سال سے جواب نہیں آیا۔ بھائی ظہیر الدین کیا بات

کر رہے ہیں؟ میں نے تو زمیندار کی بات کی ہے۔ زمیندار تو پہلے ہی مر چکا ہے اور آپ اس پر پراپرٹی ٹیکس لگا رہے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شیخ صاحب بجا فرما رہے ہیں۔ ہم ان کے مشکور ہیں یہ ہمیشہ صحیح بات کرتے ہیں۔ آپ کی تحاریک التوائے کار اگر جمع ہیں تو اسمبلی کا پانچ سال کا on going process ہے اس کے اندر ان شاء اللہ آ جائیں گی۔ یہاں سیکرٹری بھی تشریف رکھتے ہیں۔ میں یہاں آپ کی وساطت سے ان سے گزارش کروں گا کہ ان کی تحاریک لائی جائیں اور dispose of کرنے سے احتراز کیا جائے اور اس طرح نہ کیا جائے۔ یہ بجا فرما رہے ہیں کہ double taxation نہیں ہوتی لیکن اس معاملے کو فوری طور پر اسی طرح دیکھا جا سکتا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس معاملہ پر تحریک التوائے کار دے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! آپ جو فیصلہ کریں گے وہ مجھے منظور ہو گا۔ اب میں بھائی ظہیر الدین کو کیا کہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ "Don't tell your father how a baby comes in the world". یہ مجھے بتا رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں قطع کلامی کی معذرت چاہتا ہوں۔ اگر آج ہی شیخ صاحب تحریک التوائے کار دے دیں۔ آپ اس کو پرسوں out of turn لے لیں ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں چیلنج کرتا ہوں کہ پرسوں جواب نہیں آنا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ ابھی دے دیں تو ہم پرسوں جواب دیں گے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شیخ صاحب میرے لئے قابل احترام ہیں۔ آپ کا یہ فرمانا کہ میں ان منسٹرز کو چیلنج کرتا ہوں کہ ان کو کیا پتا ہے۔ یہ معاملہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا ہے۔ یہ ابھی تحریک التوائے کار دیں پرسوں اس پر بات کر لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں اگر precedent سے باہر بات کر رہا ہوں تو آپ مجھے باہر نکال دیں۔ میں ابھی خود چلا جاؤں گا۔ میں precedent پر بات کر رہا ہوں کہ بے شمار precedents ہیں کہ جہاں معزز ممبر نے alarming situation پر پوائنٹ آف آرڈر لیا۔ اب

یہ تو delaying tactics ہیں کہ اسمبلی کتنی چل رہی ہے۔ ہفتے میں دو دن اسمبلی چلتی ہے اور یہاں بیٹھنا پڑتا ہے۔ میری آٹھ آٹھ مہینے کی محنت اور dictation کا بیڑہ غرق کر کے lapse کر دیتے ہیں۔ آپ سوچ ہی نہیں سکتے کہ اس کے بعد کس طرح ان کو لایا جاتا ہے۔ پچھلے تین سال میں میرا جتنا اسمبلی بزنس ہے وہ سارا خراب ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کسی نے زیادتی کی rules ایسے ہیں۔ آج ہمارے بھائی لاء منسٹر صاحب نے جوابات ابھی کی ہے۔ یہ معاملہ عوام کے بہت خلاف ہے۔ آپ ابھی وہاں کسی کو بھیج دیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر میں پانچ منٹ میں ثابت نہ کروں کہ انہوں نے کھیتوں پر پراپرٹی ٹیکس لگادیا ہے۔ میں استعفیٰ دے دوں گا اور میں یہ تیسری دفعہ کہہ رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ شیخ صاحب اتنے سینئر سیاستدان ہو کر کہتے ہیں کہ ابھی کریں۔ یہ ابھی تب ہو گا جب متعلقہ منسٹر موجود ہوں گے۔ میں نے out of turn کی بات کی ہے کہ ہم اس کا جواب out of turn دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! وزیر قانون ہر فن مولا ہیں۔ انہوں نے آج بھی محکمہ معدنیات کے جوابات دیئے ہیں۔ یہ آب حیات ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ میری ذمہ داری ہے۔ اس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں اپنی ذمہ داری سے انحراف نہیں کر سکتا۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! یہ بھی لاء منسٹر صاحب کی ذمہ داری ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں نے کہا ہے کہ میں پرسوں اس کا جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں کسانوں سے ووٹ لے کر آیا ہوں اس لئے ان کی بات کر رہا ہوں۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ میں صحیح کہہ رہا ہوں۔ سقراط نے جیسے کہا تھا اسی طرح ہاؤس میں ایک بندہ بیٹھا ہے جو سب جانتا ہے۔ آپ اس پر دو منٹ میں فیصلہ کر سکتے ہیں۔ آپ نے تو مہربانی کر دی۔

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! ہاؤس کے معزز ممبران کے notice میں یہ بات آئی ہے کہ یہ ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے۔ اگر یہ اس بات پر notice نہیں لے سکتے تو پھر ہم کیا کہیں گے۔ انہوں نے جو بات کہی ہے فارسی میں تو نہیں کہی جو انہیں سمجھ نہ آئی ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایک سابق سپیکر اور انتہائی سینئر پارلیمنٹیرین یہاں پر کھڑے ہو کر اسی وقت اس چیز کا جواب مانگ رہے ہیں کہ جس کا یہاں پر منسٹر موجود نہیں ہے جبکہ حکومت کی طرف سے یہ undertaking آ رہی ہے کہ آپ ابھی لکھ کر دیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ پرسوں اس کا جواب دیں گے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ آپ جس بات پر کھڑے ہو جائیں اور اس پر اسی وقت جواب لیا جائے۔ آپ ہاؤس کو dictate نہیں کر سکتے۔ اس ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلنا ہے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! انہوں نے کوئی غلط مطالبہ نہیں کیا۔ انہوں نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ انہوں نے کوئی زیادتی کی بات نہیں کی وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے ظلم ہو رہا ہے اور آپ اس کا notice نہیں لے رہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! رانا اقبال اور شیخ علاؤالدین صاحب دونوں اراکین بڑے معزز ہیں۔ یہ بڑے سینئر سیاستدان ہیں۔ شیخ صاحب ہمیشہ constructive and positive بات کرتے رہے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ ایک مسئلہ انہوں نے point out کیا۔ اگر کوئی سوال اچانک آتا ہے تو اس مسئلے کا جواب ہمارے پاس یا لاء منسٹر صاحب کے پاس نہیں ہوتا ہے کیونکہ متعلقہ منسٹر یہاں پر نہیں ہیں، سیکرٹری نہیں ہے اور محکمہ نہیں ہے۔

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: جی، میاں محمود الرشید صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! میں صرف یہی request کر رہا تھا۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! آپ میری بات سنیں۔ آپ منسٹر صاحبان کے ساتھ direct ہو جاتے ہیں اور اُن کی بات کرتے ہیں۔ When you are addressing the Chair پھر Chair کی بات سنیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب وہ بات کرتے ہیں جس کا میں جواب نہیں مانگ رہا۔

جناب چیئرمین: آپ نے مجھ سے بات کرنی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں آپ سے ہی بات کر رہا تھا۔

جناب چیئرمین: آپ مجھ سے نہیں بلکہ direct اُن سے cross talk کر رہے تھے حالانکہ آپ بڑے سینئر پارلیمنٹرین ہیں۔ یہ بات اچھی نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: بات یہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! Listen to me آپ کا سوال اور complaint بھی آگئی ہے لیکن ہر کام کا ایک طریق کار ہوتا ہے۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ یہ آج ہی تحریری طور پر آگاہ کریں تو ہم آج ہی اُس کا جواب دیتے ہیں لیکن آپ کچھ کریں تو سہی کیونکہ ہوا میں تو جواب نہیں آئے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! مجھے آپ کی وساطت سے یہ جواب چاہیے۔

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ آج ہی لکھ کر دیں تو ہم آج ہی جواب دیں گے۔ اس کے علاوہ آپ کیا چاہتے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ میں آپ کو ثبوت دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! آپ لکھ کر اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروائیں کیونکہ زبانی کیا بات ہوگی؟

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں آپ کو ثبوت دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ آپ ماشاءاللہ سمجھدار آدمی ہیں۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرے حلقے کا بڑا اہم issue ہے۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! I have great respect for you اور آپ جو کہیں گے ہم آپ کے لئے کریں گے۔

وردن شہر کے ارد گرد علاقے کو دریا کے کٹاؤ سے محفوظ بنانے کے لئے فوری اقدامات کا مطالبہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میرے حلقے کا بڑا اہم issue ہے جس کے متعلق میں نے زیرو آر میں سوال جمع کروایا ہوا ہے لیکن ابھی یہ urgent ہے اس لئے میں آپ کی وساطت سے request کروں گا کہ 2018 میں دریا کا کٹاؤ میرے حلقے میں آنا شروع ہو گیا تھا جس کی وجہ سے روشن پور، گاگا اور کئی کے علاقے مشکلات میں آئے۔ اب زیادہ مسئلہ علاقہ وردن کا ہے کیونکہ وردن شہر کے ساتھ ساتھ علاقوں کی 24 ہزار آبادی ہے اور محکمہ کانکنی و معدنیات سے متعلق اس کا جواب بنتا ہے۔ میں اس کا نوٹیفکیشن بھی آپ کے ساتھ share کرتا ہوں جس پر proper theory بن کر سیکرٹری صاحب کے پاس آئی پھر چیف انجینئر کو بتایا گیا کہ یہ آبادی خطرات میں مبتلا ہے جس پر آج تک کسی قسم کا کوئی action نہ ہوا ہے۔ یہ وردن شہر کا مسئلہ بہت urgent ہے اس لئے میری آپ کے توسط سے request ہوگی کہ سارے documents with application اِن کو submit کر دیتا ہوں لہٰذا فوری طور پر اس پر action لیا جائے کیونکہ اگر دریا کا کٹاؤ وردن کے علاقوں تک پہنچ گیا تو بڑا نقصان ہو گا۔ میری آپ سے request ہو گی کہ اس پر ruling دے دی جائے تاکہ urgent basis اس پر کوئی action ہو سکے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ)**:** جناب چیئرمین! اس matter کو چیک کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! وہ آپ کی بات سے agree کر رہے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! آج میرا سوال تھا جسے آپ نے pending کر دیا ہے لیکن اس پر میری لاء منسٹر صاحب سے ایک گزارش ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! وہ pending ہو گیا ہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں سوال نہیں کر رہا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): میں عرض کر رہا ہوں کہ گورنمنٹ بزنس چل رہا ہے۔

رانا منور حسین: مجھے پتا ہے لیکن میں سوال نہیں کر رہا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): سوال pending ہو گیا ہے لیکن اگر یہ پھر سے take up کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! مجھے آپ نے اجازت دی ہے۔ میں عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ ڈسٹرکٹ سرگودھا سے معدنیات کی مد میں تقریباً 10۔ارب روپے سالانہ پنجاب حکومت کو income ہوتی ہے۔ وہاں پہاڑیاں کم ہو رہی ہیں کیونکہ زمین سے excavate کرکے پتھر کو نکالا جا رہا ہے۔ وہاں پر بہت سا seepage water اکٹھا ہو رہا ہے جس کو drain کرنے کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا جا رہا۔ میں نے متعدد بار منسٹر صاحب، سیکرٹری صاحب اور on the floor of the House یہ request کی ہے کہ polluted water کو drain کرنے کے لئے پورا انتظام کیا جائے جبکہ گورنمنٹ ابھی تک 10۔ارب روپے میں سے ایک روپیہ بھی مختص کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اب یہ پانی چھوٹی نہروں، راجباہوں اور بڑی نہروں میں ڈال کر لوگوں کی زمینیں خراب کر رہے ہیں جبکہ دوسری طرف سڑکیں اتنی بدحالی کا شکار ہیں کہ 16-2015 کے ADP کے جو mega projects approve تھے اُن تمام کو روک دیا گیا ہے اور 30 فیصد جو کام رکا ہوا ہے اس پر مہربانی کریں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ تحریک التوائے کار لے آئیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں تحریک التوائے کار جمع کروا دیتا ہوں لہٰذا آپ کل ہاؤس میں out of turn take up کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، میں کہہ رہا ہوں کہ آپ لے آئیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں لکھ کر لے آتا ہوں۔ شکریہ

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا لوٹا" کی نعرہ بازی)

جناب چیئرمین: Order in the House, please توجہ دلاؤ نوٹس جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ تمام ممبران تشریف رکھیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! آپ نے مجھے floor دیا ہے اور یہاں پر لوٹوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: محمد طاہر پرویز کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 742 ہے۔ جی، طاہر صاحب!

(اس دوران جناب ابو حفص محمد غیاث الدین پوائنٹ آف آرڈر کے لئے کھڑے رہے)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! آپ نے مجھے floor دیا ہوا ہے لہٰذا انہیں بٹھایا جائے کیونکہ ان کی حرکتیں ہی لوٹوں والی ہیں۔ (شور وغل)

جناب چیئرمین: جی، طاہر صاحب!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! آپ House in order کریں اور "لوٹے کو بٹھائیں"۔

جناب چیئرمین: معزز ممبران سے گزارش ہے کہ جمعہ کے دن فلسطین کے مسئلے پر بات ہونی تھی تو اس دن بھی معزز ممبران فلسطین کے پرچم لے کر آئے تھے اور نعرہ بازی ہوئی تھی تو یہ

ہاؤس ہے، آپ کی عزت بھی اسی سے ہے، ہماری عزت بھی اسی سے ہے اور اس honorable ہاؤس کی عزت بھی ہے .Don't make it a fish market نعرے نہ لگائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا" لوٹا" اور " لوٹے ٹھاہ" کی آوازیں)

جناب چیئرمین: جی، محمد طاہر پرویز!

فیصل آباد، تھانہ رضا آباد کی حدود میں 9 سالہ بچی سے زیادتی

جناب محمد طاہر پرویز: شکریہ، جناب چیئرمین! کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ رضا آباد فیصل آباد کی حدود میں 9 سالہ لڑکی" کومل" کے ساتھ مورخہ 17۔جنوری 2021 کو زیادتی کی گئی اور اس کو بے ہوشی کی حالت میں پھینک دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واقعہ کا مقدمہ درج ہونے کے باوجود کوئی ملزم ابھی تک گرفتار نہیں ہوا ہے جبکہ ملزمان مدعی کو مقدمہ کی پیروی کرنے پر قتل کی دھمکیاں دے رہے ہیں، کیا متعلقہ CPO اور SP نے اس بابت کوئی کارروائی کی ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ لاء منسٹر صاحب نے اس مقدمہ سے متعلق ایس پی صاحب اور ڈی ایس پی صاحب کے ساتھ اپنے دفتر میں میٹنگ کروائی تھی اور متعلقہ پولیس نے کہا تھا کہ ہم ایک مہینے کے اندر اندر ملزمان کو گرفتار کر لیں گے۔ اس کے بعد میں نے راجہ صاحب کو request کی تھی کہ اگر پولیس والے وقت مانگتے ہیں تو بالکل انہیں وقت دینا چاہئے۔ راجہ صاحب نے اس وقت ہاؤس سے اس معاملے کو pending کروایا تھا اور آج پھر یہ معاملہ ایجنڈے پر آ گیا ہے لیکن تاحال کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا۔ میری آپ کی وساطت سے راجہ صاحب کی خدمت میں گزارش ہو گی کیونکہ انہوں نے on the floor of the House

commitment کی تھی کہ پولیس ملزمان کو ایک ماہ کے اندر اندر گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جائے گی لیکن آج تک کی رپورٹ ہے کہ ابھی تک ملزمان گرفتار نہیں ہو سکے تو اس پر راجہ صاحب ہاؤس کو آگاہ کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! معزز ممبر کا یہ فرمانا بالکل درست ہے کہ اس سلسلے میں کوئی پیشرفت نہیں ہو سکی لیکن میں ایک چیز یہاں ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ اس حوالے سے متعلقہ پولیس اور تفتیشی افسران کے ساتھ ایک نہیں بلکہ دو دفعہ معزز ممبر کی موجودگی میں خود میں نے ذاتی طور پر میٹنگ بھی کی ہے مگر اس سلسلے میں مجھے یہ ماننا پڑتا ہے کہ تفتیش میں مزید کوئی پیشرفت نہیں ہوئی اور ملزمان گرفتار نہیں ہوئے۔ میں اب بھی معزز ممبر سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ان کے توسط سے ہمارا مدعی فریق سے بھی رابطہ ہوا تھا اور ان سے بات بھی ہوئی تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ملزمان کو ڈھونڈنا، trace کرنا اور ان کا چالان عدالت میں پیش کرنا متعلقہ پولیس کی ذمہ داری ہے تاہم بدقسمتی سے اس میں ہمیں ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین! اجلاس کے بعد میں معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں کیونکہ متعلقہ پولیس افسران بھی آئے ہوئے ہیں اور آئندہ تفتیش کا جو بھی لائحہ عمل معزز ممبر طے کریں گے ہم وہ اختیار کرنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہمارا اور آپ کا مقصد یہی ہے کہ جس خاندان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے انہیں انصاف دلایا جائے، ملزمان کو trace کر کے ان کو سزا دلوانی چاہئے تو انشاءاللہ تعالیٰ ہم ملزمان کو گرفتار کریں گے۔ میں پھر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی ego کا سوال نہیں ہے اور میں خود تسلیم کرتا ہوں کہ اس معاملے میں کوئی پیشرفت نہیں ہوئی لیکن معزز ممبر کی مشاورت سے میں آگے چلنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر یہ چاہتے ہیں تو خود اس تفتیش کو oversee کریں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اس خاندان کو انصاف ملنا چاہئے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گا کہ فرانزک سائنس لیبارٹری میں results کے لئے ہم نے کچھ مواد بھیجا ہوا تھا تو آج ہی میں نے

متعلقہ پولیس افسران کو کہا ہے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھی کہا ہے کہ وہاں سے جلد از جلد reports منگوائیں تاکہ کوئی پیشرفت ہو سکے لیکن میں پھر ایک دفعہ اس بات کے لئے معذرت بھی چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی اور یقین دلاتا ہوں کہ معزز ممبر کی مشاورت سے ہم انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ کالائحہ عمل طے کریں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں راجہ صاحب کا شکر گزار ہوں کہ اس case کو انہوں نے priority پر رکھا اور اپنے وعدے کے مطابق اس کو آج دوبارہ ایجنڈے پر لائے جس پر میں ایک بار پھر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب کوئی time frame دے دیں کہ کب تک اس case کو حل کر لیا جائے گا کیونکہ یہ معاملہ اپنی نوعیت کا فیصل آباد کی تاریخ کا بہت بڑا case ہے۔ میری صرف یہ humble request ہوگی کیونکہ آپ پہلے بھی تعاون کر رہے ہیں جس کا مجھے بڑا regard ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے یہ گزارش کرنی ہے کہ لاء منسٹر صاحب یہاں پر ensure کر دیں کیونکہ Interior کے مسئلے کو انہوں نے ہی دیکھنا ہے اور پنجاب کو یہی دیکھ رہے ہیں تو یہ کوئی time frame ہمیں دے دیں کہ کب تک اس پر پیشرفت ہو جائے گی تو اس وقت تک کے لئے اسے pending فرما دیں اور امید ہے کہ اس عرصہ کے دوران انشاء اللہ ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! اس کو ایک ہفتہ کے لئے pending کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 742 کو ایک ہفتہ کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: شکریہ، جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 774 جناب علی اختر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 775 ملک محمد احمد خان کا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! اسے dispose of کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 775 کو محرک کی جانب سے press نہ کرنے پر dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 813 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔

جھنگ میں خاتون کا زیادتی کے بعد قتل

محترمہ عظمیٰ کاردار: شکریہ، جناب چیئرمین! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ میں حوا کی بیٹی کو درندگی کا نشانہ بنانے کے بعد موت کی نیند سلا دیا گیا جس کا مقدمہ نمبر 21/183 تھانہ گڑھ مہاراجہ میں درج کر لیا گیا ہے، کافی دن گزرنے کے باوجود تھانہ ہذا کی پولیس ملزمان کو گرفتار نہیں کر سکی؟

(ب) کیا حکومت اس مقدمہ کے ملزمان گرفتار کرنے اور ذمہ دار پولیس ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے اس میں تھوڑا سا add کرنا چاہوں گی کہ ہماری حکومت بڑا زبردست بل۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں محترمہ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر اس case سے متعلق ان کے پاس کوئی معلومات ہیں تو بتائیں، حکومت کی کارکردگی کی بات نہیں ہے کیونکہ آپ نے اپنے توجہ دلاؤ نوٹس کے آخر میں لکھا ہے کہ پولیس کے خلاف کارروائی کی جائے تو میں اس حوالے سے عرض کر دوں کہ پولیس کے خلاف کارروائی نہیں کی جا رہی بلکہ یہ لوگ جن کا ذکر کیا گیا کہ ان کی بیٹی، بہن یا بچی کو murder کیا گیا ہے اور انہی کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے کیونکہ یہ ایک false case ہے۔ یہ اخباری خبر کی بنیاد پر تھا اس کو بھائی ساتھ لے کر گیا تھا، بھائی ڈاکٹر کے پاس abortion کے لئے گیا جہاں اس کی death ہوئی۔ بھائی وہاں سے لے کر آیا اور اس کا بھائی ڈاکٹر کے کمرے میں تقریباً چار پانچ گھنٹے

موجود رہا۔ He is being held responsible یہ ہم detail اکٹھی کر رہے ہیں۔ یہ بالکل جھوٹا مقدمہ تھا اور ہم اس کی تفتیش کر چکے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں راجہ صاحب کی بہت respect کرتی ہوں لیکن جو ہمیں معلومات ملی ہیں اس کے مطابق وہ بچی مجذوب تھی۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ)**:** جناب چیئرمین! میں نے تو وہ بات کی ہے جو حقائق پر ہیں۔

جناب چیئرمین: اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

ساہیوال، گورنمنٹ آفیسر کا نشہ میں دھت دوران ڈرائیونگ تین افراد کو کچلنے سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 817 ہے۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 13 مئی 2021 ٹی وی چینل "نیوز" کی خبر کے مطابق چک R-7/103 نزد ہڑپہ (ضلع ساہیوال) میں ایک سرکاری آفیسر جو کہ بطور ڈی۔ سی کام کر رہا ہے نے نشہ میں دھت سرکاری گاڑی راہ گیروں پر چڑھا دی، جس سے تین افراد موقع پر ہلاک ہوگئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موقع پر پٹرولنگ پولیس اور پنجاب پولیس تھانہ متعلقہ پہنچی اور مقدمہ بھی درج ہوا ہے مگر اس بااثر سرکاری آفیسر کو گرفتار تک نہیں کیا گیا۔ کیا حکومت اس آفیسر کے خلاف زیر دفعہ 302 کے تحت کارروائی کرنے، اس کو نوکری سے معطل کروانے اور اس کے خلاف دہشت گردی کی عدالت میں مقدمہ چلانے کو تیار ہے، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب چیئر مین! میں اس میں یہ اضافہ کروں گی کہ نواز شریف صاحب کی ایک ریلی میں ایک بندہ کچلا گیا۔ طاقتور لوگوں کی گاڑیوں کے نیچے جو لوگ کچلے جاتے ہیں اگر ان کو وہیں پر پکڑ لیا جائے تو ایسے واقعات نہ ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! یہ درست ہے کہ یہ ایکسیڈنٹ کا واقعہ رونما ہوا لیکن اس میں کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا تھا اس لئے یہ علم نہیں کہ وہ کون آفیسر تھا اور محترمہ نے ایک اخباری خبر پر توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے۔ جو اِس وقت تک تفتیش ہوئی ہے اس کے مطابق میں یہ عرض کر دوں کہ اس کا کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا تھا۔ 1122 کو کال کی گئی، ایک شخص کی death موقع پر ہوئی اور دوسرے کو ہسپتال لے جایا گیا اس کی death وہاں پر ہوئی۔ ہسپتال میں جو مضروب تھے ان کے والدین نے اسٹام پیپر پر صلح نامہ لکھ کر دے دیا اور انہوں نے کہا کہ یہ ایک اتفاقیہ حادثہ ہے ہماری کسی کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس کے باوجود آج جب میں اس کی بریفنگ لے رہا تھا تو میں نے متعلقہ پولیس افسران سے یہ کہا ہے کہ بے شک مدعی نے یہ لکھ کر دے دیا ہے کہ وہ اس میں proceed نہیں کرنا چاہتے کیونکہ یہ ایک اتفاقیہ حادثہ ہے لیکن میں نے پھر بھی ان کو کہا ہے کہ اس کی باقاعدہ ایف آئی آر درج کی جائے اور اس کو باقاعدہ قانون کے مطابق dispose of کیا جائے۔ اس کو صرف صلح کی حد تک نہ رکھا جائے بلکہ قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئر مین: اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ محترمہ نیلم حیات ملک کی تحریک التوائے کار نمبر 21/171 ہے۔

لاہور، گوجرانوالہ میں دودھ اور دہی کی قیمتوں میں ازخود اضافے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ دُنیا مورخہ 8 مئی 2021 کی خبر کے مطابق لاہور اور گوجرانوالہ میں دودھ اور دہی کی قیمتوں میں 20 سے 30 روپے تک اضافہ کے تمام سابقہ /ریکارڈ ٹوٹ جانے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق رمضان المبارک میں لاہور اور گوجرانوالہ شہر و گردونواح میں دودھ اور دہی کی قیمتوں میں 20 سے 30 روپے تک اضافہ کے تمام سابقہ ریکارڈ ٹوٹ گئے، لاہور میں دودھ 120 سے 135 اور دہی 140 سے 150 روپے فی کلو تک فروخت ہو رہا ہے جبکہ انتظامیہ فارمر کی جانب سے کی گئی ازخود مہنگائی پر کارروائی سے گریزاں ہے۔ فارمرز کا کہنا ہے کہ چارے سمیت ہر چیز مہنگی ہو گئی ہے اسی کے پیش نظر انہوں نے متفقہ طور پر دودھ کی قیمتوں میں 20 روپے تک ازخود اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ شہر اور گردونواح کے علاقوں کے دودھ فروشوں کا کہنا ہے کہ فارمرز نے فی کلو دودھ بیس روپے اضافہ کیا ہے جس کی وجہ سے وہ بھی مہنگے داموں دودھ اور دہی فروخت کرنے پر مجبور ہیں۔ شہریوں نے انتظامیہ سے دودھ دہی کی قیمتوں میں ازخود اضافہ روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انتظامیہ سرکاری نرخ مقرر کرے اس مہنگائی کے دور میں دودھ دہی بھی غریب کی پہنچ سے دور ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! دودھ اور دہی کے ازخود اضافے سے شہر اور گردونواح کی عوام میں شدید تشویش اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں اس لئے اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک التوائے کار نمبر 171/21 کو pending کیا جاتا ہے۔

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/71 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔

محکمہ ایجوکیشن پنجاب میں انگلش ٹیچرز کو سروس رولز 2004 پر عمل درآمد کر کے سکیل 16 دینے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ ایجوکیشن پنجاب میں 97-1995 میں گریجوایشن تعلیمی قابلیت کی بناء پر بنیادی تنخواہ کے سکیل 14 میں انگلش ٹیچرز بھرتی کئے گئے۔ اس وقت SST ٹیچرز کی تعلیمی قابلیت بھی گریجوایشن تھی اور بنیادی تنخواہ کا سکیل 16 تھا۔ اگست 2004 میں وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کے دور حکومت میں انگلش ٹیچرز کے سروس rules notify ہوئے اور انہیں ابتدائی تاریخ تقرری سے Regular with further Scale 16 کے تحت regular کر دیا گیا۔ سال 2007 میں ای ایس ٹی ٹیچرز کو 5 درجے ترقی دے کر سکیل 9 سے 14 میں کر دیا گیا جبکہ انگلش ٹیچرز کا nomenclature تبدیل کر کے SST سکیل 16 بنانے کی بجائے EST بنا دیا گیا۔ جبکہ انگلش ٹیچرز کی تقریباً 4500 خالی پوسٹوں پر کمپیوٹر ٹیچرز سکیل 16 میں ریگولر بنیاد پر بھرتی کئے گئے۔ 2018-1-1 کو انگلش ٹیچرز کے ساتھ پھر زیادتی کرتے ہوئے سکیل 16 میں ترقی دینے کی بجائے ای ایس ٹی کے ساتھ ہی سکیل 15 کر دیا گیا ہے۔ درج بالا حقائق سے واضح ہے کہ انگلش ٹیچرز کی بہت حق تلفی ہوئی ہے۔ جو انگلش ٹیچرز کے سروس رولز 2004 میں بنائے گئے تھے اور نوٹیفائیڈ ہوئے اُن پر آج تک عملدرآمد نہیں کیا گیا بلکہ اُن کو گریجویٹ کیڈر سے نان گریجویٹ کیڈر میں تبدیل کر کے اُن کے ساتھ سخت ناانصافی کی گئی ہے۔ اس حوالے سے ہزاروں انگلش ٹیچرز میں بڑی تشویش پائی جا رہی ہے اور اُن کا حکومت پنجاب سے مطالبہ ہے کہ اگست 2004 کو نوٹیفائیڈ ہونے والے سروس رولز پر عملدرآمد کر کے اُن کے ساتھ ہونے والی حق تلفی کا ازالہ کیا جائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! وزیر سکولز ایجوکیشن اس وقت تشریف فرما نہیں ہیں لہذا اس کو pending فرما دیا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک التوائے کار نمبر 71/21 کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، خلیل طاہر سندھو!

وزراء صاحبان کو ایوان میں حاضر ہونے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! یہ بڑی violation ہے تحریک التوائے کار کی کاپی تو سب کو جاتی ہے اور منسٹر صاحب کو بھی جاتی ہے۔ مراد راس صاحب تو کسی کو بھی راس نہیں آ رہے ہیں، تعلیم کے دونوں منسٹر یہاں نہیں آتے۔ ماشاء اللہ آپ منجھے ہوئے پارلیمنٹرین ہیں اس پر ایکشن لیں کہ کم از کم جب سوالات یا تحاریک التوائے کار آئیں تو ان کو یہاں موجود ہونا چاہئے۔ سپیکر صاحب اور آپ نے اس پر rulings بھی دی ہوئی ہیں ان کے جتنے دن رہ گئے ہیں یہ اتنے دن تو یہاں آئیں۔ شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! آج ایک میٹنگ چل رہی ہے جس کو شفقت محمود صاحب head کر رہے ہیں اس لئے منسٹر صاحب سکولوں کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لئے وہاں گئے ہیں اس وجہ سے وہ آج تشریف نہیں لا سکے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! شاید میں بات نہ کرتا، I am just speaking on the violation of rules کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر کا مسئلہ صرف رولز کے ساتھ متعلقہ ہے اور رولز یہ پابند کرتے ہیں کہ جس دن اسمبلی کا اجلاس ہو گا تو کسی executive arrangement سے پہلے

اس کو primary importance دینی ہے۔ if a minister is not here or busy in some other function where is the Parliamentary Secretary and why he is not here. یہ ان کا important ترین کام تھا کہ یہ اس کو address کرتے، یہ رولز کی command ہے اور یہ پنجاب اسمبلی اس کے تحت چلتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) this is absolutely disregard to the rules of this House اور بالکل کوئی پروا نہیں ہے کہ اس اسمبلی کی کوئی اہمیت ہے بھی یا نہیں۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! ملک صاحب جب کوئی چیز point out کرتے ہیں تو ان کا مطالعہ رولز کے مطابق ہوتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی بڑی urgency تھی یہ بڑی دیر سے COVID کی وجہ سے چل رہا تھا اور COVID کی وجہ سے بچوں کے سکولوں میں مختلف چیزیں ہوتی تھیں آج تک یہ point out تو نہیں کیا گیا کہ regularly جب ہمارا سیشن چل رہا ہو تو administrative meetings نہیں ہو سکتیں اس کے بارے میں، میں ان کو یہ نہیں کہتا کہ یہ غلط بیانی ہے یا علم ان کا زیادہ ہو گا میرے خیال میں اس کا ہم مطالعہ کر لیں گے اور اس کا مطالعہ کرنے کے بعد اگر یہ ہوا تھا تو میں یہ point out کرنے پر ملک صاحب کا شکریہ ادا کروں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میں نے یہ کہا ہے کہ اسمبلی کے بزنس کو اہمیت دینے کی requirement، یہ لازمی طور پر منسٹر صاحب دیکھ لیں کہ The Minister is answerable to the House for the business. اور اتنا important ہے کہ اگر ان کا کوئی executive arrangement ہے تو اسمبلی کے اجلاس کے بعد ہو گا۔ یہ آپ اپنے سارے رولز میں دیکھ لیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، صحیح بات ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! COVID کی وجہ سے ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے۔ اگر منسٹر صاحب نہیں ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری ہوتے وہی آج اس پر address کرتے یا کوئی منسٹر اس

کے لئے assigned ہوتے it's a very important issue which Mr. Ifthikhar has arison، ٹیچرز کا بڑا طبقہ کل بھی سڑکوں پر بیٹھا تھا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں اتفاق کرتا ہوں کہ اسمبلی کا وقار اور اسمبلی کے رولز کے مطابق یہاں پر جو عزت متقاضی ہے اس کے لئے منسٹرز کو یہاں موجود ہونا چاہئے اور سیکرٹریز کو بھی یہاں پر موجود ہونا چاہئے جب اسمبلی کا بزنس ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین) انشاللہ تعالیٰ یہ point out کرنے کے بعد اس پر عمل درآمد کرایا جائے گا اور اس ہاؤس کی honor پر کوئی compromise نہیں کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ نے درست فرمایا اور میں بھی آپ سے ایک request کرتا ہوں کہ جو بنچز پر بیٹھے بیٹھے اور چلتے چلتے hooting شروع کر دیتے ہیں تو آپ اس پر بھی تھوڑا سا غور فرمائیں کہ پارلیمانی سسٹم میں ایسا اچھا لگتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! آپ نے بڑا اچھا کیا یہ نقطہ اٹھایا کہ Parliament is a living House. It carries sentiments احتیاط ہو تو اچھی بات ہے لیکن جب these are all human beings. ہوتی ہیں تو لوگوں کے جذبات اُبھرتے ہیں defections They might be angry on this that their party members have deflected from them and joined another bench تو اس پر جب وہ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں تو اس کے ساتھ آپ کے ہاؤس کی کارکردگی میں فرق نہیں آتا لیکن جب وزراء نہیں آتے تو تب ہاؤس کی کارکردگی میں فرق آتا ہے۔

جناب چیئرمین: مطلب ہے کہ ہماری کوئی ذمہ داری نہیں ہے جو ہے وہ وزراء کی ذمہ داری ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! یہ لوٹا لوٹا کے نعرے لگاتے رہے۔ درجنوں لوٹے اور لوٹیاں ادھر بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ کوئی بات نہیں ہے کہ پیپلزپارٹی کے ٹکٹ پر elect ہو کر (ن) لیگ میں چلے گئے اور فلاں کے ٹکٹ سے آکر (ن) لیگ میں چلے گئے۔ اگر کوئی ادھر سے آگیا تو۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ درست فرمارہے ہیں لیکن جب آپ ہاؤس میں بیٹھتے ہیں، جب آپ ہاؤس میں ہیں تو یہ چیز مناسب نہیں ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب گنتی کروالیں کہاں زیادہ لوٹے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! میری بات سن لیں۔ جب ہاؤس میں موجود ہیں۔ Then you are Parliamentarian جب ہاؤس میں ہیں تو آپ کے emotions بھی ہیں، یہ آپ کے پاس ہیں express کریں shout کرنے سے تو پھر یہ مناسب نہیں ہے، This is not a fish market. جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! House in order تو کردیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھنا شروع کریں۔ please آپ لوگ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ بڑی بات کرلیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اس ہاؤس میں 371 ممبران ہیں، اس میں سے بے شمار ایسے ہیں جنہوں نے دونوں طرف سے پارٹیاں چھوڑی ہیں۔ وہ ٹکٹ کسی پر منتخب ہوئے اور جاکر اس tenure کے دوران پارٹی تبدیل کی اور کچھ نے اپنی وفاداری tenure مکمل ہونے کے بعد تبدیل کیں اور دوسری پارٹی join کی۔ یہ دونوں طرف ہے لیکن میں صرف یہ کہوں گا کہ آپ ذرا اپنے منسٹرز کی لسٹ پڑھ لیں بلکہ منسٹرز کو چھوڑ کر چیف منسٹر 2018 کے الیکشن سے چھ ماہ پہلے کس پارٹی میں تھے یہ بھی ذرا note فرمالیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! سمیع اللہ خان کو یہ بات نہیں کہنی چاہیے، محترمہ عظمیٰ بخاری اور جناب سمیع اللہ خان کو یہ بات نہیں کہنی چاہیے۔ یہ کتنی دفعہ لوٹے بنے ہیں۔ ان کو یہ بات نہیں کہنی چاہیے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سمیع اللہ خان: آپ اِدھر اُدھر دیکھ لیں آپ کو بہت سارے لوٹے مل جائیں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: بھائی! بس کریں اب کافی ہو گیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! آپ House in order کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میاں محمود الرشد صاحب ہاؤس میں صرف پی ٹی آئی نہیں بلکہ اور جماعتوں کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: اس کا مطلب ہے کہ اس حمام میں سب ننگے ہیں۔ سید حسن مرتضیٰ صاحب! آپ اپنی تحریک التوائے کار نمبر 82/21 پڑھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! آپ House in order تو کریں۔

جناب چیئرمین: جی، House in order ہے۔.Please! carry on آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں ایویں کیوں کراں، اگر اوگلے ہوئے نیں تو اناں نوں کرلین دیو۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ چاہتے ہیں کہ وہ شور کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ بات کریں۔ میں جو کہہ رہا ہوں کہ آپ بات کریں۔ .Please! carry on

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میرا تاں خیال اے کہ جتھے کورونا ٹیسٹ ہوندا اے اتھے لوٹیاں داں وی کوئی ڈی این اے کرالو تا کہ جیڑھا جیڑھا جیندا اے اوہ لے جاوے۔ ہر روز ماحول خراب ہوندا اے۔

ضلع چنیوٹ میں فیکٹریوں کے خارج کردہ زہریلے پانی سے فصلوں اور انسانوں کو نقصان

جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقے PP-95 ضلع چنیوٹ میں فیصل آباد سرگودھا روڈ پر بے شمار انڈسٹریز ہے جن میں شوگر ملز، ٹیکسٹائل، گتہ فیکٹری اور دوسری بے شمار ملز موجود ہیں جو تمام اپنا ویسٹ اور استعمال شدہ گندا، زہریلا اور کیمیکل زدہ پانی بغیر treat کئے اوپن نالے میں پھینک رہے ہیں اور یہ نالہ میرے

پورے حلقے سے گزر کر آگے جاتا ہے۔ جہاں جہاں سے یہ نالہ گزر رہا ہے وہاں قرب وجوار میں زیر زمین پانی ناقابل استعمال ہو چکا ہے، فصلیں خراب ہو رہی ہیں اور زمینیں بنجر ہو رہی ہیں۔ حتیٰ کہ اس وجہ سے علاقے میں ہیپاٹائٹس کا مرض بھی عام ہو رہا ہے۔ قواعد و ضوابط اور انوائرنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے رولز کے مطابق کوئی بھی فیکٹری / ملز اپنا استعمال شدہ پانی / ویسٹ بغیر treat کئے کسی بھی نالے میں نہیں ڈال سکتی چونکہ ایسا کرنے سے نہ صرف قواعد وضوابط اور انوائرنمنٹ کے رولز کی خلاف ورزی ہے بلکہ اس سے زمینیں، فصلات برباد ہو رہی ہیں، انسان موذی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ جب یہ گندا اور کیمیکل زدہ پانی دریا میں جاتا ہے تو اس سے دریا میں موجود مچھلیاں مر رہی ہیں جس سے ملک و قوم کا بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ جب کوئی فیکٹری / مل لگائی جاتی ہے تو محکمہ انوائرنمنٹ اسے قواعد و ضوابط پر مکمل عمل کرنے کا پابند بنائے جس میں سرفہرست واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کا نصب ہونا ہے اور جب تک واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب نہ ہو اس مل یا فیکٹری کو operational کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے لیکن یہاں تو عملی طور پر محکمہ انوائرنمنٹ کا کہیں وجود بھی نظر نہیں آرہا۔ محکمہ کاغذوں میں موجود ہے جس کے افسران حصہ بقدر جُثہ ملوں اور فیکٹریوں سے وصول کرکے یہ violation کروا رہے ہیں۔ یہ کتنے ظلم کی بات ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کے بندوں کے معمولی سے ناجائز مفاد کی بدولت ہزاروں ایکڑ زمین بنجر ہو رہی ہے۔ فصلیں تباہ ہو رہی ہیں، انسان بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں، جانور اور مچھلیاں مر رہی ہیں لیکن محکمے اور تمام متعلقہ اتھارٹیز ٹس سے مس نہیں ہو رہی ہیں۔ جس سے وہاں کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! متعلقہ منسٹر صاحب تشریف فرما نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب تشریف فرما نہیں ہے تو کیا کیا جا سکتا ہے اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین ! جتنا بزنس pending ہوا ہے آج تک وہ دوسری دفعہ ٹیبل نہیں ہوا اے میں بڑی ایمانداری نال عرض کر رہیا، جتنیاں چیزاں وی pending ہوئیاں نیں اگر تُسیں سٹاف نوں حکم دیوتے میری کم از کم جتنی تحریک التوائے کار یا جو بزنس pending ہویا اُہ دوبارہ ہاؤس وچ نئیں آیا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین ! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شاہ صاحب نے بالکل صحیح بات کی ہے کہ اُس کی seepage سے جو جتنا chemical water ہوتا ہے ، جو underground water ہے سارا کا سارا table water تقریباً آدھے آدھے کلو میٹر تک خراب ہو جاتا ہے اور livestock کے لئے بھی بڑی تباہی آتی ہے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس معاملے کو takeup کیا جائے، کسانوں کے لئے اس کا جو علاج اس کی lining ہے جو bulge کی ہوئی lining ہوتی ہے وہ water کو treatment کر کے پھینکا جائے ،factories والے ایسے نہیں کرتے لیکن یہ بہت important ہے۔ میں گزارش کروں گا اس matter کو pending کر دیا جائے اور جیسے ہی منسٹر صاحب تشریف لائیں بلکہ منسٹر صاحب کو call کر لیا جائے اور call کر کے اُن کو شاہ صاحب کے سامنے پیش کیا جائے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین : جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین !لاء منسٹر صاحب ہاؤس میں موجو د ہیں انہوں نے recently Rules of Procedure پر Adjournment Motions کو بھی amend کیا ہے اور اس حوالے سے آپ کا سیکرٹریٹ بھی آپ کو apprise کر دے گا۔ I have requested for the book ابھی آئی نہیں ہے یہ جو pendency ہے اس کو اصل میں deal کیا گیا ہے کہ within the ongoing session اسی اجلاس کے دوران جو بھی آپ کے subject matters ہوں گے چاہے وہ questions ہیں یا Adjournment Motions ہیں ?Am I right غالباً کچھ تو اس پر لاء منسٹر

kindly بتا سکیں کیوں کہ یہ پھر Adjournment Motions کی unending story ہے۔ میں نے اپنے اسمبلی کے تین tenures کے اندر کسی ایک Adjournment Motion پر proceeding ہوتے نہیں دیکھی، ممبر Adjournment Motion move کرتے، چاہے میری گورنمنٹ تھی same treatment تھی Adjournment Motion pending کر دی جاتی تھی یا جواب آجاتا تھا مقصد جواب کے حصول سے پہلے اُس پر سیر حاصل بحث ہے جس کے نتیجے میں حکومت کی پالیسی واضح ہو جیسے ابھی شاہ صاحب نے بات کی انہی مسائل کا شکار صرف ان کے اضلاع نہیں ہیں وہ اضلاع بھی ہیں جہاں پر لوگوں میں کینسر اور پیٹ کے امراض کے ساتھ بے تحاشہ اموات ہو رہی ہیں، drinking water ہی پیچھے نہیں رہ گیا اور وہ اس seepage of water جو کہ chemical ملا ہے اور قصور اس کی ایک بڑی مثال ہے میری گزارش ہو گی کہ اس پر لاء منسٹر kindly Adjournment Motions کے حوالے سے کوئی policy statement دے دیں کہ اس کا کیا fate ہو گا، no Minister is available جب Adjournment Motion آتی ہے pending ہوتی ہے۔ لاء منسٹر صاحب kindly اس پر تھوڑا سا بتائیں کہ اس کے رولز کے مطابق اس کی کیا treatment ہو سکتی ہے؟

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ کا شکریہ۔ اس حوالے سے سارے ہاؤس کو سوچنا چاہئے کہ اس کے لئے کرنا چاہئے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ لاء منسٹر بے چارے اکیلے انچارج نہیں ہیں۔ میں بڑا حیران ہوں میرا ابھی یہ تیسرا tenure ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! آپ اُن کی باتوں کو سن کر کیوں جواب دینا شروع کر دیتے ہیں آپ مجھے مخاطب کریں اور بات کو continue رکھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے میری humble submission ہے کہ یہ already طے ہو چکا ہے کہ resolutions پر Adjournment Motions پر متعلقہ منسٹر

ہوں گے تو ان کا جو وزیر ماحولیات وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں اور نہ agriculture کا، نہ کوئی جواب دینے والا تو یہ کیا ہے؟ یہ کس طرح سے کام چلے گا۔ مجھے تو لگتا ہے کہ سارے ہی جہانگیر ترین گروپ میں چلے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ اس پر ایکشن لیں you have the power یہ جو آپ کی سیٹ ہے یہ بہت بڑی power رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اس پر کچھ کرتے ہیں آپ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! مینوں خاموش کروا دیتا گیا اے کہ گل وی نہ کر بیٹھ جا تیری تحریک التوائے کار pending ہو گئی اے، باقی سیر حاصل گفتگو وی شروع اے اگر میں وی بول لیندا تے کی فرق پے جاندا۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! اُہ وی تہاڈے بھائی نیں کوئی گل نیں اے تشریف رکھو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! اچھا مینوں بیٹھا دیو میں بیٹھ گیا۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جس طرح ملک احمد خان صاحب نے فرمایا ہے ہم نے recently اسمبلی کے Rules of Procedure amend کئے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ Rules of Procedure کو amend کرنے کے بعد اُن پر عمل درآمد دونوں طرف سے ٹریژری اور اپوزیشن کی طرف سے نہیں ہو گا تو رولز کا کوئی فائدہ نہیں ہے رولز تو موجود ہیں۔ میری آپ کے توسط سے اپوزیشن سے یہ گزارش ہو گی کہ جس طرح ہم Business Advisory Committee کی میٹنگ کرتے ہیں کل ہم ایک میٹنگ کر لیتے ہیں۔ اس کے لئے طریق کار طے کرتے ہیں کہ ہر روز بجائے اس کے کہ جب صبح اُٹھتے ہیں اور اجلاس شروع ہوتا ہے درجنوں کے حساب سے Adjournment Motions ہمارے ہاتھ میں اُٹھائی ہوئی ہوتی ہیں کسی کا جواب آیا ہوتا ہے

کسی کا جواب نہیں ہوتا۔ میں نے for the time being یہ کیا ہے کہ تمام departments کو پابند کیا ہے کہ وہ جواب دیں لیکن جو اس وقت صورت حال سامنے آئی ہے وہ جواب نہیں دے رہے ایک تو ہم اس کو ensure کریں گے کہ جواب آئے دوسری میری آپ سے استدعا ہو گی کہ ہم اس کی ایک تعداد مقرر کر لیتے ہیں کہ چھ تحاریک التوائے کار takeup کریں گے یا چار تحاریک التوائے کار takeup کریں گے اور وہ اجلاس سے پہلے شام کو circulate ہو جائیں then we will ensure کہ جو منسٹر جس کے ذمہ ہے وہ ہاؤس میں آکر جواب دے جس طرح Question Hour کے لئے منسٹر پابند ہو تا ہے اسی طرح Adjournment Motion اور Privilege Motion کے لئے Ministers پابند ہوں۔ اس کی ہم تعداد طے کر لیتے ہیں .We will do it Malik Muhammad Ahmad Khan, do you agree with this?

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میری تحریک التوائے کار بھی اگر کل کے لئے pending کر دی جائے کہ اس کا کل جواب مل جائے۔

جناب چیئرمین: نہیں، اُس تحریک التوائے کار کا آرڈر ہو گیا ہے it is pended now آپ تشریف رکھیں۔ کہ پنجابی وچ کہواں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میری گزارش سن لو!

جناب چیئرمین: نہیں تُسیں تشریف رکھو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! زیادتی کر رہے ہو میری تحریک التوائے کار کل کے لئے pending کر دیو کہ جواب تے آجاوے۔

جناب چیئرمین: کل کے لئے pending نہیں ہونی۔ اُس کو پہلے pending کر دیا ہے اب دوبارہ اس کو takeup کریں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! دوبارہ takeup نہیں کرنی جس طرح لاء منسٹر صاحب نے گل کیتی اے میری تحریک التوائے کار بھی جواب کے لئے پہلی تحاریک میں رکھ لی جائے۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب ! اس تحریک التوائے کار کو pending ہی کیا ہے اس کو کل کی date میں ڈال دیں گے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! تہاڈے منہ وچوں نکلی گل تسلیم کیتی جانی ہے اُنج نیں ہونی۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! میں اے گل نیں کڈنی تشریف رکھو!

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! مرضی والے ہو لیکن مینوں زبردستی بیٹھاتے نیں سکدے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین ! I request that general discussion on agriculture may be allowed.

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین ! I request that general discussion on agriculture may be allowed.

جناب چیئرمین: اچھا۔ جی، جناب محمد ارشد!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! یہ میری بھی تحریک التوائے کار ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: سمیع صاحب! تشریف رکھیں۔ چودھری مظہر اقبال صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! یہ تحریک التوائے کار ان کی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: مظہر اقبال صاحب! اگر یہ تحریک التوائے کار آپ دونوں کی ہے تو آپ دونوں تو نہیں بولیں گے ایک ایک کر کے ہی بولیں گے۔ آپ اُن سے پہلے بولنا چاہتے ہیں؟

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! یہ ارشد صاحب جو ہیں یہ میرے حلقے کے ساتھ adjacent حلقہ 244 ہے اُس کے ایم پی اے ہیں یہ میں تحریک التوائے کار کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ تحریک التوائے کار پیش کریں۔

T.H.Q ہسپتال فورٹ عباس میں انجیو گرافی مشین کی فراہمی کا مطالبہ

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ T.H.Q. ہسپتال فورٹ عباس (بہاولنگر) 17 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔ اس ہسپتال میں ایمرجنسی کی بہترین سہولت میسر ہے۔ یہاں پر Dialysis Center اور کارڈیک سنٹر بھی موجود ہے۔ یہاں پر مریضوں کا کوالیفائیڈ ڈاکٹر علاج کر رہے ہیں۔ کارڈیک سنٹر میں ای۔ سی۔ جی، ای۔ ٹی۔ ٹی اور سی۔ ٹی سکین کی سہولیات میسر ہیں۔ صرف یہاں پر انجیو گرافی مشین نہ ہونے کی وجہ سے انجیو گرافی کی سہولت میسر نہ ہے۔ جس کی وجہ سے انجیو گرافی کے لئے دل کے مریضوں کو لاہور، ملتان، فیصل آباد یا دیگر دور دراز کے ہسپتالوں میں علاج کے لئے جانا پڑتا ہے۔ اکثر مریض راستہ میں وفات پا جاتے ہیں۔ جو باقی رہ جاتے ہیں، ان کو اور ان کی فیملی کو دور دراز کے ہسپتالوں میں مہنگے داموں علاج معالجہ کروانا پڑتا ہے اور رہائش، کھانے پینے کی دقت اٹھانا پڑتی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! آج ہیلتھ منسٹر صاحبہ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار نمبر 172/21 جو کہ جناب محمد ارشد اور چودھری اختر علی کی طرف سے پیش کی گئی ہے اس کو pending کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کی اگلی item زراعت پر عام بحث ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! ابھی دو یا تین منٹ پہلے Adjourment Motion session چل رہا تھا جس کے لئے وقت مقرر ہے اور آپ نے patiently سب کو موقع دیا۔ آپ بے شک ریکارڈنگ نکلوا کے سن لیں کہ Chair نے ابھی حکم ہی نہیں دیا کہ زراعت پر بحث شروع کی جائے اور میرے بھائی حسین جہانیاں گردیزی صاحب Adjourment Motion

session کے دوران کھڑے ہوئے اور انہوں نے debate والی motion پیش کر دی۔ آپ دیکھیں کہ یہاں پر منسٹرز کے ہاؤس کے رولز کو سمجھنے کا یہ لیول ہے کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ پہلے آپ نے منسٹر صاحب کو کہنا ہوتا ہے اس کے بعد انہوں نے general debate کی motion پیش کرنی ہوتی ہے۔ اس ہاؤس میں زیادہ تر منسٹرز کا یہی حال ہے اور اسی طرح کے منسٹرز پنجاب حکومت چلا رہے ہیں کہ Adjourment Motion session کے دوران وہ خود ہی کھڑے ہو گئے حالانکہ Chair کی طرف سے کوئی ruling نہیں دی گئی کہ اب general debate شروع کی جاتی ہے لہٰذا concerned minister motion پیش کرے۔ آپ ریکاڈنگ نکلوا کر سن لیں منسٹر صاحب motion پیش کر چکے ہیں کیا اب دوبارہ منسٹر صاحب motion پیش کریں گے؟ تو میرے خیال میں تھوڑا سا training session ان منسٹرز صاحبان کا بھی ہونا چاہئے۔

بحث

زراعت پر عام بحث

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! منسٹر صاحب نے motion پیش کی تھی وہ میں نے سنی ہی نہیں تو میں نے انہیں کہا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں لہٰذا بات ختم ہو گئی لیکن میں آپ کی بات کی تائید کرتا ہوں۔ آج کے ایجنڈے کی اگلی item زراعت پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر اراکین جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ کیا اب سمیع اللہ خان منسٹر صاحب کو بات کرنے کی اجازت ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جی، اجازت ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارا پاکستان ایک agrarian economy ہے اور خاص طور پر پنجاب ملکی زرعی پیداوار کے حوالے سے main province ہے۔ صوبہ پنجاب میں 70 سے 75 فیصد زرعی پیداوار ہوتی ہے اور اسی وجہ سے جب عثمان بزدار صاحب نے پنجاب حکومت سنبھالی تو انہوں نے سب سے پہلے زراعت کے شعبے پر خصوصی توجہ دی اور زراعت کے شعبہ جات میں بہتری لانے کے لئے مختلف اقدامات اٹھائے۔

خاص طور پر جب 2019 میں ہماری نئی نئی حکومت بنی تو فروری 2019 میں ایگریکلچر پالیسی کا اعلان کیا گیا اور اس پالیسی کو ایسا جامع بنایا گیا کہ اس میں پروڈکشن، ریسرچ اور مارکیٹنگ کے تمام areas کو cover کیا گیا۔ اس پالیسی کے تحت جہاں کاشتکار کو facilitate کرنے کے لئے اقدامات کئے گئے وہاں ریسرچ اور ڈویلپمنٹ پر بھی خصوصی توجہ دی گئی اور اس کے ساتھ ساتھ ماڈرن ٹیکنالوجی کو بروئے کار لانے کے لئے بھی کئی اقدامات کئے گئے۔ اسی طرح مارکیٹنگ کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے Punjab Agriculture Marketing Regulatory Authority کے قانون میں amendments کر کے اس کو بہتر بنایا گیا اور اس کو عملی طور پر لاگو کیا گیا۔ آپ نے بھی خبروں میں دیکھا ہو گا کہ recently ہم نے 26 اپریل کو کسان کارڈ کا اجراء کیا۔ میں مختصراً آپ کو کسان کارڈ کے بارے میں بتاتا چلوں کہ کسان کارڈ ہم نے اس لئے introduce کروایا ہے کہ ماضی میں سبسڈی دینے کے حوالے سے جو بھی نظام چلے آ رہے تھے ان میں کاشتکاروں کو کئی مشکلات اور قباحتوں کا سامنا رہا تو اس لئے ہم نے زرعی کارڈ کا ایک ایسا نظام متعارف کروایا ہے جس سے تمام Government subsidies متعلقہ زمینداروں کو اس کارڈ کے ذریعے transfer کر دی جائیں گی۔ یہ subsidies جو کہ کارڈ کے ذریعے سے ٹرانسفر کی جائیں گی ان میں کسی قسم کی leakages نہیں ہو سکیں گی۔ میں ہاؤس میں بیٹھے دونوں اطراف کے فاضل ممبران سے بھی درخواست کروں گا کہ جن کا بھی دیہاتی علاقوں سے تعلق ہے یا جن ممبران کی constituency میں دیہاتی علاقے شامل ہیں وہ اپنے اپنے علاقوں میں لوگوں کو زیادہ سے زیادہ کسان کارڈ کے اجراء کے بارے میں ترغیب دیں تاکہ وہ کسان کارڈ کے ذریعے گورنمنٹ کی سہولیات سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ نے مینجمنٹ کو بہتر کرنے کے لئے IT base بہت ساری improvements کی ہیں اور اس حوالے سے بہت سارے معاملات کو introduce کروایا ہے۔ میں یہاں پر خصوصی طور پر MandiApp جو introduce کروائی گئی ہے اس کا ذکر لازمی کروں گا اس منڈی ایپ کے ذریعے جو کسان اپنے پھل یا سبزیاں مارکیٹ کرنا چاہتے ہیں ان کو Mandi App کے ذریعے پورے پنجاب کی مارکیٹس کی information avaiable ہو جاتی ہے جس کے ذریعے سے کسان اپنی goods کو بہتر طریقے سے فروخت کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک ویب سائیٹ بھی بنائی گئی جس سے کسانوں کو ہر طرح کی information مہیا کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے I. T کے میدان

میں مزید بہتری لانے اور I. T کو استعمال میں لانے کے لئے Procurement Management Information System کی بنیاد رکھی جس سے بہتر، transparent اور شفاف طریقے سے procurement کے نظام کو آگے چلایا جاسکے۔

جناب چیئرمین! آپ جانتے ہیں کہ سب سے اہم Human Resource Development ہوا کرتی ہے اسی لئے ہم نے IT based Human Resource Information System متعارف کیا تاکہ لوگوں کو بہتر information مل سکے۔ ہم نے Internally department کو improve کرنے کے لئے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی working میں جتنے بھی files system ہیں انہیں الیکٹرانک فائلوں میں convert کیا تاکہ اس ڈیپارٹمنٹ کے ریکارڈ کو ڈیجیٹل طریقے سے محفوظ کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ محکمہ زراعت نے مختلف ہیلپ لائنز کا اجرا کیا جن سے کسان directly مشورہ حاصل کر سکتا ہے، مدد اور راہنمائی لے سکتا ہے۔ موجودہ حکومت نے ایک مفید طریقے سے development activity کا اجراء کیا، میں خاص طور پر ذکر کرنا چاہوں گا کہ وزیر اعظم صاحب نے زراعت کے لئے خصوصی طور پر Productivity Enhancement Package announce کیا ہے اور اس کا major component پنجاب کو دیا گیا۔ اس پیکیج کے ذریعے گندم، مکئی، کماد اور چاول کی فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے اور اس کے ساتھ ساتھ آئل سیڈ اور ویجیٹیبلز کی پیداوار بڑھانے کے لئے بھی وزیر اعظم نے اس خصوصی پیکیج کے لئے initiative لئے جن کا بہتر رزلٹ آیا ہے جو میں جناب سے share بھی کروں گا۔

جناب چیئرمین! ہم نے اس وقت 15 مختلف ڈویلپمنٹ پراجیکٹ شروع کئے ہوئے ہیں جن کی ٹوٹل لاگت 7.6 ارب روپے ہے، میں خاص طور پر چند پراجیکٹ کا ذکر کروں گا جو تکمیل کے مراحل میں ہیں ان میں کاٹن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ملتان چونکہ کاٹن ہماری ایک اہم فصل ہے لیکن ماضی میں کاٹن کی فصل crisis کا شکار ہوئی لہذا اس پر خصوصی توجہ دینے کے لئے ملتان میں موجود کاٹن ریسرچ سنٹر کو up grade کیا گیا ہے جو اب پایہ تکمیل پر ہے اس کی لیبارٹریز کا بھی نیا انفراسٹرکچر develop کرکے وہاں پر state of the art لیبارٹریز قائم کی جارہی ہیں تاکہ وہاں پر کاٹن پر بہتر ریسرچ ہو سکے اور اس کے ساتھ ساتھ راجن پور میں موجود ریسرچ اسٹیشن کاٹن کو

بھی up grade کر کے full station کا درجہ دے دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ پوٹھوہار کے علاقے میں oil seed extract کرنے کے لئے اور خاص طور پر olive oil seed اور Vegetable Research Center قائم کیا جا رہا ہے، ان میں سے 2.72 ارب روپے کے پراجیکٹ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔

جناب چیئرمین! زراعت کی ترقی میں ریسرچ ایک نہایت ہی اہم ایریا ہے جب تک ہم ریسرچ نہیں کریں گے اس وقت تک زراعت کو آگے develop نہیں کر سکتے۔اس لئے موجودہ حکومت نے خاص طور پر ریسرچ پر خصوصی توجہ دی ہے، ہم نے ریسرچ کے ایریا میں بہت سارے نئے پراجیکٹ شروع کئے ہیں اس کے ساتھ ساتھ کسان کو facilitate کرنے کے لئے زرعی کھادوں پر سبسڈی متعارف کرائی گئی ہے اور موجودہ حکومت نے اپنے اس tenure میں اب تک 600 ملین روپے کی سبسڈی کاشتکاروں کو دی ہے اور تمام کھادوں پر چاہے ان میں پوٹاش ہو یا فاسفیٹک فرٹیلائزر ہوں ان تمام کھادوں پر یہ سبسڈی دی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! certified seed کو promote کرنے کے لئے certified seed پر بھی سبسڈی دی گئی ہے جو 700 ملین روپے کی ہے جو مختلف فصلات کے certified seed کو promote کرنے کے لئے ہے۔اس کے ساتھ ساتھ interest free loans متعارف کرائے ہیں اس سے تقریباً 99 ہزار کاشتکار مستفید ہو چکے ہیں انہیں interest free loans مل چکے ہیں اس کی amount 980 million rupees ہے جو کسان کو سبسڈی کی صورت میں دی گئی ہے۔ زراعت کا ایک اہم جز پانی ہے اور آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ پانی کے بغیر زراعت ناممکن ہے، ہمارے اکثر فاضل ممبران یہ جانتے ہوں گے کہ ایک وقت میں پاکستان water surplus country ہوا کرتا تھا جہاں وافر مقدار میں پانی مہیا ہوتا تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اب پاکستان ایک water deficient country بن گیا ہے اور اس وقت آبادی میں اضافے اور industrialization کے ساتھ non agriculture water use کافی زیادہ بڑھ رہا ہے اس لئے ان معاملات کو handle کرنے اور اریگیشن سسٹم کو بہتر کرنے کے لئے High Efficiency Irrigation System پر موجودہ حکومت نے خاص توجہ دی ہے اور اس High Efficiency Irrigation System کو 60 فی صد سبسڈی مل رہی ہے کوئی بھی کسان جو

High Efficiency Irrigation System adopt کرنا چاہتا ہے اس کو 60 فی صد رقم بطور سبسڈی دی جاتی ہے اور کسان 40 فی صد ادا کرتا ہے۔ اس وقت پنجاب میں نصب شدہ High Efficiency Irrigation System کی تعداد 32500 ہے جو اس وقت چل رہا ہے جس کی مدد سے پانی کی بہت زیادہ بچت ہو رہی ہے۔ ہم جب High Efficiency Irrigation System کی بات کرتے ہیں تو اس میں ایک power cost آ جاتی ہے اسے چلانے کے لئے انرجی درکار ہوتی ہے جس سے کاشتکار کی cost of production بڑھ جاتی ہے۔ تو اس cost of production کو کم کرنے کے لئے یا ایک level پر رکھنے کے لئے High Efficiency Irrigation System کے ساتھ ساتھ ہم سولر انرجی سسٹم بھی نصب کر رہے ہیں یعنی جہاں High Efficiency Irrigation System ہو گا وہاں پر سولر انرجی سسٹم بھی نصب کیا جائے تاکہ کاشت کی لاگت میں اضافہ نہ ہو اور اس کی energy cost minimize کی جا سکے۔

جناب چیئرمین! اگر ہم نے سبزیوں کی پیداوار بڑھانی ہے تو پھر tunnel farming کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہیں ہے۔ ہم tunnel farming کے ذریعے نہ صرف سبزیوں کی پیداوار میں اضافہ کر سکتے ہیں بلکہ اس سے off season vegetables بھی پیدا کی جا سکتی ہیں۔ اس لئے موجودہ حکومت نے 1200 ایکڑ پر tunnel farming کا انعقاد کیا ہے اور کسانوں کو tunnel farming system نصب کر کے دیا ہے جس کی وجہ سے وہ بہتر طریقے سے سبزیاں پیدا کر رہے ہیں۔ کسان tunnel farming کے ذریعے نہ صرف seasonal بلکہ off season سبزیاں بھی produce کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے صوبہ پنجاب میں نہری نظام کا ایک بہت بڑا network موجود ہے لیکن پنجاب میں کچھ علاقے ایسے بھی ہیں کہ جہاں پر نہری پانی میسر نہیں ہے۔ وہ کسان جو کہ ٹیوب ویلوں کے ذریعے اپنی زمین کو سیراب کرتے ہیں ہم نے ان کو بھی facilitate کیا ہے۔ ان کے irrigation نظام کو بہتر کرنے کے لئے، ان کے کھالے پختہ کرنے کے لئے موجودہ حکومت نے کام کیا ہے اور تقریباً 1614 ایسی irrigation سکیمیں ان علاقوں میں بنائی گئی ہیں کہ جہاں پر نہری پانی میسر نہیں ہے اور لوگ ٹیوب ویلز کے پانی سے اپنی فصلوں کو سیراب کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ sprinkler system of irrigation کو بھی متعارف کروایا گیا ہے اور 140-ایکڑز پر sprinkler system of irrigation نصب کیا گیا ہے۔اس کی وجہ سے کاشت کار نہ صرف بہتر پیداوار لے رہے ہیں بلکہ پانی بھی save ہو رہا ہے۔اگر کھیت levelled نہ ہوں تو پھر بھی بہت زیادہ پانی ضائع ہوتا ہے اور اس کو روکنے کے لئے Laser Land Leveler کے استعمال کو عام کیا گیا ہے۔کاشت کاروں کو subsidized نرخوں پر Laser Land Levelers مہیا کئے گئے ہیں۔ہماری حکومت نے اب تک کسانوں کو ایک ہزار Laser Land Levelers subsidized rate پر مہیا کئے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ irrigation کے نظام کو بہتر کرنے کے لئے LBDC Canal network پر Technology Transfer Centers قائم کئے گئے ہیں اور وہاں پر کاشت کاروں کو ٹریننگ دی جاتی ہے کہ وہ اپنے پانی کی efficiency کس طرح بہتر کر سکتے ہیں۔اس سے بھی بہت سے کاشت کاروں کو فائدہ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ ہمارا Agriculture Engineering Wing بھی کاشت کاروں کو سہولتیں مہیا کر رہا ہے اور بہت سارے کاشت کار اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔کسانوں کو سستے داموں بلڈوزر دیئے جا رہے ہیں۔ٹیوب ویلز نصب کرنے کے حوالے سے Agriculture Engineering Wing کاشت کاروں کی راہنمائی کر رہا ہے۔اس وقت تک 3300 ٹیوب ویلز Agriculture Engineering Wing نے کاشت کاروں کو نصب کر کے دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہمارے ملک اور خصوصاً صوبہ پنجاب میں زرعی ریسرچ پر بھی بہت زیادہ کام ہو رہا ہے۔دنیا میں بہت کم ممالک ایسے ہیں کہ جہاں پر Hybrid Wheat پیدا کرنے پر توجہ دی جا رہی ہے اور پاکستان ان ممالک میں شامل ہے۔اس وقت پاکستان میں Hybrid Wheat کی ریسرچ آسٹریلیا کے برابر ہے۔آسٹریلیا نے Hybrid Wheat پر بہت زیادہ advancement کی ہے۔الحمد للہ آج پاکستان میں بھی اس کے مقابلے میں Hybrid Wheat پر advancement ہوئی ہے۔ہم کسانوں کو انڈسٹریز کے ساتھ link کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ہم نے گندم کی ایسی اقسام introduced کروائی ہیں جو کہ انڈسٹریز کی

requirementsکے مطابق ہیں جیسا کہ Durum Wheat ہے جو کہ Pastaبنانے کے لئے کام آتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین !اس کے علاوہ مختلفpesticides industriesکو ہمارا محکمہ چیک کر رہا ہے تا کہ بہترpesticidesتیار ہو سکیں۔اس کے ساتھ ساتھ ہمارے سائنسدان اجناس کی جو نئی اقسام دریافت کرتے ہیں ان کی رجسٹریشن کےprocessمیں پہلی بار یہ تبدیلی کی گئی ہے کوئی بھی نئی قسم اب DNA testکے بغیر رجسٹرڈ نہیں ہو سکے گی یعنی ہر نئی قسم کوDNA testکے resultکے ساتھ ہی رجسٹرڈ کیا جائے گا تا کہ بیجوں میں پائی جانی والیimpuritiesکو روکا جاسکے۔

جناب چیئر مین ! آپ جانتے ہیں کہ ایک بڑے عرصہ کے بعد یہاں پر ٹڈی دَل کا حملہ ہوا ہے۔جب فصلوں پر ٹڈی دَل کا حملہ ہوا تو حکومت کی ہدایت کے مطابق محکمہ نے بہت محنت سے کام کیا اور اس حملے کو احسن طریقے سے کنٹرول کیا گیا ہے۔اللہ کا فضل ہے کہ ان اقدامات سے شعبہ زراعت میں ایک واضح بہتری نظر آ رہی ہے۔ہمارا محکمہ زراعت صوبہ میں چند ایک نئی منڈیوں کا قیام بھی عمل میں لانے لگا ہے۔اس کے لئے ورلڈ بنک کے ساتھ اس وقت negotiationہو رہی ہے اور اسnegotiationکے بعد خاص طور پر لاہور، راولپنڈی اور ڈیرہ غازی خان میں نئی state of the artمنڈیاں قائم کی جائیں گی۔یہ چند اقدامات زراعت کی بہتری کے لئے اُٹھائے گئے ہیں۔مجھے فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے یہ اقدامات اُٹھانے کے بعد موجودہ حکومت کی طرف سے زراعت کوpriority دینے کے بعد یہ نتیجہ آیا ہے کہ ملک میں سات ایسی فصلیں ہیں جن کی اس سال record پیداوار ہوئی ہے۔ماضی میں پنجاب کا گندم کاrecordہدف 20.4 ملین ٹن تھا جب کہ اس سال اللہ کی مہربانی سے پنجاب میں 20.9 ملین ٹن گندم پیدا ہوئی ہے جو ایکrecordہے۔اس کے ساتھ ساتھ چاول ہماری دوسری بڑی فصل ہے پنجاب میں اس سال 5 ملین ٹن سے زائد چاول پیدا ہوا ہے جو ایک recordہے۔اسی طرح مکئی 7 ملین ٹن سے زائد پیدا ہوئی ہے اور یہ بھی ایکrecordہے۔انشاءاللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ حکومت کی ان پالیسیوں اور کوششوں کی وجہ سے ہماری زراعت میں بہت بہتری آئے گی۔ایک سال پہلے تک لوگpredictکر رہے تھے کہ پاکستان کی معیشت 2 فی صد کے حساب سےgrow کرے گی لیکن اب جو اعداد آ رہے ہیں زراعت میںboost آنے کی وجہ سےpredictionکی جا

رہی ہے کہ اس سال کے آخر تک پاکستان کی معیشت 4 فی صد ہو جائے گی۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! مہربانی۔ نَحمَدُہ نصلی علی رسولہ الکریمO اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب چیئرمین! آج زراعت کے اوپر بحث اس ایوان میں ایسے وقت پر ہو رہی ہے جب بد قسمتی سے تین سال گزرنے کے بعد یہ پارلیمان Public Accounts Committee کا ایک چیئرمین نہیں رکھ سکا۔ یہ ایوان کے اندر Standing Committees کا نظام exist نہیں کرتا، حکومت جب جس Standing Committee کا اجلاس کرنا چاہتی ہے اُس کمیٹی کے ایک ایک، دو دو ممبرز کو بلا کر کمیٹی کی proceedings کے اوپر stamp کر کے اسی ایوان میں پیش کر کے باقاعدہ قانون سازی پچھلے تین سال سے ہو رہی ہے۔ یہ وہ ایوان ہے جہاں بد قسمتی سے وزراء نے اس ایوان کو جو اہمیت دی وہ آپ نے خود دیکھ لی لیکن یہ وہ بد قسمت ایوان ہے جہاں پچھلے اجلاس میں غلط رولز کی بیساکھیوں کے اوپر چڑھ کر باقاعدہ قانون سازی کی ہے۔ یہ وہ ایوان ہے اور یہ وہ حکومت ہے جو برطانیہ اور دنیا کی سب سے بڑی جمہوریتوں کی مثالیں دیا کرتے تھے کہ وہاں ایسا ہوتا ہے اور وہاں ویسا ہوتا ہے۔ اُن جمہوریتوں کے اندر parliamentary systems of governments and Chief Executive وہ ordinances کے ذریعے نہیں بلکہ باقاعدہ پارلیمان کے اندر قوانین کے پر خاطر خواہ بحث ہونے کے بعد لائے ہوئے قوانین کی بنیاد کے اوپر حکومت اپنے اہداف پورے کرتی ہے اور rules and regulations کو executive کے orders کے اندر implement کرتی ہے۔ بد قسمتی سے یہ وہ ایوان ہے جہاں کشمیر، فلسطین اور پنجاب کے اندر جتنے بھی اہم امور اس پارلیمان کے اندر discuss ہوئے وہاں پنجاب حکومت کا Chief Executive اپنی کرسی پر بیٹھنے کا شرف بخشتا؟ اس ایوان کے ان ممبران کی مہربانی کی وجہ سے ان کے ووٹ کی وجہ سے وزیر اعلیٰ نے جو power yield کی اور جس کی بنیاد پر وہاں پر جا کر حکمرانی کی جا رہی ہے اُس ایوان کو ہمارے وزیر اعلیٰ نے کتنی دفعہ عزت بخشی؟ کتنے Zero Hours کے اندر سوالات کے جوابات

دیئے؟ یہ کام وزیر اعلیٰ نہیں کریں گے تو اُن کے وزراء یہ کام کیوں کریں گے؟ آج سوائے پانچ چھ وزراء کے جو ابھی اس وقت بھی ایوان میں موجود ہیں ان کے علاوہ کس وزیر نے ایوان میں آ کر ایک خاطر خواہ بحث کے ذریعے questions کے answers کئے ہیں؟ میں اُس ایوان کے اندر حزب اختلاف کی طرف سے زراعت پر بحث کا آغاز کر رہا ہوں۔ یہ وہ ایوان ہے اور میں آپ کی خدمت میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ آج میڈیا کی طرف سے یہاں پر صرف ایک معزز ممبر representative ہے۔ ہماری طرف سے زراعت کے اوپر خاطر خواہ بحث عوام تک کس طرح پہنچے گی؟ ہماری video recordings آپ کی مہربانی سے، سیکرٹری اسمبلی کی مہربانی سے ہمیں مل جاتی ہے جس کو ہم بھی social media پر چلا لیتے ہیں لیکن کتنے electronic media or print media پر پنجاب اسمبلی کے ممبران کی تعریف کے حوالے سے انہوں نے خاطر خواہ بحث کی، حکومت نے ہمت کی اور سید حسنین جہانیاں گردیزی صاحب نے اتنے اچھے پروگرام بتائے لیکن اُن پر حزب اختلاف نے کیا کیا اعتراضات کئے یہ چیزیں کتنے میڈیا کے اندر آتی ہیں۔ ہاں، کوئی oath لے یا نہ لے بڑی سنسنی خیز چیزیں ہوتی ہیں وہ میڈیا میں آجاتی ہیں لیکن جن چیزوں کی وجہ سے ہمارے معاشرے کے اندر فرق پڑے گا جن کی وجہ سے ہمارے سیاستدانوں کو عوام شاباش دے گی وہ چیزیں آج اس ایوان سے باہر جا ہی نہیں رہیں۔

جناب چیئرمین! میں زراعت کے اوپر بات کرنے سے پہلے تین چھوٹی چھوٹی چیزیں آپ کی اجازت سے آپ کے سامنے ضرور رکھوں گا۔ میں نے اپنے آپ سے یہ عہد کیا ہے کہ پاکستان اور اس صوبے کے سب سے بڑے مسائل جن میں ایک atomic bomb ہے جو پاکستان کی معیشت اور معاشرت کو تباہ کرے گا وہ higher population growth rate ہے۔ اگر آپ 2040 تک اسی growth rate پر چلتے رہے تو ہماری آبادی 30 کروڑ ہو جائے گی۔ ہر سات سیکنڈ کے بعد ایک بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس growth rate کی وجہ سے زراعت بھی متاثر ہوتی ہے، اس growth rate کی وجہ سے law and order متاثر ہو رہا ہے، governance system کا بیڑا غرق ہو رہا ہے کیونکہ overload آیا ہوا ہے۔ سید حسنین جہانیاں گردیزی صاحب کے محکمے کو زیادہ آبادی کو address کرنا پڑے گا۔ آپ کب تک افسروں کی تعداد بڑھائیں گے؟ آپ کی آبادی 2.5 فیصد سے بڑھ رہی ہے اور آپ کی معیشت 2 فیصد تک ہے۔ پاکستان کے اندر

negative growth rate ہے پاکستان کے اندر اگر آپ ریٹ نمبرز کو سمجھنا چاہیں population کے بعد سپریم کورٹ کے decision کے باوجود جو لوکل گورنمنٹ سسٹم کے اوپر جو ڈاکہ مارا گیا ہے میں اس کو condemn سمجھوں گا یہ ایک polite طریقے سے حکومت کو condemn کرنا چاہیے تھا عمران خان نے 35 ہزار لوگوں کی بجائے 50 ہزار لوگوں کو اپنے اختیارات چھوڑ کر، ان وزراء سے چھین کر، چالیس ہزار لوگوں تک پہنچانے تھے۔ لوگ نہیں دیکھ رہے کیوں نہیں ہوا؟ لوگ کہہ رہے ہیں تین سال ہو گئے تم نے ہمارے جو پہلے ہی 35 ہزار نمائندے تھے اُن سے چھین کر اپنے وزراء اور وزیر اعلیٰ کو دے دیئے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نہ ہمیں کوئی نیا نظام دیا اور نئی حکومت دی اور نہ لوکل گورنمنٹ کا سسٹم دیا وہ نہیں پوچھیں گے کون سا بہانہ آپ کے پاس ہے، کون سے قوانین پر آپ agree کرتے ہیں کہ نہیں کرتے یہ چیزیں عوام نہیں پوچھے گی۔ لوکل گورنمنٹ سسٹم کے ساتھ جو تباہی ہو رہی ہے پلیز اس کا احساس کریں۔

تیسرا پوائنٹ کیونکہ میں نے محمودالرشید جو کہ ہاؤسنگ ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے منسٹر ہیں ادھر بیٹھے دیکھا تو میں نے جو ڈاؤن لوڈ کر لیا وہ موجود نہیں ہیں لیکن پھر بھی ریکارڈ کے لئے کہنا چاہتا ہوں میرے حلقے میں ایک جگہ ہے سخی سرور۔ حضرت سخی سرور ایک بہت بڑے saint گزرے ہیں انہوں نے اسلام کو اس برصغیر کے اندر پھیلایا ہے اصلی صوفی saint تھے ان کے لاکھوں زائرین ہر سال جاتے ہیں، تین سال سے اس شہر کے اندر میلہ نہیں ہوا کبھی covid کی وجہ سے، کبھی لائن آرڈر کی وجہ سے SOPs adopt کئے جا سکتے تھے اس پورے شہر کی پوری معیشت اب ریزہ ریزہ ہو گئی ہے اس کے بعد کیا کیا پانی پچھلے ایک مہینے سے وہاں ایک بوند پینے کا پانی نہیں ہے یہ وزیر اعلیٰ کا ضلع ہے، ایک بوند پینے کا پانی نہیں ہے سب پبلک ہیلتھ کی سکیمیں بند پڑی ہوئی ہیں اس پر اگر کوئی مہربانی ہو سکے تو کریں۔ میں اب ایگریکلچر پر آتا ہوں میں بڑا appreciate کرتا کہ اگر گردیزی صاحب اس چیز کو conclude کرتے انہوں نے شروع میں حکومت کے متعلق تو بہت اچھی اچھی باتیں کیں میں appreciate کروں اگر end of the debate پر وہ ہماری چیزوں کو recognize کر کے، نوٹ کر کے اور کچھ ہمیں بھی hope دیں اور آئندہ جو بجٹ آ رہا ہے اس میں ہمت کریں اگر وزیر اعلیٰ صاحب کو ان کی باتیں سمجھ آ جائیں۔ یہاں تو اکثر ہمارے بیچارے وزراء جن کے اتنے اتنے ذہن ہیں، سوچ اتنی ہے وہ جب

وزیر اعلیٰ کے سامنے جاتے ہیں ان کو کوئی بات ہی سمجھ نہیں آتی۔ تو resource of allocation کیا ہوگی اور فنڈنگ کیا ہوگی اور کام کیا ہونگے۔

جناب چیئرمین: پہلے بھی ایسے ہی ہوتا رہا ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! آپ جب چیئر سے یہاں آجائیں گے تو آپ کے ساتھ بحث کریں گے۔ ابھی آپ کی چیئر کی respect ہے۔ اُس وقت بتاؤں گا انشاءاللہ۔

جناب چیئرمین: سسٹم ایسے ہی چل رہا ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! ایگریکلچرل سیکٹر مسلسل decline میں ہے اور facts and figures یہ کہتے ہیں کہ 2018 میں کاٹن کی 7.6 ملین بیلز تھیں جو 2020 میں 4.5 ملین بیل رہ گئی ہیں۔ یہ lack of resources ہیں quality seed نہیں ہے آپ کی حکومت کے اندر پنجاب سیڈ کارپوریشن نامی ادارہ جو کوالٹی بیج دیتا ہے جس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ افسروں کو accommodate کرو اس کا مقصد کوالٹی بیج بنانا ہے اس کی 30 فیصد germination ہے، یعنی پچھلے سال 100 بیج لگایا جن میں سے صرف 30 بیج اُگے جب وہ دوبارہ بیج لینے گئے تو جواب ملتا ہے کہ کوئی بیج نہیں ہے۔ اب کیا ہوا lack of production ہوئی، اس کی وجہ سے کاٹن کی lack of production سے ٹیکسٹائل انڈسٹری کے لئے raw material میں کمی آئی ہے اس سے آپ کا import bill بڑھا ہے۔ آپ کا trade deficit بڑھا ہے یہ صرف کاٹن کی امپورٹ کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس کا solution کیا ہے؟ گردیزی صاحب! آپ نے اس سال کتنا فنڈ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کے لئے رکھا ہے؟ ایگریکلچرل منسٹر کا کیا ارادہ ہے اور ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کے لئے کتنے فنڈز کی ضرورت ہے؟ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ فنڈز کی کاٹن سیکٹر کو کتنی ضرورت ہے؟ کیا کسی ایگریکلچرل پالیسی میکر نے ٹیکسٹائل انڈسٹری سے پوچھا ہے کہ تمہاری انڈسٹری میں آج جو مشینیں لگی ہوئی ہیں اس کو کس staple length کی کاٹن چاہئے کتنے micron air strength کی کاٹن چاہئے، کس رنگ کی کاٹن چاہئے، کس ورائٹی کی کاٹن چاہئے تاکہ ہم اپنے ریسرچ کے اداروں کو کہیں کہ وہ یہ seed بنائیں اور ان کو ہدف دیں اور ان کو پیسے بھی دیں۔ کیا کبھی انہوں نے سوچا ہے کہ ٹیکسٹائل ملوں کے جو ٹیکس ایف بی آر کو دیتے ہیں اس میں سے 5 فیصد ٹیکس کی کمی کریں اس کا ریسرچ آف ڈویلپمنٹ فنڈ بنائیں اس فنڈ کو

حکومت کے ساتھ مل کر پرائیویٹ سیکٹر run کرے، اس فنڈ کے ذریعے ریسرچ اینڈ انسٹیٹیوٹ کے پروگرامز ہوں اس کے ذریعے بیج بنیں۔ کیا یہ سوچ بچار کبھی انہوں نے کیا ہے؟ پچھلے تین سال میں ان کی کسی تقریر کے اندر یا کسی ایگریکلچرل منسٹر کی تقریر یا وزیراعظم کی کسی تقریر میں اس قسم کی باتیں یا پلان ہم نے تو نہیں سنا۔

جناب چیئرمین! اب آپ شوگر کین کی طرف آجائیں، شوگر کین دوبارہ lack of research میں ہے۔ وہی BL4-B162 varieties جو 1965، 1960، 1978، 1972 کی بنی ہوئی ہے کبھی کوئی ورائٹی آجاتی ہے تو کبھی کوئی آجاتی ہے۔ آپ کی شوگر کا ایک ایک کلو جو پنجاب کے اندر produce ہو رہا ہے وہ دنیا میں سب سے زیادہ پانی consume کرتا ہے۔ فرض کریں اگر ایک کلو چینی برازیل میں پروڈیوس ہوتی ہے وہ پانچ گیلن پانی consume کرتی ہے تو یہاں آپ شاید پچاس گیلن پانی استعمال کر رہے ہوں گے۔ آپ کی جو ورائٹیز ہیں they are thirsty for water ان کو بار بار پانی نہ لگا تو ان میں drought resistance نہیں ہے ان کے اندر بیماری کی resistance نہیں ہے ان میں viruses کی resistance نہیں ہے۔ کیا کبھی حکومت نے شوگر مل ایسوسی ایشن کو کہا کہ تم جو R&D کے لئے sugar cess کا پیسہ دیتے ہو اگر اس کے علاوہ پانچ روپے فی من مزید دو تاکہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ فنڈ بنے اور ان سے نئی varieties پیدا ہوں۔ یہاں surplus پروڈیوسر ہیں، پاکستان کی ڈیمانڈ سے زیادہ پروڈیوس کرتے ہیں لیکن وہ مہنگائی کر کے ڈیمانڈ اور سپلائی میں کھیلتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ عمران خان جہاں شوگر کین 100 ٹن پر ڈے پروڈیوس ہو رہی ہے وہاں فری شوگر ملوں کی اجازت کیوں نہیں دیتا، کیوں نہیں 500 ٹن پر ڈے گڑ بنانے والے کو اجازت دیتا جو as a cottage industry کام کر رہا ہے۔ آپ کے خیال میں جو اس دفعہ ریٹ ملا ہے زمینداروں کو وہ ان شوگر ملوں کی وجہ سے ملا ہے؟ آپ کے خیال میں جو کم ریٹ ملتا ہے وہ حکومت کی کوتاہی ہوتی ہے۔ نہیں، ڈیمانڈ اور سپلائی کا کھیل ہے، آپ فری کریں تو ہر ایک کو اپنی ڈیمانڈ میں لیکر آنے دیں جو سب سے efficient ملیں ہوں گی وہ survive کر جائیں گی۔ آج کل جو بڑے بڑے پردھان منتری بیٹھے ہوئے ہیں ان کو ماشاءاللہ بڑا competitive advantage ہے۔ وہ شروع سے مل کے کام میں ہیں وہ survive کریں گے۔ آپ لوگ جو حکومت کے ذمہ دار ہیں اور ہر پاکستان کا خیر خواہ یہ بات

کرتا ہے۔ صرف زمیندار اور انڈسٹریل کی بات نہیں ہے ہم خوش ہیں اگر شوگر مل والے پیسے کمائیں۔ ہم خوش ہونا چاہتے ہیں اگر بیس خاندانوں کی بجائے چھ سو خاندان پیسے کمائیں، شوگر پراسیسنگ سے اپر مڈل کلاس والا پیسے کیوں نہیں کما سکتا ہے، شوگر کین کی بھی بہت ریسرچ کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! اب آپ آجائیں خوردنی تیل جو edible oil ہوتا ہے، ابھی ایگر یکلچرل منسٹر نے بات کی ہے، چار ارب US ڈالر کا خوردنی تیل ہر سال پاکستان امپورٹ کرتا ہے۔ پاکستان کی ڈیمانڈ کا 88 فیصد ہے Islamic Republic of Pakistan with all the water resources it has ہم 12 فیصد صرف خوردنی تیل پورا کر رہے ہیں۔ NARC کا آئل سیڈ کے پروگرام کا ہیڈ جو کہ نیشنل ایگر یکلچرل کونسل سے ہے وہ کہتا ہے کہ ایڈ ایبل آئل کے لئے 25 فیصد yield سے potential achieve کر رہے ہیں یعنی سورج مکھی، کینولا، کاٹن سیڈ آئل اور اس قسم کے جتنے بھی بیج جن سے خوردنی تیل حاصل کیا جاتا ہے۔ ہم صرف 25 فیصد achieve کر رہے ہیں جو پاکستان کا اچھا زمیندار ہے وہ 78 فیصد yield اس وقت achieve کر رہا ہے تو یہ اتنا بڑا gap آپ دو سال میں پورا کر سکتے ہیں اگر آپ اپنی extension services والے کو کہیں کہ ہر خوردنی تیل کی جنس پیدا کرنے والے تک پہنچیں اور اس کو جا کر سمجھائے کہ اس کی ٹیکنالوجی میں جو وہ اس کو استعمال کر رہا ہے اور جو اچھا زمیندار اور جو پروگریسو فارمر کر رہا ہے اس میں فرق کیا ہے اور ریسرچ سینٹرز کی عام زمیندار تک پہنچ ہی نہیں ہے۔ ان کو پہچان ہی نہیں ہے کہ کون کتنی فصل اُگاتا ہے۔ اس حوالے سے کوئی رجسٹریشن سسٹم نہیں ہے۔ انہوں نے Apps کے بارے میں کہا ہے کہ منڈی App ہے اور فلاں App ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ کیا کوئی App ہے؟ جہاں ہر پانچ ایکٹر والا زمیندار رجسٹرڈ کرا سکے کہ میں نے بھی سورج مکھی یا کینولا لگایا ہوا ہے۔ آپ آئیں اور میری مدد کریں۔ یہ کہیں گے کہ نہیں ہے۔ اس نے quote unquote میں کہا ہے National Oil Seed Programme جسے PTI Government چلا رہی ہے۔ اس نے رپورٹ میں لکھ دیا ہے کہ ایسا lack of crop management system کی وجہ سے ہے۔ آپ انٹرنیٹ پر جائیں ریسرچ کریں تو آپ کو سب مل جائے گا۔ وزیراعظم پاکستان جنہوں نے National Oil Seed Enhancement Programme کو launch کیا ہے۔ اس پروگرام کی basis یہ ہیں کہ پانچ

ہزار روپے فی ایکڑ خوردنی تیل کی جنس پیدا کرنے والے کو بس سبسڈی دے دو۔ میں کہتا ہوں کہ پیداوار میں اضافہ کے لئے اس سبسڈی سے کچھ نہیں ہو گا۔ اس پانچ ہزار روپے کی سبسڈی سے پیداوار نہیں بڑھے گی۔ پیداوار اس وقت بڑھے گی جب کسان کو معلوم ہو گا کہ میں نے بیج کو بھگو کر کاشت کرنا ہے یا کس طرح کاشت کرنا ہے اور کس وقت کون سا سپرے کرنا ہے اور کون سی ٹیکنالوجی استعمال کرنی ہے۔ آپ کی Agricultural extension services have completely failed and they have not failed only in these three years. یہ پچھلے 20 سال سے مستقل طور پر governance میں extension services failure کا رجحان دیکھا جا رہا ہے۔ آپ کو اس پر خصوصی طور پر توجہ کرنی چاہئے اور invest کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! Water for Agriculture پانی کے بغیر زندگی نہیں، پانی کے بغیر گردیزی صاحب کی وزارت نہیں اور پانی کے بغیر میری آمدن نہیں۔ آپ سنیں کہ یورپی یونین میں ایک کیوبک میٹر پانی سے 1.6 کلو گرام زرعی جنس پیدا ہوتی ہیں چائینہ میں 0.7 کلو گرام پیدا ہوتی ہے، انڈیا میں 0.4 کلو گرام اور پاکستان میں 0.1 کلو گرام جنس پیدا ہوتی ہے یعنی اسی پانی سے ہم 14 گنا زیادہ جنس پیدا کر سکتے ہیں۔ ہماری water efficiency نہیں ہے۔ ہمارے سندھ اور پنجاب میں کئی لوگوں نے تالابوں کے بجائے بڑی بڑی barrels لگائی ہوئی ہیں اور پانی ضائع ہو رہا ہے۔ ہمارے یہاں over irrigation کرتے ہیں جس سے سیم تھور پیدا ہوتا ہے۔ ہم drainage پر خرچ نہیں کرتے۔ Water management اور soil conservation گردیزی صاحب کی وزارت میں دو بہت اہم محکمے ہیں۔ خدارا! اس کے بجٹ کو 50 گنا تک بڑھائیں۔ اگر 40 فیصد کسان water efficient system کے تحت دے رہا ہے تو اس پر 10 فیصد لو اور جو کسان پانچ ایکڑ سے کم والا ہے اس کو 10 فیصد قرض حسنہ دو اور اس سے 10 سال بعد واپس لو اگر efficient irrigation systems introduce نہ ہوئے تو آج آپ 50 ہزار ایکڑ پر پہنچے ہوئے ہیں اور اگر ایک سال میں آپ 6 لاکھ ایکڑ تک نہ پہنچے تو آپ اور ہم ادھر ہی ہیں۔ آپ مجھ سے بعد میں پوچھ لیجئے گا۔

جناب چیئرمین! Soil کے حوالے سے امریکی صدر نے 1960 میں نیشنل پالیسی بنائی تھی۔ ہم آج بھی اندھے ہیں۔ Soil یعنی مٹی جس کے اندر فصل ہوتی ہے۔ یہ مٹی لاکھوں اور کروڑوں سالوں میں بنتی ہے۔ ہم اس مٹی کی ایسی کی تیسی پھیر رہے ہیں۔ ہم Soil میں invest

نہیں کر رہے۔ Soil ایک زندہ چیز ہے۔ اس کو زندہ کرو۔ اس میں biomass ڈالو۔ یہ جو گندم اور چاول کے سٹاک کو آگ لگتی ہے تو اس پر سختی سے پابندی لگاؤ۔ اس پر لوگوں کو دس سال قید کی سزا دو تاکہ وہی biomass دوبارہ زمین کی مٹی کو recreate کرے۔

جناب چیئرمین! وزیر آبپاشی کے نیچے پانی کا 4 ہزار۔ ارب روپے کا infrastructure ہے۔ اگر اس کا 4 فیصد بھی اس کو دیا جائے تو وہ 160۔ ارب روپیہ بنتا ہے۔ پچھلے سال 26۔ ارب روپیہ infrastructure کی maintenance کے لئے رکھا گیا تھا۔ یہ infrastructure تباہی کی طرف جا رہا ہے۔ ہم اندھے ہیں۔ ہم نے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ آپ کا یہ issue جب explode کرے گا تب آپ کو یہ Covid وغیرہ ہر چیز بھول جانی ہے جب بھوک آ رہی ہو گی۔ ہماری آبادی بڑھ رہی ہے اور یہ infrastructure تباہ ہو رہا ہے۔ ہم تو تھے ہی بُرے، ہم تو مان چکے ہیں کہ ہم بُرے تھے لیکن آپ نے تین سال میں اس کے متعلق کیا کیا ہے؟ آپ کا کونسا پڑھے لکھوں کا vision ہے جو ہمارے پاس نہیں تھا جسے آپ نے پیش کر کے اس پر implement کیا ہے۔

جناب چیئرمین! نئے water connections میں غیر آباد علاقوں میں efficient irrigation system کی شرط رکھ کر اگر 50 ایکڑ کا باغ ایک ایکڑ کے باغ کے پانی سے آباد ہو سکتا ہے تو اس کو آپ نیا connection کیوں نہیں دیتے؟ اور اپنی productivity enhance کیوں نہیں کرتے؟

جناب چیئرمین! میں شکر کرتا ہوں کہ وزیر صاحب نے ریسرچ کی بات کی ہے۔ میں آج بہت خوش ہوں کہ انہوں نے یہ تسلیم تو کیا۔ اس صوبہ کی زراعت کی 2400۔ ارب روپے کی GDP ہے۔ دنیا کے قوانین کے مطابق set standard ہے کہ any progressive country in a certain sector has to invest 2% of the GDP value in to research and development. تو 48۔ ارب روپے صرف ریسرچ کے اندر بنتے ہیں۔ پنجاب کا تنخواہوں کے علاوہ ریسرچ کا کل بجٹ 68۔ کروڑ روپیہ ہے۔ یہ آپ کے پچھلے سال کے بجٹ کے figures ہیں میں نے کتابوں سے لئے ہیں۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ اگر یہ بات غلط ہو۔ یہ تنخواہوں کے علاوہ ہیں، T.A اور D.A کے علاوہ ہیں۔ حکومت ریسرچ میں جو investment کر رہی ہے تو وہ کل 68۔ کروڑ روپیہ ہے۔ آپ 48۔ ارب روپیہ اور 68۔ کروڑ روپیہ دیکھ لیں۔

آپ چیف منسٹر کے پاس جائیں تو کیا اس میں یہ ساری بات سمجھانے کی صلاحیت ہے کہ میں نے زراعت میں ریسرچ پر اتنا پیسا لگانا ہے۔ وہ کہے گا کیوں تو پھر آپ کیا کہیں گے؟

جناب چیئرمین! الحمدللہ۔ پاکستان دنیا میں citrus production کے حوالے سے پانچویں نمبر پر ہے۔ ہمارے پاس پاکستان میں ایک بھی disease free citrus nursery نہیں ہے۔ Not one which is free of CTV virus, greening disease and other diseases are found in this province. Not one. ہمارا کوئی root stock دینے کا پروگرام نہیں ہے۔ آسٹریلیا میں حکومت کے root stock کے علاوہ اجازت ہی نہیں ہے۔ حکومت کی bud wood certified nurseries کے علاوہ اجازت ہی نہیں ہے۔ ہماری bud wood infected ہے۔ ہماری root stock infected ہے اور یہ مسئلہ تمام چیزوں کا ہے۔ ہمارے vegetable seeds, citrus, mango nurseries یا جس چیز کا نام لیں infected ہیں۔ کپاس کی تو ویسے ہی جڑ ماری جا چکی ہے۔ So We are in a very serious kind of this situation میں نے جو باتیں کی ہیں وہ میں نے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کو نیچا دکھانے یا اپنے آپ کو اچھا دکھانے کے لئے قطعاً نہیں کیں۔ اگر یہ تاثر گیا ہے تو مہربانی کر کے کھلے ذہن کے ساتھ سوچیں اور زراعت کے اندر ان چیزوں کے بارے میں سوچ کر آگے بہتری کی طرف لے جانے کی کوشش کریں۔

جناب چیئرمین! ہم زمیندار ہر وقت شرم محسوس کرتے ہیں۔ اگر CPEC کا کوئی بڑا آتا ہے، کوئی بڑا امریکن investor آتا ہے، کوئی برازیل کا آتا ہے، چائینہ کا آتا ہے یا فرانس کا آتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ We are planning to invest 500millions US Dollars into this industry. We will tax break. وہ کہتے ہیں کہ tax break دو۔ پاکستان میں چھوٹے بڑے کسان ہیں۔ پنجاب میں 35 فیصد کسان ٹیکس ادا کر رہا ہے۔ پاکستان میں 35 فیصد بڑے جاگیردار نہیں ہیں۔ بڑے کسان دو، چار، دس، پندرہ یا بیس ہوں گے۔ کوئی دریشک، کوئی لغاری، کوئی مزاری، کوئی چودھری اور کوئی رانا صاحبان ہوں گے۔ یہ کتنے ہو جائیں گے 35 فیصد کسان ٹیکس دے رہا ہے۔ اس ٹیکس میں کمی آنی چاہئے اور زرعی ٹیکس 35 فیصد کے بجائے 10 یا 15 فیصد بڑے کسانوں تک محدود ہونا چاہئے۔ ہمارے کسان اس وقت ٹیکس afford نہیں کر سکتے۔ آپ پانی پلاتے ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ

2018 کے اندر ٹیوب ویل چلانے کے لئے تمام ٹیکس ملا کر بجلی کا جو بل آتا تھا وہ ہمیں 6 روپے 17 پیسے فی یونٹ پڑتا تھا لیکن آج 10 روپے 88 پیسے کا یونٹ پڑ رہا ہے یعنی ایگریکلچر کی بجلی per unit cost double ہوئی ہے۔ میں اپنے بجلی کے بلوں کی calculation کر کے آپ کو بتا رہا ہوں۔ پہلے DAP کھاد کی بوری 3300 روپے کی تھی لیکن آج 5600 روپے کی ہے۔ Chlorpyrifos دوائی جو دیمک کے لئے استعمال کی جاتی تھی اُس کے ریٹ میں 80 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ہر کھاد کا ریٹ 70 سے 80 فیصد بڑھا ہے۔ Pesticides, fungicides and rodenticide میں 60 سے 80 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ ڈیزل کا ریٹ بہت اوپر گیا ہے۔ اگر پنجاب یا پاکستان کے اندر 11 لاکھ ٹیوب ویل ہوں گے تو اُن میں سے تقریباً صرف ایک لاکھ ٹیوب ویل بجلی پر ہوں گے باقی سب Petter Engine پر چلاتے ہیں۔ وہ Petter Engine خراب بھی ہوتا ہے، اُس میں ڈیزل اور Mobil Oil بھی use ہوتا ہے بلکہ غریب زمینداروں کے ہاتھ بھی Petter کے پٹوں میں آجاتے ہیں اور انگلیاں تک کٹ جاتی ہیں۔ وہ Petter Engine 16 یا 36 ہارس پاور کا ہوتا ہے لیکن اُس کے اندر جو ڈیزل جا رہا ہے اُس کی قیمت میں اضافہ بھی آپ سب کے سامنے ہے کیونکہ مجھے بتانے کی ضرورت ہی نہیں ہے اور میں آپ کو کس کس بات پر قائل کروں گا۔ ایگریکلچر کی یہ تمام چیزیں serious concern ہیں۔ میں آپ کا مشکور و ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت دی اور اپنی جماعت کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بولنے کے لئے میرا نام دیا۔ میں ایگریکلچر منسٹر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بڑی خوشی سے تمام باتیں سنی ہیں۔ میں ویسے بھی ان کو فون کر کے ایگریکلچر کمیونٹی کے مسائل بتاتا رہتا ہوں اور اُن کی مہربانی ہے کہ وہ مجھے ہمیشہ welcome کرتے ہیں۔ میں High Efficiency Irrigation System کا بہت بڑا beneficiary ہوں اور جانتا ہوں کہ HEIS کتنا زبردست ہے کیونکہ آج سے سات آٹھ سال پہلے شہباز شریف صاحب نے یہ پروگرام launch کیا تھا لہٰذا اس کو مزید آگے لے جانے کی ضرورت ہے۔ ابھی ہم نے سنا ہے کہ اس سال اس پروگرام کو ختم کر رہے ہیں لیکن اس کو ختم نہیں بلکہ enhance کریں تاکہ زیادہ لوگوں کی پہنچ میں آئے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں آپ سے ایک یہ بھی گزارش کروں گا کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ہمارے اور حکومت کی طرف سے سینئر ممبران شامل ہوتے ہیں۔ کمیٹی میں discussions ہوتی ہیں پھر سپیکر صاحب کی اجازت سے فیصلے ہوتے ہیں لیکن خدارا population growth کے

issue پر ہر اجلاس میں ایک دن بحث رکھی جائے کیونکہ جب تک اس معاملے کو ایک emergency declare نہیں کیا جائے گا تب تک پاکستان کا future اچھا نہیں ہو گا۔ شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: چودھری محمد اقبال! موجود نہیں ہیں۔ رانا منور غوث! وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! چونکہ ملک صاحب نے تین چار منٹ بات نہیں کرنی بلکہ ہم اُن کو زیادہ سننا چاہیں گے لہٰذا میری گزارش ہے کہ اگر ہم بحث کو اگلے دن بھی continue کر لیں تو ملک صاحب سیر حاصل بات کر لیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! اگر آپ کی اجازت ہے تو میں صرف چار پانچ منٹ بات کروں گی۔ لغاری صاحب کی کیا بات ہے وہ بڑے جہاں دیدہ سیاستدان ہیں۔ میں اِن کی تقریر پر comments اس لئے نہیں کروں گی کیونکہ اگر یہ خون گرمانے والی speeches اپنی حکومت میں بھی کر جاتے تو ہمارا بھلا ہو جاتا اور ہمیں بڑے زبردست سسٹم ملتے۔ میں اِن کی حکومت کی زبردست کارکردگی آپ کو بتاؤں کہ یہ agriculture growth زیرو فیصد پر چھوڑ کر گئے تھے۔ لغاری صاحب نے ابھی cotton کے متعلق فرمایا ہے لیکن کاش یہ پچھلے دس سال بھی گوش گزار کرتے رہتے تو جنوبی پنجاب میں ان کے لیڈران cotton growing کے علاقوں میں شوگر فیکٹریاں نہ لگاتے۔ اللہ کا شکر ہے کہ سپریم کورٹ نے نوٹس لے لیا جس کی وجہ سے بچت ہو گئی۔ میں صرف وہ باتیں کروں گی جو واقعی public interest میں ہیں۔ ہمارے ایگریکلچر منسٹر صاحب نے آپ کو حکومت کی کارکردگی بتائی ہے۔ انہوں نے بڑے زبردست steps لئے ہیں اور اب

آئندہ دو سال میں مزید آپ کو اچھے results نظر آئیں گے۔ میں آپ کی وساطت سے گردیزی صاحب سے صرف ایک humble request کروں گی کہ پنجاب کے rural area میں 40 فیصد labour force خواتین پر مشتمل ہے اور یہ خواتین 12 سے 15 گھنٹے تک روزانہ field میں کام کرتی ہیں بالخصوص wheat and rice harvesting زیادہ تر خواتین ہی محنت کرتی ہیں۔ میں political scoring بالکل نہیں کرنا چاہتی بلکہ وہ بات کرنا چاہتی ہوں جس سے ہماری خواتین کی زندگی میں بہتری آئے۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گی کہ ہماری گورنمنٹ کا کسان کارڈ پروگرام ایک زبردست initiative ہے لہٰذا ہماری female farmers کے لئے بھی کسان کارڈ کا پہنچنا بہت ضروری ہے۔

MINISTER FOR AGRICULTURE (Syed Hussain Jahania Gardezi): They can have also.

محترمہ عظمیٰ کاردار: بہت اچھا step ہے۔ دوسرا میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ چونکہ ہم mechanization یعنی solar system اور farming میں technical experts لا رہے ہیں تو ہماری خواتین کی اس شعبہ میں ٹریننگ نہیں ہے۔ جب اس شعبہ میں اُن کی ٹریننگ نہیں ہو گی وہ اس میں خاطر خواہ فعال نہیں ہو سکیں گی بلکہ وہ مزید پیچھے رہ جائیں گی لہٰذا اگر آپ خواتین کے لئے ٹریننگ انسٹی ٹیوٹس کا بندوبست کریں تو انہیں management, animal breeding, seed variant machines اور جس طرح ٹریکٹر کا بہت زیادہ استعمال ہو رہا ہے ان سب چیزوں میں اُن کا knowledge develop کریں تاکہ خواتین بھی اچھے طریقے سے GDP growth میں contribute کر سکیں۔ چونکہ اس وقت یہ خواتین legal undocumented economy میں آتی ہیں لیکن بہت کام کرتی ہیں اور بے حد محنت کش بھی ہیں لہٰذا ان کے لئے اگر ہم legislation کریں کہ خواتین بھی social security network اور documented economy میں آ جائیں تو ہماری growth کو مزید boost ملے گا کیونکہ اس وقت 40 فیصد labour force خواتین پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ animal workers کے لئے ہماری حکومت facility provide کر رہی ہے لہٰذا یہ سہولت اگر ان خواتین تک بھی پہنچ جائے تو ان کو بھی پتا چلے گا کہ انہوں نے اپنے جانوروں کو کس طرح breed کرنا ہے۔ میں آخری بات یہ

کروں گی کہ عوام کو interest free small loans مل رہے ہیں لہٰذا یہ بھی ضروری ہے کہ loans کی equitable distribution ہو تا کہ ہماری محنت کش خواتین کو بھی interest free loans مل سکیں اور اُن خواتین کو interest free loans تک access ہو۔ کاش کہ اِن کی حکومتوں نے خواتین کے لئے بھی کچھ کیا ہو تا کیونکہ وہ بیچاری اتنی محنت کرتی ہیں لیکن اُن کو کوئی status دیا گیا، کوئی اجرت دی گئی اور نہ ہی ان کے لئے کوئی legislation کی ہے۔ اب ہماری حکومت ان خواتین کے لئے اِنشاءاللہ legislation کرے گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 26۔ مئی 2021 دوپہر 2 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

بدھ، 26- مئی 2021

(یوم الاربعاء، 14- شوال 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد 32 : شمارہ 4

223

جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(13)/2018/2544. Dated: 21st May, 2021. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53, read with Article 127, of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **Sardar Dost Muhammad Mazari, Deputy** ***Speaker***, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice **Mr Parvez Elahi,** ***Speaker***, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the Acting Governor.

MUHAMMAD KHAN BHATTI
Secretary

225

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26۔ مئی 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(منگل 25 مئی 2021 کی بجائے زیر قاعدہ (2)27)

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 18 مئی 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ محترمہ شازیہ عابد: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں سندھ کے طلبہ کے لئے مختص ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس کی نشستیں ختم کرنے کے فیصلے کو واپس لے کر ان نشستوں کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

2۔ شیخ علاؤالدین: (پیش ہو چکی ہے) یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جارہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جارہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جارہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

226

3- جناب احسان الحق:
جناب محمد افضل:
اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بیت المال 1991 میں قائم ہوا تھا، لیکن 29 برس گزرنے کے باوجود اس کے ضلعی فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے غریب، معذور اور مستحق آبادی بری طرح متاثر ہو رہی ہے جبکہ پنجاب کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بیت المال کے ضلعی فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔

4- محترمہ خدیجہ عمر:
(پیش ہو چکی ہے)
2007 میں بچوں کے تحفظ کیلئے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا محکمہ بنایا گیا تھا جو اس وقت کی حکومت کا بڑا احسن اقدام تھا۔ یہ ادارہ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ اپنے قیام سے لے کر آج تک اس محکمہ کے ملازمین کو کنفرم نہیں کیا گیا۔ بے سہارا اور لاوارث بچوں کو تحفظ فراہم کرنے والے ملازمین کو اپنی ملازمتوں کا تحفظ فراہم نہ ہے۔ لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بناتے ہوئے تمام ملازمین کو بھی دیگر سرکاری محکمہ جات کی طرح مستقل کیا جائے اور ریٹائرمنٹ پر پنشن و دیگر سہولیات فراہم کی جائیں۔

5- جناب محمد طاہر پرویز:
(پیش ہو چکی ہے)
اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے۔

(ب) سرکاری کارروائی

GENERAL DISCUSSION

Continuation of General discussion on Agriculture

227

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

بدھ، 26-مئی 2021

(یوم الاربعاء، 14-شوال 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 49 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٧﴾ اِنَّ
هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾

سورۃ الاعلیٰ آیات 14 تا 19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا O اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا O مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو O حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے O یہ بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے O (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں O

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں
ہوائیں رحمت حق کی وہاں چلتی ہیں روز و شب
برستا نور ہے شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں
جدھر دیکھی اسی ماہِ مبیں کی چاندنی دیکھی
جمالِ مصطفیٰ آیا نظر طیبہ کی گلیوں میں
محمد مصطفیٰ کے عشق میں ہر آنکھ پرنم ہے
یہ دیکھا ہے محبت کا اثر طیبہ کی گلیوں میں

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میرے علم میں آیا ہے کہ ہمارے ایک نو منتخب ممبر چودھری نثار علی خان پی پی۔10 راولپنڈی حلف اٹھانے کے لئے یہاں پر موجود ہیں لہٰذا وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں اور اس کے بعد رجسٹر پر دستخط فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر چودھری نثار علی خان نے حلف اٹھایا
اور حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ کو بہت مبارک ہو۔ Do you want to make a speech?

CHAUDHARY NISAR ALI KHAN: Mr Speaker! No, Sir.

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے لہٰذا ان کے سوال نمبر 1418 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 1889 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 2210 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3707 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3708 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلے دو سوالات جناب صہیب احمد ملک کے

ہیں ان کی طرف سے request آئی ہے لہٰذا ان کے سوالات نمبر 3724 اور 3725 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ناصر محمود کا ہے سوال نمبر بولیں۔

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! جی، میرا سوال نمبر 3730 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم: ٹوبہ سے احمد آباد تا بگا سیال سڑک کی مرمت اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***3730: جناب ناصر محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈ دادنخان ٹوبہ سے احمد آباد براستہ احمد آباد سے بگا سیال تک سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت کب کی گئی تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم مذکورہ سڑک کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی از سر نو تعمیر / مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈ دادنخان ٹوبہ سے احمد آباد براستہ احمد آباد سے بگا سیال سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کی Rehabilitation کا کام DO Roads جہلم کی زیر نگرانی سال 16-2015 میں مکمل کیا گیا تھا جس کی تخمینہ لاگت 24.215 ملین روپے تھی۔ سال 19-2018 اور 20-2019 میں مذکورہ سڑک کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی۔

(ج) مذکورہ سڑک کی Special Repair کا تخمینہ لاگت 31.942 ملین روپے لگایا گیا ہے مطلوبہ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! میں نے جز الف میں سوال کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈ داد نخان ٹوبہ سے احمد آباد براستہ احمد آباد سے بگاسیال تک سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے محکمے نے جواب دیا ہے کہ جی ہاں یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈ داد نخان ٹوبہ سے احمد آباد براستہ احمد آباد سے بگاسیال سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! معزز ممبر کس سوال پر بات کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سوال نمبر 3730 زیر بحث ہے۔

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! محکمہ اپنے جواب میں تسلیم کر رہا ہے کہ سڑک خراب ہے لیکن اس کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔ میرا ضمنی سوال تو یہ ہے کہ اس سڑک کی حالت کب تک درست ہو جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس سڑک کا کام کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! کوشش کریں گے کہ انشاءاللہ فنڈز کی دستیابی پر اسے جلدی کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فنڈز کی دستیابی پر؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ ان کے پاس فنڈز ہی نہیں ہیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: ارادہ کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): ارادہ تو نیک ہے لیکن فنڈز نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب کا ارادہ ہے لیکن فنڈز نہیں ہیں۔ ناصر صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال نمبر 3731 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم: تحصیل پنڈ دادنخان للہ سے ڈھڈی براستہ کہانہ تا بگا سڑک کی تعمیر و مرمت اور بجٹ کی تفصیلات

*3731: **جناب ناصر محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ (تحصیل پنڈ دادنخان) للہ سے ڈھڈی براستہ کہانہ تا بگا سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت کب کی گئی تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی مالی سال 19۔2018 اور 20۔2019 میں کتنی رقم مذکورہ سڑک کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی از سر نو تعمیر / مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ للہ سے ڈھڈی براستہ کہانہ تا بگا سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔ مذکورہ سڑک کی لمبائی 12 کلومیٹر اور چوڑائی 12 فٹ ہے۔ سڑک کی Metal Width درست حالت میں ہے البتہ بارشوں کی وجہ سے Berms پر Rain Cuts پڑ گئے ہیں۔

(ب) مذکورہ سڑک کی مرمت کا کام ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جہلم کی زیر نگرانی سال 15-2014 میں کیا گیا جس کا تخمینہ لاگت 9.893 ملین روپے تھا۔ مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں مذکورہ سڑک کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی۔

(ج) مذکورہ سڑک کی از سر نو تعمیر فی الحال درکار نہ ہے جبکہ Berms پر پڑے Rain Cuts کو وقتاً فوقتاً مٹی ڈال کر بھر دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! جب فنڈز ہی نہیں ہیں تو پھر اس پر کیا بات کرنی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! فنڈز کی کیا پوزیشن ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ فنڈز آئیں گے تو کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی فنڈز نہیں ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، فنڈز نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فنڈز کب تک آئیں گے، کوئی امید ہے؟ Order in the House منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): امید ہے نئے سال میں فنڈز مل جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلے مالی سال میں یعنی جون جولائی کے بعد فنڈز ملیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، جون جولائی کے بعد فنڈز دستیاب ہوں گے۔

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! اگر فنڈز نہیں ہیں تو ہم اپنا حلقہ اٹھا کر ڈیرہ غازی خان چلے جاتے ہیں۔ (قہقہے)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): اگر آپ اپنا حلقہ لاہور میں لاتے تو زیادہ جلدی ہو جاتا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 3823 چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3824 بھی انہی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سنبل مالک حسین کا ہے، Order in the House، جی محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4091 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مانانوالہ شیخوپورہ فیصل آباد سے سچا سودا روڈ کی تعمیر / مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4091: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مانانوالہ شیخوپورہ فیصل آباد سے سچا سودا روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے مذکورہ روڈ کو کب بنایا گیا تھا اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی اس کی پہلی بار مرمت کب کی گئی؟

(ب) مذکورہ روڈ کو دوبارہ مرمت کرنے کا کام کب شروع کیا گیا اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا مرمت کا کام کتنے عرصہ میں مکمل کر لیا جائے گا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر ماچھی کے پٹرول ڈپو ہونے کی وجہ سے ہیوی ٹریفک چلتی ہے اور سکھ یاتریوں کا راستہ بھی یہی ہے؟

(د) کیا مذکورہ روڈ کی مرمت کرنے کے لئے کسی متبادل راستے کا انتظام کیا گیا ہے یا لوگ مرمتی کام کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک میں پھنسے رہتے ہیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روڈ کی مرمت کے لئے متبادل راستے کا انتظام کر کے اسے جلد از جلد تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ مانانوالہ شیخوپورہ فیصل آباد سے سچا سودا روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے مذکورہ روڈ کی عارضی مرمت گرونانک صاحب کی 550ویں برسی کے پیش نظر مالی سال 2019-20 میں بطور ری سرفیسنگ پروگرام کی گئی ہے جس پر 25.663 ملین روپے لاگت آئی ہے۔

(ب) مذکورہ روڈ کی مرمت و بحالی پنجاب ٹورازم اینڈ اکنامک گروتھ پراجیکٹ کے تحت محکمہ ٹورازم کر رہا ہے جس کا تخمینہ لاگت 500.00 ملین روپے ہے۔ مذکورہ سڑک پر کام جاری ہے۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے۔

(د) مذکورہ سڑک پر کام جاری ہے جبکہ ٹریفک بھی رواں دواں ہے۔

(ہ) مذکورہ سڑک کی مرمت کا کام جولائی 2021 تک مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ مذکورہ روڈ کی مرمت و بحالی پنجاب ٹورازم اینڈ اکنامک گروتھ پراجیکٹ کے تحت محکمہ ٹورازم کر رہا ہے جس کا تخمینہ لاگت 500.00 ملین روپے ہے۔ مذکورہ سڑک پر کام جاری ہے۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کام کب تک مکمل کیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس میں 17 کلو میٹر سڑک مکمل ہو چکی ہے اور بقیہ بھی انشاءاللہ جلدی مکمل ہو جائے گی۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! مجھے منسٹر صاحب کی بات کی سمجھ نہیں آئی لہٰذا استدعا ہے کہ دوبارہ بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ماسک اتار لیں اور جواب repeat کر دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ یہ سڑک 17 کلو میٹر مکمل ہو چکی ہے اور انشاءاللہ باقی حصہ بھی جلدی مکمل ہو جائے گا۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بتا دیں کہ اب تک کتنا خرچہ آ چکا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس کے لئے تو محترمہ نیا سوال کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس detail نہیں ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! نیا سوال نہیں بنتا چونکہ جواب میں ہی لکھا ہوا ہے کہ 500 ملین روپے سے اس سڑک پر کام جاری ہے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس 500 ملین روپے میں سے جتنا خرچ ہو چکا ہے وہ بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ 500 ملین روپے میں سے کتنا خرچ کیا جا چکا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس طرح نہیں پتا چلتا چونکہ lump sum system چل رہا ہوتا ہے۔جب اس کے بل جائیں گے تو پتا چلے گا کہ کتنا خرچ ہوا ہے اور کتنا باقی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے پاس اس کی تفصیل نہیں ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس کی تفصیل نہیں ہوتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب کے پاس اس کی تفصیل نہیں ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سکیم کے لئے فنڈز آئے ہیں اور کام چل رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کا عملہ نہیں بیٹھا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، بیٹھا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان سے چٹ منگوا لیں، ان کے پاس اس کی تفصیل کا کوئی idea ہو گا۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے کہ 500 ملین روپے میں سے کتنا خرچ ہو چکا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ لکھ کر دے دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): محترمہ! آپ کا کام جاری ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میں پوچھ رہی ہوں کہ 500 ملین روپے میں سے اب تک کتنا خرچ ہو چکا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: چٹ آنے لگی ہے۔منسٹر صاحب! آپ کے سیکرٹری نہیں بیٹھے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): نہیں ۔

جناب قائم مقام سپیکر: لک صاحب! سیکرٹری نہیں ہیں تو پھر محکمے کی طرف سے کون بیٹھے ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اسلام آباد میں فیڈرل گورنمنٹ میں ECNEC کی میٹنگ تھی سیکرٹری مواصلات و تعمیرات اس میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں، انہوں نے in writing بھیجا ہوا ہے اور ان کا باقی سٹاف یہاں موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں، "No" Point of Order وقفہ سوالات میں "No" Point of Order پلیز تشریف رکھیں۔ سیکرٹری صاحب نے تحریری اطلاع کر دی ہے اور ان کا عملہ بھی بیٹھا ہوا ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میرا سوال pending کر دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سیکرٹری نہیں ہیں تو پھر وقفہ سوالات pending کر دیا جائے اور یہ رولنگ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں، تشریف رکھیں، رولنگ موجود ہے لیکن ان کی مجبوری تھی اور ان کی تحریری اطلاع بھی آگئی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! چودھری پرویز الٰہی اور آپ کی بھی رولنگ ہے لہٰذا آپ آج کا وقفہ سوالات pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایسا نہ کریں۔ وقفہ سوالات pending نہیں ہوگا۔ سندھو صاحب! پلیز بیٹھ جائیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ روڈ fully funded سکیم ہے اور یہ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کی سکیم ہے۔ اگر محترمہ اس میں فنڈز کی bifurcation چاہتی ہیں تو پھر اس کے لئے نیا سوال کرنا پڑے گا لیکن یہ سڑک 17 کلومیٹر مکمل ہو چکی ہے اور بقیہ تین چار کلومیٹر بھی جولائی تک مکمل ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! اگلا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میرے پہلے ضمنی سوال کا جواب بھی درست نہیں آیا تو میں آگے کون سا سوال کروں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے آپ کے سوال کا جواب تو دے دیا ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میں نے احتجاجاً سوال نہیں کرنا چونکہ پہلے سوال کا جواب صحیح نہیں دیا تو آگے کیا پوچھوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کیا آپ نے estimate کے متعلق پوچھا تھا؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! آپ تشریف رکھیں، پلیز آپ بیٹھیں، سندھو صاحب! آپ تشریف رکھیں، مجھے پتا ہے کہ میں نے کیا کرنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! محترمہ نے پوچھا ہے کہ کتنے فنڈز لگ چکے ہیں اور کتنے بقایا ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ کی آواز نہیں آرہی-دوسرا مائیک on کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ 22 کلو میٹر سڑک تھی اور یہ fully funded سکیم ہے، یہ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کی سکیم ہے یہ سڑک 17 کلو میٹر مکمل ہو چکی ہے اور بقیہ پر کام جاری ہے اور وہ بھی انشاء اللہ جولائی تک مکمل ہو جائے گی ۔ محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ کتنے پیسے لگ چکے ہیں اور کتنے رہتے ہیں اس کے لئے محترمہ کو نیا سوال کرنا پڑے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس یہ تفصیل نہیں ہے کہ کتنے پیسے لگ چکے ہیں اور کتنے رہتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ تفصیل موجود ہے کہ کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا رہتا ہے یہ on going ہے اور کام چلتا رہے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ اس کے لئے نیا سوال جمع کرادیں-اب آپ اگلا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ بجٹ لینے کا پتا ہے لیکن اس میں جتنا خرچ ہوا اور جتنا باقی ہے اس کا پتا نہیں ہے۔ یہ کیسی گورنمنٹ ہے، یہ کیسے وزراء ہیں جنہیں خرچ کا پتا ہے اور نہ ہی بجٹ کا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! 500 ملین روپے کی سکیم تھی اس میں سے 410 ملین روپے خرچ ہو چکا ہے-

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4129 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مالی سال 20-2019 میں محکمہ مواصلات و تعمیرات بہاولنگر کو فراہم کردہ فنڈز اور منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4129: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کتنا فنڈز ضلع بہاولنگر کے لئے فراہم کیا گیا ہے؟

(ب) کتنا فنڈز کس کس منصوبہ کے لئے فراہم کیا گیا ہے؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سی سڑک کی تعمیر / مرمت اس سال میں کروانے کے لئے فنڈز فراہم کیا گیا ہے؟

(د) پی پی-243 بہاولنگر کے جن منصوبہ جات کے لئے فنڈز فراہم کیا گیا ہے ان کے نام اور ان کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ہ) پی پی-243 کے منصوبوں کے لئے حکومت مزید فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ یہ منصوبے جلد از جلد مکمل ہوسکیں نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مالی سال20-2019 کے لئے محکمہ ہائی وے کو مبلغ906.148 ملین روپے فنڈز دیئے گئے۔

(ب) مبلغ 891.363 ملین روپے فنڈز سڑکات کی تعمیرات کے لئے اور 14.785 ملین مرمت کے لئے تھے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال20-2019 میں 36 سکیمیں تھیں جن میں سے 32 تعمیرات کی تھیں اور 4 سکیمیں مرمت کی تھیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مالی سال 20-2019 میں 3 سڑکات کی تعمیر کے لئے 17.508 ملین روپے اور 1 سڑک کی مرمت کے لئے 1.297 ملین فنڈز فراہم کئے گئے۔ تعمیرات کی 3 سکیموں میں سے 1 سکیم مکمل ہو گئی ہے اور 2 پر کام جاری ہے اور سڑک مرمت کی سکیم مکمل ہو چکی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جی ہاں! فنڈز کی دستیابی پر پی پی- 243 میں بقیہ سڑکات پر کام کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ہمارے علاقے کی ایک بہت اہم سڑک ہے جو کہ ہارون آباد سے Head-7/R تک جاتی ہے۔ یہ تقریباً ساڑھے سات یا نو کلو میٹر لمبی سڑک ہے۔ پچھلے تین یا چار سالوں سے اس سڑک پر کام ہو رہا ہے۔ اس مالی سال میں بھی اس سڑک کے لئے کچھ رقم فراہم کی گئی لیکن ٹھیکیدار وہاں موقع پر کام نہیں کر رہا۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ اس سڑک کی اس وقت کیا صورت حال ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سڑک کا 87 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور funds ختم ہونے کی وجہ سے اس سڑک کا بقیہ کام مکمل نہیں ہو سکا کیونکہ جتنے funds ملے تھے وہ خرچ ہو چکے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرے حلقہ کی یہ بہت اہم سڑک ہے۔ یہ سڑک پانچ یونین کونسلوں کو ملاتی ہے اور تقریباً 50 سے زیادہ گاؤں اس سڑک سے منسلک ہیں۔ گاؤں سے منڈیوں تک رسائی بھی اسی سڑک کے ذریعے ہوتی ہے لہٰذا میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ اس سڑک کے لئے funds کی فراہمی فوری طور پر کی جائے۔ منسٹر صاحب ذاتی دلچسپی لے کر اس سڑک کو مکمل کروائیں۔ اس کے علاوہ میرے حلقے کی باقی سڑکوں کی حالت بھی بہت ابتر ہو چکی ہے اور یہ سڑکیں بالکل سفر کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ یہ عوام کے لئے انتہائی تکلیف دہ ہے اور اس کی وجہ سے حکومت کی اپنی شُہرت بھی داؤ پر لگی ہوئی ہے کیونکہ پہلے سے بنی ہوئی سڑکوں کی مرمت بھی نہیں ہو رہی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر نے جس سڑک کا ذکر کیا ہے وہ واقعی بہت اہم ہے۔ اس کو جتنا جلدی ہو سکے مکمل کروائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سڑک کا 87٪ کام مکمل ہو چکا ہے اور باقی 13٪ کام پالیسی کے مطابق اس سال مکمل ہو جائے گا۔ میں یقین دہانی کرواتا ہوں کہ انشاءاللہ یہ سڑک اس سال مکمل ہو جائے گی۔ اس مرتبہ سڑکوں کے لئے special package آ رہا ہے اور اس کے بعد معزز رکن کا یہ گلا بھی ختم ہو جائے گا کہ ان کے حلقہ کی سڑکوں کی مرمت نہیں کی جا رہی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس special package میں اس سڑک کو بھی شامل کروا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، ٹھیک ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ان کے حلقہ کی بقایا سڑکیں بھی اس سال کے special package میں شامل ہو رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے اس سوال نمبر 4130 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 4178 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امان اللہ وڑائچ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! سوال نمبر 4317 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4317: **جناب امان اللہ وڑائچ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس پر چوک عالم سے قلعہ دیدار سنگھ تک بڑے بڑے گڑھے پڑے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر اکثر گاڑیوں کی لمبی لائن کی وجہ سے سکول اور کالج کے بچوں کو سخت مشکلات در پیش ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کی مرمت کا ٹینڈر مالی سال 18-2017 ، 19-2018 اور 20-2019 میں منظور ہوا اگر ٹینڈر منظور ہوا تو کام نامکمل ہونے کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز موجودہ مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں اس سڑک کی تعمیر / مرمت کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ گوجرانوالہ تا حافظ آباد روڈ عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اس کے کچھ آبادی والے حصے نکاسی آب نہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، جن میں عالم چوک تا کوٹ اسحاق اور قلعہ دیدار سنگھ قابل ذکر ہیں۔

(ب) اس سڑک کا حصہ عالم چوک تا کوٹ اسحاق اور قلعہ دیدار سنگھ دورویہ ہے، اس کا ایک Carriageway مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، اور دونوں اطراف کی ٹریفک دوسرے Carriageway سے گزر رہی ہے۔ جس کی وجہ سے گاڑیوں کی لمبی لائنیں لگ جاتی ہیں۔ سکول و کالج آنے والوں کو مشکلات در پیش ہوتی ہیں

(ج) یہ درست ہے کہ اس سڑک پر مالی سال 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 میں مرمت کے ٹینڈر منظور ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	روڈ سیکشن	لمبائی	ڈویژن	نوعیت
2017-18	راجباہ تا لدھے والا وڑائچ	1.71 کلومیٹر	روڈ کنسٹرکشن ڈویژن گوجرانوالہ	سڑک حال ہی میں مکمل کر دی گئی ہے۔
2018-19	لدھے والا وڑائچ تا اسلام سٹی	0.85 کلومیٹر	روڈ کنسٹرکشن ڈویژن گوجرانوالہ	سڑک حال ہی میں مکمل کر دی گئی ہے۔
2019-20	قلعہ دیدار سنگھ سیکشن	2.15 کلومیٹر	ہائی وے ایم اینڈ آر ڈویژن نمبر ا گوجرانوالہ	سڑک زیر تعمیر ہے، اور اس پر 15.199 ملین روپے خرچ ہو چکا ہے مزید 31 ملین فنڈز درکار ہیں فنڈز کی دستیابی پر کام مکمل کر دیا جائے گا۔

اس سڑک کا ایک حصہ عالم چوک تا کوٹ اسحاق پر کام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے شروع کیا جا سکا نیز موجودہ مالی سال میں 59 ملین روڈ کنسٹرکشن ڈویژن گوجرانوالہ کو دستیاب کئے گئے جو کہ مکمل طور پر استعمال ہو چکے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے دو سال کے بعد بولنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ محکمہ نے میرے سوالوں کا درست جواب دیا ہے لیکن گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ کا ٹینڈر پچھلے تین سالوں سے ہو رہا ہے لیکن ان میں سے ایک ٹینڈر بھی کامیاب نہیں ہوا۔ اب انہوں نے ایک ٹینڈر عالم چوک سے لدھے والا وڑائچ تک کی سڑک کا دیا ہے جو کہ 6 جون کو کھولا جائے گا لیکن مجھے خدشہ ہے کہ یہ اس ٹینڈر کو بھی منسوخ کر دیں گے۔ یہ ہر سال اس سڑک کی مرمت کے لئے ٹینڈر دیتے ہیں اور پھر کچھ عرصہ بعد اسے منسوخ کر دیتے ہیں۔ انہوں نے لدھے والا وڑائچ سے اسلام سٹی تک ایک سڑک بنائی ہے لیکن اب وہ بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے۔ اسی طرح سڑک کا کچھ حصہ انہوں نے قلعہ دیدار سنگھ میں بنایا لیکن وہ بھی ٹوٹ چکا ہے۔ میرے خیال میں یہ پورے funds issue نہیں کرتے جس کی وجہ سے یہ کام مکمل نہیں ہو رہا۔ آپ بے شک کوئی نمائندہ بھیج کر visit کروالیں۔ اس سڑک کی حالت انتہائی خستہ ہو چکی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال نہیں بلکہ گزارش ہے کہ جب یہ ٹینڈر مشتہر کریں تو پھر اسے منسوخ نہ کریں اور اس سڑک کا کام مکمل کیا جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ ٹینڈر ہماری وجہ سے منسوخ نہیں ہوا تھا بلکہ اُس وقت ٹھیکیداروں نے ہڑتال کر دی تھی اور اس کی وجہ سے سب ٹینڈرز منسوخ ہو گئے تھے۔

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! اب جون کے مہینے میں نیا ٹینڈر مشتہر ہونا ہے لیکن مجھے خدشہ ہے کہ یہ اسے بھی منسوخ کر دیں گے۔ اس خراب اور خستہ حال سڑک کی وجہ سے تقریباً 60 کے قریب قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ میرے خیال میں اس بابت وزیر اعظم کے خلاف پرچہ درج ہونا چاہئے کیونکہ حلقہ پی پی۔62 کو یہ پاکستان کا حصہ ہی نہیں سمجھتے۔ مجھ سے ہارے ہوئے لوگوں کی مرضی سے یہ ٹینڈر یہاں سے منسوخ کر کے funds کہیں اور خرچ کر لیتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ان کو تاکید کی جائے کہ آئندہ میرے حلقہ کا کوئی ٹینڈر منسوخ نہ کیا جائے اور خصوصاً گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ کو فوری طور پر مرمت کیا جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ جس طرح معزز رکن فرما رہے ہیں ویسے ہی ہو گا۔ جب ان کے حلقہ کی کسی سڑک کا ٹینڈر دیا جائے گا تو پھر اسے منسوخ یا تبدیل نہیں کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امان اللہ وائچ! منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے کہ اب آپ کے حلقہ کا کوئی ٹینڈر منسوخ نہیں کیا جائے گا۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو اس سوال نمبر 4345 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 4377 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل صادق آباد: سال 20-2019 میں بلڈنگز کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*4377: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ بلڈنگ تحصیل صادق آباد میں مالی سال 20-2019 کے دوران کس کس محکمہ کی کون کون سی بلڈنگز تعمیر کر رہا ہے؟

(ب) ان بلڈنگز کی تعمیر کب تک مکمل ہو جائے گی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) محکمہ بلڈنگز تحصیل صادق آباد میں کل 18 سکیمیں تعمیر کر رہا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایجوکیشن سیکٹر کے تمام 17 منصوبہ جات اس مالی سال 21-2020 کے دوران مکمل ہو چکے ہیں جبکہ تعمیر ہال برائے کرشنا مندر بمقام کریم ٹاؤن تحصیل صادق آباد کا منصوبہ بھی مالی سال 21- 2020 میں مکمل ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے معزز وزیر سے اپنی تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کے حوالے سے بڑا اہم سوال پوچھا تھا کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی کتنی بلڈنگز مالی سال 20-2019 میں زیر تعمیر ہیں؟ اس میں ایک بہت اہم سکیم تھی جس کا سنگ بنیاد actually پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے 2017 میں رکھا تھا۔ وہ سکیم کرشنا مندر بمقام کریم ٹاؤن تحصیل صادق آباد کی تھی۔ یہ سکیم 2017 کی ہے اور آج وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ 21-2020 میں اس کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔ میں نے اس کو چیک کیا ہے اور میری اطلاع کے مطابق اس جانب کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں دی جا رہی۔ آپ کے علم میں ہے کہ رحیم یار خان میں اقلیتوں کی ایک کثیر تعداد آباد ہے تو اگر ہم اپنے اقلیتی بھائیوں اور ساتھیوں کی سکیم کے ساتھ یہ سلوک کریں گے تو وہ کیا سوچیں گے؟ ہمارے اقلیتی بھائی پاکستان کے ایسے ہی شہری ہیں جیسے کہ ہم ہیں۔ ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنی مذہبی عبادات کر سکیں۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے سال 2017 میں ان کے لئے یہ سکیم شروع کی تھی۔ اب ہم اپوزیشن میں ہیں لیکن یہ سکیم 2017 میں

شروع کی گئی تھی، اب 2021 جا رہا ہے اور اگلے مہینے اگلا بجٹ آنے والا ہے۔ میں معزز وزیر مواصلات و تعمیرات سے تھوڑی رہنمائی چاہوں گا کہ اس سکیم کی کیا صورت حال ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ان کے حلقہ کی کل 18 سکیمیں تھیں جن میں سے 17 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔ صرف یہ کرشا مندر والی ایک سکیم رہتی ہے جو کہ انشاء اللہ اس سال میں مکمل ہو جائے گی۔ رحیم یار خان والے تو بڑے خوش قسمت ہیں کہ ان کی 17 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وہ سکیمیں تو پاکستان مسلم لیگ (ن) نے مکمل کی تھیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ میرے انتہائی قابل احترام بزرگ ہیں انہوں نے جو 17 سکیمیں رکھی ہیں وہ بالکل ٹھیک ہیں، mainly Education Department۔ میرا خیال ہے میرے بھائی جناب خلیل طاہر سندھو صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

(اس مرحلے پر صحافی حضرات پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وزیر موصوف سردار محمد آصف نکئی میرے بھائی ہیں۔ میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی پچھلی حکومت میں وزیر بنیادی حقوق و اقلیتی امور تھا تو وزیر موصوف جس 70٪ کام کی بات کر رہے ہیں ان کے لئے ہم نے سب funding کی تھی۔ وزیر موصوف سے میری گزارش ہو گی کہ جتنا کام باقی ہے وہ یہ کروا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں وضاحت کرنا چاہتا تھا کہ پریس گیلری کے دوستوں نے علامتی walkout کیا ہے کیونکہ اسلام آباد میں اُن کے صحافی دوستوں کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا تھا تو آپ سے میری استدعا ہو گی کہ معزز ایوان میں سے دو اراکین کو بھیج دیں تا کہ وہ اُن کو واپس لے آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب محمد ہاشم ڈوگر! جناب فیصل حیات صاحب! جناب خلیل طاہر سندھو صاحب اور جناب سمیع اللہ خان صاحب! آپ سب دوست چلے جائیں اور صحافی بھائیوں سے بات کر کے اُنہیں پریس گیلری میں واپس لے آئیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے یہی گزارش ہے کہ ان چیزوں کو ترجیحاتی بنیادوں پر حل کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے کہہ دیا ہے کہ اس سال مکمل کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات! یہ آپ کی commitment ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! بالکل یہ commitment ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال نمبر 4378 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4381 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: اقبال آباد موٹروے انٹر چینج کراسنگ پوائنٹ پر فلائی اوور بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4381: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ KLP روڈ پر بمقام اقبال آباد موٹروے رحیم یار خان انٹر چینج ٹو رحیم یار خان سٹی کے لئے کراسنگ پوائنٹ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ KLP روڈ اور رحیم یار خان کو موٹروے تک ملانے والی روڈ مذکورہ بالا پر چاروں اطراف سے ٹریفک کا دباؤ ہے جس کی وجہ سے آئے روز ٹریفک جام اور حادثات ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اقبال آباد کراسنگ پوائنٹ پر فلائی اوور بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے۔

(ج) تھلی چوک رحیم یار خان سے اقبال آباد موٹروے انٹر چینج تک براستہ اقبال آباد مع تعمیر فلائی اوور اقبال آباد سڑک کو دورویہ کرنے اور فلائی اوور بنانے کا تخمینہ لاگت تقریباً 4 ارب روپے ہے۔ فی الحال مذکورہ فلائی اوور کی تعمیر زیر غور نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ سوال اُس particular interchange کے حوالے سے ہے جو آپ بھی استعمال کرتے ہیں اور ہم بھی استعمال کرتے ہیں۔ میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ KLP روڈ اور رحیم یار خان کو موٹروے سے ملانے والی روڈ کو چاروں اطراف سے ٹریفک کا دباؤ ہے جس کی وجہ سے آئے روز ٹریفک جام رہتی ہے اور وہاں پر حادثات ہو رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ بالکل درست ہے۔ ایک سکیم propose ہوئی تھی کہ یہاں پر فلائی اوور بنایا جائے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ ٹھنڈی چوک، رحیم یار خان سے اقبال آباد موٹروے انٹر چینج تک براستہ اقبال آباد تعمیر فلائی اوور اقبال آباد سڑک کو دورویہ کرنے اور فلائی اوور بنانے کا تخمینہ لاگت تقریباً 4 ارب روپے ہے۔ فی الحال مذکورہ فلائی اوور کی تعمیر زیر غور نہ ہے۔ آپ کے توسط سے میری گزارش ہے کہ یہ رفاہ عامہ کا کام ہے اس میں کسی کا particular حلقہ نہیں ہے۔ میرے ساتھ میرے بھائی مخدوم فواز احمد بیٹھے ہوئے ہیں یہ ان کا حلقہ ہے۔ اگر یہ سکیم ہو جاتی ہے تو اس کا فائدہ پورے ضلع اور پورے علاقہ کا ہو گا۔ اگر 4 ارب روپے رفاہ عامہ کے ایک بنیادی cause کے لئے خرچ کر دیئے جائیں اور اگر اس سکیم کو ترجیحاتی بنیادوں پر include کر لیا جائے تو اس سکیم سے پورے ضلع کو فائدہ ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ سکیم ابھی تک under process نہیں ہے اگر اس حوالے سے کوئی پیش رفت ہوئی تو ان کو بتا دیں گے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! رحیم یار خان اور جنوبی پنجاب کی عوام کے لئے یہ رفاہ عامہ کی سکیم ہے اور آپ کی سرکار بڑے اچھے کام کر رہی ہے تو اس سکیم پر بھی نظر ثانی کر لی جائے تو مہربانی ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم ان کی request بھیج دیتے ہیں اگر وزیر اعلیٰ صاحب consider کر لیں گے تو پھر یہ کام ہو جائے گا۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! شکریہ

جناب منان خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ میرے حلقے میں 17-2016 کی پرانی سکیمیں چل رہی تھیں تو میری گزارش ہے کہ آپ جہاں پر بھی کوئی سکیم شروع کریں وہاں پر آپ جو مرضی بورڈ لگائیں اُس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن پرانی سکیم کے بورڈ پر پاکستان تحریک انصاف کے ٹکٹ ہولڈر کا نام لکھنا میرے خیال میں غیر مناسب ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہماری کسی سکیم یا منصوبے پر سائن بورڈ نہیں لگتے اگر اپنے طور پر کوئی سائن بورڈ لگا لے تو وہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4384 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانقاہ ڈوگراں شہر میں لاہور سرگودھا روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4384: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خانقاہ ڈوگراں شہر میں لاہور سرگودھا روڈ کی حالت انتہائی خراب ہے جس پر گاڑیاں تو درکنار پیدل چلنا بھی مشکل ہے؟

(ب) اس روڈ کی تعمیر / مرمت نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں یہ روڈ کب سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) اس روڈ کی مرمت / تعمیر کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(د) اس روڈ کی تعمیر کروانے کے ذمہ داران کون کون ملازمین ہیں انہوں نے کتنی دفعہ اپنے اعلیٰ افسران کو اس روڈ کی حالت کے بارے میں تحریری آگاہ کیا ہے اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) حکومت کب تک اس روڈ کی مرمت / تعمیر کروادے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ خانقاہ ڈوگراں شہر میں لاہور سرگودھا روڈ کی حالت انتہائی خراب ہے۔

(ب) فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے سڑک کی تعمیر و مرمت نہ کی گئی ہے اور مذکورہ سڑک کچھ عرصہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ج) اس روڈ کی تعمیر و مرمت کے لئے 51.927 ملین روپے درکار ہیں۔

(د) اس روڈ کی تعمیر محکمہ ہائی وے ڈویژن شیخوپورہ کے ذمہ ہے جنہوں نے وقتاً فوقتاً اعلیٰ افسران کو روڈ کی حالت کے بارے میں آگاہ کیا ہے۔ لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت نہ ہو سکی۔

(ہ) فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کا کام کروادیا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! پہلے تو میں وزیر موصوف کو appreciate کرنا چاہوں گی کہ وہ بہت honest ہیں۔ انہوں نے جز (الف) کا جواب دیا ہے کہ جی ہاں یہ درست ہے کہ خانقاہ ڈوگراں شہر میں لاہور سرگودھا روڈ کی حالت انتہائی خراب ہے۔ جز (د) کے جواب میں کہا کہ محکمہ ہائی وے ڈویژن شیخوپورہ ذمہ دار ہے۔ وقتاً فوقتاً اعلیٰ افسران کو روڈ کی حالت کے بارے میں آگاہ بھی کیا ہے۔

میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اعلیٰ افسران کو وقتاً فوقتاً آگاہ کرنے کے باوجود ان کی بات پر کیوں کان نہیں دھرا گیا اور یہ سڑک ابھی تک خستہ حالت میں کیوں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! فنڈز کی دستیابی ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں ہے کیونکہ وہ محکمہ خزانہ اور پی اینڈ ڈی کے اختیار میں ہے۔ وہ جتنے فنڈز جاری کرتے ہیں ہم اُس کے مطابق کام کر دیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ سوال 13 فروری 2020 کا ہے اور اس کا جواب۔24۔ مئی 2021 کو آیا ہے اس کا مطلب ہے کہ پچھلے سال کے ADP میں اس سڑک کے لئے کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ وزیر موصوف نئے بجٹ میں اس سڑک کی مرمت کے لئے فنڈز کی دستیابی کے حوالے سے کوئی summary بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم requests بھیجتے رہتے ہیں لیکن کوئی سکیم improve کرنا اور اُس کے funding کرنا P&D کا کام ہے ہم تو صرف identify کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال نمبر 4441 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال نمبر 4451 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد شعیب اویسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال نمبر 4526 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال نمبر 4574 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4603 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ کے دفاتر میں خواتین ہراسگی تحفظ ایکٹ کے تحت ضابطہ رہنمائی اصولوں کا کھلے عام آویزاں کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4603: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا Departmentکے تمام دفاتر اور ذیلی اداروں میں Protection Against Harrassment of Women at the Work Place Act, 2010 (Section-11/2) کے مطابق Code of Conductکے Publically Rulesایسی جگہ Displayکئے گئے ہیں جہاں تمام Employeesکو آویزاں نظر آئیں؟

(ب) اگر ہاں تو وہ کس زبان میں آویزاں کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا تمام Employeesکو اس Code of Conductکے متعلق آگاہی دی گئی ہے؟

(د) اگر ہاں تو آگاہی دینے کا طریق کار وضع کیا جائے؟

وزیر مواصلات وتعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) Protection Against Harrassment of Women at the Work Place Act, 2010 (Section11/2) کے مطابق Code of Conductکے Publically Rules نمایاں جگہوں پر Display کر دیئے گئے ہیں، جہاں سے تمام Employees آسانی سے دیکھ اور پڑھ سکتے ہیں۔

(ب) جی ہاں! اردو زبان میں آویزاں کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) جی ہاں! تمام Employeesکو اس Code of Conductکے متعلق مکمل آگاہی دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! تمام Employeesکو بذریعہ سرکلر، پوسٹر اور لیکچر آگاہی دی گئی ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! اس سوال کے ہر جز کا جواب ہاں میں ہے تو یہ بڑی اچھی بات ہے اگر حقیقت میں ایسا ہی ہے تو میں محکمہ کی کارکردگی سے بہت خوش ہوں۔ جز(د) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ تمام employeesکو بذریعہ سرکلر، پوسٹر اور لیکچر آگاہی دی گئی ہے تو جہاں تک میرا علم ہے I don't think کہ اس طرح کی کوئی آگاہی دی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جہاں کام ہوا ہے وہاں کی تصاویر یں بنائی گئی ہیں اور ساتھ موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ کوئی اور ضمنی سوال ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ I am very grateful. کہ آپ یہ سارے کام کر رہے ہیں کیونکہ جو ہماری خواتین departments میں کام کرتی ہیں ان کے تحفظ کے لئے یہ ایک بہت ضروری چیز ہے تاکہ وہ ایک safe environment میں اپنی job کو pursue کر سکیں۔ Thank you very much اور اگر مزید ایک بار پھر department کو آگاہی دے دی جائے تو. I would be very grateful. Thank you.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال نمبر 4637 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب سجاد حیدر ندیم کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال نمبر 4679 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔ ان کی pending کرنے کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال نمبر 4694 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب بلال فاروق تاڑر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال نمبر 4702 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب نورالامین وٹو کا ہے! سوال نمبر بولیں۔

جناب نورالامین وٹو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4713 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: حویلی لکھا تا دیپالپور روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4713: **جناب نورالامین وٹو:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حویلی لکھا تا دیپالپور روڈ ضلع اوکاڑہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے مذکورہ روڈ کی تعمیر / مرمت آخری مرتبہ کب کی گئی تھی اور اس پر کتنا خرچہ آیا تھا؟

(ب) کیا مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ روڈ کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی رقم مختص کی گئی اگر ہاں تو کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روڈ کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ حویلی لکھا تا دیپالپور شاہراہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس روڈ کی کل لمبائی 25.20 کلو میٹر ہے آخری مرتبہ اس کی خصوصی مرمت محکمہ ہذا نے مالی سال 17-2016 اور 18-2017 میں کی جس میں اس روڈ کے 8.56 کلو میٹر حصہ پر کام ہوا اور مبلغ 49.123 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) مذکورہ سڑک پر مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں سے کوئی مرمت کا کام نہ ہوا ہے اور نہ مذکورہ سڑک کے لئے کوئی بجٹ خصوصی طور پر مختص تھا اور نہ ہی خرچ ہوا۔

(ج) مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نور الامین وٹو: جناب سپیکر! موصوف نے جواب دیا ہے کہ ہاں سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ یہ سوال میں نے مارچ 2020 میں کیا تھا تو مالی سال 2021 بھی مکمل ہو گیا ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ یہ انتہائی مصروف روڈ ہے جو جنوبی پنجاب کو سنٹرل پنجاب سے ملانے کے لئے نہایت shortcut روڈ ہے۔ یہ میرا سوال تو نہیں ہے لیکن گزارش ہے کہ وزیر صاحب یہ وعدہ فرما دیں کہ اس سال اگر ADP میں اس سڑک کو بھی ڈال دیا جائے تو اس سے جنوبی پنجاب اور سنٹرل پنجاب دونوں کو بھی فائدہ ہو گا اور ہمارے علاقہ کو بھی فائدہ ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس سال بجٹ میں include کر رہے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سال سکیمیں تو بڑی آرہی ہیں اور جتنی بھی inter- district roads ہیں ان کے لئے ایک specimen جاری کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ انتہائی important road ہے اس کو include کرلیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں وعدہ نہیں کرتا پر میں اس کو ضرور check کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کوشش کریں کہ اس کو include کروادیں۔ اگلا سوال بھی جناب نور الامین وٹو صاحب وہ اسے پیش کریں۔

وزیر بہبودِ آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محمد ہاشم ڈوگر!

وزیر بہبودِ آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق میں نے خلیل طاہر سندھو صاحب اور فیصل حیات صاحب نے پریس گیلری کے ممبران سے بات کی اور میں شکریہ ادا کرنا چاہوں گا ہمارے پریس گیلری کے بھائیوں کا کہ انہوں نے ہماری بات پر غور بھی کیا اور ہماری بات کو understand بھی کیا تو اس معزز ایوان کے حوالے سے میں اپنے پریس کے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ اور اپوزیشن ہم سب اس معاملے پر اکٹھے ہیں۔ یہ ہمارے بھائی ہیں یہ ہماری آواز ہیں جو واقعہ ظور صاحب کے ساتھ ہوا اس کو ہم سارے condemn کرتے ہیں اور انشاءاللہ ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ پنجاب کی طرف سے ایک موثر آواز وفاق تک پہنچائی جائے گی اور request کی جائے گی تاکہ آئندہ ایسا کوئی واقعہ ظہور پزیر نہ ہو۔ Once again پریس کے بھائیوں کا بہت شکریہ۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوئنٹ آف آڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس میں ایک اور مطالبہ تھا جو بڑا جائز اور واجب ہے Honorable Law Minster صاحب بھی موجود ہیں جس طرح سندھ اسمبلی نے Journalist Protection Bill پاس کیا ہے وہ پنجاب میں بھی پاس کیا جانا چاہے یہ ان کا مطالبہ تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو! آپ لاءمنسٹر کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملہ پر bill لے آئیں۔ جی، جناب نور الامین وٹو!

جناب نور الامین وٹو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4714 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: حویلی لکھا تا بصیر پور ریلوے روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***4714: جناب نور الامین وٹو:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حویلی لکھا تا بصیر پور ریلوے روڈ ضلع اوکاڑہ انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے مذکورہ روڈ کی کل لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے مذکورہ روڈ آخری مرتبہ کب بنائی گئی اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا اور اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی۔ مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ روڈ کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی رقم مختص کی گئی تو کتنی مختص کی گئی اور کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روڈ کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی کل لمبائی 15.60 کلو میٹر ہے اور چوڑائی 20 فٹ ہے۔ مذکورہ سڑک 2004 میں شروع ہوئی جس کی کل لاگت 73.203 ملین روپے ہے اس سڑک کا ٹھیکہ میسرز یاسین برادرز لاہور کو دیا گیا جس نے یہ سڑک جون 2006 میں مکمل کی۔ سڑک کے بننے کے بعد اس پر کسی قسم کا کام نہ ہوا ہے۔ ہائی وے M&R ڈویژن ساہیوال جو کہ 01.01.2017 کو بنا ہے اس سے پہلے کی یہ سڑک تعمیر شدہ ہے۔ اور محکمہ ہائی وے M&R ڈویژن ساہیوال نے مختص شدہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی کام کیا اور نہ ہی کوئی خرچ ہوا ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک مالی سال20-2019 کے بجٹ میں سے کوئی مرمت کا کام ہوا ہے اور نہ ہی مذکورہ سڑک کے لئے کوئی بجٹ خصوصی طور پر مختص تھا اور نہ ہی کوئی خرچ ہوا ہے۔

(ج) فنڈز کی دستیابی پر حکومت مذکورہ سڑک کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نور الامین وٹو: جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ حویلی لکھا تا بصیر پور روڈ جو کہ روڈ ریلوے لین کے ساتھ ساتھ جا رہا ہے اس کی مرمت کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے؟ اور یہ سوال بھی میں نے 2020 میں کیا تھا وہ مالی سال بھی گزر گیا اور اس میں کہا گیا تھا کہ فنڈز نہیں ہے تو میری منسٹر صاحب سے گزارش ہو گی کہ اگر مالی سال 22-2021 میں اس کو شامل کر لیا جائے تو ان کی مہربانی ہو گی۔ چلیں! وعدہ ہی کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے اور میں یہ بھی check کر لوں گا کہ یہ سکیم اس دفعہ شامل کر لی جائے، پھر میں خود ان سے contact کر لوں گا۔ ان شاءاللہ کوشش کریں گے اس کو add کروا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کوشش کریں کہ اس کو بھی include کر لیا جائے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی تک جتنے بھی سوالات آئے ہیں ان پر میرے بھائی نے یہی جواب دیا ہے کہ فنڈز کی availability پر ہے یا فنڈ ملیں گئے۔ ابھی میں آپ کے سامنے Okara District Development Package پیش کرتا ہوں اور ایک لسٹ پیش کرتا ہوں جس میں District Development Package 2020-21 ضلع اوکاڑہ میں جتنے حکومت کے ہارے ہوئے امیدوار ہیں، جتنے loosers ہیں اور جتنے عہدیداران ہیں انہیں کم سے کم 25 کروڑ روپے کے فنڈز پنجاب حکومت نے اور وفاقی حکومت نے دیئے ہیں، ہمیں کوئی عتراض نہیں ہے یہ 25 کروڑ کے بجائے 50 کروڑ روپے کے فنڈز دیں لیکن ایک humble request ہے کہ جو پچھلی ADPs کی سکیمیں ہیں جو non funding کی

وجہ سے رُکی ہوئی ہیں ان پر آدھی روڈز پر کام ہو چکا ہے اور باقی رُکا ہوا ہے تو میں استدعا کروں گا اپنے بڑے بھائی کو کہ یہ 25 کی بجائے 50 کروڑ کے فنڈز کر دیں پر کام نہ روکیں یہ تو خود پرائم منسٹر عمران خان صاحب اپنی بات سے انحراف کر رہے ہیں وہ اپنی speeches میں کہتے تھے کہ میں MPAs اور MNAs کو پیسے نہیں دوں گا۔ یہ سب سے بڑا ثبوت ہے جو by name ہے صمصام بخاری صاحب 95 کروڑ، راؤ حسن سکندر صاحب 25 کروڑ، گلزار سبطین صاحب 25 کروڑ، مہر جاوید صاحب 25 کروڑ، جگنو محسن صاحبہ 95 کروڑ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ یہ double ہے لیکن ان پر خدارا! tax payers کے پیسے لگے ہوئے ہیں۔ آپ کی وساطت سے میری اپنے بھائی سے دست بدستہ گزارش ہے کہ دیپالپور تا بصیر پور ایک روڈ ہے جو 4 لاکھ افراد کو facilitate کرتی ہے یعنی کہ وہاں daily کی جو traveling ہے وہ 4 لاکھ population کی ہے۔ پچھلے تین سال سے اسی فلور پر کھڑا ہو کر آپ کے ذریعے سے اپنے بڑے بھائی کو استدعا کرتا ہوں کہ خدارا کسی پیکج میں اس روڈ کی repair ہی کروا دیں patch work ہی کروا دیں وہاں سفر نہیں ہو سکتا 22 منٹ کا سفر ہے جو ایک گھنٹہ 30 منٹ میں ہو رہا ہے یہ بیشک نہ بتائیں لیکن اس سے public at large کا فائدہ ہے اور اس میں بصیر پور سے دیپالپور دو قومی اسمبلی کے اور چار صوبائی اسمبلی کے حلقے آتے ہیں۔ یہ شفقت اور رحم فرما کر اس کے متعلق کچھ فرما دیں کہ اگلی ADP میں کوئی خیر خیرات کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اسے repair کروا دیں۔ چودھری صاحب maintenance and repair کی بات کر رہے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جی، جناب سپیکر! patch work ہی کروا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ patch work کروا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، جناب سپیکر! patch work ہو جاتا ہے اور اس کہ علاوہ میں عرض کرتا ہوں کہ اس دفعہ جو inter -tehsil اور inter- district roads ہیں ان کے لئے special package آرہا ہے اس کے مطابق ہر ضلع کو کم از کم دو دو یا تین تین سڑکیں ملیں گی اور انشاءاللہ ان کا گلہ ختم ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں جو already سکیمیں چل رہی ہیں ان کو تو مکمل کروا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جی، جناب سپیکر! وہ تو پھر آپ direction جاری کریں P&D کو یا Finance کو ہمیں تو جو فنڈز انہوں نے جاری کرنے ہیں ہم نے انہی میں سے کام کرنا ہے۔ آپ ان کو direction جاری کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کو direction جاری کر دی ہے جو پرانی سکیمیں ہیں ان کو مکمل ہونا چاہئے اگلا سوال جناب ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4718 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4719 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب مظفر علی شیخ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4735 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جی، شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4753 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جڑانوالہ: ستیانہ سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***4753: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جڑانوالہ ستیانہ سڑک کی لمبائی کتنی ہے اور کب تعمیر کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے اور بہت زیادہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) اگر یہ درست ہے تو ستیانہ سڑک کو دوبارہ تعمیر یا مرمت کی تجویز ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جڑانوالہ ستیانہ سڑک کی لمبائی 25 کلومیٹر ہے اور اس کی تعمیر 97-1996 میں کی گئی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کی " وزیر اعلیٰ پیکج" میں منظوری ہو چکی ہے اور اس کا ٹینڈر 20۔ مئی 2021 کو ہو چکا ہے۔ تعمیر کا جلد آغاز موجودہ مالی سال میں ہی کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جی، جناب سپیکر! میں تنقید برائے تنقید نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اس سے پہلے کوئی 33 سوالات آئے ہیں اور ان میں سے تقریباً 27 سوالات کے جوابات میں صرف یہ لکھا ہے کہ ہاں یہ درست ہے کہ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں تو مجھے یہ بتائیں کہ میرے جو ممبران یہاں پر خواہ اِس طرف سے ہوں یا اُس طرف سے ہوں دونوں طرف سے یہ آوازیں اُٹھ رہی ہیں کہ پنجاب کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور منسٹر صاحب اس بات کو بار بار ہر سوال کے جواب میں admit بھی کرتے ہیں میں ان کو اس بات پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ چلیں! کم از کم یہ اس بات کو تو تسلیم کر رہے ہیں کہ پنجاب سڑکوں کے لحاظ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا تھا کہ جڑانوالہ ستیانہ سڑک کی لمبائی کتنی ہے اور کب تعمیر کی گئی تھی اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جڑانوالہ ستیانہ سڑک کی لمبائی 25 کلومیٹر ہے اور اس کی تعمیر 97-1996 میں کی گئی۔ ان 25 کلومیٹر کے اندر ستیانہ اور جڑانوالہ کو نہر کے ساتھ ساتھ یہ ڈبل روڈ link کرتی ہے۔ یہاں لگ بھگ 50 سے 60 لاکھ آبادی ہے۔ اس سڑک کے لئے پچھلے تین سال سے اس ہاؤس کے اندر بار بار یاددہانی کرائی گئی، بار بار یہاں پر تحاریک التوائے کار جمع کرائی گئیں اس کے باوجود آج تک محکمہ کی طرف سے صرف اور صرف یہی جواب آیا ہے کہ مذکورہ سڑک "وزیر اعلیٰ پیکج" میں منظور ہو چکی ہے اور اس کا ٹینڈر 20 مئی 2021 کو ہو چکا ہے تعمیر کا جلد آغاز موجودہ مالی سال میں ہی کر دیا جائے گا۔ اب میرا کہنا ہے کہ ہم پہلے بھی اس معزز ہاؤس کے ممبر رہے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ جو ٹینڈر 20 مئی کو ہو گا اور اس کے جو پیسے رکھے جائیں گے کیا استعمال ہوں گے کیونکہ اب تو مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ جو پیسے lapse کریں گے اس میں محکمہ کی کیا کارکردگی ہے اور اس پراجیکٹ کو کیوں وقت پر مکمل نہیں کیا گیا؟ پچھلے سال on the floor of the House یہ commitment دی گئی تھی کہ اس سڑک کو تعمیر کیا جائے گا۔ یہاں سے گزرنے والے لوگ اپنے پیاروں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں کئی اپنی جانیں گنوا بیٹھے ہیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں

آتی اور میں منسٹر صاحب سے آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے ہمیں یہ منطق سمجھا دیں کہ 20 مئی کو کون سا ٹینڈر ہو گا اور آگے فنڈز کب close ہوں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب کا جز (الف) پڑھتا ہوں کہ اس سڑک کی لمبائی 25 کلو میٹر ہے اور اس کی تعمیر 97-1996 میں کی گئی تھی۔ اس کے بعد کون کون سی حکومتیں اور کن کن کی حکومتیں آئیں اُس وقت تو کسی نے اِس سڑک کو تعمیر نہیں کیا۔ اب اگر ٹینڈر ہو گیا ہے تو ان کو appreciate کرنا چاہئے تھا اور خوش ہونا چاہئے تھا کہ چلیں انہوں نے جو commitment کی تھی وہ تو پوری ہو گئی ہے۔ میرے دوست کو appreciate کرنا چاہئے تھا لیکن انہوں نے تو پھر طعنے دینا شروع کر دیئے ہیں۔ یہ چیف منسٹر پیکج ہے اس لئے میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ سڑک تعمیر ہو گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال کیا تھا کہ 20۔ مئی کو جو ٹینڈر ہوا ہے جس کے بارے میں انہوں نے لکھ کر جواب بھی دیا ہے۔ اب مجھے بتائیں کہ اس کے فنڈز کب lapse ہوں گے اور کب تک وہاں پر کام ہو گا؟ یہاں پر چودھری ظہیر الدین تشریف فرما ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب والا! آپ کی اجازت سے میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ تقریباً 25 سال میری constituency رہی ہے۔ اس سڑک کے بارے میں میرے بہت محترم ممبر نے فرمایا ہے کہ یہ ڈبل روڈ ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ڈبل روڈ نہیں ہے بلکہ سنگل روڈ ہے۔ ٹینڈر ہو گئے ہیں اور وہاں کے لوگ خوش ہیں۔ ان کا اعتراض ہے کہ یہ پیسے کیسے خرچ ہوں گے تو یہ پیسے ongoing scheme کے تحت خرچ ہوں گے اور ایک دو ماہ میں یہ سڑک مکمل ہو جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ پیسے جو منظور کئے گئے ہیں اس سکیم کو کس تاریخ تک مکمل کر لیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: Ongoing scheme میں date تو نہیں ہوتی جتنے پیسے آتے جائیں گے اتنے لگتے جائیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سال اس کے جو فنڈز جاری کئے گئے ہیں وہ سو فیصد خرچ ہو جائیں گے اور اگلے مالی سال میں دوبارہ فنڈنگ ہو جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا بار بار بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تھوڑے سے پیسے رکھ کر اس سکیم کو ongoing میں ڈالا گیا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جتنی پرانی ongoing schemes تھیں وہ تین تین، چار چار سال سے اسی وقفہ سوالات میں discuss ہوئی ہیں۔ وہاں تین تین، چار چار سال سے لوگ رُل رہے ہیں۔ لوگوں کے ٹیکس کے پیسے ہیں اِدھر سڑک بنائی جاتی ہے اور اُدھر سے ٹوٹ جاتی ہے کسی پارٹی سے verification نہیں کرائی جاتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جو TST Road یعنی Triple Surface Treatment Road جب بنتی ہے تو built-in ہوتا ہے کہ تین سال کے بعد اس پر 38 ہزار روپے فی کلومیٹر repair کے لئے مختص ہوتے ہیں۔ پچھلے دس سال سے تمام road empires اس لئے برباد ہو چکی ہیں، آپ ریکارڈ منگوا لیں کہ انہوں نے کتنا پیسہ TST Roads پر خرچ کیا ہے اور Carpet Roads پر کتنا خرچ کیا ہے۔ انہوں نے یہاں لاہور میں سارا پیسہ لگایا ہے۔ اس سڑک پر دس سال کا جو repair کا بجٹ تھا وہ لگایا ہی نہیں گیا۔ اس طرح ہزاروں کلومیٹر کی road empires پنجاب کی برباد ہو چکی ہیں جن کو repair کرنے کے لئے وقت چاہئے۔ اس وقت حکومت ان کو repair کر رہی ہے اس کی repair بڑی تیزی سے سارے صوبے میں جاری ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں بڑے ادب اور احترام سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پورا پنجاب جانتا ہے کہ مسلم لیگ (ن) کے دور میں 3200 کلومیٹر کھیت سے منڈیوں تک کی سڑکیں مکمل کی گئیں۔ اس بات کو پورا پنجاب سراہتا ہے اور ان کی کوالٹی کو ہماری NGOs بھی مانتی ہیں اور جو C&W کے حکام بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ "اے" کوالٹی کی سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ کیا تین سال میں انہوں نے کوئی ایک سڑک بھی ایسی بنا کر دکھائی ہے؟ کیا کسی غریب کو انہوں نے ریلیف دیا؟ میں اپنے فیصل آباد کی بات کروں تو کراچی سے ہمارا

جھنگ روڈ لنک کرتا ہے۔ وہ جھنگ روڈ تباہ و برباد ہو گیا ہے، جڑانوالہ روڈ تباہ و برباد ہو گیا اور سرگودھا چنیوٹ روڈ تباہ وبرباد ہو گیا۔ چودھری ظہیر الدین مجھے یہ بتائیں کہ کیا وہ سڑکیں ٹوٹی ہوئی نہیں ہیں؟ ان کے تو اپنے گھر کو جو سڑک جاتی ہے وہ بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور یہ یہاں پر کھڑے ہو کر صفائیاں دے رہے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین صاحب نے جو فرمایا ہے بالکل صحیح فرمایا ہے۔ ان کے دس سالہ دور میں کوئی سڑک تعمیر ہی نہیں ہوئی۔ انہوں نے نئی سڑکوں کے علاوہ repair کا کام بھی ان کی وجہ سے pending پڑا ہوا ہے۔ میں نے انہیں پہلے بھی جواب دیا تھا کہ 97-1996 میں یہ سڑک بنی تھی۔ انہیں پچھلے دس سالہ دور میں وہ سڑک نظر نہیں آئی۔ اب جب سڑک شروع ہو چکی ہے تو انہوں نے کیڑے نکالنا شروع کر دیا ہے۔ یہ سڑک ان شاء اللہ تعالیٰ بنے گی۔ اس سڑک کا 20 مئی کو ٹینڈر ہوا ہے تو mobilization کے لئے کم از کم پندرہ، بیس دن یا مہینہ تو چاہیئے۔ ان کو اچھی طرح اس چیز کا پتا ہے لیکن خواہ مخواہ یہ non-issue کو issue بنا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال تھا۔ میں باہر تھا اور سوال گزر گیا۔ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اپنا سوال کر سکوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر مظفر علی شیخ!

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4735 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد: گوجرانوالہ روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4735: **جناب مظفر علی شیخ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 20-2019 کا محکمہ کا R&M کا کل بجٹ کتنا ہے؟

(ب) کتنا R&M کا بجٹ خرچ ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ج) پی پی-70 حافظ آباد میں کتنی رقم سے کس کس سڑک کی Maintenance اور ریپئرنگ کا کام کیا گیا ہے یا کیا جا رہا ہے؟

(د) حافظ آباد گوجرانوالہ روڈ جو کہ انتہائی اہم سڑک ہے جس سے روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں گاڑیاں گزرتی ہیں انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جبکہ یہ حال ہی میں تعمیر کی گئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں کب تک حکومت اس کی مرمت یا اس کو از سر نو تعمیر کرے گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مالی سال 20-2019 میں محکمہ ہائی وے M&R کا کل بجٹ 4.42 ارب روپے تھا۔

(ب) تمام بجٹ خرچ کر دیا گیا تھا۔

(ج) پی پی-70 حافظ آباد میں کئی سڑکوں کی مرمت کی جا چکی ہے اور بہت سی سڑکوں کا کام جاری ہے ان میں حافظ آباد۔ شیخوپورہ روڈ (W=24' L=26 Kms) حافظ آباد خانقاہ ڈوگراں روڈ (W=24 L=24 Kms)، قلعہ رام کور روڈ (W=10' L=4.70 Kms)، حافظ آباد بائی پاس روڈ (W=32' L=5.72 Kms)، گوجرانوالہ، حافظ آباد۔ پنڈی بھٹیاں روڈ (W=32' L=41.90 Kms)۔ مرادیاں روڈ (W=12' L=9.40 Kms) ان میں کئی سڑکوں پر کام ہو چکا ہے اور کچھ سڑکوں کی مرمت کا کام باقی ہے (جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(د) حافظ آباد۔ گوجرانوالہ روڈ کی کل لمبائی 49 کلومیٹر ہے جس میں سے 09.00 کلومیٹر ضلع حافظ آباد میں واقع ہے جبکہ بقیہ 40.00 کلومیٹر ضلع گوجرانوالہ میں واقع ہے۔ حافظ آباد۔ گوجرانوالہ روڈ 14-2013 میں بنائی گئی اور اس کا ٹھیکہ National Logestic Cell کو دیا گیا تھا اس کی تخمینہ لاگت 1506.0020 ملین روپے تھی اس سڑک پر مختلف مقامات پر مرمت و بحالی کا کام جاری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب مظفر علی شیخ! ضمنی سوال کریں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں نے حافظ آباد تا گوجرانوالہ روڈ سے متعلق سوال کیا تھا۔ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ اس روڈ میں جو حصہ ضلع حافظ آباد کا ہے وہ 9 کلومیٹر ہے جبکہ یہ

سڑک 5 کلومیٹر ضلع حافظ آباد سے گزرتی ہے۔ یہ اس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ یہ روڈ پچھلے تین سال سے انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ حافظ آباد سے گوجرانوالہ تک سفر کا حقیقی ٹائم تقریباً 30 سے 35 منٹ کا ہے جبکہ یہ فاصلہ ڈیڑھ گھنٹے سے پہلے کبھی طے نہیں ہوتا۔ اس سڑک کے اندر اتنے زیادہ گڑھے ہیں جو بہت گہرے ہیں اگر ان میں پانی کھڑا ہو جائے جو کہ ہوتا رہا ہے تو یقین مانیں گاڑیاں اس میں ایسے ڈوب جاتی ہیں کہ ان کا پتا ہی نہیں چلتا۔ میری ان ساری باتوں کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔ مختلف قصبوں کے لوگوں نے اس سڑک پر آ کر احتجاج کیا ہے، کمشنر گوجرانوالہ، ڈی سی گوجرانوالہ، ڈی سی حافظ آباد کی یادداشت میں بارہا قراردادیں پیش کی گئیں اور احتجاجی مراسلے لکھے گئے لیکن محکمہ مواصلات کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ میں نے اپنے سوال میں M&R کا بجٹ مانگا تھا لیکن منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ repair کی مد میں سارا خرچ ہو چکا ہے۔ گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ ہی اتنا بد قسمت ہے کہ M&R بجٹ کے وزن میں اونٹ کے منہ میں زیرہ بھی نہیں دیا گیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ روڈ کب مکمل ہو گا اور لوگ کب اس عذاب سے جان چھڑائیں گے کیونکہ یہاں پر بے شمار حادثات ہو رہے ہیں اور سڑک کی خراب حالت کی بناء پر درجنوں نہیں بیسیوں کے حساب قیمتی جانیں تلف ہو چکی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! پہلے تو انہوں نے صحیح طرح پڑھا ہی نہیں ہے کیونکہ حافظ آباد روڈ کا پورشن 5.72 کلومیٹر بنتا ہے اور دوسری بات یہ کہ سڑک کی حالت واقعی خراب ہے اس لئے جب فنڈز آئیں گے تو اِنشاءاللہ اس کو ضرور take up کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! وہ commitment چاہ رہے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں commitment کیسے کر سکتا ہوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! کیا آپ commitment چاہ رہے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم commitment تب کر سکتے ہیں جب ہمارے پاس proper funding کی سکیم ہو۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ یہ سڑک کب تک repair ہو جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): ہمارے پاس funding اتنی آتی ہے جتنی گورنمنٹ نے دینی ہے۔ اگر فنڈز آئیں گے تو کر سکیں گے ورنہ میں commitment نہیں دے سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ M&R کی مد میں کروادیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں ایسے ہی commitment دے کر on the floor of the House جھوٹ نہیں بول سکتا۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میرا اِن سے ضمنی سوال یہ ہے کہ حافظ آباد سے خانقاہ ڈوگراں ضلع حافظ آباد کو سپلائی کرنے والی سب سے بڑی سڑک ہے جو موٹروے سے آتی ہے۔ اس کے اندر اتنی زیادہ undulation ہے کہ بڑی بڑی گاڑیاں بھی ایسے ہچکولے لیتی ہیں جیسے لہروں پر کشتی چل رہی ہو اور وہاں پر گاڑیوں کی رفتار بھی maintain نہیں ہوتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کم از کم feasibility تو تیار کروائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں feasibility تیار کروالیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس سڑک کی feasibility تیار کروا کر M&R میں شامل کر دیں کیونکہ یہ بہت important سڑک ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم اِنشاء اللہ کوشش کریں گے۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں اہم بات عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ حافظ آباد سے خانقاہ ڈوگراں روڈ پر تقریباً چار کلومیٹر کا ایک ٹکڑا تھا جس پر ڈیڑھ سال سے زیادہ وقت لگا۔ میں نے یہاں ہاؤس میں آکر کئی دفعہ عرض کیا بہر حال بعد از خرابیٔ بسیار چار کلومیٹر کی سڑک تو بن گئی ہے لیکن اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حافظ آباد سے ایک ذیلی سڑک farm to market جاتی تھی جو میاں شہباز

شریف صاحب نے بڑی محنت اور پیار محبت سے بنوائی تھی اور جب heavy ٹریفک اُس سڑک کی طرف divert کی گئی تو وہ سڑک بھی بیٹھ گئی۔ اب وہ سڑک بن گئی ہے لیکن پہلے والی سڑک پر جب ٹریفک کا flow آیا تو وہ بھی انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہے لہٰذا میری وزیر مواصلات سے یہ مؤدبانہ گزارش اور سوال ہے کہ حافظ آباد سے خانقاہ ڈوگراں سڑک جو repair ہونی ہے یہ کب تک کر دیں گے اور سڑک کے اندر undulations کب تک ختم ہو جائیں گے؟ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں کب تک کا جواب نہیں دے سکتا لیکن اِنشاء اللہ تعالیٰ اِن کے لئے کوشش کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا جلد از جلد کریں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جلد سے جلد کریں گے۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! مجھے اس موقع پر ایک لطیفہ یاد آرہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بتائیں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! ٹی وی پروگرام نیلام گھر میں طارق عزیز صاحب نے کسی سے پوچھا کہ دریائے سندھ کی لمبائی کتنی ہے تو جواب ملا کہ میرے خیال میں دریا کافی لمبا ہے۔ میں اب معزز منسٹر صاحب سے عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ فرما دیں کہ جلد از جلد کتنی لمبی ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! دو چار سال تو گزر جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دو چار سال جلد از جلد میں لگ جاتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب مظفر علی شیخ: پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ۔ یہ چار سال فرما رہے ہیں لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ چار سال نہیں بلکہ دو سال کر لیں کیونکہ دو سال کے بعد چار سال اِن تک پہنچنے ہی نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر مواصلات و تعمیرات! آپ دو سال کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): میں چار سال اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ اگلے پانچ سال بھی ہمارے ہی ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو جائے گا اس لئے میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ already معزز منسٹر صاحب نے Chair کو assure کیا ہوا ہے۔ ابھی دوبارہ assurance کی بات ہوئی تو میں آپ کے زیرِ نظر لانا چاہتا ہوں۔ Actually Kasur Depalpur Road is not travelable now. ممکن ہی نہیں ہے کہ آپ اُس روڈ پر سفر کر سکیں کیونکہ دو کلومیٹر بھی ایسے نہیں ہوں گے جہاں پر بڑے ٹریفک jams نہیں آتے۔ معزز وزیر نے ہاؤس کے اندر آج سے ایک سال قبل پچھلے بجٹ سے پہلے assurance دی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ سال 2020 والے بجٹ میں اس سڑک کی تعمیر کے لئے کچھ کریں گے لہٰذا میں اِن سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی انہوں نے فرمایا کہ میں غلط بات نہیں کر سکتا جو بالکل درست ہے کہ غلط بات نہیں کر سکتے لیکن ایک سال پہلے منسٹر صاحب ہاؤس کو assurance بھی دیتے ہیں کیونکہ وہاں پر absolutely سڑک کی حالت کی وجہ سے لوگ بڑی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ منسٹر صاحب نے جو assurance دی تھی اور ابھی یہ کہا کہ میں غلط بیانی نہیں کر سکتا تو kindly اس پر بتائیں کہ اس سڑک کے متعلق کیا حکم ہے اور کیا اس تکلیف سے اُن لوگوں کی جان چھوٹ پائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار محمد آصف نکئی!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم نے commitment کے مطابق جہاں پر زیادہ خراب سڑک تھی وہاں پر کام شروع کر دیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ الہ آباد اڈہ اور اِن کے علاقہ کھڈیاں میں بھی کام شروع ہے جبکہ گاہے بگاہے جہاں جہاں پر خراب سڑک ہے وہاں پر کام شروع کر رہے ہیں۔ ہم اس دفعہ قصور سے دیپالپور سکیم کو take up کر رہے ہیں جو اِنشاءاللہ پوری layer change کریں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب نے جو کہا ہے وہ درست کہا ہے کیونکہ اِن کا اس طرف سے گزر نہیں ہوا لیکن ان کے ساتھ صوبائی وزیر ہاشم ڈوگر صاحب بیٹھے ہیں وہ اُن کا اور

میرا بھی حلقہ ہے اور ہم پانچ چھ ممبران اُس سڑک سے گزر کر جاتے ہیں۔ جو کام محکمہ نے کیا ہے وہ ناکافی ہے اور لوگوں کی تکلیف کا مسئلہ حل نہیں ہوا کیونکہ شہر کی main arteries بند ہیں۔ آپ اسے main ہائی وے سمجھیں جو اب beaches میں تبدیل ہو گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس پر آپ visit کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب kindly اس پر assure کریں کہ یہ کچھ کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہاشم ڈوگر صاحب! کیا آپ اس پر respond کریں گے جو ملک صاحب بتا رہے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں کل رات وہیں سے travel کر کے آیا ہوں۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں with due apology عرض کروں گا کہ ملک صاحب کی بات بالکل ٹھیک ہے اور last year میں نے ہی یہاں پر request کی تھی جس پر سپیکر صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ آپ کے ساتھ جا کر چیف منسٹر سے بات کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر جتنی huge amount لگی ہوئی ہے، اگر اس کو دوبارہ نئے سرے سے بنانے پر آئیں تو ہم شاید اتنے فنڈز ہی اکٹھے نہ کر سکیں۔ یہ ایک genuine issue ہے۔ میرے خیال میں معزز منسٹر صاحب یہ بتانا بھول گئے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ کی اب یہ پالیسی ہے کہ جس area سے جتنی toll collection ہو گی وہ پیسے اسی سڑک پر ہی لگیں گے۔ اس روڈ پر تین tolls ہیں اور تقریباً 25 کروڑ روپے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اس حوالے سے منسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ جلد ہی یہ پیسے اس روڈ کی repair پر خرچ ہوں گے اور جتنی کمی ہو گی اس کے لئے additional funding بھی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا اگلے مالی سال میں یہ شامل ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا تھا کہ یہ سکیم شامل ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی آپ تشریف رکھیں اور question hour کے بعد بات کر لیجئے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ مواصلات و تعمیرات کے متعلقہ سوالات ہیں اس لئے میری اسی سے متعلق بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! چونکہ اس ڈیپارٹمنٹ کا سال یا ڈیڑھ سال بعد day fix ہوا ہے۔ ہر ممبر یہ چاہتا ہے کہ اپنے حلقے کی مشکلات ڈیپارٹمنٹ کے علم میں لائیں۔ میں نے پچھلے دو سال میں ذاتی طور پر منسٹر صاحب کی توجہ ایک issue کی طرف مبذول کروائی اور تحریک التوائے کار بھی اسی حوالے سے دی جو آپ کی مہربانی سے آج پوائنٹ آف آرڈر کی صورت میں پیش کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اسی سڑک کے حوالے سے ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: نہیں۔ اس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہے۔ موٹروے سے آتے ہوئے فیض پور انٹر چینج سے جو link road شاہدرہ کی طرف آتی ہے وہ تقریباً چار سے چھ کلومیٹر کے درمیان ہے۔ پچھلے دو سال سے اس روڈ پر چار پانچ فٹ گڑھے ہیں اور چار پانچ فٹ کہنا آسان ہوتا ہے جبکہ ٹریفک عملاً بند ہو چکی ہے۔ موٹروے سے لوگ آگے لاہور جا کر اترتے ہیں اور شاہدرہ نہیں اترتے کیونکہ شاہدرہ جانے والی سڑک اس قابل نہیں ہے کہ اس پر سفر کیا جا سکے۔ اس سڑک پر حادثات ہوئے ہیں، لوگوں کی ہلاکتیں ہوئی ہیں اور وہاں پر جب ہیوی ٹریفک آتی ہیں تو چھوٹی گاڑیاں الٹ جاتی ہیں جس سے کافی نقصان ہوتا ہے۔ تو میں معزز وزیر سے یہ چاہوں گا کہ اگر ان کا اس سڑک کے حوالے سے کوئی مستقبل میں منصوبہ ہے تو اس ایوان کو آگاہ کر دیں تاکہ وہاں کام ہو سکے۔ شکریہ

(اذان عصر)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! معزز ممبر کے حکم پر اس سڑک کا 220 ملین روپے کا ٹنڈر ہو چکا ہے جس پر انشاء اللہ جلد کام شروع ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! مبارک ہو You are lucky۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پی پی۔251 بہاولپور میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***1889: ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔251 بہاول پور میں کون کون سی سڑک کی تعمیر اور مرمت جاری ہے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کے لئے مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان پر کب کام شروع ہوا تھا اور کب تک ختم ہونا تھا؟

(د) کیا حکومت عوام الناس کے لئے ان سڑکوں کی تعمیر اور مرمت جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں مرمت کا کوئی کام جاری نہ ہے تاہم 11 سڑکات پر تعمیر کا کام جاری ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مرمت کی مد میں فنڈز بلاک کی شکل میں جاری کئے جاتے ہیں جن کو ضرورت کے تحت صوبہ بھر میں سڑکوں کی مرمت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لہذا سال 19-2018

میں مرمت کی مد میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی جبکہ پنجاب حکومت کی طرف سے محکمہ شاہرات بہاولپور میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے سال 19-2018 میں 104.681 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سڑکات پر تعمیر کا کام 18-2017 میں شروع ہوا ان کی مدت تکمیل کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کل 11 سڑکات میں سے 10 سڑکات کا کام مکمل کر دیا گیا ہے بقیہ 1 سڑک کی تعمیر مکمل کرنے کے لئے مزید 20 ملین فنڈز کی ضرورت ہے۔ مالی سال 22-2021 میں فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر دی جائے گی۔

احمد پور شرقیہ تا دھوڑ کوٹ روڈ کو دورویہ کرنے کے منصوبہ اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*2210: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) احمد پور شرقیہ تا دھوڑ کوٹ (اوچ شریف) روڈ ضلع بہاولپور کی دورویہ تعمیر کا کام 3 ارب 88 کروڑ روپے میں منظور ہوا تھا جس پر ایک ارب 30 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں اور یہ ADP کی منظور شدہ سکیم کو Un Funded کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر جو کام ہوا ہے وہ بھی کام روکنے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے سڑکوں پر ادھورا کام ہونے کی وجہ سے ٹریفک کی وجہ سے ہر وقت مٹی اڑتی رہتی ہے اور چاروں اطراف گرد و غبار کے بادل چھائے رہتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک / روڈ کی دورویہ تعمیر کے لئے جلد از جلد فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) احمد پور شرقیہ تا دھوڑ کوٹ دورویہ روڈ ضلع بہاولپور کا منصوبہ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں منظور ہوا ہے اور نہ ہی ایسا کوئی منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔

(ب) اس منصوبہ پر محکمہ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے کوئی رقم خرچ کی ہے اور نہ ہی اس کی تعمیر محکمہ ہذا نے کی ہے۔

(ج) درج بالا دو رویہ منصوبہ محکمہ کے کسی بھی پروگرام میں زیر غور ہے اور نہ ہی اس منصوبہ کے مکمل ہونے اور فنڈ کی دستیابی کے بارے میں محکمہ بیان کر سکتا ہے۔

ساہیوال: سڑک اڈہ بوٹی پال تا 6-R/97 کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*3707: **جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال پی پی۔199 کی حدود میں واقع سڑک اڈہ بوٹی پال تا 6-R/97 کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور جگہ جگہ کھڈے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ درج بالا سڑک کی لمبائی صرف 3 کلومیٹر ہے جو کہ سینکڑوں دیہاتوں کو ساہی وال شہر سے ملاتی ہے جو کہ ساہیوال سے فیصل آباد شہر کو ملانے کا بھی متبادل راستہ ہے؟

(ج) کیا حکومت درج بالا سڑک کی ریپیئرنگ کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز اس پر کتنی لاگت آئے گی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی نہیں۔ یہ درست نہ ہے اڈہ بوٹی پال اور چک نمبر 6-R/97 اولڈ ہڑپہ روڈ پر واقع ہے اور اولڈ ہڑپہ روڈ بہتر حالت میں موجود ہے۔ اس روڈ پر وقتاً فوقتاً بوقت ضرورت پیچ ورک بھی کیا جاتا ہے۔ ساہیوال سے ہڑپہ روڈ کی کل لمبائی 23 کلومیٹر ہے اور اس کی چوڑائی 20 فٹ ہے۔

(ب) جی ہاں۔ ہڑپہ روڈ پر واقع ان دونوں مذکورہ چکوک / دیہات کا فاصلہ 3 کلومیٹر ہے یہ روڈ کافی دیہاتوں کو ساہیوال سے ملاتی ہے اور یہ زیر تعمیر سڑک بذریعہ ساہیوال بائی پاس مختلف چکوک کو فیصل آباد روڈ سے ملائے گی۔

(ج) چونکہ روڈ اس وقت بہتر حالت میں موجود ہے اور بوقت ضرورت پیچ ورک بھی ہوتا رہتا ہے لہذا فی الحال اس روڈ پر کسی بھی قسم کی خصوصی مرمت کی ضرورت نہ ہے۔

ساہیوال: ہڑپہ/کمالیہ دریائے راوی پر پل کی تعمیری لاگت اور تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3708: **جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال اور کمالیہ کو ملانے کے لئے ہڑپہ /کمالیہ کے مقام پر دریائے راوی پر پل تعمیر کیا جا رہا ہے ، یہ پل کب سے زیر تعمیر ہے اسکی Feasibility کب بنی اس پر آنے والی لاگت کتنی ہے یہ رپورٹ کب تک مکمل ہو گی ٹریفک کے لئے کب کھولا جائے گا اور موٹروے کی سہولت میسر آئے گی؟

(ب) درج بالا پل کب آپریشنل ہو گا اس کی ہونے والی تاحال تعمیر اور موجودہ صورت حال سے آگاہ؟

(ج) کیا پل ہذا سے ہڑپہ اور کمالیہ کو ملانے والی سڑک کی تعمیر و توسیع اور اس کو دو رویہ کرنے کا منصوبہ بھی شامل ہے اگر ہاں تو یہ سڑک کب تک تعمیر ہو گی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع ساہیوال اور کمالیہ کو ملانے کے لئے ہڑپہ / کمالیہ کو ملانے کے لئے دریائے راوی پر پل تعمیر کیا جا رہا ہے جس کی مکمل طور پر Supervision محکمہ PAK PWD (وفاقی حکومت) کر رہا ہے۔ چونکہ مذکورہ سکیم حکومت پنجاب کے پاس نہ ہے لہذا محکمہ ہذا کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ موجود ہے اور نہ ہی مذکورہ سکیم حکومت پنجاب کے مالی سال 21-2020 میں شامل ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

گوجرانوالہ: حسن والی کلاسکے براستہ کوٹ قادر بخش سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3823: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Wayan Wala تا حسن والی روڈ ضلع گوجرانوالہ تک سڑک کی تعمیر کا کام شروع ہے حسن والی تا کلاسکے براستہ کوٹ قادر بخش سڑک کا حصہ چھوڑ دیا گیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) اس سڑک کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے اس کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی، اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے کتنا کام موقع پر ہوا ہے اور کتنا باقی ہے؟

(ج) اس سڑک کے اس حصہ کو تعمیر نہ کرنے میں کیا رکاوٹیں حائل ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کے اس حصہ پر ٹریکٹر / ٹرالیاں اور دیگر ٹریفک کا چلنا بہت مشکل ہے جبکہ یہ تمام علاقہ زرعی ہے کسانوں اور کاشتکاروں کو اپنی زرعی اجناس منڈیوں تک لے کر جانے میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) حکومت کب تک اس سڑک کے بقیہ حصہ کی تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ وایان والی تا حسن والی سڑک کی تعمیر نیا پاکستان منزلیں آسان پروگرام کے تحت شروع کی گئی تھی جو کہ روڈورک کی حد تک مکمل ہو چکی ہے سڑک کا جو حصہ حسن والی تا کلاسکے براستہ کوٹ قادر بخش چھوڑ دیا گیا ہے کیونکہ یہ حصہ منظور شدہ Scope میں شامل نہ ہے۔

(ب) اس سڑک کے منظور شدہ حصہ کی لمبائی 6.50 کلو میٹر ہے اور چوڑائی 12 فٹ ہے اس کی تعمیر مؤرخہ 21-06-2019 کو شروع ہوئی تھی اور مورخہ 20-12-2019 کو مکمل ہو گئی۔ اس سڑک پر کل خرچہ 76.930 ملین روپے ہو چکا ہے۔

(ج) اس سڑک کے اگلے حصے کی منظوری ہوئی ہے اور نہ ہی اس حصہ کی تعمیر کے لئے کوئی سکیم زیر غور ہے جو سڑک 6.50 کلومیٹر منظور ہوئی تھی اس کی تعمیر کر دی گئی ہے۔

(د) یہ درست ہے۔ اس روڈ کی چوڑائی 12 فٹ ہے ٹریکٹر ٹرالی اور بڑی گاڑیوں کا ایک ساتھ یہاں سے گزرنا ممکن نہ ہے۔

(ہ) فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے بقیہ حصہ کی تعمیر فی الحال زیر غور نہ ہے

گوجرانوالہ: علی پور چٹھہ تا رسول نگر چٹھہ روڈ کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3824: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) علی پور چٹھہ تا رسول نگر چٹھہ روڈ ضلع گوجرانوالہ کب بنائی گئی تھی اس کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیااس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اوراس پر گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگراس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھراس کی از سر نو تعمیر کب تک کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات وتعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) علی پور چٹھہ تا رسول نگر تقریباً 10 سال پہلے بنائی گئی تھی اس کی لمبائی 7.20 کلومیٹر اور چوڑائی 24 فٹ ہے۔

(ب) اس سڑک کی سالانہ تعمیر ومرمت پر سال 18-2017 اور 19-2018 میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے۔ سڑک استعمال کرنے والوں کو مشکلات کا سامنا ہے آبادی والے علاقے میں نکاسی آب کا مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اس سڑک کی مرمت کے لئے 50 ملین کے فنڈز درکار ہیں۔ مرمت کے بعد اس سڑک پر سفر میں آسانی ہوسکتی ہے۔

(د) اس سڑک کی از سر نو تعمیر کی ضرورت نہ ہے تاہم اس سڑک کی مرمت کے لئے 50 ملین کے فنڈز درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام کر دیا جائے گا۔

لودھراں میں ریلوے کراسنگ پر اوورہیڈ برج کی تعمیر کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*4130: **جناب ظہیر اقبال:** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لودھراں میں ریلوے کراسنگ پر Over Head برج بنانے کی منظوری ہوئی تھی اس کی منظوری کب ہوئی؟

(ب) کیا اس کا P.C.I بن گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس کے لئے مالی سال 20-2019 میں رقم مختص کی گئی ہے تو کتنی رقم مختص کردہ ہے؟

(د) اس پر اب تک کام شروع نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں یہ کام کب شروع ہوگا؟

(ہ) کیا حکومت اس عوامی فلاح کے منصوبہ پر جلد از جلد کام کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ اس منصوبے کی کوئی بھی باقاعدہ منظوری نہیں ہوئی ہے۔

(ب) چونکہ اس منصوبے کو کسی بھی ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کیا گیا اس لئے اس کا PC-I بھی تیار نہیں کیا گیا تھا۔

(ج) اس منصوبے کے لئے مالی سال 20-2019 میں کوئی بھی رقم مختص نہیں کی گئی تھی۔

(د) چونکہ یہ منصوبہ کسی بھی ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ تھا اس لئے اس پر کام شروع نہیں کیا جا سکا۔

(ہ) ایسا کوئی منصوبہ فی الحال کسی ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہے۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات میں سٹریٹیجک اینڈ پلاننگ یونٹ کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*4178: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں سٹریٹیجک اینڈ پلاننگ یونٹ کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ یونٹ کب تک قائم ہو جائے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) Manger کی اسامی کے لئے Interview جاری ہے جبکہ باقی Human Resource کی تعیناتی موجودہ مالی سال میں مکمل کر دی جائے گی۔

لاہور: سرگودھا روڈ کی خانقاہ ڈوگراں کے علاقہ میں سڑک کی تعمیر / مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***4345: چودھری اختر علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور سرگودھا روڈ خانقاہ ڈوگراں کے علاقہ میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) ضلع شیخوپورہ کی حدود میں اس سڑک کی لمبائی کتنی ہے؟

(ج) سال 2017، 2018 اور 2019 میں اس سڑک کی تعمیر اور مرمت پر سالانہ کتنی رقم خرچ کی گئی کہاں سے کہاں تک روڈ کی مرمت کی گئی اور تعمیر کی گئی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ یہ سڑک خانقاہ ڈوگراں شہر میں انتہائی خراب ہے بارش کی وجہ سے گڑھے بن چکے ہیں؟

(ہ) حکومت اس سڑک کے اس حصہ کی کب تک مرمت کروائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور سرگودھا روڈ خانقاہ ڈوگراں کے علاقہ میں سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) ضلع شیخوپورہ کی حدود میں اس سڑک کی لمبائی 43 کلومیٹر ہے۔

(ج) 2017 میں مذکورہ سڑک پر اڈہ چھاباں والا پر تعمیر و مرمت کی گئی جس پر 0.80 ملین روپے لاگت آئی جبکہ سال 2018 میں مذکورہ سڑک پر خانقاہ ڈوگراں میں تعمیر و مرمت کی گئی جس پر 1.20 ملین لاگت آئی اور سال 2019 میں مذکورہ سڑک پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے کہ خانقاہ ڈوگراں شہر میں سڑک کا کچھ حصہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ہ) فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی جلد تعمیر و مرمت کر دی جائے گی۔

ضلع راجن پور: داجل روڈ بائی پاس کی ناگفتہ بہ حالت اور از سر نو تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*4378: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) داجل روڈ بائی پاس (ضلع راجن پور) کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور اس پر گاڑیاں چل سکتی ہیں اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر کب تک تعمیر کر دی جائے گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مذکورہ سڑک کو دو رویہ کرنے کا کام 15 مئی کو مکمل ہوا جس کی کل لمبائی 3.67 کلو میٹر ہے، اس کی چوڑائی 24 فٹ ہے اور اس کی تعمیر پر 59 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) مذکور سڑک کی حالت تسلی بخش نہ ہے البتہ اس سڑک کے 15 سو فٹ کا کام منظور ہو چکا ہے جس کا تخمینہ لاگت 22 ملین روپے ہے اور اس کا ٹینڈر منظوری کے آخری مراحل میں ہے جس کے منظور ہوتے ہی جلد کام شروع کر دیا جائے گا اور بقیہ حصہ کا کام فنڈز کی دستیابی پر کر دیا جائے گا۔

ضلع راجن پور: سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی مد میں مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4441: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راجن پور کو سال 19-2018 اور 20-2019 میں سڑکوں کی Maintenances اور Repairing کی مد میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران Maintenance اور Repairing کی مد میں میں کتنے فنڈز خرچ کئے گئے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں کون کون سی سڑک کی Maintenance اور Repairing کی گئی ان سڑکوں کے نام مع تخمینہ لاگت سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع راجن پور کو سال 19-2018 اور 20-2019 میں سڑکوں کی مرمت کی مد میں علیٰحدہ سے فنڈز جاری نہیں کئے گئے۔ کیونکہ ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے چاروں اضلاع کو سڑکوں کی مرمت کی مد میں اکٹھے بلاک کی صورت میں فنڈز جاری کئے جاتے ہیں جن کو ضرورت کی بنیاد پر چاروں اضلاع میں خرچ کیا جاتا ہے۔

(ب) دوران سال 19-2018 اور 20-2019 میں سڑکوں کی مرمت کی مد میں 126.251 ملین روپے ضلع راجن پور میں خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مطلوبہ معلومات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

قصور تا کوٹ رادھا کشن روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4451: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) قصور تا کوٹ رادھا کشن روڈ کب تعمیر کی گئی اس سڑک کو آخری دفعہ کب مرمت کیا گیا اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے سڑک کے خراب ہونے کی وجہ سے آئے روز حادثات رونما ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے کئی قیمتی جانوں کا ضیاع ہو چکا ہے؟

(ج) مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے پچھلے تین سالوں میں کتنے فنڈز رکھے گئے تھے اور ان فنڈز کو کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت مالی سال 21-2020 میں اس سڑک کو ازسرنو تعمیر کرنے کے لئے فنڈز رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) قصور تا کوٹ رادھا کشن روڈ کو 2014-2007 تک مختلف ادوار میں 151.361 ملین روپے میں تعمیر کیا گیا، جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں، سڑک مرمت کے لئے مطلوبہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کی تعمیر / بحالی کے لئے پچھلے تین سالوں میں کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے۔

(د) مالی سال 21-2020 میں اس سڑک کو ازسرنو تعمیر کرنے کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے، تاہم فنڈز کی دستیابی کی صورت میں اس سڑک کی مرمت و بحالی کا کام کیا جائے گا۔

بہاولپور: ایئرپورٹ تا جھانگڑا روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***4526: میاں محمد شعیب اویسی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Dualization of Bahawalpur Road -KLN Lin کا Cost of اسٹیمیٹ اور PC-1 بنانے کا حکم چیف انجینئر ساؤتھ ہائی وے کو 25۔ فروری 2017 کو مراسلہ نمبر SO PC (C)(CPEC)(W)5-26/2016 کے تحت لگانے کا کیا گیا تھا اس سڑک کو بہاولپور ایئرپورٹ تا جھانگڑا تک ملانا تھا؟

(ب) کیا اس کا PC-1 اور Cost اسٹیمیٹ بنایا گیا تھا؟

(ج) کیا حکومت اس روڈ کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست نہ ہے۔ البتہ کمشنر بہاولپور نے اگست 2020 بذریعہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب سے مذکورہ سڑک کی تعمیر نئے مالی سال 22-2021 میں شامل کرنے یا بذریعہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (PPP Mode) کروانے کی استدعا کی تھی۔

(ب) جی ہاں! مذکورہ سڑک (42) کلومیٹر کا 3900 ملین روپے کا PC-1 اور Cost Estimate حال ہی میں بنایا گیا ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑک کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلہ میں (PDWP) سے باقاعدہ منظوری کے بعد مذکورہ سڑک کو Public Sector Development (PSDP

Programme)برائے سال 22-2021 میں شامل کرنے کے لئے درخواست حکومت پنجاب / پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ نے وفاقی حکومت کو ارسال کر دی ہے۔

منڈی بہاؤالدین: بھوا احسن تا برج براستہ ڈیرہ چودھری بدرالدین اور فرخ پور میں سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4574: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھوا احسن تا برج براستہ ڈیرہ چودھری بدرالدین اور فرخ پور (منڈی بہاؤالدین) مین سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مین سڑک پر گڑھے پڑے ہونے کی وجہ سے ٹریفک کا چلنا انتہائی دشوار ہے بلکہ پیدل گزرنا بھی بہت مشکل ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) اس سڑک کی لمبائی بھوا احسن تا فرخ پور براستہ ڈیرہ چودھری بدرالدین 10.60 کلومیٹر ہے۔ بھوا احسن سے 5 کلومیٹر تک سڑک ہذا پر مرمت کی ضرورت ہے۔ جبکہ 5 کلومیٹر سے 10.60 کلومیٹر تک سڑک کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ب) جی ہاں پہلے 5 کلومیٹر سڑک کی حالت قابل مرمت ہے۔

(ج) فنڈز کی دستیابی پر سڑک کی مرمت کرنے سے سڑک کی حالت تسلی بخش ہو جائے گی۔

لودھراں تا کہروڑپکا دورویہ سڑک کی لمبائی، چوڑائی اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*4637: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

لودھراں تا کہروڑپکا دورویہ سڑک کی لمبائی / چوڑائی کتنی ہے یہ منصوبہ کب بنایا گیا اس کا تخمینہ لاگت کتنا ہے اور اس کا افتتاح کس شخص نے کیا اور وہاں پر تختی کس کے نام کی لگی ہوئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

دورویہ سڑک لودھراں تا کہروڑپکا کی کل لمبائی 30.00 کلومیٹر ہے اور یہ سڑک دو فیز میں علیٰحدہ علیٰحدہ منظور ہوئی ہے۔

فیز I میں 10.00 کلومیٹر سڑک منظور ہوئی تاہم فنڈز کی محدود فراہمی کی بنا پر 10.00 کلومیٹر میں سے 2.00 کلومیٹر سڑک 206.729 ملین روپے کی رقم سے سال 18-2017 میں شروع ہوئی جس کی تعمیر جون 2020 میں مکمل ہوئی اس سڑک کا افتتاح کسی شخصیت نے ابھی تک نہ کیا ہے۔ اس فیز میں 62.442 ملین روپے کی رقم مالی سال 21-2020 میں فراہم کی گئی ہے جس سے باقی ماندہ سڑک شروع کی جائے گی جس کا تخمینہ زیر عمل ہے۔

سڑک کی تفصیل درج ذیل ہے۔

26+26 فٹ	کارپٹ پورشن
4+4 فٹ	Treated Shoulder
4 فٹ	Median

فیز II کی منظوری بھی مالی سال 20-2019 میں ہو چکی ہے۔ جس میں باقی ماندہ 20.00 کلومیٹر سڑک شامل ہے جس کی لاگت 2025.649 ملین روپے ہے تاہم محدود فنڈز کی بناء پر اس سڑک کے بھی 20.00 کلومیٹر میں سے پہلے 6.00 کلومیٹر کا کام جاری ہے 6.00 کلومیٹر کی لاگت 537.270 ملین روپے ہے جن میں سے 165.076 ملین مالی سال 20-2019 میں فراہم کئے گئے ہیں۔ مالی سال 21-2020 میں 84.000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس فیز کی چوڑائی بھی فیز I کے مطابق ہے چونکہ یہ سڑک ابھی تک زیر تعمیر ہے اس لئے اس سڑک کا افتتاح ابھی ممکن نہیں۔ تاہم موقع پر سیاسی کارکنان کی طرف سے اپنی مدد آپ کے تحت ایک تختی نصب کی گئی ہے جس میں سڑک کے سنگ بنیاد کے حوالے سے جہانگیر ترین کا نام درج ہے۔

فاروق آباد سرگودھا لاہور روڈ کیو بی لنک کینال پل کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4679: **جناب سجاد حیدر ندیم:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Q.B Link کینال کے برج واقع فاروق آباد سرگودھا لاہور روڈ کی حالت نہایت خراب ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ روزانہ اس پل سے سینکڑوں گاڑیاں چھوٹی اور بڑی گزرتی ہیں یہ پل کسی وقت بھی گر سکتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس پل کو جلد از جلد از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ کیو، بی لنک کینال کے پل واقع فاروق آباد سرگودھا لاہور روڈ کی حالت خراب ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ روزانہ اس پل سے سینکڑوں گاڑیاں چھوٹی اور بڑی گزرتی ہیں اور پل کی حالت کی تفصیلی انسپکشن Bridge Directorate Lahore نے کر لی ہے اور اس کی روشنی میں 208 ملین روپے کا تخمینہ لاگت تیار کر لیا ہے تاہم فنڈز کی دستیابی پر اس کی تعمیر و مرمت کا کام کر دیا جائے گا۔

(ج) جی ہاں! فنڈز موصول ہونے کے بعد اس کی تعمیر و مرمت کر دی جائے گی۔

گوجرانوالہ: علی پور چوک تا گوندلانوالہ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4702: **جناب بلال فاروق تارڑ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا حکومت علی پور چٹھہ روڈ ضلع گوجرانوالہ کی علی پور چوک تا گوندلانوالہ مرمت یا تعمیر نو کا ارادہ رکھتی ہے؟

(**وزیر مواصلات و تعمیرات** (سردار محمد آصف نکئی):

جی ہاں! حکومت علی پور روڈ ضلع گوجرانوالہ کی علی پور چوک تا گوندلانوالہ مرمت کا ارادہ رکھتی ہے محکمہ ہائی وے M&R نے اس کا ٹینڈر گورنمنٹ کنٹریکٹر کو مورخہ 16.04.2020 کو الاٹ کیا ہوا ہے کل لمبائی 2.80 کلومیٹر میں سے 1.00 کلومیٹر پر کام مکمل کر لیا گیا ہے اور بقیہ کام فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر لیا جائے گا۔

بہاولپور: دورویہ سڑک ٹھٹھہ وارن تا حسینی چوک مبارک پور کی تعمیر کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*4718: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) دورویہ سڑک ٹھٹھہ وارن تا حسینی چوک مبارک پور، بہاولپور کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی؟

(ب) اس کی تعمیر پر آج تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے کتنا کام موقعہ پر ہوا ہے کتنا بقایا ہے اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو Award کیا گیا ہے؟

(ج) اس کی تعمیر کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی اس کا کام جون 2020 تک مکمل ہو جائے گا اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اس سڑک کی لاگت کا تخمینہ کتنی دفعہ Revise ہوا ہے کس بناء پر Revise ہوا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) دورویہ سڑک ٹھٹھہ وارن تا حسینی چوک مبارک پور بہاولپور کی تعمیر کا کام مورخہ 15.02.2018 کو شروع ہوا تھا۔

(ب) اس سڑک کی تعمیر پر 121.47 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اس سڑک کا 100 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس سڑک کا ٹھیکہ رانا طارق محمود ٹھیکیدار کو تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد award کیا گیا تھا۔

(ج) مالی سال 20-2019 میں اس سڑک کی تعمیر کے لئے 6.430 ملین روپے مختص کئے گئے اور 21-2020 میں 5 ملین روپے مختص کئے گئے۔ مزید اس سڑک کو اضافی فنڈز 37.000 ملین روپے بھی Re-apropriation کروا کے دیئے گئے ہیں سڑک کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(د) اس سڑک کی لاگت کا تخمینہ ابھی تک Revise نہیں ہوا ہے۔

بہاولپور: بستی وارن تا کوٹلہ موسیٰ خان کی تعمیر و مرمت اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*4719: **ملک خالد محمود بابر:** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تعمیر سڑک بستی وارن تا کوٹلہ موسیٰ خان ضلع بہاولپور کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اس پر کام کب شروع ہوا تھا کب ختم ہونا تھا؟

(ب) اس کی کل لمبائی کتنی ہے کتنا کام بقایاہے ٹھیکیدار کو کتنی رقم ادا کی گئی ہے اور کتنی بقایاہے؟

(ج) اس کے لئے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی ان دو سالوں کے دوران کتنا کام سڑک کا ہوا ہے؟

(د) کیا اس کا تخمینہ لاگت Revise کیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں اس کا کام کب مکمل ہوا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) بستی وارن تا کوٹلہ موسیٰ خان لمبائی 2.50 کلومیٹر اس کی تعمیر کا کام مورخہ 13.10.2017 کو شروع ہوا اور اس کی مدت تکمیل 31.03.2018 تھی۔

(ب) اس سڑک کی کل لمبائی 2.50 کلومیٹر ہے۔ اس سڑک کا کام مکمل ہو چکا ہے اور ٹھیکیدار کو 17.858 ملین روپے ادا کئے گئے اور کوئی بقایا نہ ہے۔

(ج) اس سڑک کے لئے مالی سال 19-2018 میں 6.834 ملین مختص کئے گئے اور مالی سال 20-2019 میں اس سڑک کی تعمیر کے لئے 1.024 ملین مختص کئے گئے۔ سڑک کا کام مکمل ہو گیا۔

(د) اس سڑک کی لاگت کا تخمینہ ابھی تک Revise نہ ہوا ہے اور کام مورخہ 12.11.2018 کو مکمل ہو چکا ہے۔

لاہور اڈا پلاٹ تا رائے ونڈ روڈ کی چوڑائی اور تعمیری لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*4784: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور اڈا پلاٹ تا رائے ونڈ روڈ انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے مذکورہ روڈ کی چوڑائی کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک آخری مرتبہ کب بنائی گئی اس پر کتنی لاگت آئی اور اس کو کب مرمت کیا گیا مذکورہ روڈ کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کتنے میں دیا گیا مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی چوڑائی کم ہونے کی وجہ سے ٹریفک کا دباؤ بہت زیادہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے آئے روز حادثات ہونا معمول بن چکا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو چھ رویہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی)

(الف) درست نہیں ہے کہ لاہور اڈا پلاٹ تا رائے ونڈ انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، مذکورہ سڑک کی چوڑائی 24 فٹ دورویہ ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک آخری مرتبہ 15-2014 میں Repair کی گئی جس کو محکمہ ہائی وے (مکینیکل ڈویژن) نے مرمت کیا تھا اس کی لاگت 66.51 ملین روپے ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ مذکورہ سڑک کی چوڑائی موجودہ ٹریفک اکاؤنٹ کے مطابق مناسب ہے اور سڑک کی چوڑائی ٹریفک کے حادثات کی وجہ نہ ہے۔

(د) جی نہیں۔ مذکورہ سڑک کی چوڑائی موجودہ ٹریفک اکاؤنٹ کے مطابق مناسب ہے۔

بجٹ برائے سال 19-2018 میں صوبائی شاہرات کے لئے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

4790*: محترمہ سنبل مالک حسین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں جو رقم صوبائی شاہرات کے لئے مختص کی گئی تھی وہ رقم کتنی تھی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بجٹ سے کتنی نئی سڑکیں بنائی گئی اور ان پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہر ضلع کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران صوبہ بھر میں کوئی بھی ڈبل / کارپٹ روڈ تعمیر نہ کی گئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی سڑکوں کی مرمت / پیچ ورک کی گئی اور اس پر کتنی لاگت آئی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی)

(الف) مالی سال 19-2018 کے بجٹ تقریباً 23 ارب روپے صوبائی شاہرات کی تعمیر و مرمت کے لئے مختص کئے گئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بجٹ سے 568 نئی سڑکیں بنائی گئیں اور اس پر تقریباً 10 ارب روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ مذکورہ عرصہ کے دوران صوبہ بھر میں تعمیر کی گئی ڈبل روڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران پنجاب بھر میں کل 1185 سڑکوں کو مرمت / پیچ ورک کیا گیا جن پر 5298.992 ملین روپے لاگت آئی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع چکوال: کلر کہار سے چوآسیدن شاہ تک ٹول پلازوں کی تعداد اور ٹول کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*4846: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کلر کہار سے چوآسیدن شاہ ضلع چکوال تک کل کتنے ٹول ٹیکس پلازہ بنائے گئے ان ٹول ٹیکس پلازہ میں سے کتنے ٹول ٹیکس پلازہ پر ٹول ٹیکس وصول کیا جارہا ہے؟

(ب) ان ٹول ٹیکس پلازہ سے کتنی رقم وصول کی جارہی ہے فی گاڑی، ٹرک اور ویگن کا کتنا ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان میں سے کسی ایک ٹول ٹیکس پلازہ کو بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کون سے پلازہ کو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) کلر کہار سے چو آسیدن شاہ ضلع چکوال کے ٹول ٹیکس پلازہ کی تعداد 2 ہے جو کہ کلر کہار سے چو آسیدن شاہ روڈ کے کلو میٹر نمبر 3 اور کلو میٹر نمبر 26 میں واقع ہے۔ ان دونوں ٹول پلازوں پر صرف داخل ہونیوالی گاڑیوں سے ٹول لیا جاتا ہے۔

(ب) ان ٹول ٹیکس پلازوں پر صرف بڑی گاڑیوں سے گورنمنٹ کے مقرر کردہ مندرجہ ذیل ریٹوں سے ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔

6 سے 10 ویلر = 150/- روپے

12 سے 22 ویلر = 500/- روپے

مزید برآں چھوٹی بڑی گاڑیوں مثلاً بس، کار، ویگن، ٹریکٹر ٹرالی یا رکشہ وغیرہ سے کوئی ٹول ٹیکس نہیں لیا جاتا۔

(ج) جی نہیں۔ حکومت اس طرح کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

صوبہ میں نہری پانی کی موجودہ صورتحال پر وزیر آبپاشی کا اظہار خیال

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): شکریہ، جناب سپیکر! آج ایک ایسا issue ہے جس پر میں بہت دنوں سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن وقت نہیں مل رہا۔ میرے پرانے colleagues یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور اسمبلی والے colleagues بیٹھے ہیں تو انہیں یاد ہو گا کہ میں ماضی میں ہمیشہ پانی کے issue کی نشان دہی کرتا رہتا تھا کیونکہ اتنے سالوں سے ہم نے اس مسئلے پر توجہ نہیں دی تو وہ issue بڑھتا بڑھتا آج inter-provincial harmony کو effect کر رہا ہے۔ ہم نے کل دیکھا کہ سندھ اسمبلی کے اندر بہت سخت باتیں پنجاب کے بارے میں کی گئیں۔ "ارسا" میں ہمارے پنجاب کے ممبر کے بارے میں بھی باتیں کی گئیں اور یہ demand کی گئی کہ اسے ہٹا دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں پہلے تو یہاں پر "ارسا" کے ممبر کو سپورٹ کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ ہم اس کے stance کو appreciate کرتے ہیں کہ وہ ہمارے پانی کے rights پر kowtow نہیں ہوئے اور وہ کسی دباؤ میں نہیں آئے اور انہیں جتنا بھی bully کرنے اور دباؤ ڈالنے کے لئے pressurize کیا گیا انہوں نے ہمارے حقوق کے اوپر بات کی۔ راؤ ارشاد صاحب جو ہمارے ممبر ہیں انہیں بھی کافی عرصے سے جانتا ہوں کہ جب میں سینیٹ کا ممبر تھا اور پانی کا یہ issue آیا کرتا تھا تو راؤ ارشاد صاحب حقائق، facts & figures کے ساتھ بات کیا کرتے تھے نہ کہ جذبات اور emotions کے ساتھ play کرتے۔ So on the floor of the House I would like to appreciate Mr. Rao Irshad Sahib, Member IRSA ان کی بہت مہربانی کہ انہوں نے ہمارے حقوق کے لئے بات کی۔

جناب سپیکر! حقیقت اور حقائق یہ ہیں کہ جذبات سے ہٹ کر facts یہ ہیں کہ اس وقت ہمارے ملک کے اندر پانی کا ایک بہت serious crises ہے تو اس serious crises کے اندر ہم اس وقت کہیں سے پانی import کر سکتے ہیں اور نہ کہیں کوئی پانی کی فیکٹری لگا سکتے ہیں کہ جہاں سے پانی بن جائے اور ہم اسے شامل کر لیں۔ پانی وہی ہے جو ہمیں قدرت نے دیا ہے اور پانی کا ہمارا source یہ کہ پچھلے سال جو برف باری ہوتی ہے تو جب ٹمپریچر ز rise کرتے ہیں تو وہ برف پگھل کر دریاؤں کے اندر آتی ہے اور وہ ڈیمز کے through ہمارے سسٹم میں سے گزرتے ہوئے کاشت کاروں کے پاس جاتی ہے۔ جب موسم مزید گرم ہوتا ہے ہزاروں، لاکھوں اور کروڑوں سال سے جمے ہوئے ہمارے گلیشیئرز پگھلتے ہیں اور ان کا پگھلا ہوا پانی ہمارے پاس آتا ہے۔ ہر سیزن میں سیزن سے پہلے "ارسا" والے لوگ بیٹھتے ہیں اور بیٹھ کر یہ تخمینہ لگاتے ہیں کہ اس سیزن میں ہمارے پاس کتنا پانی آئے گا۔

جناب سپیکر! "ارسا" کے اندازوں کے مطابق ہمیں تقریباً دس فیصد پانی کی کمی آنی تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے اندازے اس طرح پورے نہیں ہوئے اور ہوا یہ کہ ہمارے صوبہ سندھ والے بھائیوں کو کیونکہ اپریل کے مہینے میں پانی چاہئے تھا کیونکہ ان کی فصل اس وقت بوئی جاتی ہے تو ہمارا پانی وہاں جاتا رہا اور ہمیں پنجاب والوں کو پانی شروع میں کم ملتا رہا۔ میں آپ کے

ساتھ اعداد و شمار share کرتا ہوں اس لئے کہ ہم بات کو سمجھیں کہ ہوا کیا ہے کیونکہ جذبات میں اور جوش میں آکر کوئی سخت الفاظ استعمال نہیں کرنے بلکہ حقائق کو دیکھنا ہے۔

جناب سپیکر! پہلے پانی کی تقسیم ہر مہینے میں اپریل کے 30 دنوں کو دس، دس دنوں کے اندر تقسیم کیا جاتا ہے تو پنجاب کو اپریل کے پہلے دس دنوں میں 45 فیصد پانی کم ملا اور ہمارے سندھ والے بھائیوں کو 9 فیصد پانی کم ملا۔ اب یہ بات ذہن میں رکھیں کہ پہلے سے ہی منصوبہ بندی تھی اور جو بتایا تھا کہ 10 فیصد کمی کا کہا تھا تو سندھ والوں کو 9 فیصد پانی کم ملا یعنی جو انہیں بتایا گیا تھا اس سے ایک فیصد زیادہ ہی انہیں پانی ملا۔ اپریل کے اگلے دس دنوں میں پنجاب میں پانی کی کمی 34 فیصد تھی جبکہ سندھ کے بھائیوں کی سات فیصد کمی تھی اور انہیں کہا گیا تھا کہ منصوبہ بندی دس فیصد کمی کے ساتھ کرنی ہے لیکن ان کے پانی کی کمی سات فیصد تھی۔

جناب سپیکر! اپریل کے تیسرے اور آخری عشرے میں آہستہ آہستہ پنجاب میں بھی کپاس کی فصل کی sowing شروع ہو چکی تھی تو پنجاب میں ہمارا پانی کمی سے بڑھایا گیا جو 34 فیصد سے 19 فیصد پر آگیا اور سندھ والے بھائیوں کو 10 فیصد پر پانی مل رہا تھا جو کہ منصوبہ بندی کے تحت تھا اور منصوبہ بندی کے مطابق انہیں 10 فیصد کمی آنی تھی۔ مئی کے مہینے میں جب ہمارے ہاں پنجاب میں فصل کو پانی کی بہت زیادہ ضرورت ہوئی تو ہمارے پانی کو جب rationalize کیا گیا تو پنجاب کو 14 فیصد پانی کی کمی مئی کے پہلے عشرے میں تھی اور ہمارے سندھ کے بھائیوں کو 25 فیصد پانی کی کمی تھی۔ اسی طرح مئی کے دوسرے عشرے میں پنجاب کو 12 فیصد پانی کی کمی ہے اور سندھ کو 27 فیصد پانی کی کمی ہے اور اگر پورے سیزن کو دیکھا جائے تو اس وقت تک پنجاب کو 22 فیصد کی کمی ہے اور سندھ کے بھائیوں کو 17 فیصد پانی کی کمی ہے جبکہ "ارسا" کے اندازے کے مطابق یہ کمی 10 فیصد ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! آپ کے، میرے اور ہم لوگ جو تونسہ بیراج سے پانی پیتے ہیں، ہماری کمی 53 فیصد ہے کیونکہ ہم لوگ دریائے سندھ سے پانی لیتے ہیں ناں اور ہمارے پورے انڈس زون کی کمی 32 فیصد ہے جبکہ جہلم اور چناب کے زون میں ہماری کمی 21 فیصد ہے۔ جب یہ پانی آتا ہے اور اس کی تقسیم ہوتی ہے تو اس میں ایک provision رکھی جاتی ہے کہ اس کی conveyance کے اندر کتنا پانی loose ہو گا یعنی دریاؤں کے اندر یا لنک کینالز کے اندر جب پانی چل رہا ہے تو کچھ پانی

نے seepہو کر نیچے زمین میں چلے جانا ہے اور کچھ پانی نے evaporateہو جانا ہے۔ جو یہ lossesرکھتے ہیں تو پنجاب بار بار یہ کہتا ہے کہ lossesکے زمرے میں ہم بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور اگر پرانا historical trendدیکھیں تو یہ losses 17% to 11 تک ہوا کرتے تھے۔ سندھ والے ہمارے بھائی insistکرتے ہیں کہ اس losses کو 30 فیصد رکھا جائے تو 30 فیصد کا حصہ جب lossesکا announceکیا گیا تو ہمارے سندھ والے بھائی گدو بیراج سے لے کر کوٹری تک کے losses 39% کہتے ہیں کہ پانی looseہو گیا ہے یا evaporateہو گیا ہے یا زمین میں چلا گیا ہے۔ جسے ہمارے حساب کتاب میں لکھا اور نہ ہمیں account forکیا جائے اور اسی انڈس والی ہماری برانچ میں ہمارے وہاں پر دریا کے اندر آ کر hill torrent contribute کرتے ہیں۔ وہ اسی لکھت پڑت کیونکہ ہمارے پاس کوئی حساب کتاب نہیں ہوتے تو اسی عرصہ کے دوران پہاڑوں کے اوپر جب ڈیرہ غازی خان، کوہ سلمان اور راجن پور کے علاقے میں بارش ہوئی تو وہاں سے پہاڑی نالے آئے اور وہ بھی دریا کے اندر addہو گئے۔ ہمارے official numbersجو ہم ایمانداری کے ساتھ رپورٹ کرتے ہیں چشمہ سے لے کر تونسہ تک آتے ہوئے ہمارے اندر 2 فیصد پانی مزید add ہو گیا ہے اور ہمارے سندھ والے بھائی کہتے ہیں کہ گڈو سے لے کر کوٹری تک 39 فیصد پانی غائب ہو گیا ہے۔ بنیادی بات یہ ہے کہ ہمارے اعداد و شمار مناسب نہیں ہیں، proper نہیں ہیں، exact نہیں ہیں۔ یہ اصل میں accountingکا مسئلہ ہے۔ ہم کئی مرتبہ ارسا سے یہ بات کہہ چکے ہیں کہ خدارا جہاں پنجاب میں پانی enter ہوتا ہے اور جہاں سے نکلتا ہے ان کے numbers کو tally کر لیں۔ وہ ہم برالا میں لگا لیں، چشمہ میں لگا لیں، تونسہ میں لگا لیں اور پنجند پر لگا لیں تو پتا چل جائے گا کہ پنجاب میں کتنا پانی آیا، کتنا استعمال کتنا ہوا اور کتنا نکلا ہے۔ اسی طرح سندھ میں گدو کے مقام پر کتنا پانی enterہوا اور کتنا کوٹری سے نکلا تو جتنا پانی enterہوا اور جتنا کوٹری سے نکلا اس کے حساب کتاب سے پتا لگ جائے گا کہ سندھ میں کتنا پانی استعمال ہوا۔ ہم نے بار بار یہ requestکی لیکن وہ پوری نہیں ہو رہی ہے۔ میرے خیال میں دنیا میں شاید یہ واحد جگہ ہے کہ جہاں پر upper riparianبار بار insistکرتا ہے کہ پانی کا حساب کتاب کریں اور low riparianحساب کتاب کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ جب بھی ہم نے ارسا کو شکایت کی کہ پانی صحیح رپورٹ نہیں ہو رہا ہے اور ارسا نے جب بھی joint neutral teamمیں جا کر examineکیا ہے تو ہمیشہ انہوں نے کم پانی

رپورٹ کیا۔ ان کی نہروں کے اخراج کو جب بھی چیک کیا گیا تو وہاں زیادہ پانی جارہا ہوتا ہے اور وہ کم رپورٹ کر رہے ہوتے ہیں۔ پانی کی تقسیم میں یہ issues ہو رہے ہیں۔ اب سوچنا یہ ہے کہ ان مسائل کو ہم نے حل کیسے کرنا ہے۔ ہم جوش اور غصہ میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہیں اس کی بجائے ہم بیٹھ کر ان اعداد و شمار کو realistically دیکھیں کہ یہ ہیں کیا۔ میری نظر میں سب سے بنیادی چیز جس کی وجہ سے زیادہ مسئلہ ہوتا ہے وہ ہمارا 1991 کا ریکارڈ ہے جس کے تحت وہ پانی تقسیم کیا جو ہمارے پاس تھا ہی نہیں۔ 1991 کے ریکارڈ میں اللہ خوش رکھے جو لوگ بھی اس وقت یہ فیصلہ کر رہے تھے انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم 114 ملین ایکڑ فٹ کی تقسیم کریں گے لیکن اس وقت ہمارے پاس قابل استعمال پانی صرف 103.73 ملین ایکڑ تھا۔ ہمارے پاس 103 ملین ایکڑ فٹ پانی تھا، ہم نے 114 ملین ایکڑ فٹ کی تقسیم کی اور کہا کہ ہم نئے reservoirs بنائیں گے۔ اب مجھے بتائیں کہ ہم نے 1991 کے بعد کتنے reservoirs بنائے ہیں، کیا ہم 103 سے 114 پر گئے ہیں؟ حقائق یہ ہیں کہ 1991 کی ہماری جو storage capacity تھی اس کے بعد سے ہماری تربیلا کی 38 فیصد storage کم ہو چکی ہے، منگلا کی 16 فیصد کم ہو چکی ہے اور چشمہ کی 61 فیصد کم ہو چکی ہے۔ ہم overall 27 percent storage کو loose کر چکے ہیں۔ جو ہمارے پاس 103 ملین ایکڑ فٹ قابل استعمال پانی ہوتا تھا اب وہ 103 بھی نہیں رہا اس سے بھی کم ہو گیا ہے۔ اس وقت ہمارے پاس 103 سے بھی کم ہے تو 114 کا ہندسہ ہم اپنے سندھ والے بھائیوں کو کیسے دے سکتے ہیں؟ ہمارے سندھ والے بھائی ہر وقت یہ گلا کرتے ہیں کہ ہمیں اپنا پانی نہیں مل رہا وہ اپنے 114 والے حصے کی بات کر رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں 114 ملین ایکڑ فٹ پانی نہیں مل رہا ہے۔ جب ہم نے 103 ملین ایکڑ فٹ سے بڑھایا تھا کہ ہم 114 پر جائیں گے تو جو اضافی 11 ملین ایکڑ فٹ آنا تھا اس میں سے آدھا پانی سندھ کو دیا گیا تھا۔ اس 11 میں سے 5.5 million acre feet water was allocated to Sindh and Punjab got only one million acre feet water of that. پھر ہوا یہ کہ جو ہمارا حصہ فیصد کے حساب سے تھا جو ہم استعمال کر رہے تھے وہ ہم 53 percent پانی استعمال کر کے تقریباً 80 فیصد ایگریکلچر کو dues دے رہے تھے۔ اس 53 percent میں سے جو ہم 80 فیصد ایگریکلچر کو dues دے رہے تھے اس کو اب ہم نئے فارمولے کے تحت کم کر کے 49 فیصد پر دے رہے ہیں۔ جب یہ ہوا کہ ان کے پاس 5 فیصد چلا گیا اور ہمارے

پاس ایک فیصد آیا تو ان کا حصہ percentage کے حساب سے بڑھ گیا۔ ان کا حصہ بڑھ گیا اور ہمارا حصہ کم ہو گیا۔ اگر نئے reservoirs بنتے تو ہمارے بھی absolute numbers بڑھتے۔ میں بار بار یہ چیزیں emphasize کر رہا ہوں کہ اگر نئے reservoirs بنتے۔ 1991 کا ریکارڈ ہم نے ایک مفروضے پر کیا کہ ہم نئے reservoirs بنائیں گے اور ہمارے پاس یہ پانی available ہو گا۔ نئے reservoirs بنے نہیں اور ہم پانی کی وہی ڈیمانڈ کر رہے ہیں جو 114 ملین ایکڑ فٹ ہے۔ میری نظر میں اس کا logical حل یہ ہے کہ ہم اپنے available water resources کو re-assess کریں۔ ہم دیکھیں کہ ہمارے پاس ہے کیا، ہم اس پانی میں سے کیا produce کر رہے ہیں۔ پچھلے سال بھی 15.54 million acre feet water has been lead to the sea. ہم نے پچھلے سال ساڑھے 15 ملین ایکڑ فٹ سمندر میں پھینکا ہے۔ ہماری total storage capacity تقریباً 13 ملین ایکڑ فٹ ہے۔ جتنا ہم ابھی جمع کر سکتے ہیں اس سے زیادہ پانی ہم نے نیچے بہا دیا ہے۔ اگر آج اس 15 ملین ایکڑ فٹ میں سے کہیں پر بھی 2 یا 3 ملین ایکڑ فٹ جمع ہوتا تو یہ crises situation نہ ہوتی۔ جس وقت بھی ہم storage کی کوئی بات کرتے ہیں تو ہمارے سندھ والے بھائیوں کو اس پر اعتراض ہوتا ہے۔ اب اگر وہ controversial بات کر کے اس storage کو نہیں بنانا چاہتے there is no use in making point scoring ہم نے ٹھنڈے ذہن کے ساتھ بیٹھ کر فیصلہ کرنا ہے کہ ہمارے پاس یہ چیز ہے اور اس کی تقسیم کیسے ہونی ہے۔ سندھ والے بھائیوں کی ناراضگیاں دیکھتے ہوئے میں نے کہا کہ ذرا ان کے بھی اعداد و شمار دیکھ لیں کہ ان کی internal division کیسی ہے۔ ان کی internal division ایسی ہے کہ ان کی گدو والی نہروں میں تقریباً 28 فیصد پانی کی کمی ہے، سکھر والی نہروں میں تقریباً 13 فیصد اور کوٹری والی نہر میں 28 فیصد کمی ہے۔ سندھ کا جو ٹوٹل حصہ بنتا تھا اس کا 17 فیصد پانی کم ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا 39 فیصد نقصان ہو گیا ہے اور اس کے باوجود بھی یہ ہے۔ ہمارے ہاں یہ چل رہا ہے کہ ہماری جہلم چناب والی command reach میں 21 فیصد کے losses ہیں، انڈس زون میں 32 فیصد کے losses ہیں۔۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہم نے ان کی بات سن لی ہے اب ہمیں بھی کرنے دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ point scoring بعد میں کر لیں میں ان کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں یہ مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اپنا حق چھوڑیں ناں اور کسی کو چھیڑیں ناں۔ اصول یہ اپنائیں کہ جو اُن کا حق ہے وہ اُن کو دیں جو ہمارا حق وہ ہمیں ملے اور یہ ذمہ داری ان کی ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ اس بدمزگی کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس proper accounting نہیں ہے۔ اگر ہم نے آپس میں یہ چیز بانٹنی ہے تو اس کی تقسیم کیسے ہو گی، اس کا کہیں حساب کتاب تو ہو گا۔ میں اسی حساب کتاب کے لئے گزارش کر رہا ہوں کہ وہاں پر ہماری measuring devices ہونی چاہئے اور ایک mechanism ہونا چاہئے۔ ابھی ہم نے ارسا سے گزارش کی ہے اور نیشنل اسمبلی کی Water Resources Committee میں بھی یہ گزارش کی ہے کہ مہربانی کر کے ان چھ جگہوں میں جہاں پنجاب میں پانی داخل ہوتا ہے، جہاں سے نکلتا ہے، جہاں سندھ میں پانی داخل ہوتا ہے اور جہاں سے نکلتا ہے وہاں پر independent bodies کے لوگ بٹھائے جائیں۔ وہاں پر سندھ کے افسر بھی ہوں، پنجاب کے افسر بھی ہوں، خیبر پختونخوا کے ہوں، واپڈا کے افسر بھی آ جائیں۔ وہ اس چیز کو مانیٹر کریں تاکہ ہمارے پاس proper accounting ہو کہ کہاں پر کیا ہو رہا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! میں اس floor سے سندھ کے اریگیشن منسٹر اور ان کے پارلیمنٹیرین کو دعوت دیتا ہوں کہ They are most welcome to come and visit any canal, any barrage and any water bodies اور وہاں آ کر دیکھیں کہ وہاں کیا ہے۔ ہم تو ہر روز اپنا ڈیٹا انٹرنیٹ پر جاری کرتے ہیں for access to every one ساری دنیا یہ دیکھتی ہے کہ ہمارے جو 3 ہزار کے قریب واٹر چینلز ہیں ان کے اندر پانی کی کیا مقدار جا رہی ہے۔ ہم گزارش کریں گے کہ ہمارے سندھ والے بھائی بھی اس چیز کو

ہمارے ساتھ شیئر کریں کہ کہاں پر ان کا کتنا پانی آرہا ہے تاکہ یہ چیز ڈھونڈی جائے کہ پانی گم کہاں ہو رہا ہے، پانی جا کہاں رہا ہے اور losses ہو کہاں رہے ہیں؟ یہ جو سسٹم کے losses ہیں یہ unrealistic ہیں اگر ہم پرانا ڈیٹا اُٹھا کر دیکھیں تو 10، 11 اور 12 فیصد ہوا کرتے تھے یکدم یہ 25 فیصد، 30 فیصد اور 37 فیصد کیسے ہو گئے ہیں۔ تو اس سے یہ ایک شک پیدا ہوتا ہے اور یہ خیال آتا ہے کہ شاید نمبرز صحیح رپورٹ نہیں کئے جا رہے، میں دوبارہ repeat کروں گا کیونکہ جب ارسا نے گڈو بیراج جا کر inflow کو مانیٹر کیا ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب پچھلے 45 منٹ سے بات کر رہے ہیں لیکن آپ ہمیں 5 اور 10 منٹ کا ٹائم نہیں دے رہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب جیسے اپنی بات ختم کرتے ہیں تو میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ Please order in the House. Let him finish.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اپنی بات ختم کر لی ہے۔

جناب چیئرمین: ان کی بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔ وہ ابھی بات کر رہے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ اپنی بات complete کر لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں پھر وہی گزارش کروں گا کہ میں پچھلے 20 سال سے اس چیز پر گزارش کر تا رہا ہوں اور یہی ہوتا ہے کوئی اور چیز آ جائے گی، جب ڈیم میں پانی نہیں ہو گا تو روٹی کدھر سے کھاؤ گے، شیخ علاؤالدین صاحب کا کاروبار کیسے چلے گا، ان کی Corolla گاڑی کون لے گا جب فصل نہیں ہو گی؟ ہماری تو economy اسی پر چلنی ہے جب فصل اچھی ہو گی تو آپ کی Corolla بھی بکے گی، انار کلی میں بھی رونق ہو گی اور لبرٹی مارکیٹ میں بھی رونق ہو گی۔ جب منگلا ڈیم fill نہیں ہو گا تو آپ کے پاس ربیع کے لئے پانی نہیں ہو گا جو زمیندار ادھر بیٹھے ہیں میں بھی ایک چھوٹا سا کاشتکار ہوں تو ربیع کے لئے آپ کے پاس پانی نہیں ہو گا۔ ہم نے ربیع میں وہی پانی استعمال کرنا ہے جو آج جمع کریں گے اور جو store ہو جائے گا۔ اگر ہم اسی طرح چلتے رہیں گے تو پھر دیکھ لیں کہ فوڈ سکیورٹی کا حال اگلے سال کیا ہو گا؟ اس سال جو ہماری

economy کے بہتر نمبرز نظر آرہے ہیں میرے بھائی یہ bumper wheat crop کی وجہ سے نظر آرہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

آج کیوں record large scale manufacturing بڑھ گئی ہے کیونکہ زمیندار کے پاس پیسہ آیا ہے اور وہ آکر خرچ کر رہا ہے۔ ہم مہربانی کر کے اس چیز کو دیکھیں، آج کیوں ہنڈا کمپنی کے ریکارڈ موٹر سائیکل بک رہے ہیں آج تک کبھی تاریخ میں ان کے اتنے موٹر سائیکل نہیں بکے۔ جس وقت کاشتکار کے پاس پیسے آئیں گے تو وہ جب جا کر جوتا خریدے گا تو باٹا فیکٹری کا جوتا بھی اس وقت بکے گا جب ایک کی بجائے وہ دو جوڑے خریدے گا تو باٹا والے کام پر اپنے مزید مزدور رکھیں گے۔ یہ پورا cycle ہماری ایگری اکانومی کے ساتھ چل رہا ہے اگر ہم اس ایگری اکانومی۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، .Please, order in the House

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پنجاب میں کوئی bumper crop نہیں ہوئی۔۔۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو floor دیتا ہوں آپ دومنٹ تشریف رکھیں۔ وہ اپنی بات complete کر رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! انہوں نے اپنی بات مکمل کر لی ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، .Please order in the House

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): سمیع اللہ خان صاحب! آپ سینئر ممبر ہیں میری آپ سے request ہوگی کہ ہاؤس کو in order رہنے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی باری پر بات کر لیجئے گا پہلے منسٹر صاحب کو بات complete کرنے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہاں کوئی bumper crop ہوئی ہے؟ منسٹر صاحب غلط بیانی کر رہے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ ملک صاحب! آپ اپنی باری پر بات کر لیجئے گا۔ میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ جی، منسٹر صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: خان صاحب! منسٹر صاحب دو منٹ میں اپنی بات complete کر لیں پھر آپ لوگوں کو ٹائم دیتا ہوں۔ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! انہوں نے اپنی بات complete کر لی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ ایک منٹ میں بات ختم کرتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! میری آپ سے پھر گزارش ہے اور میں نے اس سیشن سے پہلے بھی سینئر ممبران سے ہاتھ جوڑ کر کہا تھا کہ خدارا اس serious issue کو خراب نہ کرنا۔ ہم point scoring میں لگ جاتے ہیں کہ شاید ہمارے نمبرز بن جائیں گے۔ Please آپ اپنے نمبرز نہ بنائیں اور serious issue کو seriously لیں۔ میری گزارش ہے اور میں پھر سے repeat کرتا ہوں کہ ہم اپنے اس floor سے اپنے سندھ والے بھائیوں کو invite کرتے ہیں کہ وہ آئیں اور ہمارے بیراجوں پر پانی کے discharges کو دیکھیں اور ہمیں بھی وہ دعوت دیں کہ ہم بھی ان کے discharges کو دیکھیں تاکہ یہ جو بدمزگی اور بدتمیزی والی زبان ہے یہ استعمال نہ ہو اور ہم ایک بہتر طریقے سے مسئلہ حل کریں۔

جناب چیئرمین: جی، thank you. ملک محمد احمد خان!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: شیخ علاؤالدین! آپ کو بھی ٹائم دیتے ہیں اس کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! شیخ صاحب کو بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: چلیں! شیخ صاحب! آپ بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں سمجھانے کے لئے کہہ رہے ہیں کہ reservoirs نہیں بنے اور پچھلے آٹھ دن سے چالیس

چالیس منٹ ایک ایک گھنٹہ تمام چینلز سندھ اسمبلی کی کارروائی دکھا رہے ہیں اور پنجاب کو جو کچھ کہا جارہا ہے۔ ہماری یہاں سے پنجاب کی کسی قسم کی کوئی ٹی وی کوریج نہیں ہے۔ منسٹر صاحب نے جو بات کی ہو گی کہ reservoirs نہیں بنے، یہ ہوا، وہ ہوا اور غلطیاں آئیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پنجاب کا مقدمہ کون لڑے گا؟ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بنگالی بھی یہی کہتے تھے پنجاب ہمارا سونار بنگال کھا گیا۔ آج جو کچھ ہو رہا ہے اور وہاں پر آٹھ دن سے ان کی اسمبلی میں جو کچھ ہو رہا ہے، میں خود دیکھتا رہا ہوں اور میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ تمام چینلز پرائم ٹائم میں ان کو دکھا رہے ہیں۔ ہماری پنجاب اسمبلی میں منسٹر صاحب نے جو working کی ہے یا جو بھی کیا ہے چینلز پر کسی قسم کی پنجاب اسمبلی کی کوئی کارروائی نہیں ہے اخباروں میں ہماری خبر بھی دو کالمی آتی ہے۔ آپ آج کا ڈان اخبار اٹھا کر دیکھ لیں کہ پورا پیج سندھ اسمبلی کی خبروں سے بھرا ہوا ہے۔ اگر واقعی ہمارے پنجاب کا نقصان ہو رہا ہے تو یہ گورنمنٹ کا کام ہے کہ ان کو بتائے کہ ہمارے پاس خود پانی نہیں ہے ہم تو گورنمنٹ کے ساتھ ہیں ہم تو کہتے ہیں کہ ہاں نقصان ہو رہا ہے لیکن ان کو بتایا تو جائے کہ کہاں پر نقصان ہو رہا ہے۔ ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے نقصان کر دیا، پنجاب نے نقصان کر دیا۔ پنجاب تو مظلوم ہے اور پنجاب تو اپنا حصہ بھی دیتا ہے لیکن وہاں پر کوئی بتانے کو تیار نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ میں یہاں پر second world war کے کیمرے دیکھتا ہوں اگر کبھی ان کی کوئی بنائی ہوئی تصویر آ بھی جاتی ہے تو وہ ایسے لگتا ہے جیسے سن 47 کی کوئی picture چل رہی ہے اور یوم آزادی منایا جارہا ہے۔ یہ کوئی بات ہے کہ منسٹر صاحب نے اتنی لمبی چوڑی بات کی، repetition کی ہے جو بھی کیا ہے ہم ان کو سپورٹ کرتے ہیں۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! اب پہلے منسٹر صاحب سے پوچھ لیں کہ ان کو کیا مسئلہ ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میرے صرف دو پوائنٹس ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اسمبلی کی کارروائی سے ان کے احتجاج کا پتا چلا اور آج اسمبلی کی کارروائی سے national case کو سامنے لایا جارہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان کو اعتراض ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر

انچارج ایک گھنٹہ تقریر کرتے رہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اب ایک گھنٹہ شیخ علاؤالدین صاحب کو تقریر کرنے کی اجازت دی جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! آپ اس بات کا فیصلے کردیں کہ کیا کسی honorable member کے بولتے ہوئے کسی منسٹر کو یہ اختیار ہے کہ وہ interrupt کرے؟ بالکل اختیار نہیں ہے ایک بات اور دوسری بات یہ کہ یہ serious issue ہے اور پنجاب کو ہر جگہ سے برا بھلا کہا جاتا ہے حالانکہ پنجاب نے ہمیشہ قربانی دی ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے میرا گورنمنٹ سے یہ مطالبہ ہے کہ ہمارا جو بجٹ ہے اور 12 کروڑ عوام کا ہمارا صوبہ ہے۔ ہمارا انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کا بجٹ تقریباً سندھ سے کم از کم چار گنا ذیادہ ہو گا تو ہماری کوریج کیوں نہیں آتی، ہماری بات پریس اور ٹی وی پر کیوں نہیں آتی اور ہمارا مقدمہ کون لڑے گا؟ ہم تو اپنے منسٹر جناب محمد محسن خان لغاری کے ساتھ ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ ہمارے پنجاب کے منسٹر ہے لیکن ایک بھیڑے وکیل کی طرح انہوں نے client کو ہی بتانا ہے کہ بھائی تم نے یہ کر دیا اور میں نے یہ کر دیا، ٹکٹ نہیں لگایا۔ ادھر آگے جا کر جج سے بات کون کرے گا؟

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! یہاں پر جو honorable شیخ علاؤالدین صاحب نے بات کی ہے میں اس کو endorse کرتا ہوں۔ انہوں نے سندھ اور پنجاب اسمبلی کا comparison دیا کہ جب سندھ اسمبلی کا ہاؤس بزنس چلتا ہے تو اس کی لائیو کوریج ہوتی ہے اور یہاں پر صرف دو کالم پر، پنجاب کا سب سے بڑا فورم دو کالم پر، اس کی وجہ کیا ہے؟ تلاوت کے بعد نعت شریف، نعت شریف کے بعد question hour اور question hour میں کم و بیش questions 80% کا جواب یہی کہ non availability of funds انہوں نے request کی تو ان کو بھی یہی کہا گیا کہ جی ابھی فنڈز کی non availalbility ہے لہذا ہم اس کو بعد میں دیکھیں گے۔ جب ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ اس طرح کا بزنس چلے گا تو ہمیں پھر دومنٹ ملنے بھی بڑی بات ہیں۔ ابھی ہم نے معزز منسٹر کی تقریر سنی انہوں نے کہا کہ یہاں پر bumper crop ہوئی ہے تو میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ

ہے کہ آج اگر اس طرح کے issues ہم یہاں پر take up نہیں کریں گے تو پھر ہمارا یہاں آنے کا کیا فائدہ ہے؟ آج لاہور میں جہاں پنجاب اسمبلی ہے وہاں دس روپے کی روٹی مل رہی ہے۔ میں خود اس چیز کو یہاں پر monitor کر تا رہا ہوں۔ میرے سے زیادہ لاء منسٹر صاحب لاء جانتے ہیں لیکن میں traditions کی بات کرتا ہوں کہ جب wheat procurement ہوتی ہے جس پر فنڈز نہیں بلکہ گورنمنٹ کی گارنٹی خرچ ہوتی ہے۔ یہاں پر پورا ایک گھنٹہ question hour میں 80 سے 90 فیصد جوابات میں صرف تاریخ پر تاریخ دی گئی۔ Wheat procurement پر ہماری گورنمنٹ آف پنجاب کی گارنٹی لگ چکی ہے تو اس حوالے سے مجھے یہ سمجھ آئی ہے کہ گورنمنٹ، ڈیپارٹمنٹس اور ہمارے چیف منسٹر صاحب جو کہ Provincial Head ہیں ان کا کام یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے growing side پر جو ہمارا کسان بے پناہ محنت کر کے ہمارے لئے فصل اگاتا ہے اسے اس کا حق دینا ہوتا ہے۔ اس کو اس کا حق کس طرح سے دیا گیا ہے کہ موجودہ گورنمنٹ نے 1800 روپے فی من پر wheat procurement کی اور آج لاہور میں مارکیٹ ریٹ 2100 روپے فی من ہے تو ہمارے حاکم نے 300 روپے ان کسانوں سے بھی لے لئے ہیں؟ اس کے بعد جو grower نہیں ہوتے اور جو ہماری طرح کے لاہور یا اربن سائیڈ کے لوگ ہوتے ہیں ان کو گورنمنٹ سبسڈی دیتی ہے اور سبسڈی دے کر لیول کرتی ہے اور لوگوں کو کنٹرول پرائس پر روٹی ملتی ہے۔ آج روٹی 10 روپے میں مل رہی ہے۔ مجھے پتا ہے کہ نان یا جو دوسری items کو گورنمنٹ regulate نہیں کرتی مگر کچھ نہ کچھ تو گورنمنٹ کو نظر آنا چاہئے۔ نان کی قیمت میں بتا نہیں سکتا شاید 20 یا 25 روپے ہے۔ روٹی 10 روپے میں مل رہی ہے۔ جب آپ ان چیزوں کو address نہیں کریں گے اور یہاں پر آپ گھنٹہ گھنٹہ تقریر کر کے یہ کہیں کہ bumper crop ہوئی ہے۔ ہمارے وزیر مواصلات و تعمیرات تو یہ کہہ گئے ہیں کہ میرے پاس فنڈز نہیں ہیں لیکن wheat procurement پر تو گورنمنٹ آف پنجاب کی گارنٹی خرچ ہو چکی ہے اس پر فنڈز یا بجٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ گورنمنٹ نام کی چیز کہاں پر ہے؟ نہ آپ کسان کو اس کا پورا حق دے رہے ہیں۔ گندم کا ریٹ 1800 روپے فی من سے آج 2100 روپے فی من ہو گیا ہے۔ نہ آپ اربن سائیڈ پر لوگوں کو روٹی کی ٹھیک پرائس دے رہے ہیں کہ آج روٹی 10 روپے میں مل رہی ہے۔ ہمارے دور میں روٹی 6 روپے اور اس کا وزن 100 گرام ہوتا تھا۔

ایڈمنسٹریشن نام کی کوئی چیز نہیں ہے ۔مجھے اس چیز کا جواب دے دیں کہ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ crop bumper ہوئی چلیں میں یہ چیز مان لیتا ہوں کہ bumper crop ہوئی تو مجھے بتائیں کہ کہاں پرbumper crop ہوئی ہے جس پر اربوں روپے کی گورنمنٹ نے سبسڈی بھی دے دی۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! یہ کیا بات کر رہے ہیں اتنا وقت ہو گیا ہے۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! میں آج گھڑی باندھ کر آیا ہوں اور میں نے ٹائم دیکھا ہے۔میں نے Chair سے درخواست کر کے ٹائم لیا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین!اگر یہاں پر منسٹر کو national issue پر بات نہیں کرنے دی جا رہی جو کہ پنجاب کے حق کی بات کر رہا تھا تو یہ کس حیثیت سے یہاں پر کھڑا ہو کر گھنٹہ تقریر جھاڑ رہا ہے۔یعنی کہ جو اصل ایشو ہے وہ پانی کی قلت ہے اور یہ اس ایشو کو روٹی اور گندم کی قیمت سے divert کر رہے ہیں تو میں ان کی ساری باتوں کے جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے بول رہا ہوں آپ نے مجھے اجازت دی ہے تو میرا mike on کیا گیا ہے۔مجھے kindly یہ بتا دیں کہ یہ معزز منسٹر صاحب جو کہ لاہور سے تعلق رکھتے ہیں کیا ان کو آپ نے floor دیا تھا؟

جناب چیئرمین: بلال صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! یہ ان کا حال ہے۔

جناب چیئرمین: بلال صاحب! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو close کر دیتا ہوں لیکن ہم تو اپنے حصے کی شمع جلا رہے ہیں ہم نے تو ان کو آئینہ دکھانا ہے کہ یہ کچھ ہو رہا ہے۔ یہ خود بھی حلقوں والے لوگ ہیں ان کو بھی پتا چل جائے گا۔ آپ بتائیں کہ کیا دس روپے کی روٹی نیشنل ایشو نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: بلال صاحب! آپ میری بات سنیں۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئر مین! کیا دس روپے کی روٹی نیشنل ایشو نہیں ہے؟

جناب چیئر مین: بلال صاحب! آپ میری بات سنیں۔ اس وقت پانی اور irrigation پر discussion ہو رہی ہے۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئر مین! جب منسٹر صاحب بات کر رہے تھے ہم نے تو ان کو interrupt نہیں کیا تھا۔

جناب چیئر مین: بلال صاحب! اس Issue پر ہم بعد میں بات کریں گے۔ اب ملک صاحب کو irrigation پر بات کرنے کا موقع دے دیں۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: بہت شکریہ۔ جناب چیئر مین! میرا مسئلہ بہت سادہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جو پانی کی تقسیم کا جھگڑا حل کئے بغیر آپ نقصان میں ہیں اور یہ نقصان کس وجہ سے ہو رہا ہے وہ پوائنٹس منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے بیان کئے ہیں جو کہ درست ہیں لیکن ان کی اس حوالے سے کوئی قرارداد بھی ہونی چاہئے۔ مجھے یاد ہے کہ ارسا بطور ادارہ I remember کہ 1991 کے accord پر بڑی تشویش ہوئی اس پر وقتاً فوقتاً آواز اٹھتی رہی اور جو سردار محسن خان لغاری نے ابھی بتائے ہیں وہی exactly concerns رہے ہیں۔ اس میں پانی کی تقسیم سے متعلق یہ جھگڑا رہا کہ جو آپ کے meterage ہے اس پر جھگڑا رہا آپ کی reservoir پر جھگڑا رہا۔ Overflowing water sent to the sea پر جھگڑا رہا۔ آپ کی consumption پر جھگڑا رہا۔ کس بیراج پر یا کس کینال پر کتنا پانی آپ کو ملنا ہے اس پر بھی جھگڑا رہا۔ آپ کی ربیع خریف متاثر ہوتی رہی۔ ارسا میں ممبران کی صورتحال ایک animosity کی ہے یہ بھی سردار صاحب نے درست فرمایا ہے لیکن یہاں پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی ایسا پلیٹ فارم جو کہ ارسا کو engage کرے اور جو تجاویز سردار محسن خان صاحب دے رہے ہیں اگر سندھ اسمبلی میں مجموعی طور پر یہ مسئلہ اس طرح سے اٹھتا ہے کہ پنجاب ہمارے ساتھ زیادتی کرتا ہے اور دوسری طرف پنجاب کے وزیر آبپاشی کا یہ مؤقف ہے کہ پنجاب کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو یہ دو صوبوں کے درمیان بات ہے۔ ان دو صوبوں کے درمیان بات چیت کرنے کے لئے کسی ministerial committee کا قیام کیا جائے یا کسی پارلیمانی کمیٹی کا قیام کر لیا جائے۔ پنجاب اسمبلی میں آپ ارسا کے ممبران اور تمام

irrigation ministers کو invite کرکے یہاں پر بلالیں اور اپنا perspective ان کو دے دیں یا یہ کمیٹی ان کی اسمبلی میں چلی جائے اور وہاں پر جاکر ان کو اپنا perspective دے دیں اور ان کا perspective لے لیں۔ یہ جھگڑا کہ upper or lower riparian سندھ کا ہمارے ساتھ اعتراض کئی معاملات میں ایسے ہے جیسا ہمارا پاکستان کا اعتراض ہندوستان کے ساتھ ہے۔ Accords بھی ہوتے ہیں کہنے تو میں کہتا ہوں کہ Indus Accord بھی غلط ہوا ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا کیونکہ اس سے تین دریا خالی ہوگئے۔ اسی طرح ارسا پر بھی اعتراضات ہیں کہ پنجاب کے حصے میں وہ نمبر ڈال دیا گیا ہے جبکہ پنجاب کے پاس اتنا پانی تو موجود ہی نہیں ہے اور distribution problem ہے تو بالکل سردار محسن خان صاحب نے درست فرمایا ہے لیکن قرارداد ہی اس کا حل ہے۔ جیسا کہ شیخ علاؤالدین صاحب کہہ رہے تھے کہ سندھ اسمبلی کی کارروائی live telecast ہوتی ہے لیکن پنجاب اسمبلی کی نہیں ہوتی اگر آپ کی کارروائی بھی live telecast ہو رہی ہو گی تو یہی بات جو وزیر آبپاشی کہہ رہے ہیں وہ آپ کی headlines میں break ہو رہی ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کا public opinion formulate ہو رہا ہو گا۔ میں یہ بات سمجھنے سے قاصر ہوں اور پچھلے دور میں بھی سمجھنے سے قاصر تھا کیونکہ اُس سے پہلے تو میڈیا کا اس طرح کا معاملہ نہیں تھا لیکن دس سال سے یہ criminal negligence ہو رہی ہے کہ آپ کے ہاؤس کی کارروائی directly televise نہیں کی جاتی تو اس طرح کے important issues پر آپ کی اسمبلی کی inappropriate messaging ہو جاتی ہے۔ یہ درست ہے very rightly pointed out by Sheikh Allaudin جس کی آپ heat feel کررہے ہیں کہ it is flashing all over منسٹر صاحب کو آکر پوری irrigation statistics دینا پڑی۔ جس کے نتیجے میں بلال یٰسین صاحب نے درست کہا کہ اگر bumper crops ہیں تو روٹی کی قیمت کیوں بڑھ رہی ہے؟ ان سارے معاملات کو حل کرنے کے لئے political point scoring کی بات سردار صاحب نے کی وہ غلط بات کردی ہے ان کو ایسی بات نہیں کرنی چاہئے تھی۔ رانا اقبال صاحب کی بڑی ہی credible input تھی کہ اپنا حق چھوڑیں نہ اور دوسرے کے حق کو متاثر نہ کریں تو اس کے لئے آپ کی میٹنگ تو correct ہونی چاہئے اور allocation of water correct ہونی چاہئیں۔ اس تجویز کے لئے یہ پرائم منسٹر صاحب کے

پاس جائیں اور ان سے بات کریں۔ مجھے یاد ہے کہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کے دور میں اس پر بڑی serious effort ہوئی تھی اگر چودھری ظہیر الدین ہوتے یا عامر سلطان چیمہ صاحب ہوتے جو کہ اس وقت منسٹر تھے وہ بہتر بتا سکتے تھے ۔ اس کے بعد پھر successor government میں یہ معاملات ہمیشہ سے اسی طرح اُٹھتے رہے ہیں۔ سندھ کا ہمارے ساتھ ہمیشہ سے یہی جھگڑا رہا ہے۔ اگر آپ نے اس معاملے کو حل کرنا ہے تو آپ engagement کے ساتھ کر سکتے ہیں اس ایشو پر جو کہ پنجاب کے کاشتکار ، کسان کا مسئلہ ہے جو کہ largely whole province کا concern ہے تمام اپوزیشن ممبران آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ابھی ہمیں پتا ہے کہ اگلی آنے والی فصل میں ہمیں کتنے فیصد کم پانی مل رہا ہے اور سندھ کا تقاضا ہے کہ مجھے زیادہ پانی دیا جائے and the member has been actually bullied in the IRSA meeting جو کہ پنجاب کے ممبر ہیں اور وہ صرف سندھ سے bully نہیں ہوئے وہ باقی تینوں صوبوں کے ممبران سے اپنے perspective کے ساتھ بات کی تو اس حوالے سے ہماری یہ درخواست ہوگی کہ آپ اس پر ایوان میں بات کرنے کے لئے ایک دن allocate کر لیں اور اسمبلی کی طرف سے ایک متفقہ قرارداد پاس کر کے ارسا کو invitation بھیج دیں، وہ آئیں اور یہاں پر اپنے سارے معاملات سامنے رکھیں اور اس engagement کے نتیجے میں جو بہتر قرارداد ہو سکتی ہے وہ کی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! آپ مختصر بات کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میں صرف دو issues پر بڑی مختصر بات کروں گا، لغاری صاحب نے اعداد و شمار کے ساتھ پنجاب کا نقطہ نظر ایوان میں رکھا ہے لیکن انہوں نے یہ نقطہ نظر رکھتے ہوئے اور بھی بہت ساری باتیں کی ہیں۔ میں ان میں سے صرف دو باتوں کا ذکر کرنا چاہوں گا ایک تو جو چاروں صوبوں کے درمیان پانی کا 1991 میں معاہدہ ہوا۔ بیس سال بعد اس میں طے شدہ ساری چیزیں سامنے آ جاتی ہیں لیکن اگر اس دور میں چلے جائیں تو یہ بہت بڑا تاریخی کارنامہ تھا جو اس وقت فیڈرل گورنمنٹ نے میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں کیا۔ اس وقت چاروں صوبوں کو بٹھا کر ایک consensus پر پہنچا گیا، فرض کریں وہ غلط تھا، وہ مسلم لیگ (ن) کا

کیا ہوا معاہدہ تھا اور ہم اس پر آج بھی فخر کرتے ہیں لیکن اس کے بعد 1999 میں یہاں coup ہوتا ہے ایک جنرل اقتدار سنبھالتا ہے پھر وہ ایک پارٹی تشکیل کرتا ہے پھر 2002 میں اس پارٹی کے حوالے صرف وفاقی حکومت نہیں بلکہ چاروں صوبوں میں اس کی حکومتیں بنتی ہیں لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارا تو کیا ہوا accord تھا ہم تو آج بھی اسے تاریخی accord سمجھتے ہیں لیکن آپ جو حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہیں اگر آپ کو نظر آگیا تھا کہ اس میں کوئی کمی کوتاہی ہے لیکن آپ نے 2002 سے لے کر 2008 تک اس معاہدے کو rectify نہیں کیا اور وہ معاہدہ چلتے چلتے 2021 میں آگیا۔ اگر اس میں کوئی کمی ہے تو اسے ماننے میں مجھے کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے لیکن اس تاریخی عمل کی negation مت کریں چونکہ 20 سال میں پاکستان کے اندر کوئی ڈکٹیٹر آیا یا جمہوری حکومت رہی اس کی یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی کہ چاروں صوبوں کو بٹھا کر ایک consensus پر پہنچا جائے اور آپ کو یاد ہو گا کہ کالا باغ ڈیم بھی اسی کی نذر ہوا چونکہ کوئی بھی چاروں صوبوں کو اس بات پر قائل نہ کر سکا کہ پانی کے ذخائر کا سب سے بڑا ڈیم بن سکتا ہے جس میں پانی ذخیرہ ہو سکتا ہے وہ کالا باغ ڈیم ہے۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ جمہوری حکومتوں کی تو کچھ limitations ہوتی ہیں، سیاستدانوں نے تو اپنے اپنے صوبے میں جوابدہ ہونا ہوتا ہے وہ سیاست بھی کرتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ جنرل پرویز مشرف کو کیا مجبوری تھی؟ وہ اس ملک کے اندر سیاہ و سفید کا مالک تھا، آج یہ debate نہیں ہے کہ وہ اچھا تھا یا برا تھا لیکن جو اس وقت اس regime کا حصہ تھے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہتر تھا تو اس وقت تو اسے پوچھنے والا بھی کوئی نہیں تھا لیکن ڈیم نہیں بن سکا۔ میں آج بھی کہتا ہوں کہ جس طرح ملک محمد احمد خان نے کہا ہے اس کا حل پھر 1991 کے accord کی طرح کا ہے اس کے علاوہ کوئی حل نہیں ہے۔ کیا اس ملک میں کوئی لیڈر شپ ہے کہ جس طرح 1991 میں میاں نواز شریف نے چاروں صوبوں کو بٹھایا تھا۔ (قطع کلامیاں)

حوصلے سے سنیں۔

جناب چیئرمین: سمیع اللہ خان صاحب کو بات ختم کرنے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: ہم توقع رکھتے ہیں کہ۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): پوائنٹ آف آرڈر۔جناب چیئرمین! یہ معزز ایوان ہے اس میں ہم نے میاں نواز شریف کے قصیدے نہیں سننے، جو موضوع زیر بحث ہے معزز ممبر اسی پر بات کریں لیکن یہاں پر نواز شریف کے قصیدے نہ پڑھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اگر میاں نواز شریف کے نام سے اتنی تکلیف ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: Please, order in the House خان صاحب! Wind up کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں عمران خان صاحب کا نام بھی احترام سے لیتا ہوں، آج کی بحث میں میاں نواز شریف صاحب کا نام اس پس منظر میں آیا کہ وزیر آبپاشی نے 1991 کے accord کا ذکر کیا۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! چونکہ میرا نام لے کر کہا جارہا ہے اس لئے مجھے جواب دینے کا حق ہونا چاہیئے اور یہ ساری دنیا کی پارلیمانی پریکٹس ہے کہ اگر کسی کو by name address کیا جائے تو He has a right to reply ۔ سمیع اللہ خان صاحب! مہربانی فرما کر اب میری بات سن لیں! ہم ایک دوسرے کا لحاظ کرتے ہوئے بات کریں۔میں نے یہ بات کی ہے کہ 1991 کے accord میں وہ پانی تقسیم کیا گیا جو تھا ہی نہیں، اگر یہاں پر میں، آپ، ڈاکٹر صاحب اور طاہر صاحب بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں اسیں 26 کروڑ روپیہ آپس وچ ونڈ لینڈے آں، ساڈے کول تے 26 کروڑ روپیہ ہے ہی نہیں We did not have that water.، میرے خیال میں 1991 کے accord پر میری آپ سب سے بہت زیادہ study ہے، آپ پورے accord کو پڑھیں تو اس کی چودہ شقوں میں سے صرف دو شقیں پانی کی تقسیم پر ہیں باقی ساری شقیں resources کی development پر ہیں کہ نئے reservoirs بنائے جائیں گے اور صوبے اپنے حصے develop کریں گے۔ہم کسی اور چیز پر بات نہیں کر رہے بلکہ صرف اس چیز پر کھڑے ہو گئے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا اس وقت ہمارے پاس 114 ملین ایکڑ فٹ dividable پانی تھا؟ اس وقت ہمارے پاس 103 ملین ایکڑ پانی تھا ہم نے اس میں لکھا تھا کہ ہم نئے reservoirs بنائیں گے جو نہیں بنائے گئے۔ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ (الف) نے نہیں بنائے (ب) نے نہیں بنائے یا (ج) نے نہیں بنائے بلکہ 1960 کے بعد کوئی ڈیم نہیں بنا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! ---

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): خان صاحب! حوصلہ کریں، اگر بات کی ہے تو پھر پوری بات سن لیں۔ مسئلے کے حل کے لئے ہمیں نئے reservoirs بنانے کی ضرورت ہے لیکن کسی نے نہیں بنائے۔ میں پھر یہی کہوں گا کہ پیپلز پارٹی والوں نے بنائے، (ن) لیگ والوں نے بنائے اور نہ ہی ڈکٹیٹروں نے بنائے۔ جب قدرت کی طرف سے زیادہ پانی ہوتا ہے تو پانی تقسیم ہوتا رہتا ہے اور سب لوگ satisfied رہتے ہیں لیکن جب کچھ سالوں کے بعد قحط سالی والے سال آتے ہیں تو اس وقت یہ differences اچھل کر سامنے آتے ہیں۔ ضرورت یہ ہے کہ جو موجودہ وسائل ہیں ان کے مطابق ہم اپنی تقسیم کریں، ان کے مطابق ہم اپنے shares لیں، ہم ہوائی باتوں میں نہ جائیں۔ یا تو اس میں یہ condition رکھ دی جاتی کہ اس وقت ہم یہ 114 ملین ایکڑ فٹ تقسیم کریں گے جب نئے ڈیمز بنیں گے لیکن اس میں یہ شرط نہیں ہے۔ ہم نے اس میں 114 ملین ایکڑ فٹ کی تقسیم کر دی لیکن ہمارے پاس 103 ہیں لہٰذا اس کے اندر یہ issue ہے۔ میرے کہنے کا مقصد نواز شریف صاحب پر کوئی تنقید کرنا نہیں تھا بلکہ میرے کہنے کا مطلب یہ کہ اس agreement کے اندر جو ایک کمی ہے، ایک lacuna رہ گیا ہے کہ ہم نے وہ چیز تقسیم کی ہے جو ہے ہی نہیں، اگر وہ ہوتی تو بالکل ست بسم اللہ کسی کو کوئی مسئلہ نہ ہوتا۔ میرا مقصد انہیں اور کچھ کہنے کا نہیں تھا ہم تقریباً بیس سال سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں میں کبھی بھی کسی پر ذاتی باتیں نہیں کرتا، میں نے کبھی point scoring نہیں کی اور اللہ کا فضل ہے کبھی کسی کی خوشامد نہیں کی، اللہ تعالیٰ نے ایک مقام دیا ہے جس کے مطابق میں چل رہا ہوں۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ میں نے ان پر کوئی ذاتی attack کیا ہے تو you are mistaken. I was talking about the concept of the agreement.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میری تجویز ہے کہ اس وقت ہم جس موضوع پر بات کر رہے ہیں یہ کسی ایک جماعت کا نہیں بلکہ یہ ایک قومی المیہ ہے جس سے ہم آج اس وقت دوچار ہیں۔ جس طرح لغاری صاحب نے اس کا سارا

background ایوان کے سامنے رکھا irrespective of that کہ کب کون سی گورنمنٹ تھی، کس گورنمنٹ نے اچھا کیا یا بُرا کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج بحیثیت مجموعی پنجاب اسمبلی کے ہر رکن کا یہ فرض بنتا ہے کہ اگر پنجاب پر کوئی حرف اُٹھتا ہے تو اس کا یک زبان ہو کر جواب دینا چاہئے۔ یہ ہمارا فرض بنتا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ ایسا issue ہے کہ اس پر تمام معزز ممبران بولنا چاہیں گے لیکن میری آپ سے استدعا ہے کہ آج ہمیں پنجاب اسمبلی کی طرف سے کم از کم یہ message ضرور دینا چاہئے کہ irrespective of the political divide اس issue پر ہم سب ایک ہیں۔ اس کے لئے میری یہ تجویز ہے کہ آج ہم وزیر اری گیشن کی سربراہی میں ایک پارلیمانی کمیٹی بنا دیتے ہیں جو کہ سندھ اسمبلی کے لوگوں کو دعوت دے کہ آئیں ہمارے ساتھ بات کریں اور اگر ممکن ہو سکے تو وزیر آبپاشی یہاں سے delegation لے کر وہاں چلے جائیں لیکن ہمیں یک زبان ہو کر ایک مؤقف اپنانا چاہئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے صرف ایک منٹ بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: سمیع اللہ خان صاحب! مختصر بات کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں اس debate کو یہیں چھوڑتا ہوں۔ میں اپنا دوسرا point عرض کرتا ہوں۔ جس طرح ملک محمد احمد خان اور شیخ علاؤالدین نے ذکر کیا ہے کہ پچھلے دو دنوں میں دو مختلف واقعات میڈیا میں رپورٹ ہوئے ہیں۔ اس حوالے سے میرا اور ہاؤس کا بھی concern ہے۔ ایک تو سندھ اسمبلی کے اندر ارسا کے حوالے سے کل ایک مذمتی قرارداد پاس ہوئی ہے۔ اس ہاؤس اور خصوصاً وزارت آبپاشی کو اس کا جواب تیار کرنا چاہئے کہ وہ قرارداد کن حالات میں پاس ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین! دوسرا واقعہ میڈیا میں یہ رپورٹ ہوا ہے کہ ارسا کے اجلاس کے اندر سندھ کے نمائندے کی تضحیک کی گئی ہے۔ محسن لغاری صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ اس issue پر جذبات غالب نہیں آنے چاہئیں بلکہ عقل اور دلیل کو غالب ہونا چاہئے۔ اس میڈیا رپورٹ میں یہ کہا گیا ہے کہ ارسا کے اجلاس میں سندھ کے نمائندے کی طرف کاغذ یا کتاب پھینک

کر اس کی تضحیک کی گئی ہے۔ اس واقعے کو سندھ اسمبلی کے اندر بڑے جذبات کے ساتھ point out کیا گیا ہے۔ اگر یہ واقعہ ہوا ہے، میں اگر اس لئے لگا رہا ہوں کہ مجھے اس واقعے کی حقیقت کا علم نہیں ہے۔ اگر یہ واقعہ ہوا ہے تو پھر صرف سندھ اسمبلی کو اس واقعے کی مذمت نہیں کرنی چاہئے بلکہ پنجاب اسمبلی کو بھی اس واقعے کی مذمت کرنی چاہئے۔ اگر سندھ کے نمائندے کی اس میٹنگ میں تضحیک کی گئی ہے تو پھر پنجاب اسمبلی کو بھی اس واقعے کی مذمت کرنی چاہئے۔ بہت شکریہ

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! اس کا بھی میں آپ کو سمجھا دیتا ہوں۔ ہوا یہ ہے کہ وہاں پر یہ بحث چل رہی تھی کہ تونسہ پنجند لنک کینال سے پانی لے کر لوئر رنگ پور کینال کو دیا جائے جو تقریباً ایک لاکھ 35 ہزار ایکڑز کو پانی دیتی ہے۔ اس کا سوائے تونسہ پنجند لنک کینال کے اور کوئی source نہیں ہے اور ان لوگوں کو ابھی تک ایک قطرہ پانی نہیں ملا۔ اسے پنجاب کے اپنے حصے کا پانی دینا تھا۔ دریائے سندھ کے اندر ہمارا حصہ ہے۔ یہ کہا گیا کہ پنجاب کے اپنے حصے کا پانچ سو کیوسک پانی لوئر رنگ پور کینال کو دیا جائے تاکہ اس علاقے کے کسانوں کو بھی پانی مل سکے۔ اس پر سندھ کے ممبر نے یہ کہا کہ یہ تو ارسا سے منظور شُدہ نہیں ہے۔ اس پر ان کو بتایا گیا کہ یہ 1965 میں بنی تھی جب ارسا موجود نہیں تھا۔ اس کا پانی 1991 کے Water Accord کے اندر مختص ہے، اس کا پانی allowed ہے اور اس کا source صرف تونسہ پنجند لنک کینال ہے۔ اس پر سندھ کے ممبر نے کہا کہ یہ approved نہیں ہے تو ہمارے ممبر نے یہ کہا کہ بھائی صاحب! اس طرح تو پھر سکھر بیراج بھی ارسا سے منظور نہیں ہے کیونکہ سکھر بیراج 1935 میں بنا تھا اور ارسا 1991 میں بنی ہے۔ ہماری لوئر رنگ پور کینال 1965 میں بنی ہے جبکہ ارسا 1991 میں وجود میں آیا ہے۔ وہاں پر ان کی بحث ہوئی اور میں نے دو تین لوگوں سے یہ confirm کیا ہے کہ ہمارے ممبر نے یہ کہا کہ This is the foolish debate. لیکن انہوں نے اس serious issue کو play up کر کے controversial بنا دیا۔ اب آپ بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔ میری سب سے دست بستہ ہاتھ باندھ کر گزارش ہے کہ اس issue پر point scoring کریں اور نہ ہی اس کو sensitize کریں۔ Let's be united on this issue.

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں معذرت کے ساتھ صرف ایک منٹ بات کروں گا۔ سمیع اللہ خان صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ پنجاب اسمبلی کی طرف سے ہمیں اس کو unanimously condemn کرنا چاہئے۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان اخباری اطلاعات کے مطابق جو سندھ اسمبلی نے ارسا کی میٹنگ کے حوالے سے ایک situation پیش کی ہے اس پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر حقائق اس قسم کے ہیں کہ پنجاب کے ممبر کو ہراساں کرنے کی کوشش کی گئی ہے تو ہم اس کی بھی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ ہم سندھ اسمبلی کے اپنے بھائیوں کو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ تشریف لائیں۔ اگر ان کے ذہن میں کوئی اختلافات یا خدشات ہیں تو پنجاب نے جو آج کمیٹی قائم کی ہے اس کے ساتھ بیٹھ کر مذاکرات کریں اور اس مسئلے کو افہام و تفہیم کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کریں۔ ہماری کمیٹی بھی ان سے رابطہ کرے گی۔ یہ ایک قومی معاملہ ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کو افہام و تفہیم کے ذریعے حل ہونا چاہئے۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب طارق مسیح گل کی تحریک استحقاق نمبر 8/2021 ہے۔

ڈائریکٹر پی ایچ اے کا معزز ممبر سے ملنے سے انکار

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 15 مارچ 2021 بروز سوموار تقریباً 12 بجے دوپہر آفس ٹائم پر ڈائریکٹر PHA مارکیٹنگ (ٹو) رہمین اعوان کے آفس میں اپنے کام کے سلسلے میں گیا اور میں نے ان کے نائب قاصد کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ میں MPA ہوں اور میں کام کے سلسلے میں آیا ہوں۔ ڈائریکٹر کے نائب قاصد نے آکر مجھے کہا کہ آپ باہر بنچ پر بیٹھیں میڈم ابھی آپ کو بُلواتی ہیں۔ میں تقریباً ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ باہر بنچ پر بیٹھا رہا پھر میں نے پیغام بھیجا کہ میں کام کے سلسلے میں ملنا چاہتا

ہوں جس پر اس ڈائریکٹر نے اپنے نائب قاصد کے ہاتھ پیغام بھجوایا کہ میں کسی MPA کو نہیں جانتی، یہاں کتنے MPAs آئے اور کتنے گئے جاؤان سے کہہ دو کہ میں فارغ نہیں ہوں۔میرے کچھ مہمان فیملی ممبرز آئے ہوئے ہیں لہٰذا میں کسی سے نہیں مل سکتی۔میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔جو کرنا ہے کرلیں۔

جناب سپیکر! ڈائریکٹر PHA کے اس رویے سے میری، میرے ساتھ آئے ہوئے حلقہ احباب کے سامنے بہت تذلیل ہوئی ہے۔ڈائریکٹر PHA مارکیٹنگ (ٹو) کے اس رویے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! منسٹر ہاؤسنگ ابھی ایوان سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔میری گزارش ہے کہ اس تحریک استحقاق کو pending فرمالیں۔وہ جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: اس تحریک استحقاق نمبر 2021/8 کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ منسٹر ہاؤسنگ ابھی ابھی ہاؤس سے باہر گئے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔شیخ علاؤالدین کی تحریک التوائے کار نمبر 2021/202 ہے۔

ضلع لاہور کے دیہاتوں کی زمینوں پر پراپرٹی ٹیکس لاگو کرنا

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔معاملہ یہ ہے کہ محرک نے مورخہ 24۔مئی 2021 کو ایوان میں جس کی صدارت معزز چیئرمین عبداللہ وڑائچ کررہے تھے یہ alarming حقیقت بیان کی کہ ڈسٹرکٹ لاہور کے دیہاتوں کی زمینوں پر

بھی پراپرٹی ٹیکس لگادیا گیا ہے۔ موضع مانگا منڈی جس میں زیادہ تر سبزیوں کے کھیت ہیں کے مالکان کو پراپرٹی ٹیکس کے notices دیئے گئے ہیں جبکہ یہ تمام مالکان زرعی ٹیکس اور Land Based Tax پہلے ہی ادا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! double taxation تو ایک طرف یہ triple taxation کسانوں پر لاگو کر دی گئی ہے۔ معزز اراکین کسانوں کے حالات سے اور خصوصاً چھوٹے کسانوں کے حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ محترم چیئرمین اور وزیر قانون کی اس یقین دہانی پر کہ یہ تحریک التوائے کار 26 مئی 2021 کو out of turn ایوان میں پیش کی جائے گی میں یہ تحریک پیش کر رہا ہوں۔ لہٰذا اس اہم مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے کیونکہ فوری طور پر اس زیادتی کا ازالہ ضروری ہے۔

جناب چیئرمین! میرے پاس چالان کی کاپی ہے میں آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں آپ وزیر موصوف کو دے دیں۔ اس چالان کے اوپر بھی لکھا ہے کہ یہ agriculture land ہے۔

(اس مرحلے پر معزز ممبر نے چالان کی کاپی جناب چیئرمین کو بھجوادی)

جناب چیئرمین: جی، وزیر آبکاری، محصولات!

وزیر آبکاری، محصولات و نارکو ٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ شیخ علاؤالدین جس ٹیکس کی بات کر رہے ہیں یہ کوئی نیا ٹیکس نہیں ہے۔ 2013 میں انہی کی حکومت میں یہ ٹیکس فنانس بل کے تحت پاس ہوا۔ 2014 میں اس کے rules بنائے گئے تب لوکل گورنمنٹ نے rating areas کو define کیا۔ اُسی کے مطابق چھوٹے اور بڑے کوئی 173 agriculture units ہیں جو ٹیکس دے رہے ہیں۔ گزشتہ 3 سال سے یہ ٹیکس جمع بھی ہو رہا ہے لیکن اب چونکہ شیخ علاؤالدین صاحب نے اس کو highlight کیا ہے تو یہ ٹیکس ایک ہزار روپے فی کنال کے حساب سے collect کیا جا رہا ہے۔ تھوڑی دیر پہلے فون پر شیخ علاؤالدین صاحب سے میری بات بھی ہوئی ہے تو ہم ان سے مل کے ان کے تحفظات کو دور بھی کر لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف کا شکر گزار ہوں انہوں نے مجھ سے بات کی ہے لیکن آپ کو اور عوام کو سُن کر بڑی حیرانی ہوگی کہ میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں۔ 2013 کے جس فنانس بل کا یہ ذکر کر رہے ہیں اُس کے اندر agriculture land کے خسرہ نمبر نہیں ہیں اور میں

یہ بات on the floor of the House لانا چاہتا ہوں جس سے ایوان کے بہت سارے لوگ سمجھ جائیں گے کہ پراپرٹی ٹیکس میونسپل ٹیکس پر base کرتا ہے۔ 1920 کا ایک ایکٹ تھا جس کے تحت لوگوں کو facility provide کی گئی تھی اور لاہور کارپوریشن اور دوسری کارپوریشنوں کے لئے تھا لیکن چونکہ collection ہی نہیں ہو رہی تھی تو اس کو پراپرٹی ٹیکس کا نام دیا گیا۔ ورنہ اس سے پہلے محکمہ ایکسائز صرف شراب کے معاملات کو دیکھتا تھا۔ اُس کے بعد جب پراپرٹی ٹیکس collection کا مسئلہ آیا تو انہوں نے facilities کے ساتھ link کیا۔ میں نے وزیر موصوف سے بھی کہا ہے کہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کی judgments بھی ہیں کہ جہاں پر کھیت میں مرچیں لگی ہوئی ہیں، گاجریں ہیں یا مولیاں لگی ہوئی ہیں اُن کھیتوں پر یہ ٹیکس لگتا ہے۔ ابھی وزیر موصوف نے rating areas کی بات کی تو محکمہ لوکل گورنمنٹ declare کر دیتا ہے کہ فلاں جگہ rating area ہے وہاں چاہے جنگل اُگا ہوا ہے اُس کا کوئی ٹیکس نہیں بنتا کیونکہ وہ recoverable tax ہے ہی نہیں۔ تو میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کے اوپر مجھے بلا لیں اور میں ثابت کروں گا کہ یہ سارا کا سارا کسانوں کے اوپر ظلم ہو رہا ہے اور اس ایوان کو چاہئے کہ اس مسئلے پر فوری طور پر توجہ دے۔ ہم انکم ٹیکس بھی دے رہے ہیں اور ہم زرعی ٹیکس بھی دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! آپ منسٹر صاحب سے مل لیجئے گا تو وہ اس مسئلے کو resolve کرا دیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/175 جناب منیب الحق کی ہے۔

اوکاڑہ کا اوور ہیڈ برج ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے عوام کو پریشانی کا سامنا

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 10 مئی 2021 روزنامہ "جنگ" کی خبر کے مطابق جنوبی اور شمالی اوکاڑہ کو ملانے والا اوور ہیڈ برج ان دنوں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اطراف کے حفاظتی جنگلوں کے اکھڑ جانے کی وجہ سے انتہائی خوفناک شکل اختیار کر گیا ہے۔ اوور ہیڈ برج سے گزرنے والی ٹریفک بالخصوص موٹر سائیکلوں کے حادثات کے خدشات بڑھ چکے ہیں۔ اطراف کے حفاظتی جنگلے جگہ

جگہ سے اکھڑ چکے ہیں۔ اوور ہیڈ برج کے اطراف سے بجلی کی ہائی ٹینشن وائر گزر رہی ہے جو کسی بھی انجانی نقصان کے خدشات میں کئی گنا اضافہ کر رہی ہے۔ سماجی حلقوں کی طرف سے بار بار متوجہ کئے جانے کے باوجود اس اوور ہیڈ برج کی مرمت کے حوالے سے حکومت یا انتظامیہ کی سطح پر کوئی اقدام تاحال نہیں اٹھایا گیا۔ حکومت اس اوور ہیڈ برج کی تعمیر و مرمت کے لئے فوری فنڈز جاری فرمائے۔ جانی نقصان کی صورت میں حکومتی ادارے اور ملازمین ذمہ دار ہوں گے کیونکہ عوام شدید اضطراب کا شکار ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر ایوان میں موجود نہیں ہیں تو زیر غور تحریک کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! آپ کے وزراء ایوان کے business کو serious ہی نہیں لیتے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ وہ ابھی یہاں پر موجود تھے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر،

جناب چیئرمین: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ کا بڑا احترام ہے۔ یہاں پر جناب سپیکر اور جناب ڈپٹی سپیکر نے بارہا یہ rulings دی ہیں کیونکہ سارا کا سارا بوجھ معزز وزیر قانون و پارلیمانی امور پر ڈال دیتے ہیں۔ اگر آپ کے وزراء ایوان میں آئیں گے ہی نہیں اور اب تو جہانگیر گروپ سے ان کی صلح بھی ہو گئی ہے اور اُس گروپ سے کچھ ادھر بھی آ گئے ہیں تو آپ تھوڑا سا stand تو لیں۔ آج متعلقہ سیکرٹری صاحب بھی نہیں تھے۔ وزراء کی prime duty اسمبلی کا business ہے لیکن یہ اس کو serious ہی نہیں لیتے۔ میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر قانون و پارلیمانی امور سے گزارش کرتا ہوں کہ کب تک اس ایوان کو یہ اسی طرح چلائیں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے اور میں جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے بھی کہوں گا کہ وہ معزز وزراء کو پابند کریں گے کہ وہ ایوان کی کارروائی میں حصہ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! وزیر مواصلات و تعمیرات ابھی موجود تھے کیونکہ اُن کا Question Hour تھا لیکن ابھی وہ ایوان سے باہر گئے ہیں۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں تو اس کو بعد میں لے لیں گے۔ اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ مورخہ 18۔ مئی 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں، اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسری زیر التواء قرارداد شیخ علاؤالدین کی ہے، قرارداد پیش ہو چکی ہے۔ متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔۔۔ متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں جب وہ آ جائیں گے تو پھر اس کو take up کر لیں گے۔ تیسری زیر التواء قرارداد جناب احسان الحق اور جناب محمد افضل کی ہے، وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! کوئی بھی وزیر یہاں پر serious نہیں ہے جس کا بھی business ایوان میں آ رہا ہے وہی وزیر موجود نہیں ہیں تو یہ ایوان کیسے چلے گا؟

جناب چیئرمین: جی، آپ کی بات سمجھ آ گئی ہے اس معاملے کو دیکھتے ہیں۔

بیت المال کے ضلعی فنڈ میں اضافہ نہ کرنے کی وجہ سے مستحق افراد کا متاثر ہونا

جناب احسان الحق: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بیت المال 1991 میں قائم ہوا تھا، لیکن 29 برس گزرنے کے باوجود اس کے ضلعی فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے غریب، معذور اور مستحق آبادی بری طرح متاثر ہو رہی ہے جب کہ

پنجاب کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بیت المال کے ضلعی فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بیت المال 1991 میں قائم ہوا تھا، لیکن 29 برس گزرنے کے باوجود اس کے ضلعی فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے غریب، معذور اور مستحق آبادی بری طرح متاثر ہو رہی ہے جب کہ پنجاب کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بیت المال کے ضلعی فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔"

متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ چوتھی زیر التواء قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے۔ اس قرارداد پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ملازمین کو دیگر سرکاری ملازمین کے برابر سہولیات دینے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب چیئرمین! چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں کل 963 ملازمین ہیں جن میں سے 515 سیٹوں پر بھرتیاں ہو چکی ہیں اور 178 سیٹیں تاحال خالی ہیں۔ مندرجہ بالا ملازمین میں سے 474 ملازمین کو سرکاری قواعد و ضوابط کے مطابق ریگولر کر دیا گیا ہے جب کہ اب تک کل 34 کنٹریکٹ ملازمین ہیں جن کو مستقل کرنے کا عمل جاری ہے ان میں سے 22 کیسز کی تعلیمی اسناد کی verification under process ہے 12 کیسز کی مستقلی زیر عمل ہے جو عنقریب مکمل ہو جائے گی اس کے علاوہ 7 کنٹریکٹ ملازمین کی سروس کا دورانیہ 3 سال سے کم ہے۔ دورانیہ مکمل ہونے پر ان کو مستقل کر دیا جائے گا۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو ایک خود مختار ادارہ ہے اور اس ادارے کے تمام ملازمین کے سروس رولز موجود ہیں جو کہ 2010 میں منظور ہوئے اور 2015 میں ان میں کچھ ترامیم بھی کی گئیں مزید برآں ملازمین کی بڑی تعداد کو قانون کے مطابق مستقل کر دیا گیا ہے اور پنشن و دیگر معاملات

Treasury Office کو بھیج دیئے گئے ہیں تاکہ مستقل ملازمین کو پنشن و دیگر مراعات دی جا سکے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ کا جو concern تھا وہ address ہو چکا ہے ہم نے یہ process شروع کیا ہوا ہے تقریباً 22 کے قریب ایسے ملازمین رہ گئے ہیں جن کو ابھی regular کرنا ہے۔

جناب چیئرمین! دوسرا ان کا پنشن کے حوالے سے concern تھا۔ پنشن کے لئے already treasury کو لکھ دیا گیا ہے اور ان کو پنشن کا حقدار قرار دے دیا گیا ہے۔ Thank you

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! کیا اس قرارداد کو withdraw کر لیا جائے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جی، جناب چیئرمین! ٹھیک ہے میں اس کو withdraw کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد withdrawn کر لی گئی ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ پانچویں زیر التواء قرارداد جناب محمد طاہر پرویز کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اسے پیش کریں۔ متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کر دیتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

بحث

زراعت پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: اب ہم government business شروع کرتے ہیں مورخہ 24 مئی 2021 کو شروع ہونے والی agriculture پر عام بحث آج بھی جاری رہے گی جو اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔۔۔جی، ملک محمد احمد خان صاحب وہ موجود نہیں ہے لہٰذا چودھری افتخار چھچھر صاحب آپ بات کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں agriculture پر بحث کرنے سے پہلے آپ کی اجازت چاہوں گا کیونکہ ابھی آپ نے وہ topic close کر دیا ہے لہٰذا اس لئے آپ کی اجازت چاہئے تھی، آج کے ایجنڈے میں 5 قراردادیں تھیں

اور آپ میرے سے بہتر سمجھتے ہیں کہ کسی بھی public representative کو ایجنڈے پر لانے کے لئے کتنے جتن کرنے پڑتے ہیں اور اس کے لئے کتنا ٹائم consume کرنا پڑتا ہے اور اگر غلطی سے یہ ایجنڈے پر آ ہی جائیں تو حسب روایت Honorable Minister ہاؤس میں موجود نہیں ہوتے تو میں پھر یہی کہوں گا کہ ہم سب مل کے اپنے ہاتھوں سے اس ہاؤس کی بے توقیری کر رہے ہیں اور بس میری آپ سے یہی گزارش تھی کہ یہ continuously ہو رہا ہے تو یہ اچھا سائن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میرے سے پہلے میرے بڑے بھائی Honorable MPA صاحب نے opening speech میں بڑے خوبصورت انداز سے ایگریکلچر کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کی تھی اور اب میں اپنے بڑے بھائی کے صرف دو منٹ لوں گا اور میں یہاں پر ان ساڑھے 12 ایکڑ کے زمیندار کی نمائندگی کروں گا جو پنجاب ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ کے مطابق 68 فیصد ہیں۔ ان کو تین پورشنز میں رکھا گیا ہے۔ پہلے پورشن میں پنجاب میں جو ڈیڑھ سو ایکڑ سے اوپر کے زمیندار ہیں وہ شامل ہیں اور دوسرے پورشن میں 25 سے 50 ایکڑ کے زمیندار ہیں اور پھر تیسرے پورشن میں 50 ایکڑ سے اوپر کے زمیندار شامل ہیں۔ میں بالکل اس debate میں نہیں پڑوں گا کہ میاں محمد نواز شریف کے دور میں کھاد کی قیمت کیا تھی اور آج عمران خان صاحب کے دور حکومت میں کھاد کی قیمت کیا ہے؟ میں اس debate میں نہیں پڑوں گا کہ میاں محمد نواز شریف کے دور میں یوریا ADP کی price کیا تھیں، ڈیزل کی قیمت کیا تھی، ادویات کی قیمتیں کیا تھیں اور زرعی الات کی قیمتیں کیا تھیں اور آج عمران خان صاحب کے دور حکومت میں ان سب کی قیمتیں کیا ہیں۔ میں بس اتنا کہوں گا کہ ان میں تقریباً 60 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اگر 2018 میں DAP اور یوریا 1200/1300 روپے کی تھی تو آج یہ 1800/1900 روپے کی ہو گئی ہے۔ آج DAP کی قیمت 5400 روپے ہے۔ ادویات کی قیمتیں دُگنا ہو چکی ہیں یعنی قیمتوں میں 60 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ پنجاب اسمبلی میں مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کے سامنے ساڑھے 12 ایکڑ کا زمیندار کھڑا ہے۔ اب ساڑھے 12 ایکڑ کے زمیندار جو کہ 63 فیصد ہیں ان کی problems کیا ہیں؟ میں اپنی اس آمدنی سے کوئی زرعی آلات خرید سکتا ہوں اور نہ ہی حکومت کی طرف سے کوئی incentive ہے جس سے میں مستفید ہو سکتا ہوں۔ میں محترم منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ آپ جو policies بنا رہے ہیں خدارا ان policies پر غور

کریں آج 13 لاکھ روپے کا ٹریکٹر ہو گیا ہے اور کوالٹی میں وہ سہراب سائیکل سے بھی گندا ہے۔ پنجاب کے agriculture system کو اگر ہم نے ٹھیک کرنا ہے تو کوئی ایسی سکیم introduce کروائیں جس سے چھوٹے زمیندار کو مناسب قیمت پر ٹریکٹر اور اوزار مل سکیں۔ یہاں پر laser leveler کی بات کی گئی کہ ساڑھے 5 لاکھ روپے اس کی cost ہے کیا ساڑھے 12 ایکڑ کا زمیندار اڑھائی لاکھ روپے دے سکتا ہے؟ یہ ممکن ہی نہیں ہے وہ pay ہی نہیں کر سکتا۔ تو کوئی ایسا پروگرام تشکیل دیا جائے کہ اڑھائی لاکھ روپے یا 50 فیصد رقم اگر گورنمنٹ دے دے اور یہ سکیم ان سکیموں میں سے ہے جو میں بڑے فخر سے کہوں گا کہ میاں محمد شہباز شریف صاحب نے کاشتکاروں کے لئے شروع کی تھی یہ ان کی continuity ہے۔ ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں اور appreciate کرتے ہیں کہ وہ continue ہے لیکن جو چھوٹا زمیندار ہے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ وہ 50 فیصد بھی pay کرنے کے قابل نہیں ہے ان ایک یا دو سالوں میں جو فصلیں ہوئی ہیں وہ اچھی ہوئی ہیں لیکن یہ زمیندار پر اللہ کا کرم ہے اگر گندم کی فصل اچھی ہوئی ہے تو وہ موسم کی وجہ سے ہوئی ہے ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ کی محنت کی وجہ سے نہیں ہوئی ہم تو بدقسمتی سے 72 سالوں میں کوئی اچھا بیج پیدا نہیں کر سکے کوئی ایسا بیج نہیں اپنے کاشتکاروں کو دے سکے جس سے ان کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوا ہو۔

جناب چیئرمین! میں محترم منسٹر صاحب کو دو proposals دوں گا ایک تو یہ کہ کوشش کریں کہ جو چھوٹے زمیندار ہیں ان کی جس طرح پہلے بھی ایگریکلچر میں مختلف سکیمیں چل رہی ہیں ان میں جو ساڑھے 12 ایکڑ سے کم کے زمیندار ہیں ان کو incentive دیا جائے۔ اس ملک کے لئے انڈسٹری بہت لازمی ہے یہ اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے لیکن ان سب کا پہیہ ایگریکلچر سے چلتا ہے اور ایگریکلچر میں جو ان کی ریڑھ کی ہڈی ہے وہ چھوٹا زمیندار ہے۔ میں request کروں گا کہ جس طرح انڈسٹری والوں کو اور چھوٹی انڈسٹری والوں کو انتہائی کم mark up پر loan دیا جاتا ہے چھوٹے زمیندار کے لئے بھی یہ مہربانی کر دیں کہ جو اس سال مالی بجٹ آ رہا ہے اس میں اس کو بھی include کر لیں۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! اس کو wind up کر لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! آخر میں، میں منسٹر صاحب کو purpose کروں گا کہ ایک project جو میاں محمد شہباز شریف صاحب کے دور حکومت میں شروع ہوا لیکن وہ پایا تکمیل تک نہیں پہنچ سکا اگر یہ اس پر کام کریں اور اگر solar energy کے through tube wells لگالیں تو اس کا ہمیں فائدہ ہو جائے گا ایک تو بجلی کی بچت بھی ہو جائے گی اور دوسرا زمیندار کی اور بالخصوص چھوٹے زمیندار کی بچت ہو گی۔ ڈیزل مہنگا ترین ہے اس کی بچت ہو جائے گی۔ میاں محمد نواز شریف صاحب کے دور میں جو بجلی 5 روپے 20 پیسے فی یونٹ کی تھی وہ آج 10 روپے 30 پیسے سے لے کر 13 روپے تک مل رہی ہے اس سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے ٹائم دیا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے اپنے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ ان کی کسان دوست پالیسی کی وجہ سے کسان کو ریلیف ملا ہے۔ میں سب سے پہلی بات یہ کروں گی کہ حکومت کی بہتر پالیسی کی وجہ سے فصلوں کی قیمت بڑھی ہے۔ اس سے کسان کی دیرینہ خواہش پوری ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کسان کو اجناس کی بروقت قیمت ادا کرنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ کسان پہلے بیج یا کھاد اُدھار لاتا تھا، اب جب نقد خریدتا ہے تو اس کو وہ چیزیں مناسب قیمت میں مل جاتی ہیں ورنہ اُدھار لانے سے زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح بروقت بنک کے ذریعے ادائیگی سے بھی چھوٹے کسان کو بہت زیادہ فائدہ پہنچا ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارے منسٹر صاحب نے ہمیں ایوان میں منڈی ایپ اور کسان کارڈ کے حوالے سے آگاہ کیا تھا۔ یہ بہت خوش آئند ہے اس سے کسان کو بہت فائدہ ہو گا۔ حکومت کی جامع پالیسی کی وجہ سے گندم، گنا، چاول، مکئی اور دالوں کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوا ہے اور پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ گندم کی خریداری کا ہدف سو فیصد پورا ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈیڑھ دہائی کے بعد کسان کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! 60 سال کے بعد نہری نظام کو بہتر کیا جا رہا ہے۔ مائیکرو فنانس سے چھوٹے کسانوں کو فائدہ پہنچا ہے کہ وہ چھوٹے قرضے لے کر اپنے مسائل کو حل کر رہے ہیں۔ کسان

کو منڈی اور ماڈل بازاروں میں جو کسان پلیٹ فارم مہیا کیا گیا ہے اس سے middleman کا کردار ختم ہو گیا ہے جس کی وجہ سے کسان کو اس کی اجناس کی پوری قیمت مل رہی ہے۔

جناب چیئرمین! حکومت کی بہتر پالیسیوں کی وجہ سے جہاں کسان کی حالت بہتر ہوئی ہے وہیں میں یہ بات کرنا چاہوں گی کہ حکومت کے کچھ اقدامات بروقت نہ ہونے کی وجہ سے چھوٹے کاشتکار مشکلات کا شکار ہیں۔ کھاد پر سبسڈی ختم ہونے کی وجہ سے کھاد کی قیمتیں بے قابو ہیں، زرعی آلات کے دام آئے روز بڑھ رہے ہیں، زرعی ادویات کی قیمتوں پر کوئی check and balance نہیں ہے، بجلی کے دام دن بدن بڑھ رہے ہیں اور کسان کو بجلی پر کوئی سبسڈی نہیں دی جا رہی۔ شعبہ زراعت کی ترقی کے لئے کسان کو بجلی پر سبسڈی ضرور دی جانی چاہئے۔

جناب والا! زرعی زمینوں پر بڑی تیزی سے ہاؤسنگ سوسائٹیاں بن رہی ہیں۔ حکومت کو اس معاملے پر جلد از جلد جامع لائحہ عمل بنانے کی ضرورت ہے ورنہ ایک وقت آئے گا کہ سیمنٹ بجری اور اینٹیں زرعی زمین کھا جائیں گی اور عوام خوراک کو ترسیں گے۔ ہمیں اس پر بھی توجہ دینی چاہئے۔

جناب چیئرمین! کھیت سے منڈی تک سڑکوں کا جال بچھانے کا وعدہ پچھلی حکومتوں نے بھی کیا تھا اور اس حکومت نے بھی کیا تھا مگر اس پر کام نہیں ہو رہا۔ میں یہاں پر سرگودھا کی سڑکوں کا حال بتانا چاہوں گی کہ سرگودھا اپنے کینو کی پیداوار کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہے۔ اس کے علاوہ گنا، چاول، گندم، مکئی، دالیں اور دیگر اجناس بھی اس بیلٹ کی اہم اجناس ہیں۔ کینو اور گنے کی فصل کو منڈیوں اور فیکٹریوں تک پہنچانے والی سڑکیں جس میں کوٹ مومن سے بھلوال، سیال موڑ سے پھالیہ، کوٹ مومن بائی پاس، بھلوال بائی پاس اور چک مبارک سے ساہیوال ہیں۔ یہ سب سڑکیں انتہائی خستہ حال ہو چکی ہیں اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ ان تمام سڑکوں کے آس پاس 200 کینو کی فیکٹریاں ہیں اور 4 شوگر کی ملیں ہیں۔ وہاں بڑی تعداد میں کینو کے کنٹینر اور گنے کی ٹرالیاں آئے روز حادثات کا شکار ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ بائی پاس کی حالت خراب ہونے کی وجہ سے کنٹینر اور ٹرالیاں شہر کے درمیان سے گزرتی ہیں جس کی وجہ سے وہاں ٹریفک جام رہتی ہے اور شہر کے اندر بھی حادثات ہوتے ہیں۔ ان تمام سڑکوں کو ترجیحی بنیادوں پر repair کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ نہروں کی بھل صفائی صرف کاغذوں کی حد تک محدود ہے۔ نہروں کے کنارے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جس کی وجہ سے پانی ضائع ہوتا ہے۔ نہروں کی

مرمت بھی صرف کاغذوں میں ہوتی ہے اور on ground حالت جوں کی توں ہے۔ پانی چوری بھی کسان کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس کو روکنے کے لئے ابھی تک موثر اقدامات نہیں کئے گئے۔ اس پر دیرپا حکمت عملی بنانے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! wind up کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! محکمہ زراعت کے افسران صرف تنخواہیں اور مراعات enjoy کر رہے ہیں اور کام صرف دفتروں میں بیٹھ کر رجسٹروں کا پیٹ بھر کر کیا جاتا ہے۔ محکمہ زراعت چھوٹے کسانوں کے مسائل حل کرنے میں ناکام ہے جس کی وجہ سے کسان آئے روز سڑکوں پر احتجاج کرتے نظر آتے ہیں۔ زراعت سے جڑے ہر محکمے سے سختی سے نپٹنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! شکریہ۔ میاں مناظر حسین رانجھا صاحب!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! میں نے ابھی بات کرنی ہے۔ مجھے تھوڑا وقت اور دے دیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! محترمہ شمیم آفتاب صاحبہ بھی سرگودھا سے ہیں۔ آپ انہیں ایک منٹ اور دے دیں تاکہ وہ اپنی بات مکمل کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ شمیم آفتاب! آپ wind up کر لیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! ملک میں کپاس کی فصل گزشتہ پانچ سالوں سے مسلسل کم ہو رہی ہے جو ملک کی GDP اور ملک کی سب سے بڑی برآمدی صنعت ٹیکسٹائل کے لئے خطرہ ہے۔ پانچ سال میں کپاس کی پیداوار 22 فیصد کم ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پچھلی حکومتوں نے اس پر توجہ نہیں دی۔ جعلی ادویات، مہنگی کھاد، غیر معیاری بیج اور جدید ریسرچ نہ ہونے سے بھی پیداوار کم ہو رہی ہے۔ ہمیں اپنی فصلوں کو بچانے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ قوانین بنانا جتنا اہم ہے اس سے زیادہ ان پر عملدرآمد کرانا ہے۔ کسانوں کو ریلیف دینے کے لئے حکومت جو اقدامات اٹھا رہی ہے وہ بہترین ہیں مگر ان کے ثمرات بھی کسانوں تک پہنچنے چاہئیں۔

جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے چھوٹے کسانوں کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کے فوائد بھی ان کو ملیں گے۔ ان اقدامات سے ان شاء اللہ کسانوں کے چہروں پر بھی خوشی آئے گی اور ان کے بچے بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے۔
میں آخر میں کہوں گی کہ:

نظامِ کہنہ کے سائے میں عافیت سے نہ بیٹھ
نظامِ کہنہ تو گرتی ہوئی عمارت ہے
وطن چمکتے ہوئے کنکروں کا نام نہیں
یہ تیرے جسم، تری روح سے عبارت ہے

بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جی، جناب مناظر حسین رانجھا!

جناب مناظر حسین رانجھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے زراعت کے موضوع پر بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔ میں ایک چھوٹے سے زمیندار کا بیٹا ہوں۔ میری تمام معاشی ضرورتیں صرف اور صرف زراعت سے پوری ہوتی ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ جس خاندان کا دارومدار صرف زراعت پر ہو تو اس کو پتا ہوتا ہے کہ زرعی معیشت پر انحصار کرنے والے لوگ کن مشکل حالات میں اپنی زندگی کا گزارا کر رہے ہیں۔ ہم جب حلقوں میں جاتے ہیں تو لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ اسمبلیوں میں ممبر بن کر پہنچ جاتے ہیں۔ آپ ہمارے مسائل، دکھ درد اور زراعت کی مشکلات اسمبلیوں میں پیش کیوں نہیں کرتے؟ ہم انہیں کہتے ہیں کہ ہم اپنی ہمت، طاقت اور وسائل کے مطابق جو آواز اُٹھا سکتے ہیں وہ اُٹھاتے ہیں لیکن ہماری بات سننا یا نہ سننا اور اس پر عملدرآمد کرنا حکومتوں کا فرض ہوتا ہے۔ میں بھی آج اپنا فرض پورا کر رہا ہوں اور اپنے ان کسانوں اور زمینداروں کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہم اسمبلیوں میں جا کر خاموش نہیں رہتے، گونگے اور بہرے نہیں بنتے بلکہ آپ کے حقوق کی جنگ لڑتے ہوئے وہاں پر اپنی آواز ضرور اُٹھاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ بھی زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے آپ کو ایک پروگرام "مذاکرات" میں دیکھا تھا۔ماشاء اللہ آپ نے بڑی خوبصورت باتیں کی تھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس چیئر پر بیٹھ کر بھی اسی انداز سے ہمارے ساتھ سلوک کریں گے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ حکومت بار بار اس بات کا ذکر خیر فرمارہی ہے کہ اس سال کماد، گندم اور مکئی کی بڑی bumper crops ہوئی ہیں۔ میرا سوال صرف یہ ہے کہ اڑھائی تین سال ہوگئے ہیں موجودہ حکومت نے زمیندار کو کیا سہولتیں فراہم کی ہیں کہ جس کی وجہ سے یہ bumper crops ہوئی ہیں۔ منسٹر صاحب ہمارے ساتھی ہیں ہم کافی عرصہ اکٹھے بھی رہے ہیں گندم کا بیج سیڈ کارپوریشن والے 2600/2700 روپے فی من دیتے ہیں۔ پہلے DAP کھاد 2700/2800 روپے کی ملتی تھی لیکن اب 5500/5600 روپے کی مل رہی ہے۔۔

معزز ممبران: آج 6000 روپے کی مل رہی ہے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! میرے colleagues فرمارہے ہیں کہ DAP کھاد 6000 روپے تک پہنچ گئی ہے۔ یوریا کھاد 1200/1300 روپے کی ہوتی تھی اب 2200/2300 روپے تک پہنچ چکی ہے۔اسی طرح سے زرعی ادویات کی قیمتیں بھی بڑھ گئی ہیں۔اس ضمن میں دکھ کی یہ بات ہے کہ زمیندار زرعی ادویات پر بھروسہ کرتے ہوئے، ان ڈیلروں پر بھروسا کرتے ہوئے زرعی ادویات کا استعمال کرتا ہے لیکن جب ان کا نتیجہ Zero نکلتا ہے تو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ میں نے جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کے لئے کماد پر سپرے کروایا تو ڈیلر صاحب نے بڑے دعوے سے کہا کہ یہاں ایک گھاس کا پودا نہیں ہوگا لیکن اب وہاں پر گھاس ہی گھاس ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے منسٹر صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ زمیندار کے لئے زرعی ادویات، بیج اور fertilizers بنیادی چیزیں ہیں، جب ان میں سہولت نہیں ہوگی تو زمیندار خواہ غریب ہو یا امیر، چھوٹا زمیندار ہو یا بڑا وہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ میری منسٹر صاحب سے درخواست ہوگی کہ مہربانی فرما کر اس معاملے میں وہ خصوصی دلچسپی سے کام کریں کیونکہ اگر وہ اپنے دورِ حکومت میں زمیندار کے لئے کچھ کر جائیں گے تو اِنشاءاللہ ان کا نام تاریخ کا حصہ ہوگا اور یہ ہمیشہ ہمارے دلوں پر حکومت کریں گے۔

جناب چیئرمین: پلیز wind up کریں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! مجھے اگر تھوڑی اجازت دیں تو میں کچھ تجاویز گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میرا آدھا ٹائم ہماری محترمہ لے گئی تھیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ تمام نامساعد حالات، تمام مشکلات اور تمام تکالیف کے باوجود آپ کا چھوٹا بڑا زمیندار اور کسان دن رات محنت کرتا ہے اور میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ وہ پاکستان کے اندر سرسبز انقلاب لانے کے لئے محنت کرتا ہے۔ آج کی گندم اُس کی ذاتی محنت اور کوششوں کا نتیجہ ہے کیونکہ اچھی فصل پیدا ہوئی ہے۔ کماد کی فصل بھی اچھی ہوئی ہے جو اُن لوگوں کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔ حکومت کی طرف سے اُن کو سہولتیں فراہم نہیں کی جاتیں اس کے باوجود وہ effort، ذاتی تصرف اور پیسا استعمال کر کے دن رات محنت کرتے ہیں، سردیوں اور گرمیوں میں راتوں کو جاگ کر پاکستان کو خود کفیل کرنے کی منازل تک پہنچانے کے لئے اپنا role ادا کرتے ہیں لیکن ہم اُس کا ہدیہ کچھ بھی نہیں دیتے۔ ٹریکٹر جو پہلے 8 لاکھ روپے کا تھا وہ آج 12 / 10 لاکھ روپے کا ہو چکا ہے۔ بڑا Fiat ٹریکٹر پہلے 13 / 12 لاکھ روپے کا تھا لیکن آج وہ 18 / 17 لاکھ روپے کا ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ kindly wind up کریں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: میں ایک منٹ کے بعد ختم کرتا ہوں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ مہربانی فرما کر زراعت کی طرف توجہ دیں کیونکہ 70 فیصد آبادی کا دارومدار کسی نہ کسی وسیلے سے زراعت پر ہے۔ جب ہم زراعت میں خود کفیل ہونے کی منازل طے نہیں کریں گے تو ہمیں چینی، گندم اور دیگر اجناس بھی باہر سے منگوانی پڑیں گی۔ ہم نے اپنے زمیندار کے لئے 1800 روپے گندم کا ریٹ مقرر کیا ہے لیکن مارکیٹ میں اسی سیزن میں دو ہزار روپے سے اوپر ریٹ چلا گیا ہے۔ اگر ہم زمیندار کو گندم کا ریٹ زیادہ دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ زمیندار زیادہ محنت کر کے پیداوار دے گا۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ آپ خود کفالت کی منازل بھی طے کریں گے۔

جناب چیئرمین: رانجھا صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب چیئرمین! میرا ایک point رہ گیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے زرعی انکم ٹیکس کے حوالے سے درخواست کرتا ہوں کہ سابقہ اسمبلی میں بھی یہ point raise ہوا تھا اور اُس وقت گردیزی صاحب بھی اُس کمیٹی میں شامل تھے۔ آج اللہ تعالیٰ

کے فضل و کرم سے اِن کے پاس طاقت اور اختیارات ہیں لہٰذا میری اِن سے استدعا ہو گی کہ براہِ کرم فلیٹ ریٹ پر زمیندار سے taxes لیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ عائشہ اقبال!

محترمہ عائشہ اقبال: السلام علیکم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے منسٹر صاحب کو مبارکباد پیش کروں گی کہ اس سال ہم نے ریکارڈ پیداوار حاصل کی ہے۔ میری ان سے درخواست ہے کہ دالوں کی پیداوار پر بھی توجہ دی جائے کیونکہ ابھی بھی ہمارے ملک میں باہر سے دالیں آرہی ہیں اور اِس وقت ماش کی دال تین سے چار سو کلو روپے تک ہے۔ غریب بندے نے دال ہی کھانی ہوتی ہے لہٰذا دالوں کی پیداوار پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ کا ایک شہر ہے جو پوری دنیا کا 70 فیصد لہسن پیدا کرتا ہے لیکن ہمارے ملک میں لوگ traditional crops کی طرف جاتے ہیں جبکہ ہمارے ملک کی زمین اتنی زرخیز ہے کہ اگر ہم قیمتی فصلوں کی پیداوار بھی حاصل کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں یعنی زعفران بھی grow ہو سکتا ہے۔ میں as a Botanist آپ سے کہوں گی کہ please آپ untraditional crops کی طرف توجہ دیجئے نیز دالوں، لہسن اور ادرک وغیرہ پر بھی توجہ دیجئے کیونکہ یہ سب فصلیں پاکستان میں پیدا ہو سکتی ہیں۔ جو قیمتی فصلات ہیں ان کی کاشت کی طرف بھی منسٹر صاحب توجہ کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ اور میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا۔ جب شاہ صاحب ٹی وی پر گفتگو کر رہے تھے تو اِن کے مطابق 20 ملین میٹرک ٹن گندم حاصل کر لی تھی لہٰذا میرے خیال میں آپ کا target پورا ہو گیا ہے لیکن کاشتکاروں کو شاباش دینے کی بجائے ٹیکسز مزید بڑھ رہے ہیں۔ 10 Horsepower کی موٹر رکھنے والے ٹیوب ویل پر 30/35 ہزار روپے کے ٹیکس ایک کسان کے لئے بہت مشکلات پیدا کرتے ہیں لہٰذا میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ per Horsepower کے حساب سے ریٹ fix کر لیں لیکن اس کے لئے 10 Horsepower کی موٹر ٹیوب ویل کا 800 سے ایک ہزار روپیہ ریٹ fix کرنے کے

لئے فیڈرل گورنمنٹ کو بھجوانا پڑے گا۔ اسی طرح 15 and 20 Horsepower موٹر والے کسان کو بھی رعایت دی جائے۔ زمیندار نے آپ کو اس بات سے بچایا ہے کہ آپ باہر سے گندم خرید کر لائیں لیکن الحمدللہ آپ گندم میں خود کفیل ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کپاس import کرتے ہیں کیونکہ آپ اپنے تجرباتی ادارے جیسے فیصل آباد یا دوسری جگہوں پر ہیں اُن کو فنڈز وغیرہ نہیں دیتے جس کی وجہ سے آپ as compared to India ریسرچ میں بہت پیچھے ہیں۔ انڈیا میں کاشتکار خوشحال ہے جبکہ پاکستان کا کاشتکار بدحال ہے۔ اب کچھ areas ایسے ہیں جہاں پر کپاس ہوتی ہی نہیں لہٰذا تجربات کریں کہ اُن علاقوں میں کپاس کیوں نہیں ہو رہی؟ ضلع لاہور، اوکاڑہ اور فیصل آباد میں کپاس نہیں ہو رہی۔ آپ دیکھیں کہ ملتان اور اس سے آگے تھوڑی بہت کپاس کاشت ہوتی ہے لہٰذا مہربانی کر کے کپاس کی فصل میں پوری محنت کریں اور import ختم کر کے اپنے ملک کی کپاس سے استفادہ کریں۔ میں آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لینا چاہتا کیونکہ دوسرے ساتھیوں نے بھی بولنا ہے۔ میں نے دو باتیں عرض کی ہیں لہٰذا ریسرچ پر بہت زیادہ توجہ دیں۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کے لئے ٹائم دیا ہے لیکن میں نے آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لیا۔ اس دفعہ کسان نے آپ کو خوش کیا ہے اس لئے میں چاہتا تھا کہ جس طرح اس ہاؤس کی متفقہ قرارداد پاس ہوئی تھی کہ گندم کی قیمت دو ہزار روپے کر دی جائے جو نہیں ہوئی۔ آپ دیکھیں کہ صوبہ سندھ نے دو ہزار روپے قیمت مقرر کی ہے اس لئے مہربانی کر کے آئندہ سے گندم کا ریٹ دو ہزار روپے کریں۔ اگر سندھ والے کاشتکار کے لئے کچھ کرتے ہیں تو آپ بھی مہربانی کر کے اس ہاؤس کے تقدس کے مطابق آئندہ سے دو ہزار روپے ریٹ مقرر کر دیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ فرح آغا!

محترمہ فرح آغا: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کے لئے ٹائم دیا لیکن میں مختصر سا وقت لوں گی۔ میں اپنے ایگریکلچر منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ پچھلی دفعہ ہم لوگوں نے جس جس چیز کے لئے کہا تھا وہ اس بار سب آ گیا اور راولپنڈی میں انہوں نے منڈی کا اعلان کیا ہے اس کے لئے میں اِن کا خاص طور پر شکریہ ادا کروں گی کیونکہ مجھے سب سے بڑی مجھے

تو وہ achievement لگی ہے کیونکہ اسلام آباد میں منڈی کا بہت بڑا مسئلہ تھا اور راولپنڈی والوں کو بہت سے problems ہوتے تھے تو یہ ایک بہت اچھا initative لیا ہے۔

جناب چیئرمین! میری آپ سے دوسری یہ request ہے کہ جنڈ میں آپ لوگوں نے جو کمپیوٹر سسٹم شروع کیا ہے جو کہ بہت اچھا اقدام ہے لیکن وہاں سٹاف کی بہت زیادہ کمی ہے تو اتنے بزرگ لوگ صبح سے آ کر ٹوکن لے کر بیٹھے ہوتے ہیں جنہیں بہت سے issues کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ وہ لوگ بہت دور دور سے آتے ہیں، وہاں پر ونڈوز تو بہت زیادہ ہیں لیکن دو تین لوگ بیٹھے ہوتے ہیں جبکہ دو اڑھائی بجے ان کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو دور دور سے آئے لوگوں کو اگلے دن دوبارہ سے پھر وہاں آنا پڑتا ہے۔ دیکھیں جب ہم لوگ اچھا کام کر رہے ہیں تو kindly اگر ہم کمپیوٹر سسٹم کے لئے سٹاف بڑھا دیں یا پھر دور سے آئے ہوئے لوگوں کو ٹوکن پہلے دے دیا جائے کیونکہ میں تو وہاں پر ایک دن گئی تھی اور صورت حال دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی کیونکہ دور دور سے بہت بزرگ لوگ آئے تھے جنہیں وقت ختم ہونے پر پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

جناب چیئرمین! ہمارے کھیتوں میں کام کرنے والی عورتوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ آپ یقین مانیں کہ میں اتنی خوش ہوئی کہ ہم اتنے initiatives لے رہے ہیں تو میں یہ چاہتی ہوں کہ ہماری اسمبلی میں جتنے بھی لوگ ہیں، ہمارے ساتھ وہ initiatives share کئے جائیں کیونکہ وہ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں جب ہم زمینوں پر جاتے ہیں کہ ہمارے لئے کیا کیا جا رہا ہے؟ میری آپ سے یہی request ہے کہ ہمیں وہ سب باتیں بتائی جائیں کہ وہ خواتین قرضے کہاں سے لے سکتی ہیں یا انہیں کیا benefits دیئے جا رہے ہیں۔ خواتین گھروں میں بھی کام کرتی ہیں اور کھیتوں میں بھی کام کرتی ہیں۔ میری جہاں زمینیں ہیں وہاں پر ایک فصل گندم کی ہوتی ہے اور دوسری مونگ پھلی کی ہوتی ہے۔ مونگ پھلی کاشت کرنا سب سے مشکل کام ہے کیونکہ اس فصل کے دوران اتنے زیادہ کانٹے چبھتے ہیں کہ خواتین کے ہاتھ دیکھے نہیں جاتے تو میری یہ یہی request ہے کہ ہمیں وہ سب چیزیں share کی جائیں بلکہ سب معزز ممبران کو share کی جائیں کیونکہ سب معزز ممبران کا interest ہو گا کہ عورتوں کے لئے آپ نے ایک دو دن پہلے announce کیا ہے کہ اتنے benefits and facilities دی جا رہی ہیں۔ Thank you so much۔

جناب چیئرمین: محترم کاظم پیرزادہ!

جناب محمد کاظم پیرزادہ: شکریہ، جناب چیئرمین! الحمدللہ میرا تعلق برصغیر کی سب سے زرخیز وادی ستلج کے ساتھ ہے جو کہ دریائے ستلج کے ساتھ ساتھ ہے اور بدقسمتی سے اس دریا کو فروخت کر دیا گیا تھا جبکہ اس وقت ہم ٹیل پر ہیں۔ ہمارے مسائل بہ نسبت سنٹرل پنجاب اور اوپر والے اضلاع سے زیادہ مسائل ہیں۔ یہاں پر گندم کی بات ہوئی ہے اور گندم کا ایک سیکنڈل بھی ہمارے صوبے میں سامنے آیا ہے۔ میں عرض کروں کہ جس وقت پورے ملک میں گندم اگر کم ہوا کرتی تھی تو حکومتی ادارے بہاول پور میں targets سے زیادہ گندم procure کرتے رہے ہیں جو کہ ریکارڈ سے verify کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! Point scoring کی اس لئے بھی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ میری آپ سے بھی نیاز مندی ہے، محترم منسٹر صاحب میرے بزرگ اور بڑے بھائی کی حیثیت رکھتے ہیں اور مجھے یہ بھی پتا ہے کہ وہ خود ایک progressive کاشت کار ہیں۔ میری خوش قسمتی ہے کہ وزیر آب پاشی بھی موجود ہیں تو پوری دنیا میں support price سے زراعت کو کبھی بھی سہارا نہیں دیا جا سکتا بلکہ پوری دنیا میں inputs کے rates کو کنٹرول میں رکھ کر، تاجر اور industrialists کو جائز منافع پر روک کر کاشت کار کو inputs دیے جاتے ہیں جس سے کاشت کاروں کو فائدہ ہوتا ہے اور وہ کم از کم cost کے ساتھ ایک اچھی فصل grow کرتے ہیں جس کی بدولت صوبے اور ملک کو فائدہ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! پہلی دفعہ گزشتہ دور حکومت میں یہ step لیا گیا تھا جو کہ 2008 سے 2013 میں بھی نہیں لیا گیا تھا بلکہ 2013 سے 2018 کے دوران میاں شہباز شریف کی حکومت کے دوران اس شعبے پر خصوصی توجہ دی گئی تھی اور پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کھادوں کی قیمتیں کم ہوئی تھیں۔ آج کھاد کے rates کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ جس طرح ہمارے سابق سپیکر اور بزرگ ممبر رانا محمد اقبال خان نے کہا ہے کہ اگر ہماری ٹیل کے اوپر پانی نہیں جائے گا، ابھی بھی منسٹر صاحب کی خصوصی مداخلت سے ہماری نہریں کل سے چلی ہیں جبکہ یہ 15 اپریل سے چلنی چاہئے تھیں۔ جہاں تک پانی کا تعلق ہے تو وہ ہمارے ہاں ہے نہیں تو آپ اگر ہمیں ٹیوب ویلوں کے اوپر کوئی سبسڈی نہیں لے کر دیتے تو ہم اپنی فصلیں کیسے کاشت کریں۔ وہ خطہ جو آپ کی گندم کے fix کئے ہوئے targets سے زیادہ گندم produce کرتا ہے اور آپ کی expectation سے

زیادہ گندم produce کرتا ہے، ایک زمیندار کی حکومت کے اندر بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ حکومت جس نے یا وہ وزیر اعلیٰ جو کہ جنوبی پنجاب کے حقوق کی علمبرداری کا نعرہ لگا کر آئے ہیں، انہوں نے ہمارے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی جگہ کو جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ بنانے کے لئے مختص کر دیا ہے جس سے ہماری ریسرچ کی طرف seriousness کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے لئے مختص زمین کے اوپر جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ بنانا چاہتے ہیں جبکہ بہاولپور میں الحمدللہ state land بے تحاشا موجود ہے تو خدارا! ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی جگہ پر جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ نہ بنائیں۔ یہاں پر کاشت کار بیٹھے ہیں جو کہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ پاکستان کی معیشت ہمیشہ ڈانواں ڈول رہی ہے اور ہمارا انحصار قرضوں پر رہا ہے لیکن جب کبھی بہتری آئی ہے وہ صرف اس وقت آئی ہے جس وقت ہماری کوئی بھی فصل bumper crop ہوئی خواہ وہ چاول ہو یا کپاس اور آپ کا جو industrial infrastructure ہے وہ سارا کپاس کے ساتھ related ہے اور اسی فصل کے سہارے کھڑا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارے پاس جو بیج تھے جن بیجوں کے زمانے میں ہم ریکارڈ اور bumper crop لیتے رہے ہیں ان بیجوں کو تیار کرنے پر 8 / 7 سال لگے اور proper ان کے اوپر پوری ریسرچ ہوئی، ہمارے soil ہمارے موسم اور ہمارے حالات کے مطابق وہ بیج تیار ہوئے۔ پچھلی حکومت میں تین seeds کے اوپر ایک منصوبہ پر ریسرچ ہو رہی تھی اور وہ یقیناً ایک time taking process ہے تو اس میں منسٹر صاحب ضرور interest لیں۔ کاشت کار کو ایسے seeds procure کر کے دیں جن سے پیداوار میں اضافہ ہو کیونکہ کاشت کار کی محنت میں کوئی شک نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! آپ تھوڑے unkind بھی ہو رہے ہیں کہ شاید میں نے بات لمبی کر دی ہے کیونکہ یہ آپ کے اپنے مسائل ہیں اور آپ خود بھی سمجھتے ہیں تو میری آپ سے آخری درخواست ہے کہ خدارا! کاشت کاروں کو آپ منڈیاں تلاش کر کے دیں۔ یہاں پر ایک Honorable Member نے بات بھی کی ہے کہ چھوٹی فصلیں بھی کاشت کرنے کی اس ملک میں capacity ہے کیونکہ یہ بڑا زرخیز صوبہ ہے تو ہمیں آپ منڈیاں تلاش کر کے دیں اور ہماری جنس یعنی ہماری produce کی جائز قیمتیں لے کر دیں۔ خدا کے لئے اس کے لئے کوئی روک لگائیں

کیونکہ ڈی اے پی اور یوریا کی قیمتوں کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اب اگلی فصل آنے والی ہے تو اس پر بھی کوئی مہربانی کرکے اس کی قیمتوں کو کنٹرول کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: شکریہ، جناب چیئرمین! محکمہ زراعت بہت ہی اہم شعبہ ہے جس پر بحث جاری ہے جس کی بہت دیر سے خواہش تھی۔ زراعت ہماری ملکی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور صوبہ پنجاب ایک زرعی صوبہ ہے جس کی ترقی کے ساتھ ہی ہماری ترقی وابستہ ہے اور GDP کا 40 فیصد ہمارے روزگار کا سب سے بڑا ذریعہ ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہماری زراعت اور ہمارے کسانوں کی معاشی حالت deteriorate ہی ہوتی جارہی ہے۔ اگر ایک bumper crop آتی ہے تو اس پر فخر سے ہم اسمبلی میں اس کا credit لینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اگر آپ اس کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ موسمی حالات کی وجہ سے ممکن ہوا جبکہ یہ bumper crops کچھ عرصہ بعد آتی ہیں۔ یہ پہلی دفعہ نہیں آئی بلکہ 60 کی دہائی میں اور 80 کی دہائی اور اس کے بعد بھی کچھ سالوں میں bumper crops آتی رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! زراعت کے شعبے میں ترقی کے حوالے سے بتاتا ہوں کہ میرا تعلق بہاول نگر سے ہے جو کہ جنوبی پنجاب اور بہاول پور ڈویژن میں واقع ہے جہاں پر بچپن سے دیکھتا آیا ہوں کہ ایک خوش حال اور زرعی علاقہ تھا جہاں اب water sanitation کی وجہ سے بہت سارے ہمارے گاؤں کاشت کے قابل نہیں رہے۔ وہاں پر نہروں کی لائننگ نہیں ہوئی اور پانی seep ہوکر زمینوں کو خراب کررہا ہے اس کے ساتھ ساتھ جہاں پر ہماری زرعی زمین میں کمی ہوتی جارہی ہے ہمیں اس پر بھی غور کرنا چاہئے اور سیم والے علاقوں پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ یہاں پر وزیر آبپاشی محسن لغاری صاحب بھی بیٹھے ہیں میری ان سے گزارش ہوگی کہ نہروں کو پکا کرنے، ٹیوب ویلز اور drainage کا arrangement بھی کیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ریسرچ کے بغیر ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ آپ دیکھیں کہ جنرل ایوب خان کے زمانے میں جو زرعی اصلاحات اور ریسرچ ہوئیں اس کے نتیجے میں جو بیج آیا آج

تک ہمیں یاد ہے کہ میکسی پاک اس وقت آیا تھا۔ ہمارے پاس ابھی تک ریسرچ میں کوئی نئے بیج نہیں آرہے ہیں۔ کاٹن کے علاقوں میں دیکھیں کہ کیا حالات ہیں۔۔

جناب چیئرمین: چودھری مظہر اقبال! Wind up کرلیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! بہاولنگر وہ ضلع ہے جس نے پورے پاکستان میں سب سے زیادہ کپاس کی گانٹھیں دی ہیں اور وہاں پر حالت یہ ہے کہ ہمیں جو ایک ہزار روپے فی بوری پر سبسڈی ملنی تھی وہ نہیں دی گئی حالانکہ ہم نے 9 لاکھ سے زیادہ گانٹھیں دیں۔ ہم پاکستان میں پہلے نمبر پر آئے اور دوسرے نمبر پر سانگھڑ آیا ہے۔ اس لحاظ سے آپ اس ضلع کو خصوصی توجہ دیں۔ ہمارا پانی کا مسئلہ ہے کیونکہ ہم tail پر بیٹھے ہیں۔ جیسا کہ کاظم پیرزادہ نے کہا ہے کہ یہاں پر وارا بندی ہے اور پانی کی کمی کی وجہ سے اس سال ہماری وارابندی میں مزید اضافہ کیا گیا۔

جناب چیئرمین: چودھری مظہر اقبال! Wind up کرلیں آپ کے colleagues نے بھی بات کرنی ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! اسی طرح ہماری laser leveling پر خصوصی توجہ دی جائے کیونکہ اگر زمین کی laser leveling ہوگی تو ہم اسی پانی سے زیادہ کاشت کر سکیں گے۔ بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین: جناب محمد یوسف! آپ کم ٹائم میں بات کرلیں کیونکہ ٹائم کم ہے آپ کے colleagues نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب محمد یوسف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے زراعت پر بات کرنے کا موقع دیا۔ 24 مئی کو بھی اور آج بھی اس پر سیر حاصل بحث ہوئی ہے۔ ہماری آبادی کا 70 فیصد حصہ اسی سے وابستہ ہے، ان کی روٹی روزی کے لئے یہی دھندا ہے۔ بجائے یہ کہ میں اس پر بحث کروں کہ کھاد مہنگی ہوگئی، بیج مہنگے ہوگئے، ادویات مہنگی ہوگئیں اور ٹیوب ویل کے بلز بڑھ گئے اگر ان ساری چیزوں کو ایک فقرے میں سمویا جائے تو یہ چیزیں 60 سے 70 فیصد مہنگی ہوچکی ہیں۔ اگر ہم نے زمیندار کو بحال رکھنا ہے اور بین الاقوامی سطح پر جو زمیندارا ہمارے مقابلے میں ہو رہا ہے جیسے انڈیا، بنگلا دیش اور ویت نام ہیں تو وہ سارا کا سارا subsidies ہے۔ کسان کو اس

میں support price دی جاتی ہے۔ ہمیں بھی ان تمام چیزوں میں کسان کو support price دینا پڑے گی۔۔

جناب چیئرمین: ذرا wind up کر لیں۔

جناب محمد یوسف: جناب چیئرمین! میرا تعلق ضلع وہاڑی سے ہے اور یہ وہ ضلع ہے جہاں پر کپاس کی پیداوار صوبہ سندھ کے برابر ہوتی تھی لیکن آج وہاں کپاس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ فصل بالکل نہیں ہوتی اور نئے seeds نہیں آسکے۔ کاٹن کی revival کے لئے اس میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ ریسرچ ونگ میں 68 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! آپ کا view point آگیا ہے۔۔

جناب محمد یوسف: جناب چیئرمین! میں نے دو تین suggestions دینی ہیں مہربانی کر کے مجھے بات کرنے دیں۔ گنے کی ریسرچ کے لئے 1930 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ میری آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کو کسان کارڈ کے حوالے سے suggestion ہے کہ آپ جو کسان کارڈ دے رہے ہیں آپ نے کھاد پوٹاش پر 600 روپیہ سبسڈی دی ہے۔ جب کسان وہ خرید تا ہے تو اس کا scratch number محکمے کو بھیجنا پڑتا ہے۔ آپ کے محکمے والے آگے جن کو message بھیجتے ہیں ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور جتنے لوگوں نے سبسڈی لی ہے انہوں نے۔۔۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! اگر آپ نے لمبی بات کی تو دوسرے دوست بات نہیں کر سکیں گے۔

جناب محمد یوسف: جناب چیئرمین! مجھے صرف ایک منٹ چاہئے۔ جن کسانوں نے وہ rebate لیا ہے انہوں نے دو دو سو اور اڑھائی اڑھائی سو روپے فی بیگ محکمے والوں کو pay کیا ہے۔ اسی طرح ٹیوب ویلز کے ریٹس کو بہتر کیا جائے اور ریسرچ کے لئے بھی اچھی رقم رکھی جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ آپ کا view point آگیا ہے۔ جناب خالد ڈوگر!

جناب خالد محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ چیئرمین! آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ آج میں مخصوص پوائنٹس پر بات کروں گا۔ میں اس بحث میں نہیں پڑوں گا کہ (ن) لیگ کے دور میں کیا ریٹس تھے، آج کیا ہیں اور فلاں دور میں کیا تھے یہ ریٹس سب کے سامنے

ہی ہیں۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ کہوں گا کہ جو زمیندار کو سبسڈی announce کی گئی ہے وہ ان کو آج تک نہیں ملی وہ ان کو ملنی چاہئے نیز سبسڈی دینے کے طریقے کو آسان فرمایا جائے۔ چونکہ ایک بندہ اگر DAP کا بیگ لیتا ہے اس پر جو ڈیلر سٹیکر لگا کر دیتا ہے وہ ڈیلر سٹیکر اتار کر اس کو message کرتا ہے اور تین ماہ کے بعد اس کو وہ رقم واپس ملتی ہے۔ فرض کریں کہ اس نے 20 بیگ لینے ہیں تو اس کو 10 ہزار روپے دیئے جاتے ہیں اور باقی تین ماہ بعد دیئے جاتے ہیں۔ میری رائے ہے کہ اس کو ڈیلر کے کھاتے میں ڈال دیا جائے اور سبسڈی کی واپسی کے طریقے کو آسان بنا دیا جائے۔ سیڈز کے ریسرچ سنٹرز پر خصوصی توجہ دی جائے اور ان کے لئے فنڈز رکھوائے جائیں تاکہ وہ مزید نئے بیج کی ریسرچ کر سکیں۔ میں جو سب سے اہم اور ضروری بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان سب باتوں کا ایک حل ہے وہ یہ ہے کہ قانون میں amendment کر کے "پنجاب فارمر کمیشن" بنا دیا جائے جس میں ہر زمیندار اس کا ممبر ہو۔ چونکہ ہر زمیندار اس کا ممبر ہو گا وہ اپنے علاقے کے لحاظ سے، صوبے کے لحاظ سے سفارشات مرتب کریں گے اور سفارشات کمیشن کے ذریعے سے پنجاب حکومت یا حکومت پاکستان کو دیں تاکہ آنے والے کل میں مزید پیداوار بہتر ہو سکے۔

جناب چیئرمین: پلیز، ذرا wind up کر لیں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئرمین! میری humbl request صرف یہی ہو گی کہ اس میں سارے ریٹس، سارے معاملات، ساری مہنگائی، ہر فصل کے لئے پانی، ہر فصل کے بیج کے لئے سفارشات اس کمیشن کے ذریعے مرتب ہو کر جائیں تاکہ زمیندار کے خدشات دور ہو سکیں۔ میری آپ سے آخری گزارش یہی ہو گی کہ اس بات کو focus کر لیا جائے کہ اس کو کمیٹی بنا کر۔۔

جناب چیئرمین: ڈوگر صاحب! آپ اپنی recommendations لکھ کر دے دیں۔ بہت شکریہ۔ جی، وزیر زراعت! آپ پانچ منٹ میں wind up کر لیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! مجھے wind up کرنے کے لئے پانچ منٹ نہیں بلکہ زیادہ ٹائم چاہئے کیونکہ تمام فاضل ممبران نے جو جو بات اور جو جو تجاویز دی ہیں

میں ان کو respond کر سکوں۔ آپ یا تو ٹائم extend کر دیں یا اس کو جمعہ تک لے جائیں تاکہ میں properly wind up کر سکوں۔

جناب چیئر مین: آپ نے کتنی بات کرنی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئر مین! میں نے تمام فاضل ممبران کے issues پر جواب دینا ہے۔

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے اگر لمبی بات کرنی ہے تو پھر آپ Friday کو کر لینا۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئر مین! اب آپ ان ممبران کو موقع دے دیں جو بات کرنا چاہتے ہیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب چیئر مین! آپ مجھے بات کرنے دیں آخر دوسروں کو بھی آپ نے بات کرنے دی ہے۔

جناب چیئر مین: میرے پاس جو نام آئے ہیں میں نے ان کو ہی موقع دیا ہے اپنی پسند نہ پسند والی بات نہیں ہے لیکن آپ بات کر لیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب چیئر مین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیا۔ میں بہت مختصر بات کروں گی کیونکہ یہاں سب نے ریسرچ اور seed پر بات کی ہے اور ہمارا کاشتکار ان سے بہت affected ہے۔ میں آپ کی اجازت سے انگلش میں بات کرنا چاہوں گی۔

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے آپ انگلش میں بات کر لیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب چیئر مین! بہت شکریہ

I would like to suggest you to give us a detailed account of what research we are doing in the PTI government and to know exactly where and what the research is all about in those areas where seeds are being provided. We should also encourage the people to take on the task of bringing better seeds and letting it be

outsourced as if such sort of industry is very needed in Pakistan today. Thank you very much.

جناب چیئر مین: شکریہ۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 28-مئی 2021 صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Demand for granting 16th scale to English Teachers according to Service Rules 2004 188
-Demand for taking action against persons increasing prices of milk and curd on their own 187
-Demand to provide angiography machine in THQ Hospital Fort Abbas 200
-Difficulties faced by people due to delapidated condition of over head bridge Okara 314
-Disturbance faced by patients due to untrained paramedical staff in private hospitals of Lahore 67
-Imposing of property tax over rural land in district Lahore 312
-Loss to crops and population due to poisenous water of factories 193

ADIL BAKHSH CHATTHA, CH.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of road from Ali pur Chattha to Rasool Nagar Chattha, Gujranwala *(Question No. 3824*)* 276
-Construction and repair of road from Hassan Wali to Kalasky via Kot Qadir Bakhsh, Gujranwala *(Question No. 3823*)* 274

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-18th May,2021 3
-21st May,2021 105
-24th May,2021 141
-26th May,2021 225

AKHTAR ALI, CH.
QUESTION regarding-
-Construction and repair of Lahore Sargodha road in Khanqah Dograan city *(Question No. 4345*)* 278

ALLA UD DIN, SHEIKH
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Imposing of property tax over rural land in district Lahore 312
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for taking back the property tax on crop field in Manga Mandi 172

AMANULLAH WARRAICH MR.
QUESTION regarding-
-Construction and repair of Gujranwala Hafizabad road *(Question No. 4317*)* 242

AMMAR YASIR, MR. *(Minister for Mines & Minerals)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about appointment of members of Punjab Mines Welfare Board and performance thereof *(Question No.760)* 171

PAGE NO.

-Details about audit and budget of Punjab Mines and Mineral Private Company *(Question No. 12*)* 146
-Details about mining of minerals by provincial government *(Question No. 2756*)* 164
-Details about offices, employees and budget of Mines & Minerals Department in PP-72 Sargodha *(Question No. 2068*)* 155
-Details about offices and employees of Mines & Minerals Department Faisalabad and contract of river sand *(Question No.1615*)* 151
-Details about procedure of granting lease of lime stone *(Question No. 2361*)* 159
-Details about reserves and contracts of minerals *(Question No. 93)* 168
-Details about staff in Mines Labour Welfare Hospital PP-79, Sargodha *(Question No. 497)* 170
-Exploration of reserves of minerals in Chiniot *(Question No. 94)* 169
-Steps taken for welfare of mines workers *(Question No. 2748*)* 162

ANEEZA FATIMA, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about estimated cost of construction of road from Adda Plot to Raiwind road Lahore *(Question No. 4784*)* 286
-Details about estimated cost and length of road from Lodhran to Kehror Pakka *(Question No. 4637*)* 282

ANNOUNCEMENT
-Arrangemnt of vaccination of Covid-19 for honorable MPAs 17

ASHRAF ALI, CHOUDHARY
QUESTIONS regarding-
-Details about reserves and contracts of minerals *(Question No. 93)* 167
-Exploration of reserves of minerals in Chiniot *(Question No. 94)* 169

AUTHORITIES-
-Of the House 7

AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR
DISCUSSION On-
-Agriculture 208

AYSHA IQBAL, MS.
DISCUSSION On-
-Agriculture 327
QUESTION regarding-
-Details about arranging training programms for workers of dairy farms *(Question No. 1293)* 127

B

BILAL FAROOQ TARAR, MR.
QUESTION regarding-
-Construction and repair of road from Ali pur chowk to Gondlanwala, Gujranwala *(Question No. 4702*)* 284

PAGE NO.

BILLS-
-The NUML University Mianwali Bill 2021 *(Introduced in the House)* 145
-The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 71
(Considered and passed by the House) 72-74
-The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 145

C

CABINET-
-Of the Punjab 7
CALL ATTENSION NOTICES regarding-
-Details about running over three persons by a drunked government officer in Sahiwal 185
-Rape and murder of a woman in Jhang 184
-Rape of nine year girl in area of Police Station Raza Abad, Faisalabad 181
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of Gujranwala Hafizabad road *(Questions No. 4317*& 4735*)* 242,263
-Construction and repair of Lahore Sargodha road in Khanqah Dograan city *(Questions No. 4345*& 4384*)* 249, 278
-Construction and repair of Q.B Link Canal Bridge Lahore Sargodha road Farooqabad *(Question No. 4679*)* 284
-Construction and repair of railway road from Haveli Lakha to Baseer Pur, Okara *(Question No. 4714*)* 256
-Construction and repair of road from Adda Booti Pal to 97/6-R, Sahiwal *(Question No. 3707*)* 273
-Construction and repair of road from Bhua Ahsan to Farrukh pur, Mandi Bahauddin *(Question No. 4574*)* 282
-Construction and repair of road from Ali pur Chattha to Rasool Nagar Chattha, Gujranwala *(Question No. 3824*)* 276
-Construction and repair of road from Ali pur chowk to Gondlanwala, Gujranwala *(Question No. 4702*)* 284
-Construction and repair of road from Hassan Wali to Kalasky via Kot Qadir Bakhsh, Gujranwala *(Question No. 3823*)* 274
-Construction and repair of road from Haveli Lakha to Depalpur , Okara *(Question No. 4713*)* 253
-Construction and repair of road from Kasur to Kot Radha Kishan *(Question No. 4451*)* 280
-Construction and repair of road from Lillah to Dhuddi via Kuhana to Bagga, Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 3731*)* 232
-Construction and repair of roads in PP-251, Bahawalpur *(Question No. 1889*)* 271
-Construction and repair of Satyana road, Jarranwala *(Question No. 4753*)* 259

PAGE NO.

-Construction and repair of Sucha souda road from Manawala to Faisalabad *(Question No. 4091*)* 234
-Construction of fly over bridge at crossing of Iqbalabad interchange on KLP road Sadiqabad *(Question No. 4381*)* 247
-Construction of government buildings in Sadiqabad in year 2019-20 *(Question No. 4377*)* 245
-Construction of over head bridge over railway crossing Lodhran *(Question No. 4130*)* 276
-Construction of road from Air port to Jhangra, Bahawalpur *(Question No. 4526*)* 281
-Delapidated condition of Dajal road by pass district Rajanpur *(Question No. 4378*)* 279
-Details about cost and completion of bridge on Ravi river at Harappa/Kamaliah, Sahiwal *(Question No. 3708*)*
-Details about estimated cost and length of road from Lodhran to Kehror Pakka *(Question No. 4637*)* 274
-Details about estimated cost of construction of road from Adda Plot to Raiwind road Lahore *(Question No. 4784*)* 282
-Details about fund allocated for construction of roads during 2018-2019 *(Question No . 4790*)* 286
-Details about making Ahmed pur east to Dhoor Kot Road dual *(Question No. 2210*)* 288
-Details about publically displaying the Rules of Cunduct under Protection Against Harrasment of Women at the work Place Act *(Question No. 4603*)* 272
-Details about projects of Communication & Works Department Bahawanlagar for the year 2019-20 and funds allocated for them *(Questin No. 4129*)* 252
-Funds allocated for construction of dual road from Thatha waran to Hussaini Chowk, Bahawalpur *(Question No. 4718*)* 239
-Funds allocated for construction of roads in district Rajanpur *(Question No. 4441*)* 285
-Repair of road from Toba to Ahmed abad via Bagga Sial in Jhelum *(Question No. 3730*)* 279
-Establishment of Strategic and Plannig Unit in Communication and Works Department *(Question No. 4178*)* 230
-Estimated cost of construction and repair of road from Basti Waran to Kotla Moosa Khan, Bahawalpur *(Question No. 4719*)* 277
-Number and income of toll plazas from Kallar Kahar to Choa Saidan Shah, Chakwal *(Question No. 4846*)* 286
288

D

DISCUSSION On-
-Agriculture 201
-Current situation of Palastine 128

PAGE NO.

E

EHSAN-UL-HAQ, MR.
RESOLUTION regarding-
-Demand to increas district funds of Bait-ul-Mall 316

F

FARAH AGHA, MS.
DISCUSSION On-
-Agriculture 328

G

GULNAZ SHAHZADI, MRS.
QUESTION regarding-
-Details about Government poultry farms *(Question No. 977)* 123

H

HASSAN MURTAZA, SYED
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Loss to crops and population due to poisenous water of factories 193
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for making Sugar Factories Control Act for interest of farmers 20
RESOLUTION regarding-
-Condemnation of massacre of innocent Palastinians by Israeli forces 86
HINA PERVAIZ BUTT, MS.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of road from Bhua Ahsan to Farrukh Pur, Mandi Bahauddin *(Question No. 4574*)* 282
-Construction and repair of road from Kasur to Kot Radha Kishan *(Question No. 4451*)* 280
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT AND PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Allocation of funds for water filtration plant in Chak No.338/GB Samundri, Faisalabad *(Question No. 4041*)* 42
-Blockage of sewerage system in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4855*)* 65
-Details about Aab Pak Authority *(Question No. 4803*)* 63
-Details about construction of houses by Punjab Housing and Planning Agency *(Question No. 4461*)* 45
-Details about construction on the base of Town illegal maps in area of RDA, Rawalpindi *(Question No. 4532*)* 48

	PAGE NO.
-Details about installation of new pipe line of water supply in Pind Dadan Khan and Khewra PP-27, Jhelum *(Question No. 4558*)*	49
-Details about launching amnesty scheme for commercial meters by WASA Lahore *(Question No. 4644*)*	55
-Details about online approval of maps *(Question No. 4645*)*	56
-Details about pointing out the availability of drinking water in PP-198, Sahiwal *(Question No. 3951*)*	29
-Details about project of Tunnel Boring by WASA , Lahore *(Question No. 4562*)*	51
-Details about reconstruction of sewerage system in Lillah city PP-27, Jhelum *(Question No. 4557*)*	49
-Details about regularization of employees working on contract and daily wages in Housing , Urban Development and Public Health Engineering Department Multan *(Question No. 4623*)*	53
-Details about sewerage system and approval of Palm Villas Society by LDA Lahore *(Question No. 4665*)*	57
-Details about water supply and sewerage schemes in PP-144, Lahore *(Question No. 4476*)*	47
-Details about water supply and sewerage schemes in PP-166 *(Question No.4633*)*	54
-Details about water supply in district Bahawalnagar in Cholistan *(Question No. 4647*)*	56
-Details about widening 30th inch sewerage line of drain from Mehmood Booti to Shalimar Scheme *(Question No. 4912*)*	65
-Estimated cost of sewerage pipe line project in Jampur City, Rajanpur *(Question No. 4669*)*	58
-Funds allocated for sewerage and water supply in district Bahawalnagar *(Question No. 4286*)*	37
-Installation of water filtration plant in Chak No.294/GB Toba Tek Singh *(Question No. 4740*)*	60
-Installation of water filtration plants in PP-72, tehsil Bhera, Sargodha and funds allocated for those *(Question No. 3246*)*	22
-Number and posting of employees working in WASA Shahdara division, Lahore *(Question No. 4758*)*	62
-Number of disposal drains in Shalimar Zone Lahore *(Question No. 4914*)*	66
-Number of employees working on daily wages in LDA and details about regularization thereof *(Question No. 4413*)*	44
-Number of parks in Rawalpindi Cantt and City *(Question No. 4710*)*	59
-Number of residential and commercial buildings maps approved by LDA in 2019-20 *(Question No. 4414*)*	45
-Shortage of clean drinking water in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4849*)*	64
-Steps taken by Government for improvement of poor water supply system in Lahore *(Question No. 4620*)*	52

PAGE NO.

HUSNAIN BAHADAR, SARDAR *(Minister for Livestock & Dairy Development)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about arranging training programms for workers of dairy farms *(Question No. 1293)* 127
-Details about Government poultry farms *(Question No. 977)* 123
-Details about institutions of Poultry research *(Question No. 942)* 122
-Details about provision of medicine and free treatment of heads of cattle in Veterinary Hospitals *(Question No. 1139)* 126
-Details about social media cell in livestock and dairy development *(Question No.1049*)* 109
-Details about species of bufallows and cows *(Question No. 2758*)* 120
-Number of government poultry and dairy farms and details about procedure for provision of loan for those *(Question No. 1099)* 124
-Number of veterinary hospitals and dispensaries in PP-293, Rajanpur *(Question No. 1205)* 126
-Steps taken for farming of ostrich *(Question No. 1054*)* 111

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED *(Minister for Agriculture)*
DISCUSSION On-
-Agriculture 201

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for granting 16th scale to English Teachers according to Service Rules 2004 188
DISCUSSION On-
-Agriculture 318

ISHRAT ASHRAF, MS.
QUESTION regaridng-
-Details about construction on the base of Town illegal maps in area of RDA, Rawalpindi *(Question No. 4532*)* 48

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about widening 30th inch sewerage line of drain from Mehmood Booti to Shalimar Scheme *(Question No. 4912*)* 65
-Number of disposal drains in Shalimar Zone Lahore *(Question No. 4914*)* 66

KHALID MEHMOOD, MR.
DISCUSSION On-
-Agriculture 334

PAGE NO.

KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of roads in PP-251, Bahawalpur *(Question No. 1889*)* 271
-Details about making Ahmed pur east to Dhoor Kot Road dual *(Question No. 2210*)* 272
-Estimated cost of construction and repair of road from Basti Waran to Kotla Moosa Khan, Bahawalpur *(Question No. 4719*)* 286
-Funds allocated for construction of dual road from Thatha waran to Hussaini Chowk, Bahawalpur *(Question No. 4718*)* 285
KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for remaining the concerned ministers present in the House 189
-Not to give permissions to MPAs to bring Palestinian flags in the House 114

L

LEADER OF THE OPPOSITION
-See under Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr.
LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about arranging training programms for workers of dairy farms *(Question No. 1293)* 127
-Details about Government poultry farms *(Question No. 977)* 123
-Details about institutions of Poultry research *(Question No. 942)* 122
-Details about provision of medicine and free treatment of heads of cattle in Veterinary Hospitals *(Question No. 1139)* 125
-Details about social media cell in livestock and dairy development *(Question No.1049*)* 109
-Details about species of bufallows and cows *(Question No. 2758*)* 120
-Number of government poultry and dairy farms and details about procedure for provision of loan for those *(Question No. 1099)* 124
-Number of veterinary hospitals and dispensaries in PP-293, Rajanpur *(Question No.1205)* 126
-Steps taken for farming of ostrich *(Question No. 1054*)* 111

M

MANAZAR HUSSAIN RANJHA
DISCUSSION On-
-Agriculture 324
MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand to provide angiography machine in THQ Hospital Fort Abbas 200
DISCUSSION On-
-Agriculture 332

PAGE NO.

QUESTIONS regarding-
-Details about projects of Communication & Works Department Bahawanlagar for the year 2019-20 and funds allocated for them *(Questin No. 4129*)* 239
-Details about water supply in district Bahawalnagar in Cholistan *(Question No. 4647*)* 56
-Funds allocated for sewerage and water supply in district Bahawalnagar *(Question No. 4286*)* 37

MEHMOOD UR RASHEED, MIAN *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Allocation of funds for water filtration plant in Chak No.338/GB Samundri, Faisalabad *(Question No. 4041*)* 43
-Blockage of sewerage system in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4855*)* 65
-Details about Aab Pak Authority *(Question No. 4803*)* 63
-Details about construction of houses by Punjab Housing and Planning Agency *(Question No. 4461*)* 46
-Details about construction on the base of Town illegal maps in area of RDA, Rawalpindi *(Question No. 4532*)* 48
-Details about installation of new pipe line of water supply in Pind Dadan Khan and Khewra PP-27, Jhelum *(Question No. 4558*)* 50
-Details about launching amnesty scheme for commercial meters by WASA Lahore *(Question No. 4644*)* 56
-Details about online approval of maps *(Question No. 4645*)* 56
-Details about project of Tunnel Boring by WASA , Lahore *(Question No. 4562*)* 51
-Details about regularization of employees working on contract and daily wages in Housing , Urban Development and Public Health Engineering Department Multan *(Question No. 4623*)* 54
-Details about reconstruction of sewerage system in Lillah city PP-27, Jhelum *(Question No. 4557*)* 49
-Details about sewerage system and approval of Palm Villas Society by LDA Lahore *(Question No. 4665*)* 58
-Details about water supply and sewerage schemes in PP-144, Lahore *(Question No. 4476*)* 47
-Details about water supply and sewerage schemes in PP-166 *(Question No. 4633*)* 55
-Details about water supply in district Bahawalnagar in Cholistan *(Question No. 4647*)* 57
-Details about widening 30th inch sewerage line of drain from Mehmood Booti to Shalimar Scheme *(Question No. 4912*)* 66
-Estimated cost of sewerage pipe line project in Jampur City, Rajanpur *(Question No. 4669*)* 59
-Installation of water filtration plant in Chak No.294/GB Toba Tek Singh *(Question No. 4740*)* 61

PAGE NO.

-Number and posting of employees working in WASA Shahdara division, Lahore *(Question No. 4758*)* 62
-Number of disposal drains in Shalimar Zone Lahore *(Question No. 4914*)* 67
-Number of employees working on daily wages in LDA and details about regularization thereof *(Question No. 4413*)* 44
-Number of parks in Rawalpindi Cantt and City *(Question No. 4710*)* 59
-Number of residential and commercial buildings maps approved by LDA in 2019-20 *(Question No. 4414*)* 45
-Shortage of clean drinking water in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4849*)* 64
-Steps taken by Government for improvement of poor water supply system in Lahore *(Question No. 4620*)* 53

MEHWISH SULTANA, MS.
QUESTION regarding-
-Details about procedure of granting lease of lime stone *(Question No. 2361*)* 159

MINES & MINERALS DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about appointment of members of Punjab Mines Welfare Board and performance thereof *(Question No.760)* 171
-Details about audit and budget of Punjab Mines and Mineral Private Company *(Question No. 12*)* 146
-Details about mining of minerals by provincial government *(Question No. 2756*)* 164
-Details about procedure of granting lease of lime stone *(Question No. 2361*)* 159
-Details about offices, employees and budget of Mines & Minerals Department in PP-72 Sargodha *(Question No. 2068*)* 154
-Details about offices and employees of Mines & Minerals Department Faisalabad and contract of river sand *(Question No.1615*)* 151
-Details about reserves and contracts of minerals *(Question No. 93)* 167
-Details about staff in Mines Labour Welfare Hospital PP-79, Sargodha *(Question No. 497)* 170
-Exploration of reserves of minerals in Chiniot *(Question No. 94)* 169
-Steps taken for welfare of mines workers *(Question No. 2748*)* 162

MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Hussain Jahania Gardezi, Syed

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS
-See under Muhammad Asif Nakai, Sardar

MINISTER FOR IRRIGATION
-See under Muhammad Mohsin Leghari, Mr.

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Mehmood ur Rasheed, Mian

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, COOPERATIVES
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

PAGE NO.

MINISTER FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT
-See under Husnain Bahadar, Sardar
MINISTER FOR MINES & MINERALS
-See under Ammar Yasir, Mr.
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA
DISCUSSION On-
-Agriculture 327
MOMINA WAHEED, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about construction of houses by Punjab Housing and Planning Agency *(Question No. 4461*)* 45
-Details about project of Tunnel Boring by WASA , Lahore *(Question No. 4562*)* 51
-Details about provision of medicine and free treatment of heads of cattle in Veterinary Hospitals *(Question No. 1139)* 125
-Establishment of Strategic and Plannig Unit in Communication and Works Department *(Question No. 4178*)* 277
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 71, 78
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK
RESOLUTION regarding-
-Condemnation of massacre of innocent Palastinians by Israeli forces 97
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about pointing out the availability of drinking water in PP-198, Sahiwal *(Question No. 3951*)* 29
-Number of government poultry and dairy farms and details about procedure for provision of loan for those *(Question No. 1099)* 124
MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR *(Minister for Communication & Works)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of Gujranwala Hafizabad road *(Questions No. 4317*& 4735*)* 242, 264
-Construction and repair of Lahore Sargodha road in Khanqah Dograan city *(Questions No. 4345*& 4384*)* 250, 278
-Construction and repair of Q.B Link Canal Bridge Lahore Sargodha road Farooqabad *(Question No. 4679*)* 284
-Construction and repair of railway road from Haveli Lakha to Baseer Pur, Okara *(Question No. 4714*)* 256
-Construction and repair of road from Adda Booti Pal to 97/6-R, Sahiwal *(Question No. 3707*)* 273
-Construction and repair of road from Ali pur chowk to Gondlanwala, Gujranwala *(Question No. 4702*)* 284
-Construction and repair of road from Ali pur Chattha to Rasool Nagar Chattha, Gujranwala *(Question No. 3824*)* 276

	PAGE NO.
-Construction and repair of road from Bhua Ahsan to Farrukh pur, Mandi Bahauddin *(Question No. 4574*)*	282
-Construction and repair of road from Haveli Lakha to Depalpur , Okara *(Question No. 4713*)*	254
-Construction and repair of road from Hassan Wali to Kalasky via Kot Qadir Bakhsh, Gujranwala *(Question No. 3823*)*	275
-Construction and repair of road from Kasur to Kot Radha Kishan *(Question No. 4451*)*	280
-Construction and repair of road from Lillah to Dhuddi via Kuhana to Bagga, Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 3731*)*	232
-Construction and repair of roads in PP-251, Bahawalpur *(Question No. 1889*)*	271
-Construction and repair of Satyana road, Jarranwala *(Question No. 4753*)*	259
-Construction and repair of Sucha souda road from Manawala to Faisalabad *(Question No. 4091*)*	234
-Construction of fly over bridge at crossing of Iqbalabad interchange on KLP road Sadiqabad *(Question No. 4381*)*	248
-Construction of government buildings in Sadiqabad in year 2019-20 *(Question No. 4377*)*	245
-Construction of over head bridge over railway crossing Lodhran *(Question No. 4130*)*	277
-Construction of road from Air port to Jhangra, Bahawalpur *(Question No. 4526*)*	281
-Delapidated condition of Dajal road by pass district Rajanpur *(Question No. 4378*)*	279
-Details about cost and completion of bridge on Ravi river at Harappa/Kamaliah, Sahiwal *(Question No. 3708*)*	274
-Details about estimated cost and length of road from Lodhran to Kehror Pakka *(Question No. 4637*)*	283
-Details about estimated cost of construction of road from Adda Plot to Raiwind road Lahore *(Question No. 4784*)*	287
-Details about fund allocated for construction of roads during 2018-2019 *(Question No . 4790*)*	288
-Details about making Ahmed pur east to Dhoor Kot Road dual *(Question No. 2210*)*	272
-Details about projects of Communication & Works Department Bahawanlagar for the year 2019-20 and funds allocated for them *(Questin No. 4129*)*	240
-Details about publically displaying the Rules of Cunduct under Protection Against Harrasment of Women at the work Place Act *(Question No. 4603*)*	252
-Establishment of Strategic and Plannig Unit in Communication and Works Department *(Question No. 4178*)*	277
-Estimated cost of construction and repair of road from Basti Waran to Kotla Moosa Khan, Bahawalpur *(Question No. 4719*)*	286
-Funds allocated for construction of roads in district Rajanpur *(Question No. 4441*)*	280

PAGE NO.

-Funds allocated for construction of dual road from Thatha waran to Hussaini Chowk, Bahawalpur *(Question No. 4718*)* 285
-Number and income of toll plazas from Kallar Kahar to Choa Saidan Shah, Chakwal *(Question No. 4846*)* 288
-Repair of road from Toba to Ahmed abad via Bagga Sial in Jhelum *(Question No. 3730*)* 230

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs,Cooperatives)*
BILLS *(Discussed upon)-*
-The NUML University Mianwali Bill 2021 145
-The Sugar Factories (Control) (Second Amendment) Bill 2021 145
CALL ATTENSION NOTICES regarding-
-Details about running over three persons by a drunked government officer in Sahiwal 186
-Rape and murder of a woman in Jhang 184
-Rape of nine year girl in area of Police Station Raza Abad, Faisalabad 182
DISCUSSION On-
-Current situation of Palastine 134
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 78
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for making Sugar Factories Control Act for interest of farmers 20
-Not to give permissions to MPAs to bring Palestinian flags in the House 115
REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**
-The Performance Audit Report on Prevention and Control of Dengue of District Rawalpindi for the Audit Year 2017-18 138
-The Performance Audit Report on Punjab Millenium Development Goals Program (Health Sector) District Sheikhupura 137
RESOLUTIONS regarding-
-Condemnation of massacre of innocent Palastinians by Israeli forces 79, 99
-Demand for granting facilities to employees of Child Protection Bureaue equal to other Govt empolyees 317

MUHAMMAD HAMZA SHAHBAZ SHARIF, MR. *(Leader of the Opposition)*
DISCUSSION On-
-Current situation of Palastine 128

MUHAMMAD ILLYAS, MR.
RESOLUTION regarding-
-Condemnation of massacre of innocent Palastinians by Israeli forces 96

MUHAMMAD KAZIM PEERZADA, MR.
DISCUSSION On-
-Agriculture 330

PAGE NO.

MUHAMMAD MIRZA JAVED, MR.
QUESTIONS regarding-
-Number of employees working on daily wages in LDA and details about regularization thereof *(Question No. 4413*)* 44
-Number of residential and commercial buildings maps approved by LDA in 2019-20 *(Question No. 4414*)* 45
MUHAMMAD MOAZZAM SHER MR.
-Oath of office 18
MUHAMMAD MOHSIN LEGHARI, MR. *(Minister for Irrigation)*
POINT OF ORDER regarding-
-Speech of Irrigation Minister on current situation of water in canals 289
MUHAMMAD MOAVIA, MR.
RESOLUTION regarding-
-Condemnation of massacre of innocent Palastinians by Israeli forces 89
MUHAMMAD SHOAIB OWAISI, MIAN
QUESTION regarding-
-Construction of road from Air port to Jhangra, Bahawalpur *(Question No. 4526*)* 281
MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.
CALL ATTENSION NOTICE regarding-
-Rape of nine year girl in area of Police Station Raza Abad, Faisalabad 181
QUESTIONS regarding-
-Allocation of funds for water filtration plant in Chak No.338/GB Samundri, Faisalabad *(Question No. 4041*)* 42
-Construction and repair of Satyana road, Jarranwala *(Question No. 4753*)* 259
-Details about offices and employees of Mines & Minerals Department Faisalabad and contract of river sand *(Question No.1615*)* 151
MUHAMMAD YOUSAF, MR.
DISCUSSION On-
-Agriculture 333
MUMTAZ ALI, MR.
QUESTION regarding-
-Details about sewerage system and approval of Palm Villas Society by LDA Lahore *(Question No. 4665*)* 57
MUNAWAR HUSSAIN, RANA
QUESTION regarding-
-Details about staff in Mines Labour Welfare Hospital PP-79, Sargodha *(Question No. 497)* 170
MUNEEB-UL-HAQ, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Difficulties faced by people due to delapidated condition of over head bridge Okara 314
MUZAFFER ALI SHEIKH, MR.
QUESTION regarding-
-Construction and repair of Gujranwala Hafizabad road *(Question No. 4735*)* 263

PAGE NO.

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-18th May, 2021 14
-21st May, 2021 108
-24th May,2021 144
-26th May,2021 228
NASEER AHMAD, MR.
QUESTION regarding-
-Details about audit and budget of Punjab Mines and Mineral Private Company *(Question No. 12*)* 146
NASIR MEHMOOD, MR.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of road from Lillah to Dhuddi via Kuhana to Bagga, Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 3731*)* 232
-Details about installation of new pipe line of water supply in Pind Dadan Khan and Khewra PP-27, Jhelum *(Question No. 4558*)* 49
-Details about reconstruction of sewerage system in Lillah city PP-27, Jhelum *(Question No. 4557*)* 49
-Repair of road from Toba to Ahmed abad via Bagga Sial in Jhelum *(Question No. 3730*)* 230
NAVEED ASLAM KHAN LODHI, MR.
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of road from Adda Booti Pal to 97/6-R, Sahiwal *(Question No. 3707*)* 273
-Details about cost and completion of bridge on Ravi river at Harappa/Kamaliah, Sahiwal *(Question No. 3708*)* 274
NEELUM HAYAT MALIK, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for taking action against persons increasing prices of milk and curd on their own 187
NISAR ALI KHAN, CH.
-Oath of office 229
NOOR UL AMEEN WATTOO
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of railway road from Haveli Lakha to Baseer Pur, Okara *(Question No. 4714*)* 256
-Construction and repair of road from Haveli Lakha to Depalpur , Okara *(Question No. 4713*)* 253
NOTIFICATION of-
-Acting Speaker 223
-Summoning of 32nd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18th May, 2021 1

PAGE

NO.

O

OATH OF OFFICE by-
-Muhammad Moazzam Sher Mr. (PP-84) 18
-Nisar Ali Khan, Ch. (PP-10) 229
OFFICERS-
-Of the House 13

P

PANEL OF CHAIRMEN-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 32st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18th May, 2021 17
PARLIAMENTARY SECRETARIES-
-Of the Punjab 11
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Taimoor Masood, Malik
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for making Sugar Factories Control Act for interest of farmers 20
-Demand for remaining the concerned ministers present in the House 189
-Demand for taking back the property tax on crop field in Manga Mandi 172
-Demand for taking steps to make secure the Wardan city from erosion of land 178
-Not to give permissions to MPAs to bring Palestinian flags in the House 114
-Speech of Irrigation Minister on current situation of water in canals 289
PRIVILAGE MOTION regarding-
-Refusal of meeting by by Director PHA with honorable member 311

Q

QUESTIONS regarding-
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-
-Construction and repair of Gujranwala Hafizabad road *(Questions No. 4317*& 4735*)* 242,263
-Construction and repair of Lahore Sargodha road in Khanqah Dograan city *(Questions No. 4345*& 4384*)* 249, 278
-Construction and repair of Q.B Link Canal Bridge Lahore Sargodha road Farooqabad *(Question No. 4679*)* 284
-Construction and repair of railway road from Haveli Lakha to Baseer Pur, Okara *(Question No. 4714*)* 256
-Construction and repair of road from Adda Booti Pal to 97/6-R, Sahiwal *(Question No. 3707*)* 273
-Construction and repair of road from Bhua Ahsan to Farrukh pur, Mandi Bahauddin *(Question No. 4574*)* 282

PAGE NO.

-Construction and repair of road from Ali pur Chattha to Rasool Nagar Chattha, Gujranwala *(Question No. 3824*)* 276
-Construction and repair of road from Ali pur chowk to Gondlanwala, Gujranwala *(Question No. 4702*)* 284
-Construction and repair of road from Hassan Wali to Kalasky via Kot Qadir Bakhsh, Gujranwala *(Question No. 3823*)* 274
-Construction and repair of road from Haveli Lakha to Depalpur , Okara *(Question No. 4713*)* 253
-Construction and repair of road from Kasur to Kot Radha Kishan *(Question No. 4451*)* 280
-Construction and repair of road from Lillah to Dhuddi via Kuhana to Bagga, Pind Dadan Khan, Jhelum *(Question No. 3731*)* 232
-Construction and repair of roads in PP-251, Bahawalpur *(Question No. 1889*)* 271
-Construction and repair of Satyana road, Jarranwala *(Question No. 4753*)* 259
-Construction and repair of Sucha souda road from Manawala to Faisalabad *(Question No. 4091*)* 234
-Construction of fly over bridge at crossing of Iqbalabad interchange on KLP road Sadiqabad *(Question No. 4381*)* 247
-Construction of government buildings in Sadiqabad in year 2019-20 *(Question No. 4377*)* 245
-Construction of over head bridge over railway crossing Lodhran *(Question No. 4130*)* 276
-Construction of road from Air port to Jhangra, Bahawalpur *(Question No. 4526*)* 281
-Delapidated condition of Dajal road by pass district Rajanpur *(Question No. 4378*)* 279
-Details about cost and completion of bridge on Ravi river at Harappa/Kamaliah, Sahiwal *(Question No. 3708*)* 274
-Details about estimated cost and length of road from Lodhran to Kehror Pakka *(Question No. 4637*)* 282
-Details about estimated cost of construction of road from Adda Plot to Raiwind road Lahore *(Question No. 4784*)* 286
-Details about fund allocated for construction of roads during 2018-2019 *(Question No . 4790*)* 288
-Details about making Ahmed pur east to Dhoor Kot Road dual *(Question No. 2210*)* 272
-Details about publically displaying the Rules of Cunduct under Protection Against Harrasment of Women at the work Place Act *(Question No. 4603*)* 252
-Details about projects of Communication & Works Department Bahawanlagar for the year 2019-20 and funds allocated for them *(Questin No. 4129*)* 239
-Funds allocated for construction of dual road from Thatha waran to Hussaini Chowk, Bahawalpur *(Question No. 4718*)* 285
-Funds allocated for construction of roads in district Rajanpur *(Question No. 4441*)* 279

PAGE

NO.

-Repair of road from Toba to Ahmed abad via Bagga Sial in Jhelum *(Question No. 3730*)* 230
-Establishment of Strategic and Plannig Unit in Communication and Works Department *(Question No. 4178*)* 277
-Estimated cost of construction and repair of road from Basti Waran to Kotla Moosa Khan, Bahawalpur *(Question No. 4719*)* 286
-Number and income of toll plazas from Kallar Kahar to Choa Saidan Shah, Chakwal *(Question No. 4846*)* 288

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT AND PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

-Allocation of funds for water filtration plant in Chak No.338/GB Samundri, Faisalabad *(Question No. 4041*)* 42
-Blockage of sewerage system in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4855*)* 65
-Details about Aab Pak Authority *(Question No. 4803*)* 63
-Details about construction of houses by Punjab Housing and Planning Agency *(Question No. 4461*)* 45
-Details about construction on the base of Town illegal maps in area of RDA, Rawalpindi *(Question No. 4532*)* 48
-Details about installation of new pipe line of water supply in Pind Dadan Khan and Khewra PP-27, Jhelum *(Question No. 4558*)* 49
-Details about launching amnesty scheme for commercial meters by WASA Lahore *(Question No. 4644*)* 55
-Details about widening 30th inch sewerage line of drain from Mehmood Booti to Shalimar Scheme *(Question No. 4912*)* 65
-Details about online approval of maps *(Question No. 4645*)* 56
-Details about pointing out the availability of drinking water in PP-198, Sahiwal *(Question No. 3951*)* 29
-Details about project of Tunnel Boring by WASA , Lahore *(Question No. 4562*)* 51
-Details about reconstruction of sewerage system in Lillah city PP-27, Jhelum *(Question No. 4557*)* 49
-Details about regularization of employees working on contract and daily wages in Housing , Urban Development and Public Health Engineering Department Multan *(Question No. 4623*)* 53
-Details about sewerage system and approval of Palm Villas Society by LDA Lahore *(Question No. 4665*)* 57
-Details about water supply and sewerage schemes in PP-144, Lahore *(Question No. 4476*)* 47
-Details about water supply and sewerage schemes in PP-166 *(Question No.4633*)* 54
-Details about water supply in district Bahawalnagar in Cholistan *(Question No. 4647*)* 56
-Estimated cost of sewerage pipe line project in Jampur City, Rajanpur *(Question No. 4669*)* 58
-Funds allocated for sewerage and water supply in district Bahawalnagar *(Question No. 4286*)* 37

PAGE NO.

-Installation of water filtration plant in Chak No.294/GB Toba Tek Singh *(Question No. 4740*)* 60
-Installation of water filtration plants in PP-72, tehsil Bhera, Sargodha and funds allocated for those *(Question No. 3246*)* 22
-Number and posting of employees working in WASA Shahdara division, Lahore *(Question No. 4758*)* 62
-Number of disposal drains in Shalimar Zone Lahore *(Question No. 4914*)* 66
-Number of employees working on daily wages in LDA and details about regularization thereof *(Question No. 4413*)* 44
-Number of parks in Rawalpindi Cantt and City *(Question No. 4710*)* 59
-Number of residential and commercial buildings maps approved by LDA in 2019-20 *(Question No. 4414*)* 45
-Shortage of clean drinking water in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4849*)* 64
-Steps taken by Government for improvement of poor water supply system in Lahore *(Question No. 4620*)* 52

LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-
-Details about arranging training programms for workers of dairy farms *(Question No. 1293)* 127
-Details about Government poultry farms *(Question No. 977)* 123
-Details about institutions of Poultry research *(Question No. 942)* 122
-Details about social media cell in livestock and dairy development *(Question No.1049*)* 109
-Details about provision of medicine and free treatment of heads of cattle in Veterinary Hospitals *(Question No. 1139)* 125
-Details about species of bufallows and cows *(Question No. 2758*)* 120
-Number of government poultry and dairy farms and details about procedure for provision of loan for those *(Question No. 1099)* 124
-Number of veterinary hospitals and dispensaries in PP-293, Rajanpur *(Question No.1205)* 126
-Steps taken for farming of ostrich *(Question No. 1054*)* 111

MINES & MINERALS DEPARTMENT-
-Details about appointment of members of Punjab Mines Welfare Board and performance thereof *(Question No.760)* 171
-Details about audit and budget of Punjab Mines and Mineral Private Company *(Question No. 12*)* 146
-Details about mining of minerals by provincial government *(Question No. 2756*)* 164
-Details about procedure of granting lease of lime stone *(Question No. 2361*)* 159
-Details about offices, employees and budget of Mines & Minerals Department in PP-72 Sargodha *(Question No. 2068*)* 154
-Details about offices and employees of Mines & Minerals Department Faisalabad and contract of river sand *(Question No.1615*)* 151
-Details about reserves and contracts of minerals *(Question No. 93)* 167
-Details about staff in Mines Labour Welfare Hospital PP-79, Sargodha *(Question No. 497)* 170
-Exploration of reserves of minerals in Chiniot *(Question No. 94)* 169
-Steps taken for welfare of mines workers *(Question No. 2748*)* 162

PAGE NO.

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about appointment of members of Punjab Mines Welfare Board and performance thereof *(Question No.760)* 171
-Details about mining of minerals by provincial government *(Question No. 2756*)* 164
-Details about species of bufallows and cows *(Question No. 2758*)* 120
-Steps taken for welfare of mines workers *(Question No. 2748*)* 162
RAHAT AFZA, MS.
QUESTION regarding-
-Details about Aab Pak Authority *(Question No. 4803*)* 63
RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -
-18th May, 2021 15
-21st May, 2021 107
-24th May,2021 143
-26th May,2021 227
REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**
-The Performance Audit Report on Prevention and Control of Dengue of District Rawalpindi for the Audit Year 2017-18 138
-The Performance Audit Report on Punjab Millenium Development Goals Program (Health Sector) District Sheikhupura 137
RESOLUTIONS regarding-
-Condemnation of massacre of innocent Palastinians by Israeli forces 79
-Demand for granting facilities to employees of Child Protection Bureaue equal to other Govt empolyees 317
-Demand to increas district funds of Bait-ul-Mall 316
RUKHSANA KAUSAR, MS.
QUESTION regarding-
-Installation of water filtration plant in Chak No.294/GB Toba Tek Singh *(Question No. 4740*)* 60

S

SADIA SOHAIL RANA, MS.
CALL ATTENSION NOTICE regarding-
-Details about running over three persons by a drunked government officer in Sahiwal 185
QUESTIONS regarding-
-Details about regularization of employees working on contract and daily wages in Housing , Urban Development and Public Health Engineering Department Multan *(Question No. 4623*)* 53
-Steps taken by Government for improvement of poor water supply system in Lahore *(Question No. 4620*)* 52

PAGE NO.

SAJID AHMED KHAN, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disturbance faced by patients due to untrained paramedical staff in private hospitals of Lahore 67
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran (Amendment) Bill 2021 71
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 71
SAJJAD HAIDER NADEEM, MR.
QUESTION regarding-
-Construction and repair of Q.B Link Canal Bridge Lahore Sargodha road Farooqabad *(Question No. 4679*)* 284
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about launching amnesty scheme for commercial meters by WASA Lahore *(Question No. 4644*)* 55
-Details about online approval of maps *(Question No. 4645*)* 56
SAMI ULLAH KHAN, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about water supply and sewerage schemes in PP-144, Lahore *(Question No. 4476*)* 47
-Number and posting of employees working in WASA Shahdara division, Lahore *(Question No. 4758*)* 62
RESOLUTION regarding-
-Condemnation of massacre of innocent Palastinians by Israeli forces 84
SHAHEENA KARIM, MS.
QUESTIONS regarding-
-Blockage of sewerage system in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4855*)* 65
-Shortage of clean drinking water in Dera Ghazi Khan *(Question No. 4849*)* 64
SHAHIDA AHMED, MS.
QUESTION regarding-
-Number and income of toll plazas from Kallar Kahar to Choa Saidan Shah, Chakwal *(Question No. 4846*)* 288
SHAMIM AFTAB, MS.
DISCUSSION On-
-Agriculture 321
SHAZIA ABID, MS.
QUESTIONS regarding-
-Delapidated condition of Dajal road by pass district Rajanpur *(Question No. 4378*)* 279
-Estimated cost of sewerage pipe line project in Jampur City, Rajanpur *(Question No. 4669*)* 58
-Funds allocated for construction of roads in district Rajanpur *(Question No. 4441*)* 279

PAGE NO.

-Number of veterinary hospitals and dispensaries in PP-293, Rajanpur *(Question No. 1205)* 126

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for taking steps to make secure the Wardan city from erosion of land 178

QUESTIONS regarding-

-Details about offices, employees and budget of Mines & Minerals Department in PP-72 Sargodha *(Question No. 2068*)* 154

-Installation of water filtration plants in PP-72, tehsil Bhera, Sargodha and funds allocated for those *(Question No. 3246*)* 22

SUMMONING-

-Notification of 32nd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18th May, 2021 1

SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.

QUESTIONS regarding-

-Construction and repair of Sucha souda road from Manawala to Faisalabad *(Question No. 4091*)* 234

-Details about fund allocated for construction of roads during 2018-2019 *(Question No . 4790*)* 288

-Details about water supply and sewerage schemes in PP-166 *(Question No.4633*)* 54

T

TAIMOOR MASOOD, MALIK *(Parliamentary Secretary for Urban Development & Public Health Engineering)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Details about pointing out the availability of drinking water in PP-198, Sahiwal *(Question No. 3951*)* 30

-Funds allocated for sewerage and water supply in district Bahawalnagar *(Question No. 4286*)* 37

-Installation of water filtration plants in PP-72, tehsil Bhera, Sargodha and funds allocated for those *(Question No. 3246*)* 22

TALAT FATEMEH NAQVI, MS.

DISCUSSION On-

-Agriculture 336

TARIQ MASIH GILL, MR.

PRIVILAGE MOTION regarding-

-Refusal of meeting by by Director PHA with honorable member 311

PAGE NO.

U

USMAN MEHMOOD, SYED
QUESTIONS regarding-
-Construction of fly over bridge at crossing of Iqbalabad interchange on KLP road Sadiqabad *(Question No. 4381*)* 247
-Construction of government buildings in Sadiqabad in year 2019-20 *(Question No. 4377*)* 245
-Details about institutions of Poultry research *(Question No. 942)* 122
UZMA KARDAR, MS.
CALL ATTENSION NOTICE regarding-
-Rape and murder of a woman in Jhang 184
DISCUSION ON
-Agriculture 218
QUESTIONS regarding-
-Construction and repair of Lahore Sargodha road in Khanqah Dograan city *(Question No. 4384*)* 249
-Details about publically displaying the Rules of Cunduct under Protection Against Harrasment of Women at the work Place Act *(Question No. 4603*)* 252
-Details about social media cell in livestock and dairy development *(Question No.1049*)* 109
-Steps taken for farming of ostrich *(Question No. 1054*)* 111

Z

ZAHEER IQBAL, MR.
QUESTION regarding-
-Construction of over head bridge over railway crossing Lodhran *(Question No. 4130*)* 276
ZAIB-UN-NISA MS.
QUESTION regarding-
-Number of parks in Rawalpindi Cantt and City *(Question No. 4710*)* 59

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

(جمعتہ المبارک 28، سوموار 31۔ مئی، بدھ 2، جمعتہ المبارک 4۔ جون 2021)

(یوم الجمع 16، یوم الاثنین 19، یوم الاربعاء 21، یوم الجمع 23۔ شوال 1442 ھ)

سترہویں اسمبلی : بتیسواں اجلاس

جلد 32 (حصہ دوم) : شمارہ جات : 5 تا 8

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک ،28- مئی 2021

جلد 32 : شمارہ 5

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1-	ایجنڈا	341
2-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	343
3-	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	344
	پوائنٹ آف آرڈر	
4-	ضلع پاکپتن پولیس کا معزز ممبر سے ناروا سلوک اور انتظامیہ کا ان کی فلور ملوں کو غیر قانونی سیل کرنا	345

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
5۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	351
	تعزیت	
6۔	جناب ڈپٹی سپیکر (سردار دوست محمد مزاری) کے سسر کی وفات پر دعائے مغفرت----	357
7۔	نشان زدہ سوالات اوان کے جوابات (---جاری) ------------	358
8۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	382
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
9۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف چائلڈ ہیلتھ سائنسز لاہور بابت 2021------------ کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	393
	زیرو آرنوٹس	
10۔	ضلع فیصل آباد میں ڈکیتی کی وارداتیں ------------	394
11۔	لاہور ہائی کورٹ کے احکامات کے مطابق سکولوں کی فیسوں میں کمی کا مطالبہ--------	396
12۔	ضلع ننکانہ صاحب میں سرکاری اراضی پر بااثر افراد کا ناجائز قبضہ ------------	397
	تحاریک التوائے کار	
13۔	ساہیوال، سوشل سکیورٹی ہسپتال کو ڈسپنسری میں تبدیل کیا جانا ------------	399
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
14۔	ضلع شیخوپورہ میں سکولوں کے لئے نان سیلری بجٹ رکھنے کے بارے میں رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	400
	بحث	
15۔	زراعت پر عام بحث (---جاری) ------------	400

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

سوموار، 31۔ مئی 2021

جلد 32 : شمارہ 6

16۔	ایجنڈا ------------	405
17۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	407
18۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	408
	تعزیت	
19۔	معزز ممبر چودھری خوش اختر سبحانی کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	409
	پوائنٹ آف آرڈر	
20۔	معزز ممبر چودھری خوش اختر سبحانی کی وفات پر ممبران کا اظہار خیال اور اجلاس کی کارروائی معطل کرنے کا مطالبہ ------------	409

بدھ، 2۔ جون 2021

جلد 32 : شمارہ 7

21۔	ایجنڈا ------------	415
22۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	417
23۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	418
	تعزیت	
24۔	معزز ممبر جناب جاوید اختر کے بھانجے شہریار لنڈ کی وفات پر دعائے مغفرت ------	419
	پوائنٹ آف آرڈر	
25۔	PHFMC کے ملازمین کو بحال کرنے کا مطالبہ ---------	419
26۔	ننکانہ صاحب پی پی۔134 میں سرکاری زمینوں پر بااثر افراد کا ناجائز قبضہ --------	422

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
27-	سپیشل کمیٹیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ---------- ----------	423
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
28-	مسودہ قانون بحالی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ---------- ----------	424
	پوائنٹ آف آرڈر	
29-	معزز ممبر کے خلاف درج ایف آئی آر کو واپس لینے کا مطالبہ ---------- ----------	425
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)	
30-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	439
31-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- ----------	451
32-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	454
	توجہ دلاؤ نوٹس	
33-	ڈیرہ غازی خان: چاکرانی قبیلہ کے مسلح افراد کا دوزونامی شخص کے گھر پر حملہ میں قتل اور اغواء سے متعلقہ تفصیلات ----------	467
	تحاریک التوائے کار	
34-	فیروزوالا میں سرکاری ٹیوب ویل کی بندش ----------	470
	پوائنٹ آف آرڈر	
35-	تحصیل نورپور تھل کو آفت زدہ قرار دے کر کسانوں کی مالی امداد کا مطالبہ ----------	471
36-	لاہور کے متعدد سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کا مطالبہ ---------- ----------	473

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
37-	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اوکاڑہ کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	474
	تحاریک التوائے کار (---جاری)	
38-	لیبر لاز میں بھٹہ مزدوروں کو بھی شامل کرنے کا مطالبہ ------------	474
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
39-	بیت المال کے ضلعی فنڈ میں اضافہ نہ کرنے کی وجہ سے مستحق افراد متاثر (---جاری) --------	480
40-	اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبران کے تقرر کا مطالبہ ------------	481
41-	پنجاب میں بچیوں کے تمام تعلیمی اداروں میں ٹائلٹ فراہم کرنے کا مطالبہ ------------	482
	پوائنٹ آف آرڈر	
42-	دیپالپور کی بزنس کمیونٹی "رحمانی فیملی" پر تشدد کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ ------------	485
43-	منڈی احمد آباد میں دو افراد پر پولیس تشدد کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ ------------	486
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
44-	تحاریک استحقاق بابت سال 2019، 2020 اور 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	487
	جمعتہ المبارک، 4- جون 2021	
	جلد 32 : شمارہ 8	
45-	ایجنڈا ------------	491

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
46۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	495
47۔	نعت رسول مقبول ﷺ	496
	تعزیت	
48۔	معزز ممبر چودھری عدنان کے والد اور معزز ممبر چودھری تنویر کی دادی صاحبہ کے لئے دعائے مغفرت	497
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
49۔	مسودہ قانون (ترمیم) ورکرز حصہ داری کمپنیز منافع 2021، مسودہ قانون اوورسیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2021، مسودہ قانون اپرنٹس شپ پنجاب 2021 اور مسودہ قانون (ترمیم) شوگر فیکٹریز (کنٹرول) 2021 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا	497
	پوائنٹ آف آرڈر	
50۔	وفاق کا پنجاب کے فنڈ پر کٹ لگانے پر جناب وزیر خزانہ سے وضاحت کا مطالبہ	498
51۔	صحافی حامد میر اور سلیم شہزاد پر گولیاں چلانے والے ملزمان بارے وضاحت کا مطالبہ	500
	سوالات (محکمہ آبپاشی)	
52۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	503
53۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	512
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
54۔	مسودہ قانون پنجاب ہوم بیسڈ ورکرز 2021	516
55۔	مسودہ قانون (ترمیم) دکانیں اور ادارے پنجاب 2021	517
56۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	517

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
57-	مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2021	519
58-	قواعد کی معطلی کی تحریک	521
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
59-	مسودہ قانون اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2020	523
60-	قواعد کی معطلی کی تحریک	525
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
61-	مسودہ قانون پنجاب اپرنٹس شپ 2021	526
62-	قواعد کی معطلی کی تحریک	528
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
63-	مسودہ قانون (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2021	529
64-	قواعد کی معطلی کی تحریک	532
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
65-	مسودہ قانون (تشکیل نو) تعلیمی ادارے پنجاب 2021	533
66-	مسودہ قانون یونیورسٹی آف چائلڈ ہیلتھ سائنسز لاہور 2021	535
67-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	537
68-	انڈیکس	

341

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28۔ مئی 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے:

ضلع شیخوپورہ میں سکولوں کے لئے نان سیلری بجٹ رکھنے کے بارے میں آڈٹ سال برائے 18-2017 کا خصوصی جائزہ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) عام بحث

زراعت پر عام بحث

343

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،28۔مئی 2021

(یوم الجمع،16۔شوال 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 17 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم O

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾
اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ
اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا
جَهُوْلًا ﴿٧٢﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٣﴾

سورۃ الاحزاب آیات 70 تا 73

مومنو! اللہ سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے سب کام سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔ ہم نے بارِ امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ بے شک وہ بڑا ظالم بڑا جاہل ہے۔ تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے۔ اور اللہ تو بخشنے والا ہے مہربان ہے۔

وَمَا علینا الا البلاغ O

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوبِ سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوعِ انسانی
تیرے آنے سے رونق آگئی گلزار ہستی میں
شریک حالِ قسمت ہوگیا پھر فضلِ ربانی
تیری صورت تیری سیرت تیرا نقشہ تیرا جلوہ
تبسم گفتگو بندہ نوازی خندہ پیشانی
زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہوچکی اجزائے ہستی کی پریشانی
سلام اے آتشِ زنجیر باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! آج جمعہ کا روز ہے لہٰذا question hour کے بعد آپ بات کرلیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 4531 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: کیا جناب محمد طاہر پرویز موجود نہیں ہیں؟

رانا منور حسین: جناب چیئرمین ہمارے معزز ممبر کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے لہٰذا ایک منٹ ان کو بات کرنے کی اجازت دے دیں، آپ کی مہربانی ہوگی۔

جناب چیئرمین: جی، نوید صاحب! آپ بات کرلیں۔

ضلع پاکپتن پولیس کا معزز ممبر سے ناروا سلوک اور انتظامیہ کا ان کی فلور ملوں کو غیر قانونی سیل کرنا

جناب نوید علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے میں سپیکر صاحب اور اپنی پارٹی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی کاوشوں سے میرے پروڈکشن آرڈر جاری ہوئے۔ دراصل بات یہ ہے کہ پچھلے چھ ماہ سے میرے اور اے سی پاکپتن کے درمیان کچھ تنازع چل رہا تھا جس کی وجہ سے مجھ پر ایک ایف آئی آر کاٹی گئی تھی اور میں pre arrest bail پر تھا جو کہ 26۔ مئی کو خارج ہوگئی۔ میں سنا کرتا تھا کہ جب کسی شخص کو گرفتار کیا جاتا ہے تو اس سے تھانوں میں سیاسی انتقام لیا جاتا ہے تو وہی انتقام میں پچھلے تین دن سے دیکھ رہا ہوں اور برداشت بھی کررہا ہوں۔ میں اپنی بات کا آغاز یہاں سے کروں گا کہ میں پرسوں صبح سات بجے کا جاگا اور رات 2 بجے سویا ہوں۔ مجھے پولیس پکڑ کر جس تھانے میں لے کر گئی اس تھانے کی میرے وہاں پہنچتے ہی بجلی چلی گئی اور وہ بجلی ساری رات نہ آئی۔

میرا ایک سال پہلے ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس کی وجہ سے میرا spine کا issue بن گیا۔ مجھے پولیس نے پکڑ کر lock up کیا مجھے اس بات پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیونکہ میں اس وقت ملزم تھا۔ میں نے تھانے والوں سے کہا کہ میں آپ سے کوئی ائرکنڈیشن کی ڈیمانڈ نہیں کرتا لیکن مجھے مہربانی فرما کر ایک چارپائی دے دیں کیونکہ میرا spine کا issue ہے۔ میرے ساتھ تھانے والوں نے ہتک آمیز رویہ اختیار کیا۔ مجھے انہوں نے کہا کہ آپ قالین پر سو جائیں لیکن قالین پر کیڑیاں تھیں۔ میں نے ان کو بارہا request کی کہ یہاں پر مجھے یہ issues ہیں تو اس کے بعد انہوں نے مجھے ایک کرسی دی اور میں حوالات میں پورا دن اور پوری رات گھپ اندھیرے میں اسی کرسی پر بیٹھا رہا۔ کیا میں ایک elected member نہیں ہوں، کیا کسی کے ساتھ بھی ایسے معاملات نہیں بن سکتے، کیا اس طرح کی انتقامی کارروائیاں ہمارا پیشہ بن چکا ہے؟ اس کے بعد مجھے ہتھکڑی لگا کر پولیس کے چھ ڈالوں کے ساتھ عدالت میں پیش کیا گیا جیسے پتا نہیں انہوں نے کون سا دہشت گرد پکڑ لیا ہو؟ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آئی کہ پتا نہیں یہ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے اس وقت بھی کوئی اعتراض نہ کیا حالانکہ میں چاہتا تو پاکپتن میرا شہر ہے وہاں پر کچھ بھی resistance ہو سکتی تھی لیکن ہماری جماعت میں ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی پاسداری کرنی ہے۔ میں نے عدالت میں جج صاحب سے request کی کہ میرا spine کا issue ہے اور میرے ساتھ اس طرح کا رویہ رکھا گیا ہے کہ میں پچھلے 14 سے 18 گھنٹے تک کرسی پر بیٹھا رہا ہوں تو جج صاحب نے کل ایک بجے آرڈر جاری کیا کہ ان کو آپ کورٹ سے ہسپتال لے جائیں اور ایم ایس سے کہہ کر ان کا چیک اپ کروائیں لیکن مجھے ہسپتال لے کر جانے کی بجائے پولیس والے مجھے واپس تھانے میں لے کر آ گئے اور دو گھنٹے بعد ایک میڈیکل بورڈ آ کر تھانے میں بیٹھ گیا کہ میاں صاحب ہم آپ کا چیک اپ کرنے آئے ہیں۔ مجھے پتا نہیں کہ اس میڈیکل بورڈ نے اپنے ہاتھوں میں کون سی مشینیں لگائی ہوئی تھیں جن سے انہوں نے میرا چیک اپ کرنا تھا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ایم ایس صاحب آ گئے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ کو آرڈر مجھے ہسپتال لے کر جانے کے ملے ہیں لہٰذا مجھے ہسپتال لے جا کر میرا proper check up کرنے کے بعد treatment کروائیں۔ میرا انوسٹی گیشن آفیسر رات 12 بجے میرے پاس حوالات میں آتا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ میاں صاحب چلیں آپ کا check up کروانا ہے۔ مجھے اس چیز کی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ انہوں نے رات 12 بجے میرا کون سا

check up کروانا ہے اور کون سا نہیں کروانا؟ میں دو راتوں سے جاگ رہا تھا اور رات میرے سونے کا ٹائم تھا اور میں نے صبح اسمبلی بھی آنا تھا۔ میں نے بتایا بھی تھا اور ان کو پتا بھی تھا کہ میرا spine کا issue ہے جب ایک آدمی خود گرفتاری دے رہا ہے تو اس کے بھاگنے کا جواز ہی نہیں بنتا اور ایک ممبر کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ آگے آگے بھاگے اور پولیس اس کے پیچھے بھاگ رہی ہو۔ مجھے پولیس ڈالے میں لایا گیا اور مجھے یہ کہا گیا کہ ہم آپ پر رحم فرما رہے ہیں لیکن ہمیں instructions یہ ملی ہیں کہ آپ کو ہتھکڑی لگا کر ڈالے میں بٹھا کر لے جایا جائے۔ یہ کہاں کا قانون اور انصاف ہے، کیا بدلے اس طرح سے لئے جاتے ہیں، کیا یہ جمہوری رویہ ہے؟ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میں گھبراؤں گا نہیں اور نہ ہی میں گھبرانے والا ہوں۔ اس واقعے کو چھ ماہ گزر چکے ہیں اور چھ ماہ سے جو ہمارے ساتھ بیوروکریسی کر رہی ہے وہ میں بیان نہیں کر سکتا انہوں نے میری فلور ملز seal کی ہوئی ہیں، میرے لائسنس معطل کئے ہوئے ہیں، میرے پٹرول پمپ seal کئے ہوئے ہیں، میرے کوٹے بند کئے ہوئے ہیں اس سے بڑی بربریت کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہاں لاء منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں تو میری on the floor of the House آپ سے یہ request ہے کہ اس پر آپ ایک انکوائری بٹھائیں اگر میری کوئی بات غلط یا میری کوئی ڈیمانڈ غلط ہے تو مجھے بتائیں لیکن اگر مجھ سے زیادتی کی گئی ہے تو میں نے اپنی آواز اس ایوان میں اٹھائی ہے اور آئندہ بھی اٹھاتا رہوں گا۔ میں یہ امید کرتا ہوں کہ یہ ہاؤس مجھے میرا prestige واپس دلوائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے معزز رکن فرما رہے ہیں کہ سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی ایگزیکٹو یا ایڈمنسٹریٹو آرڈر کے تحت حوالات میں نہیں تھے بلکہ عدالت نے ان کی ضمانت reject کی تھی اور وہ بھی چھ ماہ کی مسلسل hearing کے بعد ان کی ضمانت reject ہوئی۔ معزز رکن فرما رہے ہیں کہ میں ایک قانون پسند شہری ہوں اور قانون کا احترام کرتا ہوں یہ تو ان کے اس جرم سے ہی لگتا ہے کہ اگر ایک اسسٹنٹ کمشنر کو تھپڑ مار دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون کی پاسداری نہیں بلکہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے والی بات ہے۔ ایک پرچہ ہوا اس کی تفتیش ہوئی یہ

چھ مہینے شامل تفتیش رہے اور پھر پولیس اس نتیجے پر پہنچی کہ یہ گناہ گار ہیں اور انہوں نے عدالت کو مطمئن کیا تو عدالت نے آرڈر پاس کیا اور ان کی ضمانت reject ہوئی۔

جناب چیئرمین! ابھی معزز رکن خود فرما رہے تھے کہ انہیں حوالات میں کرسی فراہم کی گئی میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارے پولیٹیکل لوگ ہیں جن کا کسی نہ کسی حوالے سے اور خاص طور پر جو ہمارے rural background کے لوگ ہیں ان کا اپنے علاقے کے لوگوں کے کاموں اور ان کے مسائل کے حل کے لئے تھانے میں آنا جانا لگا رہتا ہے۔ کیا آج تک اس بات کی مثال موجود ہے کہ تھانے کی حوالات میں چارپائی فراہم کر دی جائے؟ لیکن اس کے باوجود یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ بقول ان کے پولیس نے انہیں کرسی فراہم کی۔ معزز رکن یہ فرما رہے تھے کہ تھانے کی بجلی چلی گئی، وہ ان کی خاطر تو نہیں گئی ہوگی، جب معزز رکن وہاں موجود تھے اس وقت تھانے میں محرر موجود تھا، گارڈ اور ایس ایچ او بھی موجود تھے بلکہ پورا تھانہ موجود تھا اور پورے تھانے کی بجلی گئی ہوئی تھی یہ نہیں کہ صرف آپ کے کمرے کی بجلی گئی ہوئی تھی۔ اگر اتفاقیہ طور پر پورے تھانے کی بجلی چلی گئی ہے تو وہ آپ کو victimize کرنے کے لئے نہیں تھی لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے معزز رکن ہیں ہمیں ان کا احترام ہے I will ensure کہ عدالتی حکم کے مطابق ان کا میڈیکل چیک اپ بھی کرایا جائے گا اور بحیثیت پارلیمنٹیرین جو ان کو رعایت مل سکتی ہے جو سہولت مل سکتی ہے انشاءاللہ تعالیٰ وہ دلوائی جائے گی۔

جناب نوید علی: جناب چیئرمین! راجہ صاحب نے سب سے پہلے تو بات ادھر ہی ختم کر دی اور بغیر تصدیق کئے کہہ دیا کہ میں قانون کا کیا احترام کرتا ہوں کہ اسسٹنٹ کمشنر کو تھپڑ مار دیا۔ میں on the floor of the House عرض کرتا ہوں کہ اسسٹنٹ کمشنر کو کوئی تھپڑ نہیں مارا گیا نہ ہی abduction ہوئی۔ اگر اس ہاؤس میں power ہے تو پاکپتن سٹی تھانہ ماڈل تھانہ ہے اس کی فوٹیج نکلوا لیں اگر وہاں پر میں اور اسسٹنٹ کمشنر اکٹھے نہیں گئے، IO کے سامنے ہماری صلح نہیں ہوئی، ہماری misunderstanding دور نہیں ہوئی، IO نے ہماری صلح نہیں کرائی، ہماری جپھیاں نہیں ڈلیں تو میں استعفیٰ دے دوں گا، آپ ground reality پر بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! معزز ممبر عدالتی حکم پر گئے ہیں۔ انہیں عدالت نے جیل میں بھیجا ہے، ابھی فرما رہے ہیں کہ بے گناہ تھے اگر بے گناہ ہیں تو پھر عدالت کے فیصلے کو challenge کریں، یا مہربانی کر کے عدالت کے خلاف قرارداد لے آئیں لیکن کوئی قانونی طریق کار اختیار کریں اس طرح point scoring نہ کریں۔ آپ نے تھپڑ مارا یا نہیں مارا آپ نے حکومت کو مطمئن نہیں کرنا بلکہ عدالت کو مطمئن کرنا تھا، آپ کی ضمانت عدالت نے reject کی ہے۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر point scoring سے ہٹ کر بات کریں، جہاں تک as a member of the Parliament آپ کے جو rights ہیں میں نے اس سلسلے میں پہلے کہا ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ وہ دیں گے اور we will ensure کہ اس لحاظ سے آپ کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو لیکن جو عدالتی احکامات ہیں یا عدالت کے فیصلے ہیں آپ ان کو عدالت میں ہی challenge کریں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کا بہت زیادہ right infringe ہوا ہے تو اگر آپ لا سکتے ہیں تو جج صاحب کے خلاف قرارداد لائیں لیکن اسمبلی کے قواعد و ضوابط آپ کے علم میں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ زبانی بات نہیں ہے اور یہاں سے اس قسم کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا ہے جو عدالتی فیصلوں پر اثر انداز ہو۔ اگر بقول آپ کے آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو انشاءاللہ اس کی تحقیقات کروا لیں گے۔

جناب نوید علی: جناب چیئرمین! عدالت نے میری ضمانت reject کی تھی لیکن فیصلے میں میرے متعلقہ تھانے سے ہٹ کر مجھے جنگل کے تھانے میں رکھنے کے لئے نہیں کہا تھا۔ میں on ground reality بتا رہا ہوں کہ حکومتی ایماء پر بجلی بند کی گئی، ہم وہاں سے منتخب نمائندے ہیں اس لئے ہمارے بھی sources ہیں۔ جو ہونا تھا یا جو ہو رہا ہے الحمدللہ پہلے بھی face کرتے رہے ہیں اور اب بھی کریں گے کوئی ایسی بات نہیں، ان ہتھکنڈوں سے نہ پہلے ڈرے تھے نہ اب ڈریں گے۔ حکومت سے جو ہوتا ہے کرے لیکن میاں نوید کھڑا ہے اور انشاءاللہ face کرے گا اور آپ کو بتائے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جمعہ کا دن ہے لہٰذا اب وقفہ سوالات کی طرف آتے ہیں۔

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! اگر اس issue پر اس طرح پوائنٹ آف آرڈر ہونے ہیں تو پھر ہم بھی بات کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جی، آپ پہلے بات کر لیں۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! آپ ایک منٹ میں بات مکمل کر لیں پھر ہم وقفہ سوالات کی طرف آئیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میاں نوید اور جناب لاء منسٹر نے جو بھی بات کی ہے چونکہ یہ sub judice matter ہے میں being a student of law اس کی detail میں نہیں جانا چاہتا لیکن کچھ باتیں درست ہیں جیسے صلح والی بات ہے یا تھانہ پاکپتن سے چالیس کلومیٹر دور ہے۔ راجہ صاحب کو پتا ہے کہ میرا کیس fabric نہیں کہ میں ان کے ساتھ جھوٹ بولوں لہٰذا اسے لازمی دیکھنا چاہئے اور یہ صرف ایک ممبر کی بات نہیں بلکہ عام شہری کی بھی بات ہے۔ میں ایک سیکنڈ لوں گا آج یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ان کے فیڈرل منسٹر فیصل واڈا نے جو کچھ کہا جس پر دریشک صاحب نے کہا کہ اسے ابھی تک جوتے کیوں نہیں پڑے کہ ہم سب ایم پی ایز ایک ایس ایچ او کی مار ہیں۔ یہ بات ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہوئی۔

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب نے ایوان میں ensure کرایا ہے کہ زیادتی نہیں ہو گی لیکن چونکہ یہ sub judice matter ہے لہٰذا اس پر بات نہیں ہو سکتی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب والا ہمارے معزز رکن فیصل جبوآنہ جو آج کل ترین گروپ میں ہیں وہ ساتھ بیٹھے تھے ان سے فیصل واڈا نے کہا کہ آپ سب ممبر ایک ایس ایچ کی مار ہیں اس سے میاں نوید کی یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: جی، آپ کا view point آ گیا ہے۔ اب ہم وقفہ سوالات پر آتے ہیں۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سوال نمبر 4531 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی فیصل آباد ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***4531: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی فیصل آباد کو سال 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا فنڈ ملا ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ب) کیا ان یونیورسٹی کی بلڈنگ ان سالوں کے دوران تعمیر ہوئی ہے تو ان کی تفصیل دی جائے؟

(ج) کیا حکومت ان یونیورسٹیز کی بلڈنگ کی تعمیر پر خرچ کردہ رقم کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) GCUF کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے مالی سال 18-2017, 19-2018 اور 20-2019 میں ملنے والے ترقیاتی فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ترقیاتی فنڈز	غیر ترقیاتی فنڈز	کوسٹ سنٹر	مالی سال
Nill	13.505	FQ4004	2017-18
Nill	45.364	FQ4004	2018-19

2019-20	FQ4004	35.328	Nill

GCUF کو ملنے والی غیر ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

GCWU کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے مالی سال 18-2017, 19-2018 اور 20-2019 میں ملنے والے ترقیاتی فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال	کوسٹ سنٹر	غیر ترقیاتی فنڈز	ترقیاتی فنڈز
2017-18	LQ4790	158.078	Nill
2018-19	LQ4790	194.820	Nill
2019-20	LQ4790	173.094	Nill

GCWU کو ملنے والے غیر ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کی مالی سال 18-2017 اور 19-2018 میں ترقیاتی کاموں اور ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹیوں کے تمام فنڈز کا باقاعدگی سے آڈٹ کیا جاتا ہے جو کہ حکومت کے متعلقہ محکمہ کے متعین کردہ آڈٹ افسران کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان دونوں یونیورسٹیوں کے فنڈز کا آڈٹ برائے مالی سال 18-2017 اور 19-2018 ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی فیصل آباد کو سال 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا فنڈز ملا ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈز کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے۔ آج سے دو سال قبل منسٹر صاحب کی طرف سے on the floor of the House یہ بات کہی گئی تھی کہ وومن یونیورسٹی کا نیو کیمپس زیر تعمیر ہے ہم اس کے لئے اس سال فنڈز جاری کر رہے ہیں لیکن آج کے یہ جواب ثابت کر رہے ہیں کہ آج تک کسی قسم کا کوئی بھی ترقیاتی فنڈ نیو کیمپس کو جاری نہیں کیا گیا۔ اب یا تو جواب غلط ہے یا پھر on the floor of the House منسٹر صاحب کی جو commitment تھی وہ غلط ہے۔ لہٰذا میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس بارے میں وہ کیا فرمانا چاہتے ہیں اور کیا نئی commitment دینا چاہتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! شکریہ۔ معزز ممبر بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ ہم نیو کیمپس کو فنڈز دینا چاہتے تھے۔ہم نے ADP میں 28۔ارب روپے رکھنے کا سوچا تھا لیکن گزشتہ سال Covid situation کی وجہ سے بجٹ drop کرنا پڑا اور تمام ترقیاتی سکیمیں کاٹ دی گئیں اور وہ بجٹ صرف 3۔ارب روپے تک رہ گیا، obviously پولیٹیکل گورنمنٹ ہے اور گورنمنٹ کی priorities ہوتی ہیں کہ کون سا کام پہلے کرنا ہے اور کون سا بعد میں کرنا ہے اور ہر معاملے میں محکمے کی recommendation بھی نہیں مانی جاتی، حکومت میں جو لوکل ایم پی ایز ہوتے ہیں ان کا حصہ ہوتا ہے اور ان کی بھی priorities ہوتی ہیں - میں دوبارہ commitment نہیں کر رہا کہ اس سال فنڈز رکھ دیئے جائیں گے چونکہ ہمیں ایگزیکٹو کی طرف سے ایک general direction دی جاتی ہے کہ یہ سکیمز ہونی چاہئیں یا نہیں ہونی چاہئیں پھر already وہ کیمپس چل رہا ہے اور کئی ایسی priorities ہیں جہاں فنڈز کی اشد ضرورت ہے اس لئے شاید ان کو زیادہ priorities کریں۔ شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں تنقید برائے تنقید نہیں کرنی چاہتا۔ منسٹر صاحب نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ واقعی یہ بات on the floor of the House ہوئی تھی۔ منسٹر صاحب کی طرف سے on the floor of the House جو commitment کی جائے اگر اس پر عملدرآمد نہ ہو سکے تو پھر اس کی کیا value ہے؟ منسٹر صاحب نے دوسری بات یہ کہی ہے کہ Covid-19 کی وجہ سے یہ funds جاری نہیں کئے گئے۔ یہ مجھے اور اس ہاؤس کو بتا دیں کہ دو سال پہلے کون سا Covid-19 تھا؟

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کے علم میں یہ بات لانی چاہتا ہوں کہ اس نئے کیمپس میں ایک کلاس بھی نہیں ہوئی۔ میں ان کی information کو غلط نہیں کہتا کیونکہ گیلری میں سیکرٹری محکمہ ہائر ایجوکیشن اور دوسرا سٹاف بھی موجود ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج تک اس نئے کیمپس میں ایک کلاس بھی نہیں ہوئی جس کا منسٹر صاحب نے ابھی ذکر کیا ہے کہ وہ کیمپس چل رہا ہے اور اس کے لئے funds کی ضرورت نہیں ہے۔ میری منسٹر صاحب

سے بڑے ادب واحترام سے گزارش ہے کہ نیا کیمپس مکوانہ جڑانوالہ روڈ پر تعمیر ہورہا ہے۔ میرا وہ شہر ہے اور جب میں لاہور کے لئے نکلتا ہوں تو اس کیمپس کے آگے سے گزر کر آتا ہوں۔ چودھری علی اختر اور چودھری ظہیر الدین کا یہ حلقہ انتخاب ہے۔ حکومت پنجاب نے ان کو اربوں روپے کی زمین دے دی، funds جاری کر دیئے اور جتنے funds جاری ہوئے اس سے چار دیواری اور کمرے بن گئے لیکن آج تک وہاں پر کوئی کلاس نہیں ہو سکی۔ فیصل آباد کی آبادی اس وقت ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے جبکہ وہاں پر خواتین کی صرف ایک یونیورسٹی ہے۔ جب انہوں نے service statutes بنانے تھے تو منسٹر صاحب سے میری اس بارے میں بڑی تفصیلی بات ہوئی تھی۔ میں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور منسٹر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے خصوصی مہربانی کرتے ہوئے تین سال کے بعد اس یونیورسٹی کے service statutes بنا دیئے ہیں۔ اب میں اپنے سوال کی طرف آتا ہوں کہ جواب کے جز (الف) کی تفصیل میں بتایا گیا ہے کہ GCUF کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے مالی سال، 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 میں ملنے والے ترقیاتی فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے جبکہ ترقیاتی فنڈز کے کالم میں Nil لکھا ہوا ہے یعنی تین سالوں میں اس یونیورسٹی کو ترقیاتی فنڈز کے حوالے سے ایک روپیہ بھی جاری نہیں کیا گیا۔ میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کے تمام معزز ممبران کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج بھی منسٹر صاحب نے on the floor of the House یہ کہا ہے کہ میں کوئی commitment نہیں کر سکتا کہ اس یونیورسٹی کو اس مالی سال میں funds جاری کئے جائیں گے جبکہ ان کی گورنمنٹ اور تحریک انصاف کے منشور میں یہ کہا گیا تھا کہ ہم تعلیم کے فروغ اور نئے تعلیمی ادارے بنانے کے لئے بہت زیادہ funds استعمال کریں گے۔ میری منسٹر صاحب سے بڑے احترام سے گزارش ہے کہ خدا کے لئے اس یونیورسٹی کے لئے آئندہ مالی میں funds مختص کئے جائیں۔ یہ مالی سال تو ختم ہو چکا ہے کیونکہ آج مئی کی 28 تاریخ ہے اور اگر اب کوئی funds جاری ہوئے تو وہ lapse ہو جائیں گے لیکن اگلے مالی سال میں ہماری اس یونیورسٹی کے لئے ضرور funds مختص کئے جائیں۔ اس یونیورسٹی میں فیصل آباد کی بیٹیوں نے پڑھنا ہے لہٰذا میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ ہاؤس کے اندر اس حوالے سے کوئی یقین دہانی کروا دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! میں کچھ چیزوں کی وضاحت کرنی چاہوں گا۔ اس یونیورسٹی کے بارے میں معزز رکن کا جو concern ہے میں اس کو appreciate کرتا ہوں۔ یہ بڑی اچھی بات ہے اور obviously معزز ممبر جو problems identify کرتے ہیں اسے address کیا جانا چاہئے لیکن ایک چیز سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جب صوبائی حکومت کوئی نئی یونیورسٹی بناتی ہے تو تین سال تک اس کی funding کی commitment صوبائی حکومت کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ یونیورسٹی ایسی stage پر پہنچنی چاہئے اور take off کر جانی چاہئے کہ اسے ہائر ایجوکیشن کمیشن جو کہ ایک وفاقی ادارہ ہے وہ funding کرے۔ جب صوبائی حکومت کوئی نئی یونیورسٹی بناتی ہے تو اصولاً اسے ان تین سالوں کو ذہن میں رکھنا چاہئے اور تین سالوں میں اس یونیورسٹی کو اس stage پر پہنچا کر جانا چاہئے کہ اسے صوبائی حکومت سے مزید funding کی ضرورت نہ پڑے۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی فیصل آباد دونوں ہی پرانی یونیورسٹیاں ہیں۔ پنجاب حکومت traditionally پرانی یونیورسٹیوں کو funds مہیا نہیں کرتی۔ اب ان یونیورسٹیوں کی تمام سکیموں کے لئے funding وفاقی ہائر ایجوکیشن کمیشن نے کرنی ہے۔

جناب چیئرمین! معزز رکن نے میری commitment کے حوالے سے بات کی ہے اور میں نے ان سے دو سال پہلے commit کیا تھا کہ next budget میں ہم ایک سکیم لے کر آئیں گے جو کہ گزشتہ بجٹ تھا۔ معزز ممبر بخوبی جانتے ہیں کہ یہ process فوری طور پر نہیں ہوتا اور نہ ہی منسٹر کے پاس کوئی funds ہوتے ہیں۔ محکمہ خزانہ اور محکمہ پی اینڈ ڈی نے funds منظور کرنے ہوتے ہیں۔ ہم نے گزشتہ بجٹ میں یہ سکیم رکھی تھی اور ہمیں 28۔ ارب روپے کی allocation indicate کی گئی تھی لیکن Covid-19 کی وجہ سے بجٹ میں cuts لگ گئے اور اس سکیم کے لئے صرف 3۔ ارب روپے مختص ہو سکے۔ اب 3۔ ارب روپے سے تو obviously صرف essential کام ہی ہو سکتے تھے۔

جناب چیئرمین! جو سکیمیں ہماری حکومت نے شروع کی ہیں ان کو مکمل کرنا ہمارا فرض ہے لیکن ہم نے ان دونوں یونیورسٹیوں کے لئے وفاقی ہائر ایجوکیشن کمیشن سے federal funding کے لئے apply کیا ہوا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ابھی منسٹر صاحب نے پورے ہاؤس کو تفصیل کے ساتھ brief کیا ہے کہ نئی یونیورسٹی کو تین سال تک حکومت پنجاب funds جاری کرتی ہے اور اس کے بعد وفاقی ہائر ایجوکیشن کمیشن ان کو funding کرتا ہے۔ میں بطور ممبر پنجاب اسمبلی on the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت 2013 سے 2018 تک تھی اور ہم نے اپنے اس tenure میں جھنگ روڈ والی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کو پیسے دیئے تھے یعنی اس پرانی یونیورسٹی کو صوبائی حکومت پنجاب کی طرف سے پیسے دیئے گئے تھے۔ یہ کوئی منطق نہیں ہے کہ جو منصوبے انہوں نے شروع کئے ہیں صرف انہی کو funds جاری کئے جائیں گے اور پرانے منصوبوں کے لئے funds جاری نہیں کئے جائیں گے۔ یہ public interest کے منصوبے ہیں۔ اس یونیورسٹی کے اندر میرے بیٹوں اور بیٹیوں نے تعلیم حاصل کرنی ہے۔ یہ منطق بالکل درست نہیں ہے کہ ہم نے پرانے منصوبوں کو funds جاری نہیں کرنے۔ اگر کوئی ongoing scheme ہے تو اسے حکومت وقت کو مکمل کرنا چاہئے۔ کل یہاں پر وزیر سی اینڈ ڈبلیو نے تقریباً 32 ongoing سکیموں کا ذکر کیا تھا۔ میں ان کا حوالہ دیتے ہوئے کہوں گا کہ ongoing سکیموں کو مکمل کرنا حکومت پنجاب کی ذمہ داری ہے۔ اگر صوبائی حکومت کسی یونیورسٹی کو پیسے دیتی ہے تو وہ پنجاب کی عوام کو پیسے دیتی ہے اور پنجاب کے اداروں کو مضبوط کرنے کے لئے پیسے دیتی ہے۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کہ منسٹر صاحب مجھے یقین دہانی کروا دیں کہ یہ اگلے مالی سال کے بجٹ میں اس سکیم کو لازماً شامل کروا دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ اگلے سوال کو take up کرنے سے پہلے میں ایک چھوٹی سی announcement کرنی چاہتا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چوہدری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے صرف ایک وضاحت کرنی چاہتا ہوں۔ ابھی میرے فاضل دوست محمد طاہر پرویز جو کہ میرے ضلع فیصل آباد سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ان منصوبوں کا کیا قصور ہے جو پاکستان مسلم لیگ(ن) کے دور حکومت میں شروع کئے گئے تھے؟ یہ اپنے دور حکومت میں جو legacy لے کر چلتے رہے ہیں انہوں نے اسی لحاظ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے ان

سے پوچھنا چاہوں گا کہ وزیر آباد کے کارڈیالوجی سنٹر کا کیا قصور تھا، اسے ان کے دور حکومت میں کیوں بند کیا گیا اور کیوں funding نہیں کی گئی؟ اسی طرح پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت اس بات کی گواہ ہے کہ اس کا کام انہوں نے اپنے دور حکومت میں دس سال تک بند رکھا حتیٰ کہ اس کی چھتیں ٹپکنا شروع ہو گئیں اور اس کی لاگت double ہو گئی۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طرح شامان والے بڑے کمرشل سنٹر جو کہ with the collaboration of Dubai مکمل ہونا تھا، جس میں 25 فیصد right of ownership صوبہ پنجاب کے تھے۔ وہ کسی حکومت یا وزیر اعلیٰ کے نہیں تھے بلکہ صوبہ پنجاب کے تھے اور اس کے اندر ایک لاکھ نوکریاں پیدا ہونی تھیں اس منصوبے کو بھی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے abandoned کر دیا گیا تھا۔ یہ پاکستان مسلم (ن) کی حکومت کا کام تھا۔ ہماری حکومت کا ایسا طرز عمل نہیں ہے۔ انشاءاللہ ان کے دور حکومت میں شروع کئے گئے تمام projects مکمل کئے جائیں گے کیونکہ وہ عوامی مفاد کے منصوبے ہیں۔ آپ اپنے قائدین اور policy makers کو بھی یہی بات سمجھائیں۔ میں نے آپ کو تین ایسے projects گنوا دیئے ہیں جبکہ چھوٹے چھوٹے اور بہت سے projects ان کے دور حکومت میں بند کر دیئے گئے تھے جو کہ ان سے پہلی حکومت نے شروع کئے تھے۔ آپ کے ذہن میں وہی بات ہے کہ جیسے ہم نے ان کے projects بند کئے تھے شاید موجودہ حکومت بھی ہمارے projects بند کر دی گی۔ ایسا بالکل نہیں ہو گا۔ آپ ہمیشہ ایک reasonable بات کرتے ہیں اسی لئے میں آپ کی بڑی قدر کرتا ہوں لیکن یہ وضاحت بہت ضروری تھی۔

تعزیت

جناب ڈپٹی سپیکر (سردار دوست محمد مزاری) کے سسر کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب چیئرمین: معزز ممبران! ایک announcement ہے کہ ہمارے ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری کے Father-in-law سردار نعیم خان مزاری وفات پا گئے ہیں تو ان کے لئے فاتحہ خوانی کر لی جائے۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے اُن کی طرف سے pending کرنے کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال نمبر 6590 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6776 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: نورپور تھل گرلز کالج میں سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6776: **محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع خوشاب کی تحصیل نورپور تھل میں گرلز کالج میں سٹاف کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کون کون سی اسامیاں خالی ہیں اور حکومت کب تک فل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) نورپور تھل کے گرلز کالج میں بچیوں کی تعداد کتنی ہے اور کیا سٹاف کی تعداد بچیوں کے لحاظ سے کافی ہے؟

(د) نورپور تھل کے گرلز کالج میں آخری دفعہ بھرتی کب کی گئی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ٹیچنگ سٹاف کی 22 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں 2 ورکنگ ہیں اور 20 خالی اسامیاں ہیں۔ خالی اسامیوں پر 5 کالج ٹیچنگ انٹرنیز 04 ماہ کے کنٹریکٹ پر کام کر رہی ہیں۔

(ب) نان ٹیچنگ سٹاف کی 28 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں 7 ورکنگ ہیں اور 21 اسامیاں خالی ہیں بھرتی کے لئے اعداد و شمار مانگ لئے گئے ہیں۔

(ج) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین نور پور تھل ضلع خوشاب کی تعداد 21-2020 کے تعلیمی سال میں 483 ہے۔ سٹاف ناکافی ہے۔

(د) کالج ہذا 2008 میں بنا جس میں نان ٹیچنگ سٹاف کی ایک بار بھی بھرتی نہیں ہوئی 2017 میں بھرتی ہونے لگی تھی لیکن ایم پی اے ملک محمد ارشد کلو نے منسوخ کروادی کہ سارے ضلع خوشاب کی درجہ چہارم کی اسامیوں کا کوٹا مجھے دیا جائے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! یہ سوال تحصیل نورپور تھل کے حوالے سے ہے جس کی آبادی ڈیڑھ لاکھ ہے جس کے لئے یہ واحد کالج ہے۔ اس کالج میں 2008 سے teaching staff کی تعداد صرف 2 ہے۔ اس کالج میں ٹوٹل بچیاں 483 ہیں اور تھل کے علاقے میں دور دراز آبادی ہوتی ہے تو بہت سے لوگ اپنی بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجتے بھی نہیں ہیں تو جو لوگ اپنی بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجتے ہیں تو وہاں کالج کے سٹاف کے حالات میں نے آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ 2 ریگولر ہیں اور 5 ٹیچرز کنٹریکٹ پر ہیں اور کنٹریکٹ ٹیچرز کے حوالے سے شکایت ہے کہ وہ اپنی مرضی سے آتی ہیں، کبھی آتی ہیں اور کبھی نہیں آتیں۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ محکمہ اس کالج کے لئے سٹاف بھرتی کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! کالجز کے teaching staff کی hiring پنجاب پبلک سروس کے through ہوتی ہے تو اڑھائی ہزار teaching staff بھرتی کرنے کا process گزشتہ سال start ہوا لیکن unfortunately پنجاب پبلک سروس کمیشن کے process کے حوالے سے ایک scandal بن گیا اُس وجہ سے یہ بھرتی delayed ہے۔ میں نے اس Question Hour سے پہلے بھی پتا کیا ہے اس پر مزید 6 ماہ لگ جائیں گے۔ محترمہ نے دوسری بات کی ہے کہ ٹیچرز ٹائم پر نہیں آتے تو آپ ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز کو شکایت کریں تو ہم اُن سے کہیں گے کہ جو ٹیچرز موجود ہیں وہ تو at least کالج آئیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! کالجز میں آخری بار 2008 میں بھرتی کی گئی ہے اُس کے بعد اس لئے بھرتی نہیں کی گئی کہ بھرتیوں میں سیاسی مداخلت تھی جس کی وجہ سے بھرتیاں نہیں کی گئیں تو میرے خیال میں اب ہماری حکومت میں کسی قسم کی کوئی سیاسی مداخلت نہیں ہے تو براہ

مہربانی بھرتی کے process کو مکمل کر کے وہاں ٹیچرز تعینات کئے جائیں کیونکہ وہاں کے لوگوں کا یہ بہت serious issue ہے۔ اس کالج میں سائنس ٹیچر ایک بھی نہیں ہے جو دو ٹیچرز ہیں وہ صرف اُردُو subject کی ہیں تو kindly اس پر ضرور غور کریں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! ہم نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو already اڑھائی ہزار ٹیچرز کے لئے request کی ہوئی ہے اور اس سال ہم مزید تین ہزار ٹیچرز بھرتی کرنے کے لئے request کر رہے ہیں تو یہ انشاءاللہ ہو جائے گا۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں، لہٰذا ان کے سوال نمبر 6801 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے ،لہٰذا ان کے سوال نمبر 6802 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے، اُن کی طرف سے written request آئی ہے تو ان کا سوال نمبر 6843 pending جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6862 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی آمدن واخراجات اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6862: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی آمدن واخراجات بتائیں؟

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اوراوپر کی اسامیاں اوران پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس بورڈ کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں کتنی کتنی مالیت میں خرید کردہ ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل تین سالوں کی بتائیں نیز یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(د) اس بورڈ کے گریڈ 17 اوراوپر کے ملازمین کو کون کون سی مراعات حاصل ہیں کیاان کو خصوصی الاؤنس ملتا ہے تواس کی تفصیلات دی جائیں؟

(ہ) اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں کتنی کتنی ہیں؟

(و) اس بورڈ میں کتنے افراد کی ان تین سالوں کے دوران کس کس عہدہ و گریڈ پر بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، تعلیم، عہدہ اور گریڈ بتائیں ان کی بھرتی کی اتھارٹی کا نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) تفصیل برائے مالی سال 2018-19

آمدن 2310.288 (ملین) روپے

اخراجات 2182.314 (ملین) روپے

تفصیل برائے مالی سال 2019-20

آمدن 2287.857 (ملین) روپے

اخراجات 2139.987 (ملین) روپے

تفصیل برائے مالی سال 2020-21

آمدن کا تخمینہ 2281.701 (ملین) روپے

اخراجات کا تخمینہ 2146.010 (ملین) روپے

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیوں اور ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، لاہور کے پاس موجود گاڑیوں کی تعداد، کمپنی، مالیت اور ان کے اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دوسرے بورڈ ملازمین کی طرح گریڈ 17 اور اُوپر کے ملازمین کو درج ذیل خصوصی مراعات حاصل ہیں:

1۔ سالانہ 4 لیٹ سیٹنگ الاؤنس جاری بنیادی تنخواہ کے برابر دیئے جاتے ہیں۔

2۔ میڈیکل اور ہاؤس رینٹ الاؤنسز 50 فیصد جاری بنیادی تنخواہ کے دیئے جاتے ہیں۔

3۔ چیئرپرسن کو ایک جاری بنیادی تنخواہ کے برابر چیئرمین بائیس الاؤنس دیا جاتا ہے۔

4۔ تمام ملازمین کو موٹر سائیکل، کار اور گھر کی خریداری کے لئے سود کے بغیر قرضہ دیا جاتا ہے۔

(ہ) اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1111 ہے اور خالی اسامیوں کی تعداد 323 ہے۔

(و) تین سالوں کے دوران بھرتی ہونے والے ملازمین کی تعداد اور مطلوبہ تفصیلات ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! I like to start by appreciating Higher Education Department کیونکہ انہوں نے جز (الف) میں تین سالوں کی آمدن اور اخراجات دیئے ہیں تو ان کی آمدن اخراجات سے زیادہ ہے تو its very good. It means they are doing well. میرا ضمنی سوال جز (د) کے حوالے سے ہے انہوں نے جواب دیا ہے کہ میڈیکل اور ہاؤس رینٹ الاؤنس بنیادی جاری تنخواہ پر دیئے جاتے ہیں۔ جہاں تک میری information ہے حکومت کے باقی جتنے ملازمین ہیں اُن کا میڈیکل الاؤنس 10 فیصد ہے اور رینٹ 50 فیصد ہے لیکن یہ initial pay scale پر الاؤنس دیئے جاتے ہیں تو اس فرق کی کیا وجہ ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! ایجوکیشن بورڈز autonomous ہوتے ہیں یہ اپنے ملازمین کے الاؤنسز کے فیصلے خود کرتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میرا اگلا ضمنی سوال جز (ب) کے حوالے سے ہے۔ اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1111 ہے اور خالی اسامیوں کی تعداد 323 ہے تو ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ کب تک ہے اور یہ بجٹ میں ان اسامیوں کے لئے کوئی مخصوص رقم رکھی جاتی ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! بورڈز چونکہ autonomous bodies ہیں یہ اپنی آمدن اور اخراجات خود ہی manage کرتے ہیں۔ اسامیاں پُر کرنے کا فیصلہ بھی بورڈز خود کرتے ہیں۔ ہم نے بورڈز کو already letter لکھا ہوا ہے کہ وہ خالی اسامیاں پُر کریں۔ ہم یہ قانون بھی بنا رہے ہیں کہ بورڈز کی بھرتیاں بھی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے through ہوں تاکہ اس کی transparency پر جو question mark اُٹھتے ہیں، وہ نہ اُٹھیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا ان کے سوال نمبر 6865 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک غلام قاسم ہنجرا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا ان کے سوال نمبر 6866 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے ان کی pending کرنے کی request آئی ہے، اس سوال نمبر 6868 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد نواز چوہان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6869 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ کی آمدن، اخراجات اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6869: **جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ کی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اوراوپر کی اسامیاں اوران پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس بورڈ کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں کس کس اور ماڈل کمپنی کی ہیں یہ کتنی کتنی مالیت میں خرید کردہ ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل تین سالوں کی بتائیں نیز یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(د) اس کے گریڈ 17 اوراوپر کے ملازمین کو کون کون سی مراعات حاصل ہیں کیا ان کو خصوصی الاؤنس ملتا ہے تو اس کی تفصیلات دی جائیں؟

(ہ) اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں کتنی کتنی ہیں؟

(و) اس بورڈ میں کتنے افراد کی ان تین سالوں کے دوران کس کس عہدہ و گریڈ پر بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، تعلیم عہدہ مع گریڈ بتائیں ان کی بھرتی کی اتھارٹی کا نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جواب ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی کل اسامیوں کی تعداد 114 ہے ان اسامیوں پر 93 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تعینات کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بورڈ ہذا کے پاس 22 مختلف گاڑیاں ہیں ان کے ماڈل / قیمت اور تین سال کے اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دوسرے بورڈ ملازمین کی طرح گریڈ 17 اور اُوپر کے ملازمین کو درج ذیل خصوصی مراعات حاصل ہیں:

1۔ سالانہ 4 لیٹ سیٹنگ الاؤنس جاری بنیادی تنخواہ کے برابر دیئے جاتے ہیں۔

2۔ میڈیکل اور ہاؤس رینٹ الاؤنسز 50 فیصد جاری بنیادی تنخواہ کے دیئے جاتے ہیں۔

3۔ چیئرپرسن کو ایک جاری بنیادی تنخواہ کے برابر چیئرمین بائیس الاؤنس دیا جاتا ہے۔

4۔ تمام ملازمین کو موٹر سائیکل، کار اور گھر کی خریداری کے لئے سود کے بغیر قرضہ دیا جاتا ہے۔

(ہ) اس بورڈ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 1098 ہیں اور خالی اسامیاں 386 ہیں اور خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) بورڈ ہٰذا میں گزشتہ تین سالوں کے دوران 185 ملازمین بھرتی کئے گئے۔ ان ملازمین کی تفصیل ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! محکمہ نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی کل اسامیوں کی تعداد 114 ہے۔ ان اسامیوں پر 93 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ جو 21 اسامیاں خالی ہیں وہ کب سے خالی ہیں، وہ کون سی ہیں اور اُن پر کب بھرتی کی جائے گی؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ اسامیاں شاید 2012 سے خالی ہیں۔ ان اسامیوں پر بھرتی کب کی جائے گی یہ نیا سوال ہے اور اس بارے میں آپ بورڈ سے سوال کر سکتے ہیں جیسے میں نے گزشتہ جو سوال تھا اس میں بتایا کہ بورڈز autonomous bodies ہیں۔ جس طرح یونیورسٹیز autonomous bodies ہیں اس میں صرف ایک نمائندہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ہوتا ہے جو بورڈ کا ممبر ہوتا ہے۔ بورڈ کا چیئرمین اور بورڈ اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ وہ فیصلے خود کریں۔ اگر یہ ان سے exactly یہ سوال

پوچھ لیتے تو اس کا وہ جواب دے دیتے اور اگر یہ independently پوچھنا چاہتے ہیں تو ان سے پوچھ کر بتا دیتے ہیں۔

جناب چیئر مین: چوہان صاحب! یہ نیا سوال بنتا ہے۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئر مین! آپ نے فرمایا کہ 2012 سے یہ اسامیاں خالی ہیں آج 2021 ہے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ آج یہ ensure کروا دیں کہ یہ اسامیاں کب fill ہو جائیں گی اور ان کا طریق کار کیا ہے؟

جناب چیئر مین: جناب محمد نواز چوہان! وہ کہہ رہے ہیں کہ لکھ کر دیا ہے fill ہو جائیں گی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئر مین! یہ بات درست ہے بورڈز daily wages پر رکھ لیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں اس کو permanent کر دو۔ تو اس کو ہم حل کر رہے ہیں، میں نے ابھی discus کیا ہے کہ اس کو sort out کرنے کے لئے کوئی قانون لے آتے ہیں جو mandatory کر دیں اور اس کو PPSC کے through یا کوئی اور transparent طریقے سے اس کو حل کیا جائے تو ایسے ہم کرسکتے ہیں۔ We can work on it.

جناب محمد نواز چوہان: میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ مجھے آپ بتا دیں کہ جو انہوں نے گوجرانوالہ بورڈ میں daily wages پر جو بھرتی کئے ہوئے ہیں وہ کتنے ہیں اور ان کی تعلیم کیا ہے اور ان کا طریق کار کیا ہے اور کس Terms & Condition کے ساتھ ڈیلی ویجز پر بھرتی کئے ہیں؟

جناب چیئر مین: چوہان صاحب! یہ آپ کا fresh question بنتا ہے وہ آپ کر دیں تو وہ اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئر مین! اس میں کوئی fresh question والی بات نہیں ہے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال (ہ) جز سے ہے وہ بھی اسی طرح کا ہے کہ اس بورڈ میں 1098 اسامیاں ہیں جن میں سے 386 اسامیاں ابھی تک خالی ہیں یہ بتا دیں کہ یہ کب تک fill ہو جائیں گی اور اس کا طریق کار کیا ہو گا؟ کہ کیا یہ بھی ڈیلی ویجز پر رکھے جائیں گے۔ ہمارے بورڈ والے اپنی مرضی اور من مانی سے کس کو oblige کرتے ہیں یا کس کے کہنے پر رکھتے ہیں اور وہ کیسے ہوتا ہے؟

جناب چیئر مین: جناب محمد نواز چوہان! ان کو جواب دے لینے دیجئے۔ جی، منسٹر صاحب!

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! جب تک یہ جواب نہیں دیتے میرے اس سوال کو pending کیا جائے۔ یہ نامکمل جواب ہے میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! actually جو ضمنی سوال ہوتا ہے وہ policy matter سے related ہونا چاہئے یہ کوئی نیا fact تو نہیں پوچھ سکتے۔ اگر ان کو کوئی fact چاہئے تو نیا سوال لے آئیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد نواز چوہان! آپ اس پر نیا سوال لے آئیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! جو ان کا concern ہے اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ بورڈ ایک autonomous body ہے۔ ان کے دور میں بھی یہ autonomous body تھا اور ان کو یہ پتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے چوہان صاحب! آپ نیا سوال لے آئیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے وہ اسے پیش کریں۔ چوہان صاحب! آپ کے اس سوال کا جواب آگیا ہے آپ ایک نیا سوال لے آئیں۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! مجھے ensure کروایا جائے کہ وہ ڈیلی ویجز پر کتنے لوگ ہیں؟

جناب چیئرمین: جناب محمد نواز چوہان! آپ نیا سوال لے آئیں وہ اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب چیئرمین! میرا سوال تو یہی ہے اور وہ اسی کا جز ہے اسی کا جواب دیں۔ یہ میں نے تو نہیں کہا یہ منسٹر صاحب نے خود کہا ہے کہ وہ لوگ خود ڈیلی ویجز پر رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد نواز چوہان! اس میں ڈیلی ویجز کا کوئی حوالہ ہی نہیں ہے۔ جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے وہ اسے پیش کریں۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6870 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کی آمدن واخراجات اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6870: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی آمدن اوراخراجات بتائیں؟

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اوراوپر کی اسامیاں اوران پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس بورڈ کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں یہ کتنی کتنی مالیت میں خرید کردہ ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل تین سالوں کی بتائیں نیز یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(د) اس کے گریڈ 17 اوراوپر کے ملازمین کو کون کون سی مراعات حاصل ہیں کیا ان کو خصوصی الاؤنس ملتا ہے تو اس کی تفصیلات دی جائیں؟

(ہ) اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں کتنی کتنی ہیں؟

(و) اس بورڈ میں کتنے افراد کی ان تین سالوں کے دوران کس کس عہدہ وگریڈ پر بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، تعلیم، عہدہ اور گریڈ بتائیں ان کو بھرتی کرنے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جواب ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی کل اسامیاں 32 ہیں اور ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دوسرے بورڈ ملازمین کی طرح گریڈ 17 اور اُوپر کے ملازمین کو درج ذیل خصوصی مراعات حاصل ہیں:

1- سالانہ 4 لیٹ سیٹنگ الاؤنس جاری بنیادی تنخواہ کے برابر دیئے جاتے ہیں۔

2- میڈیکل اور ہاؤس رینٹ الاؤنسز 50 فیصد جاری بنیادی تنخواہ کے دیئے جاتے ہیں۔

3- چیئرپرسن کو ایک جاری بنیادی تنخواہ کے برابر چیئرمین بائیس الاؤنس دیا جاتا ہے۔

4- تمام ملازمین کو موٹر سائیکل، کار اور گھر کی خریداری کے لئے سود کے بغیر قرضہ دیا جاتا ہے۔

(ہ) اس بورڈ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 437 اور اس وقت 273 اسامیاں خالی ہیں۔

(و) سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کے دوران 55 ڈیلی ویجز ملازمین کورٹ پٹیشنز نمبرز 13625/16،18007/16،16505/16،18284/16 عدالت عالیہ، لاہور ہائی کورٹ ملتان بینچ، ملتان اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکامات کی روشنی میں ریگولر کیا گیا۔ جبکہ 01 ملازم A-17 (پنجاب سول سرونٹ ایکٹ 1974) کے تحت بورڈ آف گورنر کی منظوری کے بعد بھرتی کیا گیا۔ ان ملازمین کے نام، تعلیم، عہدہ کی تفصیل ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا پہلا ضمنی سوال جز (و) سے ہے۔ یہ بڑا اہم سوال ہے کہ ساہیوال بورڈ آف ایجوکیشن کے ملازمین کے حوالے سے، جس طرح میرے بھائی نے بھی پہلے بات کی کہ بورڈ آف ایجوکیشن میں ملازمین کے حوالے سے، میں نے سوال یہ کیا تھا کہ اس بورڈ میں کتنے افراد کو تین سالوں میں کس کس عہدے پر، گریڈ پر بھرتی کیا گیا ہے؟ جواب میں یہ بتایا گیا کہ 55 ڈیلی ویجز ملازمین کو انہوں نے on the direction of the Supreme Court and High Court کنفرم کیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کتنے ملازمین تھے ڈیلی ویجز پر جن میں سے یہ 55 لوگوں کو انہوں نے کنفرم کیا اور کتنے لوگوں کو انہوں نے فارغ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! یہ ایک نیا fact پوچھ رہے ہیں میں تو ایک logical بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ obviously میرے پاس یہاں تو کوئی data نہیں ہے

اور نہ ہی میں یہاں Google کر کے جواب دے سکتا ہوں۔ کوئی نیا fact بورڈ سے پوچھیں گے تو میں بورڈ کو پوچھوں گا اور وہ جواب منگوالوں گا تو اس لئے kindly اگر exact سوال پوچھ لیا کریں یہ کوئی پہیلیاں بجوانے کا میچ تو نہیں ہو رہا۔ میرے بڑے محترم ہیں۔ مجھے آپ بتادیں کہ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اس پر نیا سوال لے آئیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): اگر کوئی گڑبڑ ہوئی ہے تو آپ شکایت کریں ہم تحقیقات کروالیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب میرے لئے بڑے honorable ہیں بس یہ فلور ایسا نہیں ہے راجہ صاحب بیٹھے ہیں سینئر politician ہیں، چودھری ظہیر الدین بھی بیٹھے ہیں، میں کوئی پہیلی والی بات نہیں کر رہا آپ believe کریں راجہ صاحب کہ یہ ان غریبوں کا معاملہ ہے جو ڈیلی ویجز ملازمین تھے۔ ان میں سے 55 لوگوں کو انہوں نے کنفرم کیا اور اسی cadre کے باقی ڈیلی ویجز ملازمین کے گھروں کا انہوں نے چولہا بجھایا ہے۔ میں یہ بات کر رہا ہوں اور یہ سوال میں موجود ہے کہ میں نے کہا ہے کہ جو ڈیلی ویجز ملازمین تھے وہ کتنے تھے؟ وہ لکھا ہوا ہے۔ اب جیسے منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ میں ان سے agree کرتا ہوں آپ مہربانی فرمائیں کہ آپ یہ ایک انکوائری کر لیں کہ وہاں پر ڈیلی ویجز ملازمین تھے کتنے؟ اور ان میں سے 55 لوگوں کو کیوں کیا گیا ہے جبکہ قانون تو ایک ہوتا ہے، قانون تو سب کے لئے برابر ہے۔ جو کورٹ سے direction لے آیا ہے وہ confirm ہو گئے اور جو remaining بندے ہیں وہ سارے غریب ایک جیسے تھے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اگر ان غریبوں کو اگر آپ کہتے ہیں petition لے آؤ اور اگر وہ 22B/22A کی petition کر کے اس میں پارٹی بنا دیتے ہیں ان لوگوں کو لیکن یہ بورڈ خود take up کر سکتا ہے ۔ جیسے میں ایک اور توجہ دلاتا ہوں میں نے پوچھا تھا کہ اس بورڈ میں منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی خالی ہیں؟ آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے خود یہ بتایا ہے کہ اس بورڈ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 437 ہے اگرچہ اس وقت 273 اسامیاں خالی ہیں۔ میرا سوال بھی یہی ہے کہ وہ ڈیلی ویجز

والے ملازمین کو فارغ کئے ہیں۔ جو غریب چار چار، چھ چھ سال سے کام کر رہے تھے ان کو گھروں میں بھیج دیا گیا ہے۔ مجھے on the floor of the House یہ ensure کروائیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! اس کا جواب دینا ضروری ہے یہ ایک سسٹم flaw ہے اور یہ میں نے identify کیا ہے کہ یہ جو ڈیلی ویجز پر لوگ بھرتی ہوتے ہیں یہ لوگوں کو oblige کرنے کے لئے بھرتی ہوتے ہیں۔ میں ان کے particular question کی بات نہیں کر رہا۔ سسٹم میں تو flaw ہے اس کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے اور میں on the floor of the House already commit کر رہا ہوں کہ اس کی بھی انکوائری کر لیتے ہیں اور یہ flaw بھی مل کر دور کر لیتے ہیں اور ایک amendment لیکر آتے ہیں بورڈ کے قانون میں تاکہ آئندہ ایسا نہ ہو۔ یہ ہوتا کیا ہے کہ آپ لوگوں کو oblige کرنے کے لئے ڈیلی ویجز پر پہلے بھرتی کر لیتے ہیں اس کے بعد جب کسی کو politically oblige کر دیا، میں نے کہہ دیا، انہوں نے کہہ دیا اس کے بعد اس کو نکال دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ اس پر مل کر کوئی amendment لے آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ کا حکم بالکل بجا آور منسٹر صاحب کی مہربانی ان کی بڑی kind consideration ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ میں صرف آپ کے صرف 30 سیکنڈ لوں گا آپ کی توجہ کا طالب گار ہوں منسٹر صاحب نے جیسے یہ فرمایا ہے کہ جو بھی اس میں خلاء ہے یا جو بھی اس میں کوئی ایسی چیز ہے اس کو دور کیا جائے گا۔ میں ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں جو پتا نہیں political تھے یا نہیں تھے لیکن ان لوگوں نے ڈیلی ویجز پر چار چار، چھ چھ سال وہاں پر ملازمت کی ہے۔ اگر آپ مہربانی کریں یہاں سے direction فرما دیں کہ ان لوگوں کو recall کر لیا جائے، انکوائری کر لیں اور جیسے ہی ان کا فیصلہ ہو اگر ان میں میرا ایک بھی پولیٹیکل سفارشی ہو تو اسے بالکل نہ رکھا جائے لیکن جن کی ملازمت ہے ان کو تو accommodate کریں جس طرح سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ کے orders کی روشنی میں کی ہے اسی کو in view رکھ دیتے تو ملازمین کو accommodate کیا جائے۔ آپ منسٹر صاحب سے اس پر ان کے comment لے لیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! وہ دیکھ لیتے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ آپ سے مل کر اس پر amendment لے آئیں گے اور کوشش کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! مہربانی فرما کر comment لے لیتے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! comment یہی ہے کہ بورڈ کی محکمانہ انکوائری کروالیتے ہیں۔ بورڈ direct تو نہیں کر سکتا ہے کسی صورت میں بھی۔ Board autonomy کا تو یہی مطلب ہوتا ہے انہوں نے اپنے فیصلے خود کرنے ہیں۔ ان کو سپریم کورٹ تو direction دے سکتی ہے لیکن ایگزیکٹو آرڈر کے تحت تھوڑی بھرتیاں کر سکتے ہیں اور انہوں نے خود ہی کہا ہے کہ وہ ڈیلی ویجز پر تھے تو ڈیلی ویجز پر تو لوگوں کو رکھا ہی اس لئے جاتا ہے کہ جب فارغ کرنا ہو گا تو فارغ کر دیں گے یہ تو simple سی بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہو گیا اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے ان کی pending کرنے کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال نمبر 6902 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے ان کی بھی pending کرنے کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال نمبر 6907 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد غلام قاسم ہنجرا کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال نمبر 6914 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5264 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ ہائر ایجوکیشن کے تحت کالجوں / یونیورسٹیوں کی تعداد اور سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*5264: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ: ۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہائر ایجوکیشن کے کالجوں اور یونیورسٹی کی تفصیل مع نام علیحدہ علیحدہ فراہم کریں؟

(ب) ان کالجوں اور یونیورسٹی کے لئے مالی سال 21-2020 کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان اداروں میں اس مالی سال کے دوران کون کون سی سہولیات فراہم کی جائیں گی اور کس کس ادارے کی بلڈنگ تعمیر کی جائے گی یا اضافی کمرہ جات کی تعمیر کی جائے گی؟

(د) ان اداروں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں یہ اسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی؟

(ہ) کیا ان اداروں میں جدید لیبز، ملٹی پرپز ہال اور کمپیوٹر لیب ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہائر ایجوکیشن کے ماتحت کام کرنے والے کالجز کی تعداد 48 ہے جن میں 20 میل اور 28 فی میل کالجز ہیں۔ جبکہ 2 یونیورسٹیاں کام کر رہی ہیں (تفصیل Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد کے کالجز کے لئے مالی سال 21-2020 میں مختص کی گئی رقم کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں میں مالی سال 21-2020 میں جن سہولیات کی ضرورت ہے ان کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ عدم دستیاب سہولیات کو محکمہ ہائر ایجوکیشن سالانہ ترقیاتی سکیم "Provision of Missing Facilities in Higher Education Department" میں مختص کی گئی 50 ملین کی رقم میں سے ضروریات اور ترجیحات کی بنیاد پر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جبکہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمندری میں 16 کمرہ جات کی تعمیر جاری ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد کے کالجز میں خالی اسامیوں کی تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی جانب سے لیکچرار کی اسامیاں پر کرنے کا عمل جاری ہے۔ جبکہ نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں پر کرنے کے لئے گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

(ہ) ضلع فیصل آباد کے کالجز میں سائنس لیبز، ملٹی پرپز ہال اور کمپیوٹر لیبز کی تفصیل۔ (Annex-E) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع فیصل آباد کے کالجز کے لئے مالی سال 21-2020 کے لئے مختص کی گئی رقم میں سے کتنے پیسے استعمال ہو چکے ہیں اور کتنے پیسے lapse ہونے جا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! اس سوال کو pending کر دیں۔ میں اس کی تفصیل ایوان میں دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5867 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

منڈی بہاؤالدین گورنمنٹ گرلز کالج کے قیام، سٹاف اور خالی اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***5867: محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج منڈی بہاؤالدین کب سے قائم ہے؟

(ب) Students کی مکمل تعداد کلاس وائز بتائی جائے نیز کتنی طالبات ہاسٹل میں رہائش پذیر ہیں؟

(ج) کالج کی ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل بتائی جائے؟

(د) مذکورہ کالج میں کن کن مضامین کو گریجویشن کے لئے پڑھایا جاتا ہے؟

(ہ) پوسٹ گریجویٹ کن مضامین میں کروایا جاتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین منڈی بہاؤالدین 1973-09-01ء قائم ہوا۔

نیز کالج کوڈ(346202) ہے۔

(ب) ا۔فرسٹ ائیر 1303

۲۔سیکنڈ ائیر 1412

۳۔تھرڈ ائیر 700

۴۔فورتھ ائیر 600

۵۔ففتھ ائیر 30

۶۔سکستھ ائیر 88

ہاسٹل میں طالبات کی تعداد 60 ہے۔

(ج) ا۔اساتذہ کی تعداد 37 ہے۔

۲۔اساتذہ کی خالی اسامیاں 28 ہیں۔

۳۔ملازمین کی تعداد 28 ہے۔

۴۔خالی اسامیاں 11 ہیں۔

(د) مضامین بی اے انگلش' اردو' سائیکالوجی' اکنامکس' جرنلزم' حساب' ہیلتھ' فزیکل ایجوکیشن' ہسٹری' سوکس' فارسی' ایجوکیشن

مضامین بی ایس سی کیمسٹری' فزکس' باٹنی' زوالوجی' بیالوجی' میتھ' نفسیات

(ہ) انگلش' اکنامکس' حساب' سائیکالوجی' ہسٹری

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب چیئرمین! جز(ج) میں مجھے بتایا گیا ہے کہ 28 ٹیچرز اور 11 نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اتنی زیادہ خالی اسامیوں کے ساتھ کالج کا نظام کیسے چل رہا ہے اور یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کو کب تک پُر کر لیا جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! گزشتہ کافی سالوں سے CTIs کا سسٹم چل رہا تھا کہ ایک سال کے لئے بھرتی کی جاتی تھی اور مستقل بھرتیاں نہیں کی گئیں۔ ہم نے پچھلے

سال اجازت لی ہے جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اڑھائی ہزار بھرتیاں ہو رہی ہیں اور مزید تین ہزار بھرتیوں کے لئے request بھیج چکے ہیں۔ امید ہے کہ اس سال یہ بھرتیاں مکمل ہو جائیں گی اور ان کو مستقل ٹیچرز مل جائیں گے جب تک مستقل ٹیچرز نہیں ہیں اس وقت تک CTIs کا stop gap arrangement ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6133 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: جی سی یونیورسٹی میں داخلوں میں بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6133: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں سال 2019 اور 2020 میں کس کس کلاس میں داخلہ ہوا ہر کلاس میں کتنے طالب علموں کو داخلہ ملا اور کس کس کیٹیگری کے تحت داخلہ ملا؟

(ب) ان طالب علموں سے کتنی فیس وصول کی گئی تھی فی طالب علم کتنی فیس وصول کی گئی؟

(ج) کیا تمام داخلے میرٹ پر ہوئے تو میرٹ لسٹ فراہم فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان سالوں کے دوران میرٹ سے ہٹ کر داخلے بھی کئے گئے ہیں جس میں اس یونیورسٹی کی انتظامیہ ملوث ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس بابت یونیورسٹی کی انتظامیہ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں سال 2019 اور 2020 میں 52 ہائے شعبہ جات کی کلاسوں / پروگراموں میں داخلہ دیا گیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہیں:

	2019	2020
1-BS	5733	5528
2-MA/ MSc	1866	

چونکہ بی اے / بی ایس سی کا رزلٹ کچھ عرصہ قبل ڈکلیئر ہوا ہے لہذا ایم اے / ایم ایس سی میں داخلے جاری ہیں۔

3-MS/ MPHIL	1075	1408
4-PhD	189	287

(ب) ان طالب علموں سے یونیورسٹی کی (Statutory Bodies) سے منظور شدہ فیس وصول کی جاتی ہے اور تمام پروگرامز کا فیس سٹرکچر ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے مطابق یونیورسٹی ہذا میں تمام داخلے میرٹ اور منظور شدہ کوٹا پر ہوئے ہیں۔ میرٹ لسٹیں یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر موجود ہیں اور مندرجہ ذیل لنک پر ملاحظہ کی جا سکتی ہیں:

(د) جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے مطابق یونیورسٹی میں میرٹ سے ہٹ کر کوئی بھی داخلہ نہیں کیا گیا۔

(ہ) اگر محکمہ کو یونیورسٹی انتظامیہ کے خلاف ٹھوس ثبوتوں کے ساتھ کوئی شکایت موصول ہوئی تو اس کی تحقیقات کروائی جائیں گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے سوال پوچھا تھا کہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں سال 2019 اور 2020 میں کس کس کلاس میں داخلہ ہوا ہے۔ اس کا جو جواب دیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ داخلوں میں کسی قسم کی بے ضابطگی نہیں کی گئی۔ منسٹر صاحب پہلے ہی بہت محنت کر رہے ہیں اس لئے میں ان سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ وائس چانسلر جی سی یونیورسٹی فار وومن کو یہ گزارش کر دیں کہ وہ میرے ساتھ ایک میٹنگ کر لیں۔ میں ان سے یہ detail share کر لیتا ہوں کہ کہاں کہاں کیا کیا ہوا ہے۔ منسٹر صاحب بھائی ہیں اور اچھا کام کر رہے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جہاں بھی خرابیاں ہیں ان کو دور کر کے بہتری کی طرف جایا جائے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! ان سے یہ request ہے کہ یہ وائس چانسلر کے بجائے محکمہ سے share کر لیں اگر بے ضابطگی ہوئی ہے تو ہم اس پر انکوائری بھی کروا

لیں گے کیونکہ ہم نے مل جل کر ہی اس سسٹم کو ٹھیک کرنا ہے۔ وائس چانسلر کو direct کہنے کا کیا فائدہ ہے، آپ محکمہ کو شکایت دے دیں ہم انکوائری کروالیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس پر محرک مطمئن ہو گئے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 6378 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6502 چودھری اختر علی کا ہے۔ ان کی request آئی ہے اس لئے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6550 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی آف پنجاب لاہور میں بی ایس ڈیزاسٹر مینجمنٹ پروگرام کی شروعات اور سیٹوں کی تعداد و کیٹیگری سے متعلقہ تفصیلات

***6550: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف پنجاب میں بی ایس ڈیزاسٹر مینجمنٹ پروگرام کب شروع ہوا اس پروگرام میں کتنی سیٹیں کس کس کیٹیگری کی مقرر کی گئی تھیں؟

(ب) مذکورہ پروگرام میں ایڈمشن کس تاریخ کو شروع کیا گیا اور آخری تاریخ کیا تھی آخری تاریخ تک کتنے طالب علموں نے آن لائن اور دوسرے ذرائع سے اپنے ایڈمیشن فارم جمع کروائے ان میں سے کتنے طالب علموں کو داخلہ ملا اور کتنی applications مسترد ہوئیں ان کے ناموں کی الگ الگ کیٹیگری وائز تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اس پروگرام کے تحت جو درخواستیں مسترد ہوئیں ان درخواستوں کی تفصیل اور وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) اس پروگرام میں کنفرم ہونے والے طلباء وطالبات کو کب تک اگاہ کر دیا جائے گا تاخیر کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور میں بی ایس ڈیزاسٹر مینجمنٹ پروگرام نہیں پڑھایا جاتا۔

(ب) جواب کے لئے حصہ الف ملاحظہ کیجئے۔

(ج) جواب کے لئے حصہ الف ملاحظہ کیجئے۔

(د) جواب کے لئے حصہ الف ملاحظہ کیجئے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 6812 جناب منیب الحق کا ہے ان کی request آئی ہے اس لئے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔ جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6864 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بہاولپور کی آمدن، اخراجات اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6864: چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بہاولپور کی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیاں نیز ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس بورڈ کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں کتنی کتنی مالیت میں خرید کردہ ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل تین سالوں کی بتائیں نیز یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(د) اس کے گریڈ 17 اوراوپر کے ملازمین کو کون کون سی مراعات حاصل ہیں کیا ان کو خصوصی الاؤنس ملتا ہے تو اس کی تفصیلات دی جائیں؟

(ہ) اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں کتنی کتنی ہیں؟

(و) اس بورڈ میں کتنے افراد کو ان تین سالوں کے دوران کس کس عہدہ و گریڈ پر بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، تعلیم، عہدہ مع گریڈ بتائیں نیز ان کی بھرتی کی اتھارٹی کا نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) آمدنی اور اخراجات کی تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تفصیل برائے مالی سال 2018-19

آمدن 745.911 (ملین)

اخراجات 730.973 (ملین)

تفصیل برائے مالی سال 2019-20

آمدن 720.076 (ملین)

اخراجات 791.731 (ملین)

تفصیل برائے مالی سال 2020-21

آمدن کا تخمینہ 826.446 (ملین)

اخراجات کا تخمینہ 893.054 (ملین)

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیوں کی کل تعداد 44 ہے اور ان پر تعینات ملازمین / افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل، ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، بہاولپور کے پاس کل 15 گاڑیاں موجود ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دوسرے بورڈ ملازمین کی طرح گریڈ 17 اور اُوپر کے ملازمین کو درج ذیل خصوصی مراعات حاصل ہیں:

1۔ سالانہ 4 لیٹ سیٹنگ الاؤنس جاری بنیادی تنخواہ کے برابر دیئے جاتے ہیں۔

2۔ میڈیکل اور ہاؤس رینٹ الاؤنسز 50 فیصد جاری بنیادی تنخواہ کے دیئے جاتے ہیں۔

3۔ چیئرپرسن کو ایک جاری بنیادی تنخواہ کے برابر چیئرمین بائیس الاؤنس دیا جاتا ہے۔

4۔ تمام ملازمین کو موٹر سائیکل، کار اور گھر کی خریداری کے لئے سود کے بغیر قرضہ دیا جاتا ہے۔

(ہ) بورڈ ہٰذا میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 469 ہے جس میں 04 مستعار الخدمتی افسران ہیں۔ بورڈ ملازمین کی موجودہ کل تعداد 338 ہے اور خالی اسامیوں کی تعداد 127 ہے۔ تفصیلات ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تین سالوں کے دوران بھرتی ہونے والے ملازمین کی تعداد 53 ہیں اور مطلوبہ تفصیلات ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں جز (الف) کے حوالے سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ جواب میں لکھا ہے کہ 19-2018 سے لے کر 20-2019 اور پھر 21-2020 میں آمدن مسلسل اخراجات سے کم ہوئی ہے۔ 19-2018 میں آمدن اخراجات سے زیادہ تھی لیکن آنے والے دونوں مالی سالوں میں ان کی آمدن اخراجات سے کم ہوئی اور اخراجات بڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ خود مختار ادارہ ہے لیکن اس صورت میں کہ جب ان کے اخراجات بڑھ جائیں تو پھر کیا پنجاب حکومت compensate کرتی ہے یا وہ خود اپنے معاملات کو دیکھتے ہیں؟ کیا بورڈ کا آڈٹ ہوتا ہے کیونکہ یہ تو ہر درخواست جو بھی وہاں کوئی بھی طالب علم دیتا ہے اس پر فیس وصول کی جاتی ہے۔ یہ امتحانی فیس لیتے ہیں، رجسٹریشن کی فیس لیتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ کوئی ایسا کام نہیں ہے جس پر انہوں نے کوئی فیس نہ رکھی ہو۔ وہاں کوئی چیز free نہیں ہے تو پھر اخرجات کیوں روز بروز بڑھ رہے ہیں اور آمدن اور اخراجات میں بہت زیادہ فرق ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! یہ بالکل درست observation ہے۔ اگر معزز ممبر چاہتے ہیں تو اس پر انکوائری کروالیں گے کہ کیوں اخراجات بڑھ رہے ہیں جبکہ ان کی

آمدن نہیں بڑھ رہی۔ پنجاب میں بہاولپور بورڈ اور راولپنڈی بورڈ ایسے ہیں جن میں یہ صورتحال دیکھنے میں آ رہی ہے۔ ان کے علاوہ دیگر بورڈز کی آمدن اخراجات سے زیادہ ہے۔

جناب چیئرمین! معزز ممبر نے دوسرا سوال یہ پوچھا ہے کہ کیا گورنمنٹ ان کو فنڈنگ کرتی ہے تو گورنمنٹ ان کو فنڈنگ نہیں کرتی۔ اگر یہ deficit post کریں تو debt accumulate ہوتا رہتا ہے اور eventually دوبارہ surplus میں جائیں تو وہ پورا کر لیتے ہیں۔ ان کو exactly اتنے پیسے نہیں چاہئے ہوتے اور یہ خود اس کو manage کرتے ہیں۔ گورنمنٹ ان کو فنڈنگ نہیں کرتی۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! گورنمنٹ کو اس معاملے میں انکوائری کرنی چاہئے کیونکہ اس مالی سال میں تقریباً 60 ملین کا فرق ہے اور یہ فرق بہت زیادہ ہے۔ اگر یہ اسی طرح بڑھتا رہا تو پھر اس ادارے کی functioning متاثر ہو گی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! میں ان سے یہ commitment کرتا ہوں کہ انکوائری کر کے رپورٹ ان کے ساتھ share کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ آپ انکوائری کروا لیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ بقیہ سوالات pending کئے جاتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

راجن پور: پی پی-293 میں گورنمنٹ بوائز و گرلز کالجز اور ٹیچنگ و نان ٹیچنگ کیڈر کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6801: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-293 راجن پور میں کہاں کہاں بوائز و گرلز سرکاری کالجز ہیں؟

(ب) ان کالجوں کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں مختص کی گئی ہے تفصیل کالج وائز بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر اور نان ٹیچنگ کیڈر کی خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(د) ان کالجوں کی عمارات کی حالت کیسی ہے کیا تمام کالجوں کی عمارات ٹھیک ہے اور طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہیں؟

(ہ) ان کالجوں میں طالب علموں کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت ہے؟

(و) کیا ان کالجوں میں فرنیچر و دیگر ضروری سامان میسر ہے نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ۱۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج جام پور ڈیرہ روڈ انڈس ہائی وے جام پور
۲۔ گورنمنٹ گریجویٹ خواتین جام پور نزد سپورٹس کمپلیکس جام پور
۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج جام پور نزد سپورٹس کمپلیکس جام پور
۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین داجل ہڑند روڈ داجل

(ب)

۱۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج جام پور	Rs. 21674204 /-
۲۔ گورنمنٹ گریجویٹ خواتین جام پور	Rs. 15599424 /-
۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج جام پور	Rs. 16638387 /-
۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین داجل	Rs. 5992424 /-

(ج)

نام کالج	ٹیچنگ	نان ٹیچنگ
۱۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج جام پور	13	12
۲۔ گورنمنٹ گریجویٹ خواتین جام پور	13	11
۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج جام پور	04	03
۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین داجل	17	20

(د) پی پی۔293 میں موجود تمام گورنمنٹ کالجوں کی عمارات بالکل ٹھیک ہیں اور ان میں موجود طالب علموں کی ضروریات کے عین مطابق ہیں۔

(ہ) پی پی۔293 میں موجود دو کالجوں میں ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود ہے۔ ایسوسی ایٹ کالج خواتین داجل اور گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج جام پور میں ٹرانسپورٹ کی سہولت نہ

ہے۔ مزید یہ کہ حکومت پنجاب ہائر ایجوکیشن لاہور کی ہدایات کے مطابق ضلع راجن پور کی بس ڈیمانڈ محکمہ کو بھجوادی گئی ہے جس میں ان دونوں کالجز کی ڈیمانڈ بھی شامل ہے۔

(و) پی پی۔293 میں موجود تمام کالجوں میں ہر قسم کی ضروری سہولیات مثلاً فرنیچر، کمپیوٹرز لیبارٹری کا سامان جیسی تمام سہولیات موجود ہیں جو کہ ان میں موجود طالب علموں کی ضروریات کے مطابق ہیں۔

راجن پور: بوائز کالجز کے لئے رقم کی فراہمی ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسامیوں کو پر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6802: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راجن پور کے گرلز و بوائز کالجز کے لئے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے ان کی تفصیل کالجز وائز بتائی جائے؟

(ب) اس ضلع کے کس کس کالج کے لئے رقم برائے تعمیر بلڈنگ و دیگر سہولیات فراہم کی گئی ہے؟

(ج) ان کالجز میں کتنی منظور شدہ ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کی اسامیاں ہیں اور ان میں کون کون سی کب سے خالی ہیں نیز ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا تفصیل بتائی جائے؟

(د) مذکورہ ضلع کے کالجز میں کون کون سی سہولیات ناکافی ہیں کب تک یہ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں طلباء وطالبات کی سہولت کے لئے ڈگری کالجز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) مالی سال 21-2020 میں فراہم کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ا۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج راجن پور	Rs. 23664630/-
۲۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج جام پور	Rs. 21674207 /-
۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج فاضل پور	RS. 11331274 /-
۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج روجھان	Rs. 9408053 /-

۵۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج کوٹ مٹھن	Rs. 5500473 /-
۶۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج عمر کوٹ	Rs. 5420391 /-
۷۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج خواتین راجن پور	Rs. 15599424 /-
۸۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج خواتین جام پور	Rs. 16056805 /-
۹۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین فاضل پور	Rs. 9586463 /-
۱۰۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین کوٹ مٹھن	Rs.8511821/-
۱۱۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین داجل	Rs. 5992427 /-
۱۲۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج راجن پور	Rs. 10706252 /-
۱۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج جام پور	Rs. 16638387 /-
۱۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج روجھان نزد گرڈ سٹیشن	Rs. 3893006/-

(ب) ضلع راجن پور میں گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین محمد پور کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے رقم فراہم کی جا چکی ہے۔ ضلع میں موجود دیگر تمام کالجز میں بلڈنگ کی صورت حال بہتر ہے اور سہولیات بھی موجود ہیں۔

(ج) ان کالجز میں منظور شدہ ٹیچنگ اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام کالج	منظور شدہ ٹیچنگ اسامیاں	خالی اسامیاں
۱۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج راجن پور	۴۴	۲۶
۲۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج جام پور	۳۵	۱۳
۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج فاضل پور	۲۲	۱۳
۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج روجھان	۲۱	۱۸
۵۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج کوٹ مٹھن	۱۹	۱۶
۶۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج عمر کوٹ	۱۸	۱۹
۷۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج خواتین راجن پور	۱۳	۲۴
۸۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج خواتین جام پور	۲۲	۱۳
۹۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین فاضل پور	۲۳	۱۲
۱۰۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین کوٹ مٹھن	۲۲	۱۸

۱۱۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین داجل	۱۹	۱۷
۱۲۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج راجن پور	۱۲	۰۹
۱۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج جام پور	۱۱	۰۴
۱۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج روجھان نزد گریڈ سٹیشن	۰۹	۰۷
کل تعداد	۳۰۲	۲۰۱

نام کالج	منظور شدہ ٹیچنگ اسامیاں	خالی اسامیاں
۱۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج راجن پور	۲۶	۰۷
۲۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج جام پور	۲۷	۱۲
۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج فاضل پور	۲۸	۲۲
۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج روجھان	۲۸	۲۲
۵۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج کوٹ مٹھن	۲۲	۲۰
۶۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج عمر کوٹ	۲۲	۲۰
۷۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج خواتین راجن پور	۳۲	۲۳
۸۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج خواتین جام پور	۲۴	۱۱
۹۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین فاضل پور	۳۰	۲۰
۱۰۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین کوٹ مٹھن	۲۸	۲۲
۱۱۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج خواتین داجل	۲۲	۲۰
۱۲۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج راجن پور	۱۲	۰۶
۱۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج جام پور	۱۲	۰۳
۱۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج روجھان نزد گرڈ سٹیشن	۰۹	۰۵
کل تعداد	۳۲۲	۲۱۳

ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں پبلک سروس کمیشن کے تحت پر کی جاتی ہیں جو تقریباً ہر دو تین سال بعد اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اشتہار دیا جاتا ہے۔ اس سال بھی ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کو پُر کرنے کا پراسس جاری ہے۔ جبکہ نان ٹیچنگ کی منظور شدہ

اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ کو درخواست گزار کر دی گئی ہے اور اس ضمن میں ان کی بھرتی کا عمل بھی پراسیس میں ہے۔

(د) ضلع راجن پور میں موجود تمام گورنمنٹ کالج میں حکومت پنجاب کی طرف سے تمام سہولیات بہم فراہم کر دی گئی ہیں۔

(ہ) ضلع راجن پور کی تحصیل روجھان میں طالبات کے لئے ڈگری کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس ضمن میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے بھی تحصیل روجھان میں طالبات کے لئے ڈگری کالج کا اعلان کیا اور اس کے لئے محکمہ کو ضروری دستاویزات فراہم کر دی گئی ہیں۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان کی آمدن، اخراجات اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6865: جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان کی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیاں نیز ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس بورڈ کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں کتنی کتنی مالیت میں خرید کردہ ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل تین سالوں کی بتائیں نیز یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(د) اس کے گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کو کون کون سی مراعات حاصل ہیں کیا ان کو خصوصی الاؤنس ملتا ہے تو اس کی تفصیلات دی جائیں؟

(ہ) اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں کتنی کتنی ہیں؟

(و) اس بورڈ میں کتنے افراد کی ان تین سالوں کے دوران کس کس عہدہ و گریڈ پر بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، تعلیم، عہدہ مع گریڈ بتائیں ان کی بھرتی کی اتھارٹی کا نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) **مالی سال 19-2018**

آمدن: 1100557436 روپے، اخراجات: 1055241492 روپے

مالی سال 20-2019

آمدن: 1040797138 روپے، اخراجات: 1078907248 روپے

مالی سال 21-2020

آمدن: 1195105300 روپے، اخراجات: 1190316000 روپے

(ب) اس بورڈ کے گریڈ 17 اور اُوپر کے ملازمین کی فہرست ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس میں تمام مطلوبہ معلومات درج ہیں۔

(ج) اس بورڈ کے پاس کل 10 گاڑیاں ہیں جن کی مطلوبہ معلومات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) دوسرے بورڈ ملازمین کی طرح گریڈ 17 اور اُوپر کے ملازمین کو درج ذیل خصوصی مراعات حاصل ہیں:

1- سالانہ 4 لیٹ سیٹنگ الاؤنس جاری بنیادی تنخواہ کے برابر دیئے جاتے ہیں۔
2- میڈیکل اور ہاؤس رینٹ الاؤنسز 50 فیصد جاری بنیادی تنخواہ کے دیئے جاتے ہیں۔
3- چیئرپرسن کو ایک جاری بنیادی تنخواہ کے برابر چیئرمین بائیس الاؤنس دیا جاتا ہے۔
4- تمام ملازمین کو موٹر سائیکل، کار اور گھر کی خریداری کے لئے سود کے بغیر قرضہ دیا جاتا ہے۔

(ہ) بورڈ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد (سکیل نمبر 1 تا 20) 572 ہیں۔ جبکہ خالی اسامیوں کی تعداد 137 ہیں۔ ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) عدالت عالیہ کے احکامات کی روشنی میں 43 ملازمین (سکیل 1 تا 11) تعینات کئے گئے ہیں۔ جبکہ 10 ملازمین (Under Rule 17-A of CSR) کے تحت (سکیل نمبر 1 تا 11) تعینات کئے گئے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ڈیرہ غازی خان کی آمدن، اخراجات اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6866: ملک غلام قاسم ہنجرا:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ڈیرہ غازی خان کی سال 2018-19، 2019-20 اور 2020-21 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیاں اور ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس بورڈ کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں یہ کتنی کتنی مالیت میں خرید کردہ ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل تین سالوں کی بتائیں نیز یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(د) اس کے گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کو کون کون سی مراعات حاصل ہیں کیا ان کو خصوصی الاؤنس ملتا ہے تو اس کی تفصیلات دی جائیں؟

(ہ) اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں کتنی کتنی ہیں؟

(و) اس بورڈ میں کتنے افراد کو ان تین سالوں کے دوران کس کس عہدہ و گریڈ پر بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، تعلیم، عہدہ اور گریڈ بتائیں نیز ان کی بھرتی کی اتھارٹی کا نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) تفصیل برائے مالی سال 2018-19

آمدن 692.887 (ملین) روپے

اخراجات 585.457 (ملین) روپے

تفصیل برائے مالی سال 2019-20

آمدن 626.509 (ملین) روپے

اخراجات 667.079 (ملین) روپے

تفصیل برائے مالی سال 2020-21

آمدن کا تخمینہ 681.325(ملین) روپے

اخراجات کا تخمینہ 881.709 (ملین) روپے

(ب) تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دوسرے بورڈ ملازمین کی طرح گریڈ 17 اور اُوپر کے ملازمین کو درج ذیل خصوصی مراعات حاصل ہیں:۔

1۔ سالانہ 4 لیٹ سیٹنگ الاؤنس جاری بنیادی تنخواہ کے برابر دیئے جاتے ہیں۔

2۔ میڈیکل اور ہاؤس رینٹ الاؤنسز 50 فیصد جاری بنیادی تنخواہ کے دیئے جاتے ہیں۔

3۔ چیئرپرسن کو ایک جاری بنیادی تنخواہ کے برابر چیئرمین بائیس الاؤنس دیا جاتا ہے۔

4۔ تمام ملازمین کو موٹر سائیکل، کار اور گھر کی خریداری کے لئے سود کے بغیر قرضہ دیا جاتا ہے۔

(ہ) بورڈ ہذا کی کل منظور شدہ اسامیاں 393 ہیں اور خالی اسامیاں 126 ہیں

(و) تفصیلات ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یونیورسٹی آف ایجوکیشن ڈیرہ غازی خان کیمپس میں وی سی، رجسٹرار اور دوسرے افسران کو حاصل مراعات سے متعلقہ تفصیلات

***6914: ملک غلام قاسم ہنجرا:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن ڈیرہ غازی خان کیمپس میں V.C رجسٹرار، ایڈیشنل رجسٹرار، ڈپٹی رجسٹرار، ٹریژار اور ڈین / ہیڈ آفس ڈیپارٹمنٹ کی کتنی اسامیاں ہیں ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تعیناتی کب ہوئی تھی؟

(ب) ان کو ماہانہ کیا کیا مراعات حاصل ہیں تنخواہ کے علاوہ دیگر کون کون سے الاؤنس دیئے جا رہے ہیں؟

(ج) ان کے سال 20-2019 اور 21-2020 کے اخراجات کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں؟

(د) ان کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کی تفصیل مع گاڑی کا نمبر اور ماڈل بتائیں ان کے دو سالوں کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) کس کس ملازم کی تعیناتی سنڈیکیٹ کی منظوری سے ہوئی ہے اور کس کس بغیر سنڈیکیٹ کی منظوری سے ہوئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کا ڈیرہ غازی خان کیمپس 2002 میں یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور آرڈیننس 2002 کے تحت معرض وجود میں آیا اور یہاں پر VC، رجسٹرار، ایڈیشنل رجسٹرار، ڈپٹی رجسٹرار، ٹریژرر اور ڈین / ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کی کوئی اسامی موجود نہیں ہے۔

(ب) چونکہ مذکورہ پوسٹیں موجود نہ ہیں لہٰذا اس مد میں کوئی الاؤنس نہ دیا جا رہا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں بتایا گیا۔

(د) جیسا کہ جز (ب) میں بتایا گیا۔

(ہ) یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور کے ڈیرہ غازی خان کیمپس کے لئے VC، رجسٹرار، ایڈیشنل رجسٹرار، ڈپٹی رجسٹرار، ٹریژرر اور ڈین / ہیڈ آفس ڈیپارٹمنٹ کی کوئی پوسٹ منظور شدہ Service Statutes میں موجود نہیں ہے لہٰذا ان پر کسی کی تعیناتی نہیں ہوئی۔

رحیم یار خان: گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج میانوالی قریشیاں کے قیام، سٹاف کی تعداد اور اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6378: سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج میانوالی قریشیاں ضلع رحیم یار خان کب قائم کیا گیا؟

(ب) اس کالج میں طالبات کی تعداد کلاس وائز مع بلڈنگ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کالج ہذا میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اس کالج میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں اور کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میانوالی قریشیاں ضلع رحیم یار خان بتاریخ 30۔ ستمبر 2019 میں قائم کیا گیا۔

(ب) طالبات کی تعداد کلاس وائز درج ذیل ہے۔

کلاس	تعداد
فرسٹ ائیر	60
سیکنڈ ائیر	80
تھرڈ ائیر	19
فورتھ ائیر	11
ٹوٹل طالبات	170

بلڈنگ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ایڈمن بلاک	01	کلاس روم	12
لیبارٹریز	04	کمپیوٹر لیب	01
لائبریری	01	ہاسٹل	(05 رومز)
پرنسپل رہائش گاہ	01	نان گزٹیڈ سٹاف کوارٹر	02
بس گیراج	02	گارڈ روم	01

(ج) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میانوالی قریشیاں ضلع رحیم یار خان میں ٹیچنگ سٹاف کی تعداد 19 ہے اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد 22 ہے سکیل وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

اسامی	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
پرنسپل (BS-19)	01	-
اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18)	02	02
لیکچرار (BS-17)	15	13
لائبریرین (BS-17)	01	01
کل ٹیچنگ سٹاف	19	16
ہیڈ کلرک (BS-16)	01	01
جونیئر کلرک (BS-11)	01	01
کیئر ٹیکر (BS-09)	01	01
لیکچرار اسسٹنٹ (BS-07)	03	03

لائبریری کلرک (BS-07)	01	01
درجہ چہارم ملازمین (BS-01)	15	11
کل نان ٹیچنگ سٹاف	22	18

(د)

آڈیٹوریم (ہال)	واٹر فلٹریشن پلانٹ
لینڈ لائن فون کنکشن وانٹرنیٹ کی فراہمی	سوئی گیس کنکشن
میٹلڈ روڈ (150 میٹر)	اسٹینڈرڈ چاردیواری مع خاردار تار

مندرجہ بالا مسنگ فسیلٹیز کے بارے میں محکمہ ہائر ایجوکیشن نے دسمبر 2020 میں تمام پبلک کالجز سے تفصیلات طلب کر لی ہیں جن پر جلد ہی عملدرآمد متوقع ہے۔

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب چیئرمین: وزیر قانون ایک رپورٹ ہاؤس میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، راجہ صاحب!

مسودہ قانون یونیورسٹی آف چائلڈ ہیلتھ سائنسز لاہور بابت 2021 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں The University of Child Health Sciences, Lahore Bill 2021 (Bill No.27 of 2021) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آر لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 436 محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ زیرو آر نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 477 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں ڈکیتی کی وارداتیں

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 2 مارچ 2021 کی خبر کے مطابق فیصل آباد میں ڈکیتی، راہزنی و چوری کی 60 وارداتوں کے دوران شہری لاکھوں روپے نقدی، طلائی زیورات، موبائل فون و قیمتی اشیاء سے محروم ہوگئے۔ یہ واردات تھانہ سرگودھا روڈ، چک 366 گ ب، تھانہ پیپلز کالونی تھانہ ماموں کانجن، تھانہ بٹالہ کالونی، تھانہ غلام محمد آباد وغیرہ میں ہوئی ہیں۔ جس سے فیصل آباد کی امن و عامہ کی صورتحال صاف نظر آرہی ہے۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! لاء منسٹر صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ فیصل آباد شہر پنجاب کا دوسرا بڑا اور پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ یہ ایک کروڑ سے زائد آبادی کا شہر ہے۔ یہ جڑانوالہ، سمندری، جھمرہ اور تاندلیانوالہ جیسی بڑی تحصیلوں پر مشتمل ہے۔ یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال انتہائی افسوسناک ہے۔ 2 ہزار روپے کے موبائل کے لئے ماؤں کے بچوں کو گولی ماردی جاتی ہے اور جتنی وارداتیں اس سال ہوئی ہیں اتنی پہلے فیصل آباد کے اندر کبھی بھی نہیں ہوئیں۔ آئی جی صاحب نے پوری پولیس کو orders pass کئے اور ہمیں اخبارات کے ذریعے یہ پتا بھی چلتا رہا کہ ہر تھانے میں انسپکٹر تعینات کیا جائے گا لیکن ہمارے فیصل آباد کے عوام کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہاں پر crime fighter افسران کو کھڈے لائن لگا دیا گیا اور جونیئر ترین لوگوں نے

آکر جب تھانوں کی command سنبھالی تو اس کی وجہ سے فیصل آباد کی حالت خراب ہو چکی ہے۔ پولیس ہیلپ لائن 15 کے ذریعے وائرلیس کنٹرول پر جو calls موصول ہوتی ہیں اس ریکارڈ سے پتا چلتا ہے کہ روزانہ ڈیڑھ سو کے قریب وارداتیں ہوتی ہیں لیکن FIRs تقریباً کبھی 70 /60 یا 80 دی جاتی ہیں۔ شریف شہری جب تھانوں میں اپنا پرچہ درج کروانے کے لئے جاتے ہیں تو اُن سے کہا جاتا ہے کہ آپ application اور اپنے گواہ وغیرہ لے کر آئیں یعنی جب وہ اُن کے بار بار چکر لگواتے ہیں تو شریف شہری بیچارا اپنے گھر بیٹھ جاتا ہے۔ میں راجہ صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے پہلے جب نوٹس لیا تھا تب فیصل آباد کے اندر کافی changes آئی تھیں لیکن میں اب بھی یہ امید کرتا ہوں کہ راجہ صاحب personally سینئر افسران سے بات کریں گے اور فیصل آباد کے عوام اور شہریوں کے لئے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون وپارلیمانی امور!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ اگر facts and figures کے حوالے سے بات کی جائے تو پولیس سے منگوائے گئے جواب کے مطابق موٹر سائیکل چھیننے کی وارداتیں ہوئی ہیں، robbery بھی ہوئی ہے اور اس کے علاوہ باقی واقعات بھی ہوئے ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہاں پر ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا اس لئے معزز رکن کا concern بالکل درست ہے اور انہوں نے اپنے عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے اس مسئلے کو اٹھایا۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اِنشاءاللہ تعالیٰ اس سلسلے میں گورنمنٹ کی سطح پر اقدامات کئے جائیں گے۔ انہوں نے دو issues کی طرف نشاندہی کی ہے جن کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ ایک انہوں نے registration of cases کے متعلق کہا اور دوسری بات کی کہ 15 پر جو call جاتی ہے اُس کے مطابق پرچے کا اندراج نہیں ہوتا۔ میں معزز ممبر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 15 کی call کو centralize کر دیا ہے۔ اب اگر فیصل آباد میں 15 پر call آتی ہے تو directly پہلے سیف سٹی اتھارٹی لاہور میں آتی ہے تب وہاں اندراج ہونے کے بعد متعلقہ محکمہ کو معاملہ ٹرانسفر کیا جاتا ہے لہٰذا ایک دفعہ جو call ہیلپ لائن 15 پر آجائے پھر اُس کے مطابق پولیس کی طرف سے کارروائی نہ کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ جس طرح معزز رکن نے خود ہی تھوڑی

وضاحت کی کہ اگر کوئی شخص پرچہ درج کروانے کے لئے جاتا ہے تو پھر مختلف queries لگا کر delay کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس طرح انہوں نے خود فرمایا ہے اس سلسلے میں ہم نے پہلے بھی اقدامات کئے تھے اور باقاعدہ RPO اور CPO صاحب کو یہاں بلا کر میٹنگ کر کے پوری لاء اینڈ آرڈر کی situation کو review کیا تھا اور review کرنے کے بعد اُن کو ہدایات بھی دی گئی تھیں۔ میں اب بھی معزز رکن کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اِنشاء اللہ تعالیٰ فیصل آباد میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو دیکھنے کے لئے باقاعدہ ہم میٹنگ کریں گے اور کوشش کروں گا کہ معزز ممبر کو بھی اس میں بلا لیا جائے تاکہ ان کی input آجائے کیونکہ مقامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اصل input اِن کی ہوگی اور اِن کو بہتر علم ہوتا ہے۔ ہمارا مقصد جرم کو conceal کرنا نہیں بلکہ جرائم کا خاتمہ ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات ہمارے حق میں جاتی ہے کہ ہم معاملات کو درست کرنے کے لئے اقدامات کریں۔ میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اِنشاء اللہ تعالیٰ ان معاملات کو درست کریں گے، پہلے بھی کئے تھے اور اب بھی وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کے مطابق پولیس کو directions دی جائیں گی تاکہ کسی قسم کی کوئی شکایت پیدا نہ ہو۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 492 سید حسن مرتضیٰ کا ہے لیکن وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 493 سید عثمان محمود کا ہے لیکن وہ بھی موجود نہ ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 498 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔

لاہور ہائی کورٹ کے احکامات کے مطابق سکولوں کی فیسوں میں کمی کا مطالبہ

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ضلع لاہور اور صوبہ کے مختلف اضلاع میں پرائیویٹ سکولوں کا تعلیمی سال 31۔مارچ 2021 کو ختم ہو گیا اور نئے تعلیمی سال کا آغاز یکم اپریل سے شروع کر دیا گیا۔ پرائیویٹ سکولوں میں کلاسز کا آغاز تو کر دیا گیا لیکن دی کریسنٹ سکول شادمان، لاہور گرائمر سکول اور دی ٹرسٹ کی تمام برانچوں سمیت ضلع بھر کے پرائیویٹ سکولوں میں سلیبس ابھی تک نہ مل سکا نیز Covid-19 کی وجہ

سے سکول بند ہیں اور فیسیں مکمل وصول کی جا رہی ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ کے احکامات کہ Covid-19 کی وجہ سے بند سکولز آدھی فیس وصول کریں لیکن ان احکامات پر عملدرآمد نہیں ہو رہا لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! سکول ایجوکیشن کے منسٹر تشریف فرما نہیں ہیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب چیئرمین! ہاؤس کو یہ بتانا ضروری ہے کہ پرائیویٹ سکولز آدھی فیس اس لئے نہیں لے سکتے کیونکہ یہ بند ہو جائیں گے بلکہ بہت سارے سکول بند ہو چکے ہیں۔ پرائیویٹ سکولز بلڈنگ کا کرایہ دیتے ہیں اور ٹیچنگ سٹاف کو تنخواہیں بھی دیتے ہیں جبکہ اِنہیں صرف بجلی کا بل زیادہ نہیں آتا ہو گا جو minor سا expense ہے۔ ہائی کورٹ نے یہ direction نہیں دی تھی بلکہ پچھلے سال صرف چند ماہ کے لئے دی تھی اور اب ایسی کوئی direction نہیں ہے اس لئے گورنمنٹ نے کافی سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے کہ گورنمنٹ پرائیویٹ سکولوں کی فیسیں نہیں روک رہی اور اب تمام parents فیسیں ادا کر رہے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ سکول بند ہو جائیں تو پھر ایسا کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اس زیرو آر نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 499 جناب سمیع اللہ خان کا ہے۔ اُن کی request آئی ہے لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 508 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے لیکن اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 510 آغا علی حیدر کا ہے۔ جی، آغا علی حیدر!

ضلع ننکانہ صاحب میں سرکاری اراضی پر بااثر افراد کا ناجائز قبضہ

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سید والا ضلع ننکانہ صاحب میں صوبائی حکومت کا ملکیتی رقبہ تقریباً دو مربع تھا خواہ سکیم کے

تحت مقامی زمینداروں کو الاٹ کیا گیا تھا۔ یہ رقبہ ناقابل انتقال ہے اور کسی دیگر شخص کو فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ اس رقبہ پر اب یہ الاٹی غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیاں قائم کر کے فروخت کر رہے ہیں۔ کروڑوں روپے لے کر خرید کردہ افراد کو قبضہ دیا جا رہا ہے اور نہ ہی رقم واپس کی جا رہی ہے۔ بااثر افراد کو غیر قانونی تعمیرات کروائی جا رہی ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آور کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بول لیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میں آپ سب کا بڑا مشکور ہوں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ)**:** جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ)**:** جناب چیئرمین! ایک عرصے سے میرے عزیز پوائنٹ آف آرڈر پر اس مسئلے کو agitate کر رہے تھے اور میں نے گزشتہ اجلاس میں اِن سے request کی تھی کہ آپ اپنے point of view کو in writing لے آئیں تاکہ متعلقہ محکمہ اس کا باضابطہ طور پر جواب دے سکے۔ اب یہ in writing لے آئے ہیں لہٰذا میں آپ سے request کروں گا کہ بجائے اس کو pending کرنے کے آپ کوئی date fix کر دیں تاکہ اُس دن متعلقہ منسٹر آئیں، یہ خود بھی بات کریں اور متعلقہ منسٹر بھی جواب دیں تاکہ زیر آر dispose of ہو جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے، اسے pending کر لیتے ہیں اور Monday کو منسٹر صاحب آئیں گے تو اس کا جواب دے دیں گے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! یہ Monday کو مہربانی کر کے take up کروا دیں کیونکہ میں ایک سال سے اس مسئلے کو اسمبلی میں پوائنٹ آؤٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے انشاء اللہ Monday کو take up کر لیں گے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 21/195 جناب ساجد احمد خان کی ہے۔ اجلاس کا وقت 15 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

جی، جناب ساجد احمد خان!

ساہیوال، سوشل سکیورٹی ہسپتال کو ڈسپنسری میں تبدیل کیا جانا

جناب ساجد احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" مورخہ 20۔مئی 2021 کی خبر کے مطابق سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال کو ڈسپنسری میں تبدیل کر دیا گیا۔ معاملہ یہ ہے کہ مرزا غلام حسین 48 سالہ شخص جو کہ سول لائن کالونی ساہیوال کا رجسٹرڈ ورکر ہے، مذکورہ شخص بمعہ اپنے خاندان سوشل سکیورٹی ہسپتال ساہیوال سے انسولین و دیگر میڈیکل سہولیات سے گزشتہ کئی سال سے مستفید ہو رہا تھا۔ حالیہ دنوں میں عید کے بعد جب وہ اپنی ادویات لینے ہسپتال گیا تو اسے بتایا گیا کہ مذکورہ ہسپتال کو اب ڈسپنسری میں تبدیل کر دیا گیا ہے لہذا اب آپ اپنی ادویات مارکیٹ سے قیمتاً خریدیں۔

جناب چیئرمین! ضلع ساہیوال میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ میں یہ ادارہ 1980 میں قائم کیا گیا۔ بعد ازاں اسے مختلف ادوار میں اپ گریڈ کر کے ہسپتال کا درجہ دیا گیا۔ ہسپتال کے ریکارڈ کے مطابق پچھلے تین سال میں تقریباً تین ہزار سے چار ہزار تک مختلف فیکٹریوں کے رجسٹرڈ ورکرز علاج معالجہ کی سہولت سے مستفید ہوئے لیکن پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کی انتظامیہ نے مذکورہ ہسپتال کو ڈسپنسری میں تبدیل کر دیا ہے جس کی وجہ سے ہزاروں رجسٹرڈ ورکرز اور ان کے خاندان علاج معالجہ کی سہولت سے محروم ہو گئے ہیں۔ انتظامیہ کے اس اقدام سے صوبہ بھر کے فیکٹری ورکرز میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: متعلقہ منسٹر صاحب تشریف فرما نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو سپیشل کمیٹی نمبر 9 کو refer کرتے ہیں جو کہ دو ماہ میں اس پر رپورٹ پیش کرے گی۔

جناب ساجد احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔

سرکاری کارروائی

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب چیئرمین: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر رپورٹ lay کرنی ہے جو کہ وزیر قانون ایوان میں رپورٹ lay کریں گے۔

ضلع شیخوپورہ میں سکولوں کے لئے نان سیلری بجٹ رکھنے کے بارے میں رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I lay the Special Study on provision of Non-Salary Budget in School of District Sheikhupura, for the Audit Year 2017-18.

MR CHAIRMAN: The report has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

(رپورٹ پیش ہوئی)

بحث

زراعت پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: آج وزیر زراعت مورخہ 24۔ مئی کو شروع ہونے والی زراعت پر عام بحث کو wind up کریں گے تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی wind up speech کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو اور چودھری مظہر اقبال! آج جمعہ کا دن اور ہم سب نے جمعہ کی نماز بھی پڑھنی ہے اس لئے وقت تھوڑا ہے آپ تشریف رکھیں اور منسٹر صاحب کو wind up speech کر لینے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ نے مجھے آج 24- مئی کو زراعت پر شروع ہونے والی بحث کو wind up کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں ان تمام معزز ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس بحث میں حصہ لیا اور مختلف تجاویز دیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ زراعت ہماری economy کا ایک اہم sector ہے جس پر ممبران نے اپنی دلچسپی لے کر اس بحث میں حصہ لیا جو کہ قابل ستائش ہے۔ میرے بحث کرنے کے آغاز کے بعد اپوزیشن کی طرف سے پہلے سپیکر جناب اویس لغاری صاحب نے خاصی جامع تقریر کی جسے میں appreciate کرتا ہوں۔

(اذان جمعہ)

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! میں بحث میں حصہ لینے والے معزز ممبران کا شکریہ ادا کر رہا تھا تو میں ساتھ ہی یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ نہیں لے سکے وہ اپنی تجاویز تحریری طور پر مجھے دے دیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ ان پر جس حد تک عمل ممکن ہو کیا جاسکے اور اس کے متعلق انہیں جو انفارمیشن چاہئے ہو گی وہ بھی مہیا کر دیں گے۔

جناب چیئرمین! میں نے گزارش کی کہ اپوزیشن کی طرف سے بحث کا آغاز جناب اویس لغاری نے کیا۔ ویسے تو ماضی میں میرا اور ان کا بڑا قریبی تعلق رہا ہے اور مجھے آج تک اس تعلق کا احترام ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گا لیکن انہوں نے جو sweeping statement دی کہ زراعت تنزلی کی طرف جارہی ہے تو مجھے اس بات سے اختلاف ہے اور میں نے اپنی opening

speechمیں بھی باقاعدہ figuresکے ساتھ بتایا تھا کہ اس سال زراعت کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے اور کسانوں کو اپنی فصلوں کا جائز معاوضہ ملا ہے۔ انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ آئندہ بجٹ میں زراعت کی ترقی کے لئے کتنے پیسے مختص کئے جا رہے ہیں۔ چونکہ بجٹ قریب ہے اور اس وقت میرے لئے exact figure دینا مناسب نہیں ہے لیکن میں on the floor of the House یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے بجٹ میں ہم زراعت کا ترقیاتی بجٹ سو فیصد سے زیادہ بڑھائیں گے اس سے یقیناً زراعت پر ایک مثبت اثر پڑے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! انہوں نے ریسرچ کے بارے میں بات کی کہ اس پر کیا کام ہو رہا ہے اور کس قسم کے بیج بنائے جا رہے ہیں۔ میں اس معزز ہاؤس کو یہ بتانا چاہوں گا ہمارے تمام ادارے ریسرچ کر رہے ہیں اور ہم نے خاص طور پر ریسرچ کو اولیت دی ہے۔ میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ ماضی میں پنجاب کا ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کا چیف ایگزیکٹو بھی نہیں تھا اور اس بورڈ کے ممبران اپنا tenure گزار کر وہاں سے فارغ ہو چکے تھے۔ ہم نے نہ صرف چیف ایگزیکٹو appoint کیا بلکہ ریسرچ بورڈ کو بھی مکمل کیا۔ وہاں ہم نے research activity کو خاص طور پر boost دیا ہے۔ دو دن پہلے 26 تاریخ کو ہم نے 9 نئے منصوبہ جات کی approval دی ہے تاکہ ان پر کام ہو سکے۔ اس وقت ہم بڑی تندہی سے ریسرچ کی طرف خاصی توجہ دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! جمعے کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! ایک بجے سے پہلے تو جمعہ نہیں ہو گا میں کوشش کروں گا کہ ایک بجے تک wind up کر دوں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! ایک بجے تو بہت لیٹ ہو جائے گا کیونکہ سب نے جمعہ بھی پڑھنا ہے۔

The House is adjourned to meet on Monday the 31st May, 2021 at 2:00 PM.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار، 31۔ مئی 2021

(یوم الاثنین، 19۔ شوال 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد 32 : شمارہ 6

405

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 31۔ مئی 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ترقی نسواں)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے:

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اوکاڑہ کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017
ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

407

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

سوموار، 31- مئی 2021

(یوم الاثنین، 19- شوال 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝١٠
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ
وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝١١ يَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١٢ وَاُخْرٰى
تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٣

سورۃ الصف- آیات 10 تا 13

مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے نجات دے o وہ یہ کہ اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے o وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو جنت کے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات میں جو ہمیشہ کی بہشت میں ہیں داخل کرے گا یہی بڑی کامیابی ہے o اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو یعنی تمہیں اللہ کی طرف سے غلبہ نصیب ہو گا اور فتح عنقریب ہو گی اور مومنوں کو اس کی خوشخبری سنا دو o

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نبی ﷺ خاتم الانبیا کے برابر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
محمد ﷺ کا ثانی محمدؐ کا ہمسر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
اگر ہے تو اِک ذات اللہ کی ہے جو ذات محمد ﷺ سے اعلیٰ ہے ورنہ
محمد ﷺ سے اعلیٰ محمد ﷺ سے بڑھ کر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
جسے حق نے بلوایا عرش عُلیٰ پر ہوئے متصل حق سے وہ مہمان داور
خدا کی خدائی میں ایسا پیغمبرؐ نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا

تعزیت

معزز ممبر چودھری خوش اختر سبحانی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ انتہائی افسوس ناک خبر ہے کہ ہمارے معزز ایم پی اے چودھری خوش اختر سبحانی وفات پا گئے ہیں لہٰذا اُن کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر چودھری خوش اختر سبحانی ایم پی اے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سمیع اللہ خان!

معزز ممبر چودھری خوش اختر سبحانی کی وفات پر ممبران کا اظہار خیال اور اجلاس کی کارروائی معطل کرنے کا مطالبہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! انتہائی افسوسناک خبر پورے ہاؤس نے سنی ہے اور اُن کے لئے دعائے مغفرت بھی کی گئی ہے لیکن میں ساتھ اپنے جذبات کو شامل کرتے ہوئے یہ کہنا چاہوں گا کہ خوش اختر سبحانی کا تعلق پنجاب کے ایک ایسے سیاسی گھرانے سے تھا جنہوں نے نا صرف پنجاب کی سیاست میں بڑا مثبت کردار ادا کیا بلکہ ضلع سیالکوٹ کی تعمیر و ترقی میں اگر خوش اختر سبحانی کی فیملی کو minus کر دیا جائے تو ضلع سیالکوٹ کی تعمیر و ترقی جو ہم آج دیکھ رہے ہیں شاید نہ دیکھ پاتے۔ اِن کے والد بزرگوار بھی اس ہاؤس کے ممبر رہے ہیں، میں اُن کے ساتھ نہیں رہا لیکن یہاں کچھ چہرے یقیناً موجود ہیں جو چودھری خوش اختر سبحانی colleague رہے ہیں۔ اُن کی اور اُن کے خاندان کی فہم و فراست کی بات کی جائے تو کسی نمائندے کی prime duty یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے حلقے کے عوام کی نمائندگی کرتا ہے، اگر اس ترازو میں اس خاندان کو تولا جائے تو میرے خیال میں اُن کو 100 میں سے 100 نمبر ملتے ہیں۔ آج ہم سب غمگین اور سوگوار ہیں کہ ایک اچھا ساتھی آج ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ اُن کی نا صرف اپنے حلقے کے لئے بے شمار خدمات ہیں بلکہ صوبہ پنجاب کی

سیاست میں بھی انہوں نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ میں آخر میں دعا گو ہوں کہ بطور انسان ہم سب میں کمیاں، کوتاہیاں اور غلطیاں ہوتی ہیں لہٰذا بطور بشر اگر اُن سے بھی کوئی کمی، کوتاہی اور غلطی ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ اُن کو معاف فرمائے اور اُن کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ خوش اختر سبحانی ہمارے اس معزز ایوان کے موجودہ ممبر تھے، پہلے بھی رہے ہیں اور کابینہ میں بھی رہے ہیں۔ جب نارووال اور شکر گڑھ ڈسٹرکٹ سیالکوٹ کا حصہ تھے تب ان کے والد صاحب اسمبلی کے ممبر تھے اور میں اُن کا colleague رہا ہوں۔ ہماری ان کے ساتھ بڑی پرانی یادیں تھیں۔ جیسا کہ میں ان کی فیملی کو جانتا ہوں تو اِن کے والد اختر علی وریو صاحب نہایت ہی پاکباز تھے اور progressive farmer کے طور پر جانے جاتے تھے۔ ان کی decency، بات کرنے اور اسمبلی میں contribute کرنے کا طریق کار یہ تھا کہ اگر سپیکر صاحب نے اجازت دی ہے تو ٹھیک ورنہ بات نہیں کرتے تھے اور بعد میں اُن کو اجازت دی جاتی تب بات کرتے تھے۔ خوش اختر سبحانی صاحب اور اُن کے والد صاحب نے rules کو کبھی flout نہیں کیا۔ ایسے لوگ اپنے قدموں کے نشان چھوڑ جاتے ہیں اور اپنے نشانات لوگوں کی راہنمائی کے لئے ثبت کرتے ہیں۔ مجھ سے وہ چھوٹے تھے لیکن جب اُن کے ساتھ میری نشست ہوتی تھی تب اُس میں کبھی تفرقہ، شرارت یا طنز شامل نہیں ہوتا تھا۔ جتنی زندگی لکھی ہوتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ہوتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دل میں ایک دکھ ہے کیونکہ بہت ہی اچھا ممبر اس ہاؤس سے جدا ہوا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی قبر کو منور کرے اور ان کے لئے مغفرت کا سامان پیدا کرے۔ شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں نے کچھ عرض کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں نے معزز لاء منسٹر سے بات کی ہے۔ کافی عرصے سے خوش اختر سبحانی صاحب کا خاندان سیاست میں رہا ہے، اُن کے بھائی ایم این اے ہیں، ایک بھائی ایم پی اے رہا ہے، اُن کے والد محترم منسٹر تھے اور یہ بھی منسٹر رہے ہیں۔ دنیا میں جو بھی انسان آیا ہے اس نے جانا ہے۔ سب نے دعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت کرے، اُن کی قبر کو منور کرے، اُن پر رحم کرے اور خاص طور پر اُن کے خاندان، بیوی، بچوں اور بھائیوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ چونکہ ہماری اسمبلی کی روایت بھی رہی ہے اس لئے میری آپ سے humble submission ہوگی کہ موجودہ ایک جوان ممبر کی death ہوئی ہے اور انہوں نے بڑی ذمہ داریاں نبھائی ہیں لہٰذا روایت کے مطابق آج کی کارروائی کو معطل کر دیا جائے I will be highly grateful to you.

جناب چیئرمین: خوش اختر سبحانی کی وفات کے بعد حسبِ روایت کارروائی کو ختم کیا جاتا ہے لہٰذا اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 2۔ جون 2021 دوپہر 2 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

بدھ،2۔جون 2021

(یوم الاربعاء،21۔شوال1442ھ)

سترہویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد 32 : شمارہ 7

415

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2۔جون 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ شیخ علاؤالدین: (پیش ہو چکی ہے)

یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جا رہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جا رہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جا رہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

2۔ جناب احسان الحق: جناب محمد افضل: (پیش ہو چکی ہے)

اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بیت المال 1991 میں قائم ہوا تھا، لیکن 29 برس گزرنے کے باوجود اس کے ضلعی فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے غریب، معذور اور مستحق آبادی بری طرح متاثر ہو رہی ہے جبکہ پنجاب کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بیت المال کے ضلعی فنڈز میں اضافہ کیا جائے۔

416

3- جناب محمد طاہر پرویز: (پیش ہو چکی ہے)

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے۔

(موجودہ قراردادیں)

1- محترمہ ثانیہ کامران:

آئین پاکستان کے آرٹیکل 228(3)(d) کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبر کا تقرر بھی لازم ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے بارہ ممبران اور چیئرمین کا تقرر کیا جا چکا ہے جس میں کسی بھی خواتین ممبر کا تقرر نہیں کیا گیا ہے۔ لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے مذکورہ آرٹیکل کے تحت فوری طور پر اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبر کے تقرر کو یقینی بنایا جائے۔

2- محترمہ عظمیٰ کاردار:

پنجاب میں بچیوں کے تمام تعلیمی اداروں میں Gender Sensitive Toilets یقینی بنائے جائیں۔

417

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

بدھ، 2-جون 2021

(یوم الاربعاء، 21-شوال 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 7 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ٱرْجِعِىٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَٱدْخُلِى فِى عِبَٰدِى ﴿٢٩﴾ وَٱدْخُلِى جَنَّتِى ﴿٣٠﴾

سورہ الفجر آیات 27 تا 30

اے اطمینان پانے والی روح (27) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل۔ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی (28) تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا (29) اور میری بہشت میں داخل ہو جا (30)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

ان کی چوکھٹ ہو تو کاسہ بھی پڑا سجتا ہے
در بڑا ہو تو سوالی بھی کھڑا سجتا ہے
ایسا آقا ہو تو لازم ہے غلامی پہ غرور
ایسی نسبت ہو تو پھر بول بڑا سجتا ہے
اور بھاتا ہی نہیں کوئی بھی منظر ان میں
گنبد سبز ہی آنکھوں میں جڑا سجتا ہے
یہ غلامی کہیں کمتر نہیں ہونے دیتی
ان کا نوکر ہو تو شاہوں میں کھڑا سجتا ہے

تعزیت

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

معزز ممبر جناب جاوید اختر کے بھانجے شہریار لنڈ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب جاوید اختر: جناب چیئرمین! میرے بھانجے شہریار لنڈ کی چند دن پہلے death ہو گئی تھی میں گزارش کروں گا کہ ان کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب جاوید اختر کے بھانجے کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضٰی!

PHFMC کے ملازمین کو بحال کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! میں جناب دی وساطت نال لاء منسٹر دی توجہ چاہواں گا کہ مورخہ 9-3-2021 نوں PHFMC دے ملازمین دے حوالے نال لاء منسٹر دے نال میٹنگ ہوئی اے۔ میرے کول اوہناں دے minutes وی نے، جیہڑا وعدہ کیتا سمری تیار ہوئی او وی ہے اور CM صاحب نے جیہڑے آرڈر reject کیتے او وی ہے۔ میری گزارش اے کہ ساڈے آئے دن اسمبلی دے باہر ملازمین احتجاج کردے نیں اور ایہہ روایت رئی اے کہ اوس احتجاج دا کوئی نہ کوئی حل نکل آندا سی۔ اگر نئیں نکلدا سی تے اوہناں نوں پُرامن طریقے نال اوتھوں گھر بھیج دتا جاندا سی۔ ساڈی ایس پارلیمانی تاریخ دے وچ ایہہ واحد حکومت اے جیہڑی خود بحران پیدا کر

دیندی اے حالانکہ تمام بحراناں دا resolve کرن دا، اوہناں نوں حل کرن دی صلاحیتاں رکھن آلے لوک وی حکومت وچ بیٹھے نے۔ جہناں دا میں ذکر کر ریاں آں اوہ 2004 وچ appoint ہوئے سن، پرویز الٰہی صاحب ساڈے موجودہ سپیکر صاحب نے ایہناں نوں روزگار دتا سی اور ایہناں دے آن نال پنجاب دے جیہڑے بے آباد BHUs جتھے کوئی ڈاکٹر جانا نئیں پسند کردا اوتھے لوکاں نوں health facilities وی ملن لگ پئی اے اور ایہناں لوکاں نوں روزگار ملیا۔ اج وی BHUs تے سول ڈسپنسریاں آباد نے۔ عام آدمی جیہڑے شہراں دے وچ نئیں آسکدے او اوتھوں علاج دی سہولت حاصل کر رئے نے۔ 17 سال دے بعد اگر اوناں لوکاں نوں نوکریوں فارغ کر دتا جاوے تے میں سمجھناں آں بہت وڈی زیادتی اے۔ اوہ اک بندہ بے روزگار نئیں ہونا بلکہ پورا خاندان disturb ہو جانا اے، بچیاں دی تعلیم تباہ ہو جانی اے۔ اے دسو کہ گھر دے اخراجات کتھوں پورے ہونے نئیں؟ اک سائیڈ تے اک ڈاکٹر ڈھائی لکھ روپے تنخواہ لے ریا تے اے وچارا ایم بی بی ایس 80 ہزار روپے تے کم کر ریا اے تے 80 ہزار روپے وی اوہندے کولوں کھویا جا ریا اے۔ کوالیفائیڈ ڈسپنسر ایف ایس سی کردا اے تے اوس توں بعد ڈسپنسر کورس کردا اے اوہندی تنخواہ سترہ سال بعد 20 ہزار روپے ہوئی اے۔ اگر 20 ہزار روپے تنخواہ لین آلے آدمی نوں اج تسیں بے روزگار کر دیو گے تے او کتھے جائے گا؟ ایہہ کوئی point scoring نئیں اے۔ راجہ صاحب دی حکومت نے ایہناں نوں appoint کیتا اے، راجہ صاحب نے اوہناں نوں بچاون دی کوشش کیتی اے اور اگر ایہہ دوبارہ کوشش کر لین تے مہربانی ہوئے گی۔ خدارا ایہناں دے اُتے ترس کیتا جاوے، ایہندے وچ میرا کوئی وی رشتہ دار وی نئیں، کوئی میرے حلقے دا وی نئیں۔ پورے پنجاب اندر ایہہ لوگ بے روزگار ہونے نیں خدارا ایہناں نوں بچا لو۔ کوئی احکامات تسیں دے دیو تے کجھ راجہ صاحب ویکھ لین اور کجھ ایہندا حل نکلدا ہوئے تے کڈ لو جی۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب چیئرمین! محترم شاہ صاحب نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ شاہ صاحب کا فرمانا درست ہے کہ وہ ڈاکٹر حضرات یہاں پر احتجاج کر رہے تھے پھر ان کے ساتھ مذاکرات ہوئے، ان مذاکرات کے نتیجے میں انہوں نے احتجاج ختم کیا۔ شاہ صاحب کا یہ فرمانا بھی درست ہے کہ ہمارے

ان کے ساتھ جو مذاکرات ہوئے تھے ان کے نتیجے میں ہم نے سی ایم صاحب کو کچھ recommendations لکھ کر بھیجی تھیں اور وہ positive recommendations تھیں جیسے سید حسن مرتضیٰ صاحب کے پاس وہ رپورٹ موجود بھی ہو گی اور ابھی جو مزید فرما رہے ہیں کہ CM صاحب نے اس سمری کو نامنظور کر دیا ہے تو اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ میں شاہ صاحب سے وہ سمری لے لیتا ہوں اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جب حکومت کے کہنے پر اور ان کے ایماء پر ہم نے ان کو کوئی assurance دی تھی تو اب اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہمارا فرض بنتا ہے۔ میں شاہ صاحب سے request کروں گا کہ جو سمری reject ہوئی ہے وہ مجھے دے دیں تو کل cabinet meeting ہے اور میں کل ہی کوشش کروں گا کہ یہ بات CM صاحب کے notice میں لائی جائے گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! منسٹر صاحب کی طرف سے assurance آگئی ہے آپ انہیں سمری کی کاپی دے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ صاحب نے سمری کی کاپی بھجوا دی)

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، آپ Question Hour کے بعد بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین!۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب کو بات مکمل کرنے دیں۔ جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں لاء منسٹر صاحب دا شکر گزار آں کہ اونہاں نے ساریاں چیزاں دا اعتراف کیتا اے۔ اس تے سپریم کورٹ دی judgment وی ہے کہ تُسیں نوکری توں نئیں کڈھ سکدے۔ اس تے personal pain لینی اے تے۔ ورنہ اوہ فیر آکے بیٹھ جان گے اور بیچارے دھکے کھان گے۔ بہتر اے کہ جیویں حکم دیندے نیں مینوں یا کہندے نیں تاں میں اونہاں نوں روز یاد وی کراواں گا۔ Kindly اس مسئلہ تے اج ہی کوئی مہربانی فرمان۔ شکریہ

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، Question Hour کے بعد بات کر لینا۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میں ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کوئی ہفتہ ہو گیا ہے، میں چار دن سے کوشش کر رہا ہوں لیکن آپ مجھے بات نہیں کرنے دے رہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔ میں نے آپ کو floor دیا ہے اب آپ بات کریں۔

ننکانہ صاحب پی پی۔134 میں سرکاری زمینوں پر بااثر افراد کا ناجائز قبضہ

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی یہ بات کی تھی کہ میرے حلقے میں سرکاری زمینوں کے اوپر ناجائز قبضے ہو رہے ہیں اور حالات یہ ہیں کہ وہاں گھر بن رہے ہیں، لوگوں کو قبضہ بھی نہیں دے رہے اور پیسے بھی لے رہے ہیں۔ حالات ایسے ہیں کہ کوئی وہاں ان سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! میری بات سن لیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں میں سن رہا ہوں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میں جو request کر رہا ہوں اور میں نے پہلے بھی یہ application دی ہے۔ یہ میرے پاس ثبوت ہیں کہ ان کے خلاف انٹی کرپشن میں پرچے ہوئے ہیں لیکن کوئی بندہ ان کو پوچھ نہیں رہا۔ میرے پاس ان کے خلاف سارے ثبوت موجود ہیں۔ کوئی کارروائی ضلع کی طرف سے نہیں ہو رہی کہ ان کو پکڑا جائے۔ جو غریب لوگ پیسے دے رہے ہیں ان کو بھی قبضہ نہیں مل رہا ان کے نام زمین نہیں ہو رہی جو زمین ان کے نام نہیں ہو سکتی۔ وہاں یہ لوگ سکول بنا رہے ہیں، وہاں مختلف اپنے کاروبار کر رہے ہیں تو میری لاء منسٹر صاحب سے request ہے کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب جواب دینا چاہ رہے ہیں۔ آپ ان کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو میرے عزیز یہ فرما رہے ہیں کہ انہیں بات کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی تو انہوں نے یہ باقاعدہ بات کی تھی، اسی topic پر بات کی تھی اور میں نے ان سے یہ request کی

تھی کہ آپ براہ مہربانی in writing ایک Adjournment Motion دے دیں تاکہ ہم concerned Minister کو وہ بھیجیں اور وہ یہاں پر آکر جواب دے سکیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین!۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ)**:** آپ میری گزارش سن لیں۔ آپ نے Adjourned Motion دی اور آج صبح مجھے concerned Minister سید صمصام بخاری صاحب کا اسلام آباد سے ٹیلی فون آیا ہے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ان کا آپریشن ہوا ہے اور وہ leave پر ہیں۔ انہوں نے باقاعدہ مجھے request کی ہے کہ اسمبلی میں میری طرف سے یہ کہیں کہ اس معاملے کو pending کر دیں جیسے ہی میں اسمبلی میں آؤں گا تو میں خود جواب دوں گا اور already اس کا نوٹس ہو چکا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین!۔۔۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: جی، اس کا جواب آجائے گا۔ اب وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ سپیشل کمیٹیز کی توسیع کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

سپیشل کمیٹیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ)**:** جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "سپیشل کمیٹی نمبر 2، 3، 4، 6، 7، 8، 9، 10، 12 اور 13 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- اگست 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "سپیشل کمیٹیز نمبر 2، 3، 4، 6، 7، 8، 9، 10، 12 اور 13 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- اگست 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"سپیشل کمیٹیز نمبر 2، 3، 4، 6، 7، 8، 9، 10، 12 اور 13 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔اگست 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: محترمہ خدیجہ عمر تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔جی محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ، جناب چیئرمین!

I move that Ms Momina Waheed, (MPA W-321) may be as member u/s3 (1)(k) of the Nursing Council Act, 1973.

جناب چیئرمین: کیا یہ تحریک منظور ہے؟

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب چیئرمین: اب محترمہ آسیہ امجد مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون بحالی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ آسیہ امجد: جناب چیئرمین! The Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021 (Bill No.28 of 2021) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!۔۔۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو! آپ نے بولنا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! جناب محمد اشرف رسول بولیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، بولیں۔

معزز ممبر کے خلاف درج ایف آئی آر کو واپس لینے کا مطالبہ

جناب محمد اشرف رسول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ ہمارے ایک colleague ہیں انہوں نے مشیر شہزاد اکبر سے ایک ایسا سوال پوچھا جو ایک مسلمان کا بنیادی حق ہے اور اس کے بدلے میں جناب نذیر احمد چوہان پر پرچہ دیا گیا ہے---

جناب چیئرمین: جی، وہ ہاؤس میں موجود ہیں۔ وہ خود اپنی بات کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! وہ تو اپنی بات کریں گے لیکن ان کو تو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: ان کی request آئی ہوئی ہے کہ وہ بات کریں گے۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! یہ صرف میرا مسئلہ نہیں ہے، یہ اس ایوان کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں رہنے والے ہر مسلمان کا بنیادی مسئلہ ہے اور اس سوال کے بدلے میں آپ یہ کرتے ہیں کہ جناب نذیر احمد چوہان پر پرچہ دے دیتے ہیں۔ اس طرح کام نہیں چلے گا۔ اگر اس طرح کیا گیا اور کیا جا رہا ہے تو پنجاب گورنمنٹ، لاء منسٹر صاحب سے request ہے کہ آپ کی jurisdiction میں سنٹرل کا ایڈمنسٹریٹر جب چاہے وہ intervene کرتا ہے یہ پنجاب گورنمنٹ

کو، وزیر اعلیٰ کو، جناب سپیکر، لاء منسٹر اور یہاں بیٹھا ہر بندہ جو اللہ پر یقین رکھتا ہے جو رسول ﷺ کو خاتم النبیین مانتا ہے اس کے ایمان کا سوال ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب نذیر احمد چوہان!

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! آپ میری بات سن لیں۔ یہ بات بہت ضروری ہے، اس اسمبلی سے بھی زیادہ ضروری ہے اور اس ملک سے بھی زیادہ ضروری ہے میں جو بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی۔ شکریہ۔

جناب محمد اشرف رسول: جہاں میرے رسول ﷺ کی بات ہو گی۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، محمد ﷺ۔ آپ کی بات آگئی۔

جناب محمد اشرف رسول: ہماری نسلیں قربان ہو جائیں، ہمارے ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائیں تو ہمارے لئے اعزاز ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اس مسئلے پر ہمیں کوئی گولی مارے دے تو ہماری شہادت ہو گی۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

جناب محمد اشرف رسول: یہ مسئلہ جو ہے اس مسئلے کو حل کیا جائے، اس پرچے کو واپس لیا جائے اور اس منسٹر یا مشیر کو جو بھی ہے یہ اسمبلی کے ریکارڈ پر ہے ایک ہی بات ہے کہ اگر مجھ سے کوئی سوال پوچھے کہ تم مسلمان ہو تو میں کہوں گا کہ میں مسلمان ہوں اور رسول ﷺ کو آخری نبی اور خاتم النبیین مانتا ہوں اور میں مرزا قادیانی پر لعنت بھیجتا ہوں۔۔۔

(معزز ایوان میں مرزا قادیانی پر لعنت لعنت کی نعرہ بازی)

یہی چیز وہ کہیں گے تو پھر ہم مانیں گے۔ اس طرح نہیں چلے گا اور یہ بات نہیں چلے گی۔ ہم آپ کے توسط سے فی الفور لاء منسٹر صاحب سے کہتے ہیں کہ وہ interfere کر کے مقدمہ واپس لیں اور شہزاد اکبر یہ بیان کرے اور اگر وہ مسلمان ہے تو وہ یہ بیان دے ورنہ اس سے استعفیٰ لیا جائے، اس کو برطرف کیا جائے۔ اپنی بات کو چھپانے پر اس نے اس طرح جتنا عرصہ وزارت

میں کام کیا ہے اس کو غیر آئینی اور غیر قانونی قرار دیا جائے کیونکہ وہ غیر قانونی ہے۔ یہ میری گزارش ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب نذیر احمد چوہان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلٰی آلک واصحابک یاخاتم النبیین۔ جناب چیئرمین! میں بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں پر بات کرنے کا موقع دیا۔ مجھے میڈیا چینلز کی خبروں سے معلوم ہوا کہ مرزا شہزاد اکبر جو کہ ایک non-elected شخص ہے اور پاکستان کے دو اہم ترین ادارے داخلہ اور احتساب بیورو کے سربراہ کے ساتھ بطور وزیراعظم کا مشیر پاکستان بھی تعینات کیا گیا ہے۔ میرے خلاف مورخہ 29۔مئی 2021 کو ایک ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے جس میں بول نیوز ٹی وی چینل پر 19۔مئی 2021 کو میرے انٹرویو کا حوالہ دیا گیا۔ میں ایک منتخب نمائندہ ہوں اور پاکستان تحریک انصاف کا پرانا کارکن بھی ہوں چنانچہ چند دن پہلے میرے دل میں یہ بات آئی کہ مرزا شہزاد اکبر قادیانی ہے تو اس حوالے سے میرے حلقے کے لوگ اور سپورٹروں نے مجھے بے شمار سوال کرنا شروع کئے کہ آپ ان سے کیوں نہیں یہ مطالبہ کرتے کہ وہ اپنے آپ کو clear کرے۔ اگر آپ کی حکومت نے قادیانی کو اتنے اہم عہدے پر براجمان کیا ہے تو پاکستان اور عوام کے ساتھ ظلم ہے جو کہ PTI گورنمنٹ کی بدنامی کا بھی باعث بن رہا ہے۔ بطور ایک سچا مسلمان اور پیارے کریم آقا ﷺ کے غلام ہونے کے ناتے میں نے 9۔مئی 2021 کو بول نیوز ٹی وی چینل پر ایک پروگرام کے دوران اُن کی بات پر نشاندہی کی اور کہا مرزا شہزاد اکبر صاحب اگر آپ سچے عاشق رسول ہیں اور حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں تو آپ میڈیا پر آکر اپنی زبان سے اقرار کریں۔ لیکن 19 مئی 2021 کو دس دن بعد جناب مرزا شہزاد اکبر نے تھانہ ریس کورس میں میرے خلاف ایف آئی آر درج کروائی اور اس میں انہوں نے اپنے عہدے کا ناجائز استعمال کیا اور انتقامی کارروائیاں شروع کر دیں اگر وہ سچا مسلمان اور عاشق رسول ہے تو میڈیا کے سامنے حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا اقرار کرے اور مرزا احمد قادیانی پر لعنت بھیجے اور فوراً لعنت بھیجے۔

جناب چیئرمین! آرٹیکل 260 میں مسلمان کی تعریف دی گئی ہے جو اس طرح ہے کہ "مسلم" سے مراد کوئی ایسا شخص جو وحدت اور توحید قادر مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور پیغمبر یا مذہبی مسلہ کے طور پر کسی ایسے شخص پر ایمان رکھتا ہو، اور نہ ہی اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد ﷺ کے بعد اس الفاظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے" اگر شہزاد اکبر سچا ہے تو میڈیا کے سامنے آکر حلف اُٹھائے اور اس تعریف کے مطابق مسلمان ہو۔

جناب چیئرمین! براہ مہربانی میری آپ سے گزارش ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبوں کو خود مختاری دی گئی تو یہ میرا حق ہے کہ میں President of Pakistan, Prime Minister of Pakistan وزیر اعلیٰ پنجاب اور اسمبلی میں بیٹھے ہوئے منسٹرز اور باقی معزز ممبران سب سے یہ سوال کر سکتا ہوں کہ آپ کا مسلک کیا ہے؟ اس میں مجھے یہ بتائیں کہ اس میں کسی انسان کو کون سی ایسی بُری بات لگی کہ وہ مجھ پر پرچہ درج کروانے کی حد تک پہنچ جائے؟ کیا میں نے یہ غلطی کی کہ میں کسی سے پوچھوں کہ آپ کا مسلک کیا ہے؟ دو لفظوں میں اس مسئلے کو clear کیا جا سکتا تھا کہ بھائی آپ نے مجھ پر الزام تراشی کی ہے کہ آپ بتاؤ کدھر ہو، میں آکر اپنا مسلک آپ کے سامنے clear کرتا ہوں کہ میں نبی ﷺ کا عاشق رسول ہوں، میں مرزا احمد قادیانی پر لعنت بھیجتا ہوں بات ختم ہو جاتی۔ میں پنجاب اسمبلی کا منتخب نمائندہ ہوں اور ایک non-elected بندہ اُٹھ کر آیا اور آکر پنجاب پولیس میں آٹھ دس روز سے ایف آئی آر درج کروانے کی کوشش کر رہا تھا، چیف منسٹر پنجاب نے ان کو 10 روز سے روکا ہوا تھا کہ آپ ایف آئی آر نہ دیں اس کے باوجود انہوں نے اپنا اثر ورسوخ استعمال کیا اور اس ایف آئی آر کو درج کروایا۔

جناب چیئرمین! آپ چیف منسٹر پنجاب سے پوچھیں انہوں نے اس application کو روک کے رکھا ہوا تھا یہ معاملہ کیا ہو رہا ہے، اس طرح کی چیزیں کون کروا رہا ہے لہٰذا میری آپ سے گزارش ہے کہ اس ایوان میں سے ایک کمیٹی بنائیں، کمیٹی کا باقاعدہ ایک وفد بنا دیں جو مرزا شہزاد اکبر کو بلائے اور اس بات کو clear کرے کہ تم کیا ہو، ابھی تک اُس نے ایک tweet کیا ہے کہ میں خاتم النبیین ﷺ پر believe رکھتا ہوں، ٹھیک ہے آپ believe رکھتے ہوں گے اور ایک ٹی وی چینل 92 نیوز پر اُس نے کہہ دیا کہ میں مسلمان ہوں اور میں مسلمان گھر میں پیدا ہوا ہوں یہ

بھی آپ کی بات ٹھیک ہے۔ میں اس معاملے کی پوری تحقیق کے لئے خود گوجر خان گیا ہوں دو دن اسلام آباد بیٹھا ہوں اور مجھے تمام لوگوں نے وہاں بتایا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس کی بیوی کرسچن ہے لیکن وہ ایک مرزئی اور قادیانی ہے جس کے ساتھ مرزا شہزاد اکبر نے شادی کی ہے لہٰذا ہمارے ادارے سوئے ہوئے ہیں ؟ میں نے ان کا آئی ڈی کارڈ نکالنے کی کوشش کی کہ آئی ڈی کارڈ سے پتہ چل جاتا ہے یہ شخص مسلمان ہے یا قادیانی ہے آئی ڈی کارڈ black کر دیا گیا۔ میں نے ایف آئی اے کو request کی براہ مہربانی مجھے اس کے پاسپورٹ سے ڈیٹا دے دیں وہاں سے بھی مجھے access نہیں دی گئی، مجھے یہ بتائیں ہمارے اتنے ادارے ہیں اگر آپ کا ایک ایم پی اے وہاں تک پہنچتا ہے تو اُس کو نہیں بتایا جاتا تو اُن کو چاہئے کہ وہ ہی بتادیں کہ آپ کی یہ اوقات ہے۔

جناب چیئرمین ! میری آپ سے درخواست ہے یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام عاشقان رسول ہیں تو ایک کمیٹی بنائی جائے جو شہزاد اکبر سے یہ بات پوچھے کہ تمہارا مسلک کیا ہے جب تک یہ مسلک clear نہیں ہو گا ہم اس ایوان میں اور ہر جگہ پر اپنے نبی ﷺ کے غلام ہیں اس بات کو کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ ہمارا کوئی سیاسی ایجنڈا نہیں ہے، مجھے خود ڈر ہے کہ میں کسی عاشق رسول پر کوئی ایسا بہتان نہ لگاؤں اسی وجہ سے میں نے اسمبلی میں اور ٹی وی پر live کہا تھا کہ اگر کوئی غلطی ثابت ہوئی تو میں آپ سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لوں گا۔ میرا اس پر کوئی سیاست کرنے کا شوق نہیں ہے ہر بندے کا اپنا ایمان ہے لیکن جہاں پر یہ چیز اس طرح سے نکلے کہ بندہ ماننے کے لئے تیار بھی نہ ہو اور اپنی وضاحت کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے تو ہم کدھر جائیں گے ؟ ہم اپنی اسمبلی میں بیٹھ کر آپ سے بار بار درخواست کرنا چاہیں گے کہ ایک چار یا پانچ ممبران پر مشتمل کمیٹی بنائیں اور شہزاد اکبر کو یہاں بلائیں یا جہاں بھی بلائیں اُن دوستوں کے سامنے اس بات کی وضاحت کی جائے کہ ان کا مسلک کیا ہے ؟ بہت شکریہ۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "مرزا قادیانی پر لعنت بے شمار" کی نعرے بازی)

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین !

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون بات کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین ! میں نے معزز ممبر کی بات کا جواب دینا ہے میں جواب دے لوں اُس کے بعد سعید اکبر صاحب اپنی بات کر لیں۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، میں نے لاء منسٹر کو floor دیا ہے دو منٹ کے بعد سعید اکبر صاحب! آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔Order in the House

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین ! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو مسئلہ اس وقت اس معزز ایوان کے سامنے زیر بحث ہے مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں بیٹھے ہوئے سارے لوگ اُن کا کسی بھی مسلک سے تعلق ہے میں سمجھتا ہوں بحیثیت ایک مسلمان میرا یہ حق نہیں بنتا کہ میں کسی دوسرے شخص سے جا کر یہ سوال کروں کہ تمہارا مسلک کیا ہے؟ میں نے بڑی احتیاط سے اپنے معزز ممبر کی بات سنی، میں ذاتی طور پر کچھ ایسی چیزیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! میری بات سن لیں۔

جناب چیئرمین : جی، Order in the House

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین !میں اُس شخص کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ میری بات سن لیں۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر کی بات سنیں اُس کے بعد سعید اکبر صاحب نے بات کرنی ہے۔ دو منٹ اُن کی بات کو سن لیں۔ لاء منسٹر کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر بڑے دبنگ طریقے سے یہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان تحریک انصاف عمران خان اور اُسی عمران خان پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ انہوں نے ایک قادیانی کو اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے۔ کیا یہ پرائم منسٹر کا حق نہیں ہے کہ وہ کسی بھی شخص کو اپنا Advisor رکھے آئین پاکستان اس بات کا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، Order in the House ملک محمد ارشد! لاء منسٹر کو بات کرنے دیں دو منٹ اُن کی بات سن لیں اُن کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین ! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں شہزادا اکبر صاحب کی فیملی کو آج سے نہیں تقریباً پچھلے 40 سال سے جانتا ہوں، اُن کا مسلک کیا ہو گا میں اس بحث میں نہیں پڑتا لیکن میں اپنی ذات کے حوالے سے بات کر رہا ہوں، میں on oath آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے گزشتہ 40 سال کے دوران اس فیملی کے متعلق نہیں سنا کہ ان کا قادیانی مسلک سے تعلق ہے یا نہیں۔ ہم نے ہمیشہ اُنہیں مسلمان کی حیثیت سے درباروں پر بھی جاتے دیکھا، مساجد میں بھی جاتے دیکھا ہے اور آج تک اُن کے متعلق ایسی بات نہیں سنی۔ یہ میں اپنی ذاتی طور پر بات کر رہا ہوں ساتھ ہی میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر نے فرمایا کہ یہ گوجر خان تشریف لے کر گئے پتا نہیں کس کے پاس گوجر خان تشریف لے کر گئے چوہان صاحب! جانے سے پہلے مجھے بتا دیتے تو میں شہزادا اکبر کے گھر کا پتا بھی ان کو بتا دیتا کہ فلاں گاؤں میں ان کے گھر چلے جائیں۔ وہ مرزا اکبر کے بیٹے ہیں۔ یہ ہماری گوجر خان کی کشمیری برادری ہے جو کہ اپنے نام کے ساتھ مرزا لکھتی ہے۔ انہوں نے سوال کیا اور انہوں نے اس کا جواب دے دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک شخص کھڑا ہو کر یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور میں قادیانیوں پر لعنت بھیجتا ہوں تو اس کے بعد کوئی دوسری بات نہیں ہونی چاہئے تھی۔ چوہان صاحب کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی بنا دیں تو کمیٹی کیا کرے گی؟

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! مرزا شہزادا اکبر مرزا قادیانی پر لعنت بھیجے وہ کیوں مرزا قادیانی پر لعنت نہیں بھیجتا؟

MR CHAIRMAN: Chinioti Sahib! It is a sensitive issue and it should be heard patiently.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں مرزا قادیانی پر لعنت بھیجتا ہوں اور میں آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہم ایمان رکھنے والے مسلمان ہیں۔ آپ بحیثیت مسلمان یہ سوچیں کہ کس نے آپ کو اس بات کا اختیار دیا ہے کہ آپ کھڑے

ہو کر کسی بھی شخص کو قادیانی کہہ دیں، کیوں،ان کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے؟ میں دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں چوہان صاحب کی پرائم منسٹر صاحب سے ملاقاتیں ہوئی ہیں خدارا اگر ان کا جماعت میں کوئی difference of opinion ہے تو یہ اپنے قائد پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں۔ اگر آپ کو پرائم منسٹر کی ذات پر اعتماد نہیں ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اخلاقی طور پر چوہان صاحب کو اس ایوان میں بیٹھنے کا کوئی اختیار نہیں ہے کیونکہ چوہان صاحب آپ عمران خان کے پارٹی ٹکٹ دینے پر منتخب ہو کر اس ایوان میں آئے ہیں۔ میں یہاں پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اتنا sensitive issue ہے کہ انہوں نے اپنے قائد عمران خان صاحب کی credibiliy کو بھی at stake لگایا ہوا ہے، یہ سیاست کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ اس طرح کھڑے ہو کر کسی بھی شخص پر کوئی الزام لگا دیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس شخص نے پہلے بھی بیان دیا ہے لیکن آج پھر میں بھی آپ کے ساتھ مطالبہ کرتا ہوں کہ شہزاد اکبر اور واضح طور پر اس حوالے سے بیان دے۔ آپ کسی کے بھی مسلک پر question کرنا شروع کر دیں اور اس پر کمیٹیاں بنانا شروع کر دیں تو یہ بات کسی طور پر بھی جائز نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ اور بھی مطالبے کرنا شروع کر دیں تو مطالبے سے کوئی مسلمان بنتا ہے اور نہ ہی ہمیں اس بات کا کوئی اختیار حاصل ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! قادیانی مرتد اور ملک کے غدار ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد الیاس! لاء منسٹر صاحب کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ ایک ایسا ایشو ہے جو کہ non relevent ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی بات کا جس طرح سے جواب آیا ہے اور اس کے بعد خود انہوں نے میڈیا پر آ کر معذرت خواہانہ رویہ بھی اختیار کیا ہے تو یہ باتیں openly publicly اور اس معزز ایوان میں کرنے والی نہیں ہیں۔ اس ایوان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ یہاں سے کمیٹیاں بنا کر کسی بھی شخص کے مسلمان ہونے یا غیر مسلم ہونے کی تحقیقات شروع کر دے لہٰذا یہ قطعی طور پر نہیں ہو سکتا۔ شہزاد اکبر صاحب نے catagorically یہ کہا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور انہوں نے جو کہا ہے ہم ان کی بات پر اعتماد کرتے ہیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ انتہائی sensitive post پر بیٹھے ہوئے ہیں اور میرے بھائی کو اس sensitivity

کا اندازہ بھی نہیں ہے کہ پرائم منسٹر کے ایڈوائزر پر یہ انگلی اُٹھا رہے ہیں اور اس کو غیر مسلم declare کر رہے ہیں اور میں اس بات کو پھر دہرانا چاہتا ہوں کہ ان کا یہ رویہ کسی صورت بھی درست نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو شہزاد اکبر نے کہا ہے کہ وہ مسلم ہیں تو ہمیں ان کی بات پر اعتماد کرنا چاہئے کیونکہ انہوں نے قادیانیوں پر لعنت بھیجی اور میں بھی قادیانیوں پر لعنت بھیجتا ہوں اور یہاں پر بیٹھے تمام معزز ممبران قادیانیوں پر لعنت بھیجتے ہیں لیکن یہ باتیں کسی ایوان میں کھڑے ہو کر کرنے والی نہیں ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کی تاریخ کا ایک واحد واقعہ ہو گا کہ معزز ممبر without going into the details جس کے پاس کوئی ایسی معلومات نہیں ہیں کہ وہ غیر مسلم ہیں۔ چوہان صاحب گوجر خان سے کوئی دو گواہ لے آئیں جو کہ کھڑے ہو کر یہ کہہ دیں کہ وہ غیر مسلم ہیں تو میں ان کی بات کو تسلیم کرلوں گا لہٰذا اس طرح نہ کریں کیونکہ یہ بہت sensitive issue ہے تو اس کو خدارا سیاست کا شکار نہ کریں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کو ختم کیا جائے کیونکہ یہ ہمارے مینڈیٹ میں شامل نہیں ہے، اسلامی لحاظ سے بھی یہ ہمارے مینڈیٹ میں شامل نہیں ہے لہٰذا اس بات سے ہمیں avoid کرنا چاہئے کیونکہ وہ قادیانیوں پر لعنت بھیج چکا ہے اور ان کے اس حوالے سے categorically بیانات آچکے ہیں اس لئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر مزید بحث نہ کی جائے کیونکہ یہ بہت sensitive issue ہے۔ جتنا ہم اس بات کو آگے لے کر چلیں گے اتنی ہی خرابی پیدا ہو گی۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سعید اکبر خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب چیئرمین! میں اس پر ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے بہت افسوس ہوا کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں پھر request کرتا ہوں کہ خدارا آپ ذمہ داری سے کام لیں اور اس بات کو مذاق مت بنائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب چیئرمین! یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں اس حوالے سے اپنی بات کروں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! کیا یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ یہ دوسروں کے مسلک پر انگلی اٹھائیں اور ایک مسلمان کو کافر کہنا شروع کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں نے ایک بات کرنی ہے۔ (شور وغل)

جناب چیئرمین: جناب محمد معاویہ! میں نے نوانی صاحب کو floor دیا ہے اس کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔ جی، نوانی صاحب! Order in the House.Please

جناب سعید اکبر خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میری یہ خواہش تھی کہ لاء منسٹر صاحب نے چوہان صاحب کے بارے میں بات کی ہے تو ان کو بھی دومنٹ کے لئے اپنی self explanation دینی چاہیے۔ سب سے پہلے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ کسی کے بھی عقیدے کو چیلنج نہیں کرنا چاہیے یہ ایک اصولی بات ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے لیکن جب لوگوں کو عہدے ملتے ہیں اور وہ اس ملک کے معاملات کے فیصلے کرتے ہیں تو پھر ان کی ہر چیز پر سوالات اُٹھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص مرزائی ہو اور وہ بڑے عہدے پر فائز ہو تو ہمیں اس چیز پر کوئی اعتراض نہیں ہے being Pakistani ہر شخص کا یہ حق ہے کہ وہ کسی بھی عہدے پر لگ سکتا ہے لیکن یہاں پر جتنے بھی ممبران بیٹھے ہیں جب یہ اس ایوان میں آتے ہیں تو وہ پبلک پراپرٹی بن جاتے ہیں تو ان کا اٹھنا، بیٹھنا، بولنا، پہننا اور ان کا گاڑیوں میں پھرنا سب questionable ہوتا ہے۔ اگر چوہان صاحب نے ایک بات کہی کہ فلاں آدمی مرزائی ہے۔ تھوڑی سی بات تھی لیکن مرزا شہزاد اکبر صاحب نے چوہان صاحب پر ایف آئی آر درج کروادی۔ میں نے پوری ایف آئی آر پڑھی ہے اس ایف آئی آر میں مرزا شہزاد اکبر صاحب نے ایک لفظ بھی ایسا نہیں لکھا کہ میں مرزائی نہیں ہوں۔ چوہان صاحب نے پرائم منسٹر صاحب کو چیلنج نہیں کیا کہ انہوں نے مرزا شہزاد اکبر کو مشیر کیوں لگایا ہے، پرائم منسٹر صاحب کا اختیار ہے اور ان کا prerogative ہے کہ وہ کسی بھی شخص کو اپنا مشیر لگا سکتے ہیں لیکن جب کوئی شخص مشیر لگ جائے تو پھر اس کے بعد اس سے سوال کیا جا سکتا ہے کہ اگر آپ اتنے بڑے ملکی فیصلوں میں involve ہیں تو آپ اپنے عقیدے کو clear کریں کیونکہ اس عقیدے پر ہمارے پورے ملک کی عوام concern feel کرتی ہے کیونکہ عوام کا ایسا عقیدہ رکھنے

والے شخص کے ساتھ بہت بڑا concern ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ مرزائی پاکستان سے چلے جائیں لیکن 1973 کے آئین کے مطابق ان کو مخصوص کر دیا گیا ہے کہ وہ اقلیت ہیں اور وہ مسلمان نہیں ہیں۔ صرف اس لئے ان کے بارے میں یہاں پر question کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے نام کے ساتھ مسلمان لکھتے ہیں کیونکہ آئین جو کہ پارلیمنٹ نے پاس کیا اس کے مطابق کوئی احمدی یا مرزائی اپنے آپ کو مسلمان نہیں لکھ سکتا تو یہ بات تھی جس پر چوہان صاحب نے question کیا لیکن ایف آئی آر درج کروا کر اس بات کا اتنا بڑا ایشو بنایا گیا، مجھے سمجھ نہیں آئی کہ یہ کون سے زیرک لوگ ہیں جو اس طرح کی advice کرتے ہیں کہ ایک ایف آئی آر درج کرواؤ پھر اس کی پیروی بھی نہ کر سکو۔ ایسے خوبصورت ایڈوائزر ہی اس طرح کی حکومتوں کو زچ کرتے ہیں اور ان کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔راجہ صاحب نے کہا کہ آپ اسمبلی کی رکنیت چھوڑ دیں، وہ کیوں چھوڑیں؟ کیا انہوں نے پی ٹی آئی کے خلاف کسی کو کوئی ووٹ دیا ہے یا انہوں نے اپنا کوئی فیصلہ پی ٹی آئی کے متضاد کیا ہے؟ یہ اس وقت ہوتا ہے جب ہم آپ کی پالیسی کے ساتھ اختلاف کریں، جب ووٹنگ ہو تو ہم آپ کو ووٹ نہ دیں تو اس وقت آپ یہ سوال کر سکتے ہیں۔۔۔

معزز خواتین ممبران حزب اقتدار: ایسے بیان بھی نہ دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین: Order in the House جی!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! اگر میں اس ایوان میں کسی کی کارکردگی پر سوال کرنا چاہتا ہوں تو یہ میرا right ہے کہ فلاں آدمی کی کارکردگی بہتر نہیں ہے۔ فلاں آدمی کی credibility questionable ہو تو اس پر deseat ہوتے ہیں اور نہ ہی پارٹی پالیسی کے خلاف جاتے ہیں۔یہ بات غصے والی نہیں ہے بلکہ یہ بات حوصلے والی ہے، ان باتوں کو حوصلے سے resolve کیا جاتا ہے۔ میں بھکر میں تھا جب مجھے اس ایف آئی آر کا پتا چلا تو میں حیران ہو گیا کہ کون سے بہترین ایڈوائزر ہیں جنہوں نے یہ مشورہ دیا کہ آپ اس طرح کی ایف آئی آر کٹوائیں، اس ایف آئی آر سے کیا فائدہ ہوا؟ بلکہ اس سے پورے صوبے اور ملک میں بے چینی پیدا ہوئی اس لئے میری استدعا ہے کہ اس طرح کے action نہ لئے جائیں جن کو آپ خود face نہ کر سکیں۔آخر میں میری یہی humble request ہے کہ ہمارے گروپ کے جتنے دوست ہیں اس وقت تک۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب چیئر مین: Order in the House, please جی!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئر مین! ہمارے گروپ کے دوستوں نے آج کے دن تک اپنی گورنمنٹ کی پالیسی کے ساتھ اختلاف کیا ہے اور نہ ہی آنے والے بجٹ یا کسی مسئلے پر کوئی اختلاف کیا ہے کہ ہم انہیں support نہیں کرتے بلکہ ہمارے ہر ساتھی نے کہا کہ ہم اس گورنمنٹ کے ساتھ ہیں، ہم اس کے بجٹ کو پاس کرائیں گے، یہ ہمارا اپنا بجٹ ہے، ہم اس بجٹ کے ساتھ ہیں لیکن ہم اس طرح کے action کے ساتھ نہیں ہیں کہ اگر آپ اس طرح کے action لیں تو اسے بھی support کریں-راجہ صاحب میرے لئے بڑے محترم ہیں میرے بڑے بھائی ہیں ہمیں ان کا بڑا احترام ہے، ان کے منہ سے اس طرح کی بات نہیں جچتی کہ وہ اتنے غصے میں ہمارے ساتھ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): آپ ایک مسلم کو غیر مسلم کیوں کہتے ہیں؟

جناب سعید اکبر خان: راجہ صاحب ہمارے بڑے مہربان ہیں، ہمارے مطابق نہیں اگر راجہ صاحب کے مطابق وہ سمجھتے ہیں کہ چوہان صاحب غلطی پر ہیں تو جو ہاؤس کو lead کر رہے ہوتے ہیں وہ اپنے دوستوں کو ساتھ لے کر چلتے ہیں اور انہیں اپنے دوستوں کو سمجھا کر ساتھ لے کر چلنا چاہیئے نہ کہ دھمکیاں دیں کہ ہم ہاؤس سے باہر چلے جائیں۔ جب ہم ہاؤس سے باہر گئے تو پھر یہ ہاؤس نہیں رہے گا۔ (اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! ہمارا کوئی ارادہ ہے نہ کوئی فیصلہ ہے کہ ہم اس ہاؤس کے خلاف کوئی بھی اقدام کریں۔ ہم نے ایسا کرنا ہے اور نہ کرنا چاہتے ہیں لیکن اس طرح دھمکیاں دے کر ہمیں ہاؤس سے باہر نہ نکالا جائے، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ میں راجہ صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں چلو چوہان صاحب نے غلطی سے کہہ دیا جو نہیں کہنا چاہئے تھا تو کیا آپ نے یہی کرنا تھا کہ غلط ایف آئی آر درج کروا کر پورے صوبے اور ملک میں آگ لگانے کی کوشش کی ہے-یہ ایف آئی آر نہیں کرنی چاہیئے تھی اب آپ چوہان صاحب کو گرفتار کریں میں دیکھوں گا کہ کیسے گرفتاری ہوتی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میری humble request ہے کہ اس طرح کے action نہیں ہونے چاہئیں، ہم کبھی بھی تخریب کاری پر یقین نہیں رکھتے، ہم جس پارٹی میں کھڑے ہیں اسی کی full support کرتے ہیں، ہم ان کی ہر پالیسی کو support کرتے ہیں لیکن ہم اس طرح کے action کو support نہیں کرتے۔

میری آخر میں یہی گزارش ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جائیں ان میں عقل وشعور استعمال کیا جائے چونکہ غصے سے فیصلے نہیں ہوتے بلکہ حوصلے سے فیصلے ہوتے ہیں۔چوہان صاحب ہمارے ایم پی اے ہیں ہم ان کے ساتھ ہیں، کچھ باتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ اختلاف ہوتا ہے ہم بھی کرتے ہیں لیکن دوستوں کو سمجھانا ہوتا ہے، دوستوں کو پیار کے ساتھ سمجھا کر ساتھ چلانا ہوتا ہے۔ بہت مہربانی۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! مجھے اس معاملے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، میں نے معاویہ صاحب کو floor دیا ہے۔

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لایومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ جناب چیئرمین! میں ابتدا میں اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے دوستوں اور حکومتی بنچز پر بیٹھے دوستوں سے اور اپنی بہنوں سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے جب کوئی شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کر رہا ہوتا ہے تو اس وقت اس کو اپنی پارٹی بنچوں سے نکل کر گنبد خضریٰ کی طرف منہ کر کے سنا کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! اس ایوان میں بیٹھے ہوئے جتنے لوگ ہیں جب ہم پیدا ہوئے تو ہمیں سب سے پہلے آ کر ہمارے کان میں یہ کسی نے نہیں کہا کہ تمہارا باپ فلاں ہے اور تمہارا قبیلہ فلاں ہے بلکہ سب سے پہلے ایک شخص نے ہمارے کان میں اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تمہارا نبی محمد ہے جو اللہ کا رسول ہے۔ مجھے راجہ بشارت صاحب کی گفتگو کے دوران اپوزیشن کی طرف سے ایک ایسا ماحول دیکھنے کو ملا، نذیر چوہان صاحب کی گفتگو کے دوران حکومتی بنچوں پر بیٹھی ہوئی میری کچھ بہنوں کی طرف سے ایک ماحول دیکھنے کو ملا جس سے خدانخواستہ ہمارے ہاؤس سے یہ تاثر جائے کہ شاید حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کے معاملے میں بعض لوگ تھوڑے غیرت مند ہیں اور بعض لوگ زیادہ

غیرت مند ہیں۔ یہ messageاس ہاؤس کی سراسر توہین ہو گی، ہمارا اس ہاؤس کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا ایک ہی message ہے اور وہ یہ ہے کہ ختم نبوت کے لئے ہماری جانیں بھی قربان ہیں۔ ختم نبوت کے لئے ہمارے مال بھی قربان ہیں۔ (اس مرحلہ پر معزز ممبران کی طرف سے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے)

جناب چیئرمین! میں نے آپ سے دو منٹ لئے ہیں میری بات ختم ہونے والی ہے اگر سب دوست مجھے بات کرنے کا موقع دیں تو میں ان سب کی بات کر رہا ہوں۔ میں پاکستان راہ حق پارٹی کا پارلیمانی لیڈر ہوں میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھ سمیت تمام ممبران کے یہی جذبات ہوں گے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات آتی ہے، صحابہ کرام اور اہل بیت کی بات آتی ہے اس وقت یہ کیوں محسوس ہوتا ہے کہ خدانخواستہ ختم نبوت کی محبت (ن) لیگ میں زیادہ ہے اور پی ٹی آئی میں نہیں ہے۔ یہ کیوں محسوس ہوتا ہے کہ پی ٹی آئی میں کم ہو گئی یا ان میں زیادہ ہے۔ ہمیں سب پتا ہے کہ ہر دل میں پہلی پہلی احترام کی لائق ذات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اس لئے ایک تو ہمیں آپس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے معاملے میں بدگمانی کرنے سے نکلنا ہو گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی سے کسی نے یہ پوچھ لیا کہ تمہارا عقیدہ و مذہب کیا ہے مجھے پتا ہے کہ یہ باتیں کیوں ہو رہی ہیں، میں بغیر ہچکچاہٹ کے بات کھولنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پی ٹی آئی کے اندر غیر اعلانیہ ایک گروپ موجود ہے اور اس گروپ کے بارے میں اگر یہ تصور کیا جا رہا ہے کہ شاید۔۔۔

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں جناب محمد معاویہ صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس ایوان سے کوئی ایسا تاثر نہیں جانا چاہئے کہ ہم خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی محبت میں کوئی کمی لاتے ہیں۔ یہ ہاؤس اس بات پر متفق ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ ہمارے آخری نبی ہیں اور جو اس بات کو نہیں مانتا اس کو ہم مسلمان تسلیم نہیں کرتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کے ساتھ ساتھ میری جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے ایک humble request ہے کہ ہمارے معزز ممبر نذیر چوہان صاحب کے خلاف جو ایف۔ آئی۔ آر درج کی گئی ہے اس کو دیکھ لیں کہ کیا وہ inevitable تھی؟ میرے خیال میں وہ inevitable نہیں تھی۔

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں۔ پہلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے گا جبکہ اب آپ سوالات take up کرنے لگے ہیں۔ مہربانی کریں اور پہلے مجھے بات کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد الیاس! وقفہ سوالات کے بعد میں آپ کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔ اس وقت آپ تشریف رکھیں۔ پہلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 1706 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب چیئرمین! سوال نمبر 1847 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھلوال اور بھیرہ سٹیڈیم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1847: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا کے علاقہ جات بھیرہ اور بھلوال میں سٹیڈیم کب بنائے گئے ان پر کتنی لاگت آئی اور اب مذکورہ سٹیڈیم کی حالت کیسی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دونوں سٹیڈیم خستہ حالی کا شکار ہیں؟

(ج) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ دونوں سٹیڈیم کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(د) مذکورہ سٹیڈیم کتنے کتنے رقبہ پر محیط ہیں۔ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) کیا حکومت دونوں اسٹیڈیم کو جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی برائے وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) بھلوال سٹیڈیم کی تعمیر سال 2017 میں شروع کی گئی اس کے لئے مبلغ 1 کروڑ 20 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے۔ جس میں سے تقریباً 1 کروڑ 5 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ سٹیڈیم میں کھیلوں کی تمام سہولیات موجود ہیں جن سے نوجوان فیض یاب ہو رہے ہیں جبکہ میونسپل کمیٹی بھیرہ کی حدود میں کوئی سٹیڈیم نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ بھلوال سٹیڈیم خستہ حالی کا شکار ہے بلکہ نوجوان کھیلوں کی تمام سرگرمیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں رات کے وقت روشنی کے لئے لائٹس بھی نصب ہیں۔

(ج) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں بھلوال سٹیڈیم کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) بھلوال سٹیڈیم 27 کنال 5 مرلہ رقبہ پر محیط ہے۔

(ہ) میونسپل کمیٹی بھلوال بقیہ کام اسی مالی سال فنڈز کی دستیابی پر مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میں نے last time یہ سوال جمع کروایا تھا اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے ساتھ بھی share کیا تھا۔ بھیرہ سٹیڈیم کی تعمیر کے حوالے سے last government میں، جنوری 2018 میں وزیر اعلیٰ کی طرف سے ایک directive جاری کیا گیا تھا۔ میں نے وہ directive معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے share کیا تھا۔ مہربانی کر کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب پہلے مجھے اس کے بارے میں تھوڑی update دیں گے۔ اس کے بعد میں اپنا دوسرا ضمنی سوال پوچھوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس سکیم کا ADP .No. 334 ہے۔۔۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی آواز نہیں آرہی۔ شاید ان کا سپیکر نہیں چل رہا۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ مہربانی کر کے اپنا mic on کر لیں اور اگر یہ ٹھیک نہیں ہے تو پھر اپنا mic change کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اپنا سوال repeat کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو بولنے دیں۔ ان کو جواب دینے دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین): پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ کے پاس آ جاتے ہیں۔(معزز وزیر صاحب نے یہ اپنی نشست پر بیٹھے ہوئے کہا)

جناب صہیب احمد ملک: چودھری صاحب! [*****************]۔ میں ان کے پاس آ سکتا ہوں اور نہ ہی وہ میرے پاس آ سکتے ہیں۔ آپ ہمارے بزرگ ہیں۔ [*****************] میں آپ کی قدر کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک صاحب! آپ مجھ سے بات کریں۔ آپ تشریف رکھیں اور پارلیمانی سیکرٹری کو جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس سکیم کا ADP .No. 334 ہے اور اس کی کل لاگت۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں نے پارلیمانی سیکرٹری سے یہ کہا ہے کہ آپ ان کے قریب والے mic پر آجائیں۔ صہیب احمد ملک کو میری بے عزتی کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب صہیب احمد ملک: چودھری ظہیر الدین! آپ میرے بڑے ہیں۔ میں آپ کی بے عزتی نہیں کر رہا۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک! مہربانی کرکے اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! معزز ممبر خُدا کا خوف کریں۔ مجھے بے عزت کرنے کی کوشش نہ کریں۔ میں ان سے مخاطب ہی نہیں ہوا اور انہوں نے مجھے دھمکی دی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میں نے چودھری ظہیر الدین کو کوئی دھمکی نہیں دی بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ آپ غلط جوابی کرتے ہیں اور جب میں بات کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو آپ مداخلت کرتے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): میں نے آپ کی بات میں کوئی مداخلت نہیں کی جبکہ آپ نے مجھے دھمکی دی ہے۔ میں تو کبھی آپ سے مخاطب نہیں ہوا اور آپ سے مخاطب ہونے کا میرا role ہی نہیں ہے لیکن میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ یہ انتہائی نامناسب بات ہے کہ کوئی بھی کھڑا ہو کر یہ کہہ دے کہ آپ کی عزت میرے ہاتھ میں ہے۔ آپ نے جو کرنا ہے کریں، آپ نے جو کرنا ہے وہ کرکے دکھائیں اور آپ جو کرنا چاہتے ہیں شروع کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: چودھری صاحب! میں آپ کی قدر کرتا ہوں۔ میں نے آپ کو کوئی دھمکی نہیں دی۔

جناب چیئرمین: چلیں، چودھری ظہیر الدین! میں جناب صہیب احمد ملک کے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ اب آگے چلتے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جی، بالکل ان کے الفاظ کارروائی سے حذف کریں۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری صاحب! یہ الفاظ کارروائی سے حذف ہوگئے ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس منصوبے کی کل لاگت 41.47 ملین روپے ہے جس میں سے 20-2019 میں

13 ملین روپے کی allocation ہوئی تھی، چونکہ یہ ongoing scheme تھی اور 21-2020 میں اس سکیم کے لئے تقریباً 10 ملین روپے کی allocation ہوئی ہے۔ میں معزز محرک کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ سٹیڈیم کی تعمیر کا معاملہ ہے اور یہ منصوبہ Sports Department Punjab کے زیر نگرانی ہے۔ یہ ADP کی ایک سکیم ہے اور اس کی required funding 24.4 million روپے ہے۔ پچھلی دفعہ ان کے بھائی ایم پی اے منتخب ہوئے تھے اور یہ سکیم ان کی تجویز کردہ ہے۔ میں معزز رکن سے کہوں گا کہ وہ اس حوالے سے Sports Department Punjab سے رابطہ کریں تو زیادہ بہتر ہے۔ ہم بھی کوشش کرتے ہیں۔ اس سکیم پر کافی رقم خرچ ہو چکی ہے اور اصولاً required funds اس سال کے ADP میں آنے چاہئیں۔ بھیرہ سٹیڈیم کی تعمیر مکمل ہونی چاہئے کیونکہ یہ ongoing سکیم ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ ان کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ اس سوال کو pending کر لیا جائے تو اس سوال نمبر 2192 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 1324 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! سوال نمبر 2437 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں 500 سینٹری ورکرز کی بھرتی میرٹ اور شفافیت سے متعلقہ تفصیلات

*2437: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں ضرورت کے پیش نظر 500 سینٹری ورکرز اور دیگر ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں، ان افراد کی بھرتی کب کی گئی تھی اور کن کن افسران نے کی تھی؟

(ب) کیاان کی بھرتی میرٹ پر ہوئی ہے اگر ہاں تو میرٹ کن کن افسران نے تشکیل دیا تھا؟

(ج) کیاان کی بھرتی کے لئے کوئی کمیٹی بنائی گئی تھی تو اس کمیٹی کے ممبرز کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ بھرتی کردہ افراد میرے علم کے مطابق بغیر میرٹ کے بھرتی ہوئے ہیں کیا حکومت ان کی بھرتی کی تحقیقات C M I T سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی برائے وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے رواں سال مارچ 2019 میں کلین اینڈ گرین پنجاب کمپنی بخوبی سر انجام دینے کے لئے بعد از بورڈ منظوری 500 سینٹری ورکرز ڈیلی ویجز کی بنیاد پر بھرتی کئے ہیں۔ سینٹری ورکرز کی بھرتی کے لئے واک ان انٹرویو مورخہ 26 تا 28 فروری 2019 ترتیب دیئے گئے تھے جس کے لئے درج ذیل دو انٹرویو کمیٹیاں تشکیل کی گئی تھیں۔ (آرڈر تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔)

کمیٹی نمبر 1

1	عثمان مصطفیٰ	ڈپٹی منیجر آپریشنز / گریڈ M-8
2	امین مان	چیف ویسٹ انسپکٹر / گریڈ BPS-16

کمیٹی نمبر 2

1	حذیفہ جلیل	اسسٹنٹ منیجر آپریشنز / گریڈ M-9
2	عمران صابر	زونل آفیسر / گریڈ BPS-16

(ب) متذکرہ بالا 500 سینٹری ورکرز کی بھرتی مکمل طور پر میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے جس میں امیدوار کی عمر کی بالائی حد 45 سال، متعلقہ کام کا تجربہ اور فیصل آباد کا رہائشی ہونا شامل ہے۔ سینٹری ورکر کی بھرتی کے معیار کو آپریشن منیجر اور ایچ آر منیجر کے مابین باہمی مشاورت اور چیف ایگزیکٹو آفیسر کی منظوری سے ترتیب دیا گیا تھا۔

(اشتہار تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔)

(ج) واک ان انٹرویو میں شامل ہونے والے امیدواروں کی شارٹ لسٹنگ اور سلیکشن کے لئے درج ذیل کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ کمیٹی کے ممبرز کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1	محمد اعجاز بندیشہ	سینئر منیجر آپریشنز / گریڈM-6
2	عبداللہ نذیر باجوہ	منیجر آپریشنز / گریڈM-7
3	محمد وقاص سعید کیرالہ	منیجر ایچ آر / گریڈM-7

آرڈر تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(د) متذکرہ بالا500 سینٹری ورکرز مکمل طور پر میرٹ پر بھرتی ہوئے ہیں اور بھرتی سے لے کر اب تک فیصل آباد کی دیگر یونین کونسلز میں صفائی کے امور سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا ان کی بھرتی میرٹ پر ہوئی ہے اگر ہاں تو میرٹ کن کن افسران نے تشکیل دیا تھا؟ اس کے جواب میں جو تفصیل مجھے مہیا کی گئی ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ عثمان مصطفیٰ ڈپٹی منیجر آپریشنز، امین مان چیف ویسٹ انسپکٹر، حذیفہ جلیل اسسٹنٹ منیجر، عمران صابر زونل آفیسر، محمد اعجاز بندیشہ سینئر منیجر آپریشنز، عبداللہ نذیر باجوہ منیجر آپریشنز اور دیگر لوگ جو کہ senior positions پر تعینات ہیں وہ ان دونوں بھرتی کمیٹیوں میں شامل تھے۔ اسی طرح جز(د) کے جواب میں یہ کہا گیا ہے متذکرہ بالا 500 سینٹری ورکرز مکمل طور پر میرٹ پر بھرتی ہوئے ہیں اور بھرتی سے لے کر اب تک فیصل آباد کی دیگر یونین کونسلز میں صفائی کے امور سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا یہ سوال 26 نومبر 2019 کا تھا اور جب میں نے یہ سوال کیا تھا تو فیصل آباد کی گلیوں اور بازاروں میں Solid Waste Management کی writ ختم ہو چکی تھی اور اس وقت یہاں ایوان میں بیٹھے معزز ممبران اسمبلی اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ میں سیکرٹری بلدیات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے 500 ورکرز کی تنخواہوں کا مسئلہ حل کرا دیا ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب دو سال بعد آیا ہے یہ

آپ کے محکمہ کی کارکردگی ہے کیونکہ دو سال بعد وہاں موقع پر کچھ اور حالات ہوں گے اور میں یہاں پر کچھ اور discussion کر رہا ہوں گا؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ممبر موصوف کی بات ایک حد تک واقعی ٹھیک ہے لیکن پچھلی دفعہ کے Question Hour میں معزز ممبر کے سوال کا جواب ہم نے تیار کیا ہوا تھا۔ ہمارے سیکرٹری صاحب کی اُس دن سپریم کورٹ میں پیشی تھی تو معزز ممبر بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے لیکن پھر بھی ہم نے ان کا سوال disposed of نہیں ہونے دیا بلکہ ان کا سوال pending کر دیا تھا۔ میں نے کل فیصل آباد سے Waste Management والوں کو بلا کر current position پوچھی تھی تو انہوں نے جو بات بتائی ہے میں 100٪ تو نہیں کہہ سکتا لیکن میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ 70٪ to 80٪ وہاں پر بہتر حالات ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں اپنے بھائی کی بات سے agree کرتا ہوں لیکن یہ مسئلہ کب تک چلے گا؟ ہم نے فیصل آباد کے اندر جو 500 سینٹری ورکرز رکھے ہوئے ہیں انہوں نے دو دن پہلے احتجاج بھی کیا جس پر سیکرٹری صاحب نے احتجاج بھی ختم کرایا ہے اور انہیں تنخواہیں دینے کا اعلان کیا ہے۔ کیا حکومت ان سینٹری ورکرز کو permanent کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟ میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ فیصل آباد میں ہماری حکومت نے مسٹر عماد گل کو MD تعینات کیا، میں اس پر نہیں جانا چاہتا کہ اُس کی تعیناتی غلط ہوئی یا ٹھیک ہوئی لیکن اُس میں کون سے ایسی بات ہے کہ اب وہ ان کی آنکھوں کا بھی تارا بنا ہوا ہے اور وہ اپنا کام کرنے کو تیار بھی نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! لوکل گورنمنٹ میں تین طرح کی بھرتیاں ہوتی ہیں۔ ایک بھرتی contract base پر ہوتی ہے، دوسری بھرتی 17-A کے تحت ہوتی ہے اور تیسری بھرتی daily wages پر ہوتی ہے۔ میں معزز ممبر کی خدمت میں عرض کروں گا کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 اور لوکل

گورنمنٹ ایکٹ 2019 میں daily wages ملازمین کو permanent کرنے کی provision نہیں ہے کیونکہ یہ ملازمین Daily wages پر ہیں تو ہم اُنہیں for the time being ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ معزز ممبر جس MD کی بات کر رہے ہیں میں تو اُنہیں اتنا زیادہ نہیں جانتا۔ وہ چونکہ ان کے شہر کے ہیں وہ پہلے ان کے ساتھ ہی تھے تو میں کسی کی ذات کے حوالے سے ایسی بات نہیں کر سکتا۔ Daily wages کے ملازمین permanent نہیں ہوتے، صرف contract والے ملازمین permanent ہوتے ہیں۔ اگر contract ملازمین ہیں اور وہ ابھی تک permanent نہیں ہوئے تو ہم اُس پالیسی کو follow کرتے ہوئے اُنہیں ضرور entertain کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔ فیصل آباد میرا بھی شہر ہے، چودھری ظہیر الدین صاحب کا بھی شہر ہے اور جناب محمد طاہر پرویز صاحب کا بھی شہر ہے۔ ابھی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ تشریف فرما ہیں یہ فیصل آباد میں جب ڈپٹی کمشنر تھے اُس وقت تو کبھی ایسا نہیں ہوتا تھا۔ اُن ورکرز میں mostly میری کمیونٹی کے لوگ ہیں اور سیکرٹری صاحب کو ساری بات کا پتا ہے وہ لوگ دن رات کام کرتے ہیں حالانکہ اُن کی ڈیوٹی 8 گھنٹے ہے، اُنہیں کوئی خطرہ الاؤنس بھی نہیں دیا جاتا اور اُن کا کام اتنا مشکل ہے کہ وہ اپنی موت کو ہتھیلی پر رکھ کر sewer میں چھلانگ لگاتے ہیں اور صفائی جس کو نصف ایمان بھی کہا جاتا ہے اُس کے لئے انہوں نے دن رات ایک کیا ہوتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری موصوف اس کا کوئی مستقل حل نکالیں کیونکہ ہر دو مہینے بعد تنخواہوں کے مسئلے پر ہڑتال ہوتی ہے۔ چیف جسٹس جناب گلزار صاحب کی 2017 اور 2018 کی بھی ruling ہے کہ جتنے daily wages ملازمین ہیں اگر اُنہیں کام کرتے ہوئے 3 سال ہو گئے ہیں تو اُنہیں permanent کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! سندھو صاحب مجھے وہ ruling دے دیں ہم as per policy اُس کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، سندھو صاحب! آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو وہ ruling دے دیں۔ اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 2563 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: جڑانوالہ شہر کے قبرستان کی چار دیواری اور گیٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*2563: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جڑانوالہ شہر ضلع فیصل آباد کا قبرستان واقع لاہور موڑ عرصہ دراز سے محکمہ کی نااہلی کا شکار ہے قبرستان کی چار دیواری مکمل ٹوٹ چکی ہے قبرستان چرسی بھنگی اور نشہ کرنے والے افراد کی آماجگاہ بن گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قبرستان میں کالا جادو کرنے والے جھوٹے پیروں نے قبضہ کر رکھا ہے اور اپنی مستقل رہائش گاہیں بنالی ہیں۔ صفائی کا ناقص انتظام انتظامیہ کی نااہلی ثابت کر رہا ہے گورکن اپنی من مانی کرتے ہیں قبروں پہ قبریں بنا رکھی ہیں ملازمین محکمہ متعلقہ صرف تنخواہیں لے رہے ہیں اس قبرستان کی دیکھ بھال بالکل نہ ہونے کے برابر ہے؟

(ج) کیا حکومت اس قبرستان کی چار دیواری کروانے، بھنگیوں اور چرسیوں سے یہ قبرستان آزاد کروانے اور باقاعدہ گیٹ لگوانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ جڑانوالہ شہر کا قبرستان واقع لاہور موڑ محکمہ کی نااہلی کا شکار ہے بلکہ قبرستان کی آدھی چار دیواری موقع پر موجود ہے اور باقی کا حصہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے تعمیر نہ ہو سکا تاہم پنجاب میونسپل سروسز پروگرام کے تحت تخمینہ لاگت 40 لاکھ روپے چار دیواری قبرستان کے لئے مختص کر کے ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی برائے منظوری بھیج دیا گیا ہے۔ قبرستان سے چرسی، بھنگی اور نشہ کرنے والے افراد کو نکال دیا گیا ہے۔

(ب) قبرستان میں کالا جادو کرنے والے افراد موجود نہ ہیں اور نہ ہی وہاں جھوٹے پیروں نے قبضہ کر رکھا ہے پتا کرنے پر معلوم ہوا کہ جو رہائش گاہیں بنی ہوئیں ہیں وہ لوگوں کی ذاتی ملکیت ہیں۔ قبرستان میں صفائی کروائی جاتی ہے اور اس کی مکمل دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔

(ج) ادارہ ہذا نے پنجاب میونسپل سروسز پروگرام کے تحت قبرستان کی چار دیواری کے لئے جو فنڈز مختص کئے ہیں سکیم منظور ہونے کے بعد پنجاب میونسپل سروسز پروگرام کے شیڈول کے مطابق کام مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ جڑانوالہ شہر ضلع فیصل آباد کا قبرستان واقعہ لاہور موڑ عرصہ دراز سے محکمہ کی نااہلی کا شکار ہے۔ قبرستان کی چار دیواری ٹوٹ چکی ہے جو چرسی، بھنگی اور نشہ کرنے والے افراد کی آماجگاہ بن گیا ہے۔ اس پر محکمہ کی طرف سے یہ جواب آیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ جڑانوالہ شہر کے قبرستان واقعہ لاہور موڑ محکمہ کی نااہلی کا شکار ہے بلکہ قبرستان کی آدھی چار دیواری موقع پر موجود ہے اور باقی کا حصہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے تعمیر نہ ہو سکا ہے۔ اس جواب میں محکمہ خود confuse نظر آتا ہے۔ اُس قبرستان کی چار دیواری نہیں ہے تو وہاں پر جانوروں کا بسیرا ہو گا، وہاں پر نشئی لوگ بھی آئیں گے تو میرے خیال سے محکمہ کو یہ بتانا چاہئے تھا کہ ہم اس قبرستان کی چار دیواری کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یعنی ان کو کوئی تاریخ دینی چاہیے تھی تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کوئی time frame دے سکتے ہیں کہ یہ چار دیواری کب تک مکمل کر لی جائے گی؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں اس پر عرض کروں گا کہ اس قبرستان کی آدھی چار دیواری ہے وہ مکمل ہو چکی ہے اور District Development Committee کو Municipal Service Programme کے تحت یہ بھیجی گئی ہے اور جب ان کو فنڈز ملیں گے تو یہ مکمل ہو جائے گی۔ میرے

خیال میں قبرستان کی چاردیواری Municipal Service Program میں مکمل ہو جائے گی۔ انشاءاللہ۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں سختی اختیار کرنے سے قاصر ہوں لیکن میں اپنے بھائی سے یہ گزارش کروں گا کہ خدا کے لئے زندہ لوگوں کو تو آپ نے پیسے دینے نہیں ہیں کم از کم جو لوگ فوت ہو گئے ہیں انہیں تو دے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا سوال کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میری یہ گزارش ہے کہ قبرستان کی چار دیواری پچھلے چار سال سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور یہاں پر جڑانوالہ میں آبادی تقریباً 50 لاکھ کے قریب ہے۔ تو میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ جو میونسپل سروسز پروگرام ہے یہ ان کے ماتحت نہیں آتی تو کیا یہاں پر یہ commitment نہیں کر سکتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں اس میں عرض کروں گا کہ جو میونسپل سروسز پروگرام اور جو DDC ہوتی ہیں (District Development Committees) ان کو ڈپٹی کمشنر چیئر کرتے ہیں اور اس پر پوری priorities set ہوتی ہیں۔ یہ اس حوالے سے بہتر جانتے ہیں کیونکہ یہ اس ہاؤس کے پرانے parliamentarian ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہو گی اور میں ان سے اس حد تک تو یہ commitment کرنے کو تیار ہوں کہ جیسے ہر محکمے کی طرف سے تجاویز جاتی ہیں ہم بھی لوکل گورنمنٹ کی طرف سے یہ تجویز DDC کو بھیج دیں گے۔ میں time frame تو نہیں دے سکتا لیکن انشاءاللہ جب ہم وہ تجویز لوکل گورنمنٹ کی طرف سے بھیجیں گے پھر وہ تجویز entertain بھی ہو گی اور ویسے بھی اگر کسی جگہ پر آدھا کام ہو گیا ہو اور آدھی چار دیواری رہتی ہو تو اس کو مکمل تو ہونا ہی چاہئے۔ Thank you۔

جناب چیئرمین: جی، طاہر پرویز صاحب! منسٹر صاحب agree کرتے ہیں کہ آپ کا کام مکمل ہونا چاہئے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی خدمت میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے وہ جو DDC letter کو لکھیں گے تو ہمیں بھی اس کی ایک کاپی ضرور دے دیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جی، جناب چیئرمین! بالکل ضرور کاپی دیں گے۔

جناب چیئرمین: بقیہ سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ بھر میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں درجہ چہارم کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*1706: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 14-2013 میں صوبہ بھر میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں درجہ چہارم کے کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا۔ ان کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا مذکورہ بھرتی بذریعہ اشتہار کی گئی تھی؟

(ج) سال 2013 میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ضلع اوکاڑہ میں کتنے ملازمین کو بطور درجہ چہارم بھرتی کیا گیا۔ ان ملازمین کے نام اور تعداد بتائیں؟

(د) کیا تمام اضلاع میں درجہ چہارم کے بھرتی ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا ہے۔ کیا ضلع اوکاڑہ کے ملازمین کو بھی ریگولر کر دیا گیا ہے اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ان کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ دوران سال 14-2013 میں صوبہ بھر میں محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں درجہ چہارم کے 584 ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i) ریگولر 201

(ii) کنٹریکٹ 2

(iii) ڈیلی ویجز 5

(iv) 17 اے کے تحت 376

(ب) تمام بھرتیاں بذریعہ اشتہار ہی ہوتی ہیں تاہم رول 17-A کے لئے اخبار میں اشتہار دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(ج) سال 2013 میں ضلع اوکاڑہ میں 56 ملازمین درجہ چہارم کے تحت بھرتی ہوئے ان کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) اس ضمن میں تحریر ہے۔ کہ حال ہی میں محکمہ S&GAD رولز 17-A کے تحت بھرتی ہونے والے ملازمین کے لئے ایک پالیسی جاری کی ہے کہ ان کو بہت جلد ریگولر کر دیا جائے اور آگے مستقبل میں رولز 17-A کے تحت بھرتی مستقل بنیادوں پر ہو گئی۔ پالیسی کی کاپی تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ پالیسی محکمہ لوکل گورنمنٹ نے بھی تمام متعلقہ اداروں کو مراسلہ جاری کر دیا ہے۔

قصور: پی پی۔ 176 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1324: **ملک محمد احمد خان** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔176 میں کتنی اور کون کون سی سڑکیں محکمہ لوکل گورنمنٹ کے تحت ہیں ان میں سے کتنی پختہ اور کتنی پختہ نہ ہیں؟

(ب) اس حلقہ میں سڑکوں کی تعمیر / مرمت کے لئے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

(ج) اس رقم سے کون کون سی سڑک کو پختہ کیا جائے گا؟

(د) مزید سڑکوں کی تعمیر / مرمت کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پی پی-176 میں ڈسٹرکٹ کونسل قصور کی پانچ سڑکیں ہیں۔

1- بازید پور جو کہ پختہ ہے۔

2- برج کلاں جو کہ پختہ ہے اور قابل مرمت ہے۔

3- بھیڈیاں کلاں جو کہ پختہ ہے۔

4- مہالم کلاں جو کہ پختہ ہے اور قابل مرمت ہے۔

5- نور پور جو کہ پختہ ہے اور قابل مرمت ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل قصور نے حلقہ پی پی-176 کے لئے 4 کروڑ 10 لاکھ روپے مختص کئے تھے۔ اب جبکہ ڈسٹرکٹ کونسل قصور تحلیل ہو چکی ہے اور گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے مطابق ضلع قصور کی 4 تحصیل کونسلز قصور، چونیاں، پتوکی اور کوٹ رادھا کشن وجود میں آچکی ہیں۔ حلقہ پی پی-176 کا علاقہ تحصیل قصور میں واقع ہے۔ ابھی تک تحصیل کونسلز منتقلی کے عمل سے گزر رہی ہیں جونہی تحصیل کونسلز منتقلی کے عمل سے گزر کر فعال ہوں گی گورنمنٹ کی دی گئی ہدایات و ترجیحات کے مطابق سڑکات کی تعمیر و مرمت کا کام مکمل کروایا جائے گا۔

(ج) اس فنڈ سے مندرجہ ذیل سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی جائے گی۔

1- مہالم تا تلوار پوسٹ روڈ 2- کیلو تا جوڑا روڈ 3- شیخ سعد کالو والا پل مائنز

4- گوہڑ تا مہالم روڈ 5- کوٹلی رائے ابو بکر روڈ 6- چیک پوسٹ فتوحی والا روڈ

7- بائی پاس مہالم روڈ 8- نتھے والا روڈ 9- کیلو روڈ بھو چکے روڈ

10- ساندہ چستانہ روڈ 11- پیال کلاں تا ڈھولن روڈ 12- روشن بھیلہ ٹوڈے پور

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

عام انتخابات 2018 کے بعد صوبہ بھر میں غیر قانونی تجاوزات مسمار کرنے سے خالی ہونے والی جگہ / زمین سے متعلقہ تفصیلات

785: محترمہ مومنہ وحید: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2018 کے عام انتخاب کے بعد صوبہ بھر میں تجاوزات کے خلاف آپریشن کس حد تک کامیاب رہا؟

(ب) غیر قانونی تجاوزات مسمار کرنے سے کل کتنی زمین واگزار کرائی گئی اور کتنے قابضین کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(ج) ان قابضین کو کل کتنا جرمانہ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) 2018 کے عام انتخاب کے بعد صوبہ بھر میں تجاوزات کے خلاف آپریشن ضلعی انتظامیہ کی کارکردگی کے مدِ نظر تسلی بخش رہا۔

(ب) غیر قانونی تجاوزات سے صوبہ بھر سے کل 127492 ایکڑ بازیاب ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) کل شہری زمین تقریباً 1051 ایکڑ 02 کنال 19.5 مرلہ

(ii) کل دیہاتی زمین تقریباً 126440 ایکڑ 04 کنال 16 مرلہ

مندرجہ بالا رقبہ شہری کی اندازہً مالیت 67483.0 ملین روپے

مندرجہ بالا رقبہ دیہاتی کی اندازہً مالیت 95943.3 ملین روپے

کل مالیت 163.43 بلین روپے

قابضین کے خلاف ضلع کی سطح پر کارروائی کی گئی۔

(ج) قابضین کو جرمانہ ضلعی انتظامیہ نے کیا جس کی رپورٹ صوبائی سطح پر موجود نہ ہے۔

لاہور سنگھ پورہ تا شوالہ چوک تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

952: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سنگھ لاہور پورہ سٹاپ حق نواز روڈ شوالہ چوک تک ٹریفک جام رہتی ہے سڑک کے دونوں طرف تجاوزات کی بھرمار ہے جس کی وجہ سے یہاں ٹریفک جام رہتی ہے؟

(ب) کیا حکومت ان تجاوزات کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سنگھ پورہ سٹاپ حق نواز روڈ شوالہ چوک لاہور پر عارضی نوعیت کی تجاوزات قائم کی جاتی ہیں پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے شیڈول 15 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔اس مد میں تجاوز کنندگان کو مبلغ-/71500 روپے تہہ بازاری سٹور جرمانہ کر کے MCL کے اکاؤنٹ میں جمع کروایا گیا جبکہ ماہ جنوری 2021 میں تجاوز کنندگان کو مبلغ-/2,10,000 روپے مالیت کے انفورسمنٹ فائن ٹکٹ جاری کئے گئے

جہاں تک ٹریفک جام رہنے کا مسئلہ ہے، یہاں پر سارا دن بھاری گاڑیوں کا گزر رہتا ہے۔اس لئے سکول کے اوقات میں ٹریفک جام کا مسئلہ رہتا ہے جس کے حل کے لئے ٹریفک پولیس کی تعیناتی ضروری ہے۔

(ب) پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے شیڈول 15 کے تحت ڈپٹی میٹروپولیٹن آفیسر (ریگولیشن)، شالامار زون کی سربراہی میں عملہ ریگولیشن سنگھ پورہ سٹاپ حق نواز روڈ شوالہ چوک لاہور پر تجاوزات کے خلاف بلا تفریق کارروائی جاری رکھے گا۔

لاہور کے قبرستانوں میں لائٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

974: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے قبرستانوں میں سابقہ حکومت نے لائٹس لگائی تھی جو اب بند ہو چکی ہیں؟

(ب) لائٹس بند ہونے کی وجہ سے قبرستانوں میں اندھیرا ہو گیا ہے؟

(ج) قبرستانوں میں لائٹ وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے میت کو دفنانے میں بہت مشکل پیش آ رہی ہیں اور ڈکیتیاں بھی ہو رہی ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور کے تمام قبرستانوں میں بند لائٹوں کو چلانے اور جن قبرستان میں لائٹ نہیں ہے وہاں پر لائٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور نے سابقہ دور حکومت میں کوئی لائٹس نہ لگائی ہیں۔

(ب) لائٹس نہ ہونے کی وجہ سے قبرستانوں میں اندھیرا ہو گیا ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) لاہور میں قبرستانوں کی کل تعداد 645 ہے تمام قبرستانوں میں لائٹس مہیا کرنے کے لئے کثیر رقم درکار ہے۔ حکومت کی پالیسی کے مطابق فنڈز فراہم ہونے پر لائٹس لگادی جائیں گی۔

لاہور: یو سی 79 میں ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

978: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یو سی۔79 لاہور میں تسلسل سے تجاوزات کی بہت زیادہ بھر مار ہے؟

(ب) یکم نومبر 2019 سے اب تک ڈپٹی کمشنر لاہور کو شہریوں کی جانب سے یو سی 79 (لاہور) میں تجاوزات ختم کرنے کے حوالے سے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور ان پر اب تک کیا کارروائی کی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عملہ تجاوزات کرنے والوں سے منتھلی لیتا ہے اس لئے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتا؟

(د) حکومت یو سی 79 میں تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے کیا پالیسی بنا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) عملہ ریگولیشن سمن آباد زون یو سی 79 میں تجاوزات کے خلاف کارروائی کرتا ہے اور قائم شدہ تجاوزات کا خاتمہ کرتا ہے۔

(ب) اس ضمن میں تحریر ہے کہ یو سی 79 میں پختہ تجاوزات کے خاتمے کے لئے تین درخواستیں سمن آباد زون میں موصول ہوئی ہیں، ان درخواستوں پر کارروائی کرتے ہوئے یو سی 79 میں مختلف اوقات میں عارضی و پختہ تجاوزات کے خاتمہ کے لئے آپریشن کیا گیا ہے اور مبلغ -/2000 جرمانہ کیا گیا جو کہ MCL کے فنڈ میں جمع کروایا گیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) عملہ ریگولیشن سمن آباد زون لاہور تجاوزات کے خاتمہ کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے اور آئندہ یو سی 79 میں بھی قائم شدہ تجاوزات کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

میونسپل کمیٹی منڈی احمد آباد کو 30 اگست 2018 سے
تاحال فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1006: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) MC منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ کو 30 اگست 2018 سے آج تک کتنے فنڈز مہیا کئے گئے اور ایم سی منڈی احمد آباد کی طرف سے کون کون سے ترقیاتی منصوبہ جات شروع کئے گئے اور ہر منصوبے پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے تفصیل منصوبہ وار علیٰحدہ علیٰحدہ فرمائیں؟

(ب) MC منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ میں جو ترقیاتی منصوبہ جات شروع کئے گئے ان کا اشتہار کون کون سے اخبار میں دیا گیا ہے اور اس کا ٹھیکہ کس کو الاٹ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ایم سی منڈی احمد آباد اوکاڑہ میں خلاف ضابطہ و قانون کوٹیشن ورک کے ذریعے کروڑوں روپے ہڑپ کر لئے گئے ہیں حکومت اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) 30۔اگست 2018 سے آج تک ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو ترقیاتی فنڈ مہیانہ کئے گئے ہیں۔اور کوئی رقم ترقیاتی کاموں پر خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ب) ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد میں کوئی بھی ترقیاتی منصوبہ شروع کیا گیا ہے اور نہ ہی کسی اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی ٹھیکہ کسی کو الاٹ کیا گیا ہے۔

(ج) نہیں یہ درست نہ ہے ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد میں کوئی بھی خلاف قانون کوٹیشن ورک نہ کیا گیا ہے۔

ضلع ڈیرہ غازی خان: مانیٹرنگ کمیٹیوں کی تشکیل سے متعلقہ تفصیلات

1007: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں ضلعی سطح پر کتنی اور کون کون سی مانیٹرنگ کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں ان کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کون کون سی کمیٹیاں فعال ہیں؟

(ج) جو فعال نہیں ہیں ان کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلعی سطح پر کمیٹیاں وقتاً فوقتاً ضرورت کے مطابق یا حکومتی ہدایات کی روشنی میں تشکیل دی جاتی ہیں جو اپنے شرائط و ضوابط کے مطابق کام کرتی رہتی ہیں۔ ضلع ڈیرہ غازیخان میں 33 کمیٹیاں ہیں ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن میں سے 27 کمیٹیاں فعال ہیں جبکہ 6 کمیٹیاں فعال نہیں ہیں۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

لاہور شہر کے مختلف علاقوں میں تجاوزات کے سدباب کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1012: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور میں عقب شالامار باغ بشارت روڈ شالامار چوک تا افتخار پارک جگہ جگہ انکروچمنٹ کی بھرمار ہے اور دکانداروں نے فٹ پاتھوں اور سڑک کو انکروچ کیا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شام کے اوقات میں مذکورہ بالا سڑک کو پھل فروشوں خصوصاً کھانے کی دکانوں مثلاً شالامار تکہ شاپ، فوڈیز، شاہی مچھلی فروش، لاثانی مچھلی فروش ہاٹ باربی کیو نے نصف سے زائد سڑک کو قبضہ میں لے رکھا ہوتا ہے جس کی وجہ سے پیدل چلنے والوں اور گاڑیوں کا گزرنا محال ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا سڑک بمقام افتخار پارک قدیم مارکیٹ کے دونوں اطراف سے دکانداروں مثلاً صوفہ میکرز، موٹر سائیکل مکینک اور کباڑ فروش وغیرہ نے فٹ پاتھوں اور سڑک کو نصف سے زائد قبضہ میں لئے ہوتا ہے جس کی وجہ سے سارا دن پیدل چلنے والے اور سڑک پر چلنے والی ٹریفک کا گزرنا محال ہے؟

(د) کیا متعلقہ ٹاؤن انتظامیہ نے مذکورہ سڑک کے دونوں اطراف انکروچمنٹ کے سدباب کے لئے کوئی کارروائی کی ہے تو کتنے دکانداروں اور پھل فروشوں کو سال 19-2018 میں چالان و جرمانے کئے ہیں مذکورہ سڑک کو انکروچمنٹ سے مستقل طور پر پاک کرنے کے لئے ٹاؤن انتظامیہ کیا حکمت عملی رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) درست ہے۔ پھل فروش، ریڑھی بان وغیرہ اکثر اوقات وہاں پر کھڑے ہو کر پھل فروخت کرتے ہیں جن کے خلاف عملہ تہہ بازاری شالامار زون کارروائی کرتا رہتا ہے۔

(ب) درست ہے۔ رات کے اوقات کار میں کھانے پینے کا سامان فروخت کرنے والوں کی دکانوں پر گاہکوں کا رش ہوتا ہے اور زیادہ تر گاہک اپنی موٹر سائیکل، گاڑی وغیرہ سڑک پر کھڑی کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے پیدل چلنے والوں اور گاڑیوں کے گزرنے میں دشواری ہوتی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ اول تو دکاندار اپنی دکانوں میں ہی اپنا کام کرتے ہیں لیکن تجاوزات کرنے والوں کا سامان عملہ تہہ بازاری قبضہ میں لے کر داخل سٹور کرتا ہے۔

(د) عملہ تہہ بازاری شالامار زون دو شفٹوں میں روزانہ کی بنیاد پر تجاوز کنندگان کے خلاف کارروائی کرتا رہتا ہے۔ سال 19-2018 میں 8 دکانداروں اور 18 پھل فروشوں کو مبلغ -/38500 روپے جرمانہ کی مد میں سرکاری خزانہ میں جمع کروائے گئے ہیں۔ مذکورہ سڑک پر تجاوزات کے خلاف عملہ تہہ بازاری شالامار زون متواتر کارروائی کرتا رہتا ہے۔ حالیہ کی جانے والی کارروائی کی تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: ہربنس پورہ عامر ٹاؤن میں ڈویلپمنٹ کاموں کی تکمیل کے ٹائم فریم سے متعلقہ تفصیلات

1031: ملک محمد وحید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کون سے ڈویلپمنٹ کے کام ہو رہے ہیں جس کے باعث لاہور کے متعدد علاقوں میں ہفتے میں دو دن چھ سے سات گھنٹے بجلی اور پانی غائب رہتا ہے؟

(ب) کیا سارے ڈویلپمنٹ کے کام ہربنس پورہ لاہور میں ہی ہو رہے ہیں؟

(ج) لاہور خصوصاً ہربنس پورہ رہائشی سکیم عامر ٹاؤن میں کب تک ڈویلپمنٹ کے کام مکمل ہو جائیں گے کتنا عرصہ لگے گا؟

(د) کیا حکومت لاہور خصوصاً ہربنس پورہ رہائشی سکیم عامر ٹاؤن کے رہائشیوں کو چھ چھ گھنٹے برائے ڈویلپمنٹ کام بجلی و پانی غائب ہفتے میں دو سے تین دن چھٹکارہ دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور شہر بھر میں ایسا کوئی ترقیاتی کام نہیں کر رہی جس کی وجہ سے بجلی و پانی کی سپلائی متاثر ہو۔

(ب) ہربنس پورہ لاہور کے علاوہ بھی عزیز بھٹی زون کی مختلف UCs ترقیاتی کام جاری ہیں۔

(ج) عامر ٹاؤن ہربنس پورہ رہائشی سکیم میں فی الحال کوئی ترقیاتی کام MCL نہیں کروا رہا ہے۔

(د) غیر متعلقہ ہے۔

(ہ) غیر متعلقہ ہے۔

لاہور شالیمار باغ کے تحفظ اور اس کی دیواروں کے ساتھ ناجائز تجاوزات کی روک تھام کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1066: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور کے مشہور تاریخی ورثے شالامار باغ کے عقبی حصہ کے ساتھ ملحقہ آباد کاروں نے شالامار باغ کی دیوار اور سڑک کو تنگ کر کے ناجائز پکی تجاوزات اور عمارتیں بنا رکھی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حالیہ لاک ڈاؤن کے دوران شالامار باغ کے عقبی علاقہ میں نئی پکی عمارتیں بنا کر سڑک کا راستہ مزید تنگ کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تاریخی شالامار باغ کے چاروں اطراف دیواروں کے ساتھ ساتھ ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے نیز پھل فروشوں اور ریڑھی بانو نے ٹاؤن انتظامیہ کے ساتھ ساز باز کر کے کچی اور پکی تجاوزات بنا رکھی ہیں؟

(د) محکمہ اس تاریخی شالامار باغ (ورثہ) کے تحفظ اور شالامار کی دیواروں کے ساتھ ساتھ ناجائز تجاوزات کے خاتمہ اور روک تھام کے لئے کیا حکمت عملی بنانے کا ارادہ رکھتا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جزہائے بالا کا تعلق محکمہ ریونیو سے ہے۔ مزید یہ کہ شالامار باغ کے عقبی حصہ میں موجود پختہ عمارتوں جو کہ سرکاری جگہ پر تعمیر ہوئی ہیں کی نشاندہی کے لئے ریونیو ریکارڈ کے مطابق ریکارڈ کی پڑتال کی ضرورت ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ جزہائے کا تعلق محکمہ ریونیو سے ہے۔ شالامار زون میں سڑک کی چوڑائی وغیرہ سے متعلقہ کسی بھی قسم کا ریکارڈ موجود نہ ہے اس کے لئے محکمہ ریونیو سے نشاندہی کروائی جانا مناسب ہو گا۔

(ج) درست نہ ہے۔ عملہ تہہ بازاری شالامار زون 02 شفٹوں میں شالامار باغ کی دیوار کے ساتھ عارضی تجاوزات خاص کر ریڑھی بانوں اور پھل فروشوں کے خلاف کارروائی کرتا ہے۔ ماہ نومبر 2020 میں 12 عدد تجاوز کنندگان کو مبلغ -/24000 روپے کے فائن ٹکٹ جاری کئے گئے۔ تصاویر تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) شالامار باغ کے تحفظ کا معاملہ محکمہ آثار قدیمہ سے متعلقہ ہے جبکہ عملہ تہہ بازاری شالامار زون ڈپٹی میٹروپولیٹن آفیسر (ریگولیشن) کی زیر نگرانی شالامار باغ کی دیوار کے ساتھ عارضی تجاوزات خاص کر ریڑھی بانوں اور پھل فروشوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

بہاولنگر: مالی سال 20-2019 میں ضلع کے ترقیاتی بجٹ، منصوبہ جات، تخمینہ لاگت اور خرچ کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

1071: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 20-2019 ضلع بہاولنگر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ اور اس کے ماتحت اداروں کا بجٹ مدوار کتنا کتنا تھا؟

(ب) ترقیاتی بجٹ کتنا تھا ادارہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مالی سال 20-2019 میں اس محکمہ کے تحت کون کون سے ترقیاتی منصوبہ جات اور عوامی فلاح کے منصوبہ جات شروع کئے گئے ان کے نام، تخمینہ لاگت اور ان پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(د) یہ منصوبہ جات کن کن کی سفارش پر کس کس افسر نے منظور کئے اوران میں کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے نامکمل ہیں؟

(ہ) پی پی۔243 میں کون کون منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں ان کے نام، خرچ کردہ رقم اور ان کی موجودہ پوزیشن کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) مالی سال 20-2019 ضلع بہاولنگر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ دو مدوں میں کام کیا۔

i۔ پختہ سڑکات (2عدد) رقم 63.55 ملین

ii۔ سیوریج منوبہ جات (2عدد) رقم 13.95 ملین

کل منصوبہ جات (4عدد) رقم 77.500 ملین

(ب) مالی سال 20-2019 ضلع بہاولنگر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (-II CDP) کے تحت رقم 77.500 ملین فراہم کی گئی۔

(ج) مالی سال 20-2019 میں کل 4 عدد ترقیاتی منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار نام سکیم تخمینہ لاگت خرچ رقم

1۔ توسیع و بہتری پختہ سڑک فورٹ عباس مروٹ روڈ تا لنک فورٹ 47.600 ملین 4 11.9 ملین

ہارون آباد روڈ براستہ بنگلہ کینال ولی کوٹ فورٹ عباس

2۔ تعمیر پختہ سڑک فورٹ عباس مروٹ روڈ تا چک نمبر 274/HR شرقی و بحالی پختہ سڑک مروٹ روڈ تا چک نمبر 274/HR غربی و 15.950 ملین 5.476 ملین تعمیر و پختہ سڑک ڈسپوزل نمبر 4 تا قبرستان روڈ لنک، بحالی پختہ

سڑک قائداعظم پارک تا ابوبکر صدیق ٹاؤن وارڈ نمبر 6 فورٹ عباس

3۔تعمیر سیورج چک نمبر 274/HR محمد حسین کالونی، رفیق والی گلی نزد بس سٹینڈ و تعمیر سولنگ سرور سندھی ہنی بیکری والی گلی، ماسٹر انور والی گلی محمد حسین کالونی 7.600 ملین 5.476 ملین و تعمیر و سولنگ و سیورج پکا مربع اور بستی پھولڑا فورٹ عباس

4۔ تعمیر سورج چک نمبر 272/HR والی ٹاؤن ، عمران اسلم امین والی گلی تا پاکستان سٹی، عبدالقیوم آرائیں تا لطیف والا مکان برائے راست زاہد 6.350 ملین 3.175 ملین مہار چٹھ کالونی و تعمیر سولنگ اینڈ سیورج، قاری شبیر والی گلی، خلیل بیکری والی گلی، چٹھ کالونی و تعمیر وٹف ٹائل، نواب کالونی نزد مسجد نورانور والی گلی و تعمیر سولنگ 268/HR تحصیل فورٹ عباس

(د) یہ منصوبہ جات پی پی۔244 میں تعمیر کئے جارہے ہیں جن کی سفارش محمد ارشد لیڈر صاحب MPA پی پی 244 فورٹ عباس نے فرمائی اور اس کی منظوری جناب ڈپٹی کمشنر صاحب چیئرمین ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی بہاولنگر نے فرمائی ۔ چاروں منصوبہ جات رننگ پوزیشن میں ہیں جبکہ مکمل فنڈ موصول نہ ہونے کی وجہ سے مکمل نہ ہوئے ہیں۔

(ہ) پی پی۔243 میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ضلع بہاولنگر میں 20-2019 میں کوئی منصوبہ تعمیر نہ کروایا ہے۔

اوکاڑہ: میونسپل کمیٹی و ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو فنڈز کی فراہمی اور منصوبوں کی شروعات سے متعلقہ تفصیلات

1111: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کمیٹی اور ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو 5 مئی 2019 سے آج تک کتنے سرکاری فنڈز مہیا کئے گئے ہیں ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کی اپنی آمدن کتنی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) 5۔جون 2019 سے آج تک ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد نے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کون کون سے ترقیاتی منصوبے شروع کئے گئے ہیں ان پر لاگت کتنی آئی

ہے ٹینڈر کس تاریخ کو طلب کئے گئے اور کام کس ٹھیکہ دار کو الاٹ ہوا ہر ترقیاتی منصوبے کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل مہیا کی جائے؟

(ج) ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کے ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے نان ڈویلپمنٹ اخراجات میں فنڈز کس کس جگہ خرچ کیا گیا مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) موجودہ ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کو مئی 2019 سے ستمبر 2020 تک مبلغ -/59959620 روپے سرکاری گرانٹ کی صورت میں موصول ہوئے اور مبلغ -/6731219 روپے سرکاری آمدن وصول کی گئی۔

(ب) موجودہ ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد نے 5-جون 2019 سے ستمبر 2020 تک کوئی ترقیاتی منصوبہ شروع نہ کیا ہے۔

(ج) ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد کے کل اخراجات، تنخواہ و پنشن، بل بجلی و متفرق اخراجات کی صورت میں مبلغ -/ 55269189 روپے خرچ کئے۔

ضلع سرگودھا: بھیرہ بس سٹینڈ تا ٹھٹھی نور سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1117: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا بھیرہ بس سٹینڈ تا ٹھٹھی نور سڑک کی حالت کیسی ہے اس کی آخری مرتبہ مرمت و تعمیر کب کی گئی تھی کتنی لاگت آئی تھی؟

(ب) کیا یہ سڑک ٹریفک کے لئے قابل ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر از سر نو کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع سرگودھا بھیرہ بس سٹینڈ تا ٹھٹھی نور سڑک کی حالت خراب ہے۔ تحصیل کونسل بھیرہ نومبر 2019 میں قائم ہوئی ہے۔ تحصیل کونسل کے پاس اس سڑک کا ریکارڈ نہ

ہے کہ یہ کب تعمیر ہوئی اور کب اس کی مرمت ہوئی۔ تحصیل کونسل نے اس سڑک کی تعمیر یا مرمت نہ کی ہے۔

(ب) اس سڑک کی حالت خراب ہے۔ قابل مرمت ہے۔

(ج) اس سڑک کی از سر نو تعمیر سے متعلق بہتر جواب محکمہ ہائی ویز ہی دے سکتے ہیں۔ تحصیل کونسل کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے یہ سکیم زیر غور نہ ہے۔

لاہور کے مذبح خانوں میں اوسطاً روزانہ ذبح کئے جانے والے جانوروں کی تعداد نیز ڈاکٹر اور سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

1163: محترمہ رخسانہ کوثر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مذبح خانوں میں ذبح کئے جانے والے جانوروں کی صحت اور ان کے گوشت کے انسانی استعمال (Human Consumption) کے لئے صحیح ہونے کی تصدیق محکمہ کی ذمہ داری ہے؟

(ب) لاہور کے مذبح خانوں میں روزانہ اوسطاً کتنے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور ان مذبح خانوں میں کتنے ویٹرنری ڈاکٹر اور عملہ تعینات ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام ایک کمپنی (پنجاب ایگری کلچر اینڈ میٹ کمپنی) کے مذبح خانے میں گوشت کو عالمی معیار کے مطابق پراسیس کیا جاتا ہے جو کہ ویٹرنری ڈاکٹرز کی زیر نگرانی حلال اور حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق ہوتا ہے اور ذبح کئے گئے ہر جانور کا Ante Mortem اور Post Mortem تربیت یافتہ ویٹرنری ڈاکٹروں کی زیر نگرانی کیا جاتا ہے.

(ب) لاہور کے سلاٹر ہاؤس میں روزانہ اوسطاً 230 بڑا (بیف) اور 3700 چھوٹا (مٹن) جانور ذبح کیا جاتا ہے۔ نیز ٹوٹل 8 کوالیفائیڈ ویٹرنری ڈاکٹرز اور 283 باقی عملہ تعینات ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ جناب محسن عطا خان کھوسہ! توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 822.جی، کھوسہ صاحب!

جناب محسن عطا خان کھوسہ: شکریہ۔ جناب چیئرمین!

ڈیرہ غازی خان: چاکرانی قبیلہ کے مسلح افراد کا دوزو نامی شخص کے گھر پر حملہ میں قتل اور اغواء سے متعلقہ تفصیلات

822: جناب محسن عطا خان کھوسہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 24 مئی 2021 کو ضلع ڈیرہ غازی خان بارڈر ملٹری پولیس کے تھانہ سیمنٹ فیکٹری کی حدود میں لادی / چاکرانی گینگ کے مسلح افراد نے جیانی قبیلہ کے ایک فرد (دوزو) کے گھر دن دس بجے حملہ کیا، خیر و جیانی کو موقعہ پر قتل کر دیا۔ رمضان اور خادم ولد دوزو کو اغوا کر کے لے گئے بعد ازاں رمضان پر بہیمانہ تشدد کر کے ناک، کان و بازو کاٹ کر اسے ہلاک کر دیا جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل کر دی؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اب تک اس اندوہناک واقعہ پر کیا کارروائی کی گئی ہے اور اس واقعہ میں ملوث کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اس واقعہ کی موجودہ مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب موجود نہیں ہے لہٰذا اس کو ہم pending کرتے ہیں۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آڈر۔

جناب چیئرمین: جی، کھوسہ صاحب! آپ بات کریں۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ لاء منسٹر صاحب گواہ ہیں ہم اکثر اوقات non issues پر بھی اپنا کافی وقت ضائع کرتے ہیں لیکن یہ معاملہ اہم نوعیت کا ہے اگر لاء منسٹر صاحب کو district administration سے کوئی briefing نہیں ملی تو میں اس کو pending نہیں کرنا چاہتا میں اس پر زیادہ debate بھی نہیں کرنا چاہتا مجھے اس معاملے کا علم بھی ہے اور لاء منسٹر

صاحب on behalf of district administration جو جواب دیں گے میں اس سے بھی واقف ہوں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں اگر مجھے اجازت دیں کہ یہ چیف منسٹر صاحب کا ضلع ہے اور لاء منسٹر صاحب گواہ ہیں کہ اس نوعیت کا معاملہ جو وہاں پر پیش آیا اور جو انتہائی سنگین ہے جس میں ہماری law enforcement agencies shortcoming کی ہمیشہ کمی رہی ہے۔ DG Khan کے حوالے سے بجٹ بنتے وقت ہماری جب بھی چیف منسٹر صاحب سے meetings ہوئی لاء منسٹر صاحب بھی ہمیشہ وہاں موجود تھے اور وہاں restructuring of police اور خاص طور پر قبائلی علاقوں کے اندر پولیس کا ڈھانچہ ختم ہو گیا ہے گزشتہ تیس، چالیس سالوں کے دوران law enforcement agencies میں بھرتیاں نہیں ہوئی اس لئے ہمیں اس واقعے کا اندازہ تھا اور اس کی ہم نے پہلے ہی نشاندہی کی تھی میں آپ کی توجہ چاہوں گا مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ میری اس درخواست پر اور اس سنگین صورتحال میں جس کا ہمیں پہلے سے ادراک تھا اس کا تدارک نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے یہ اندوہناک واقعہ پیش آیا کیونکہ اس معاشرے میں اس علاقے میں پولیس سسٹم نہیں ہے جس سے judicial system متاثر ہوتا ہے اور لوگ اس طرح سے اپنے انصاف کا ایک parallel نظام مرتب کرتے ہیں جو ہمیں دیکھنے میں آیا ہے۔ میری آپ سے صرف اتنی سی گزارش ہے خطرہ اس بات کا ہے کہ اگر اس کا آئندہ کے لئے تدارک نہیں کیا گیا تو خدانخواستہ پھر اس طرح سے لوگوں کی گردنیں نہ کٹنی شروع ہو جائیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرے بھائی کھوسہ صاحب میرے لئے نہایت ہی قابل احترام ہیں اور میں نے ان کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ ہمارے آخری اجلاس کے دوران district administration کی طرف سے جواب آ گیا تھا لیکن آج چونکہ مجھے پتا نہیں تھا کہ یہ مسئلہ take up ہونا ہے اس لئے میرے پاس تحریری جواب نہیں ہے اس لئے میں تفصیل سے جواب نہیں دے سکتا لیکن میں صرف مختصراً اپنے معزز ممبر تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ یہ انتہائی سنگین واقعہ ہوا اور اس کا نوٹس نہ صرف چیف منسٹر پنجاب نے لیا بلکہ پرائم منسٹر آف پاکستان نے بھی اس کا

نوٹس لیا ہے اس کے بعد لاہور سے چیف منسٹر صاحب کے حکم پر Additional Chief Secretary Home کی سربراہی میں ایک سپیشل کمیٹی DG Khan گئی اور اس کمیٹی میں Additional IG CTD اور وہاں کی لوکل انتظامیہ بھی شامل تھی اور ہمارے ایک معزز منسٹر جناب ملک اختر، حنیف پتافی صاحب اور کچھ دوسرے ہمارے دوست بھی ان کے ساتھ شامل تھے۔ میری اطلاع کے مطابق میں غلط بھی ہو سکتا ہوں لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ انہوں نے کھوسہ صاحب کو بھی اطلاع بھجوائی تھی لیکن ان کا شاید رابطہ نہیں ہو سکا وگرنہ ہم ان سے بھی input لے لیتے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے اس علاقے میں law and order کو maintain کرنے کے لئے ہم نے ڈیرہ غازی خان میں ایک meeting کی تھی جس میں کھوسہ صاحب بھی موجود تھے اور باقی نیشنل اسمبلی اراکین اور صوبائی اسمبلی اراکین بھی موجود تھے اور ہم نے ان کے جو بھی concerns تھے وہ بھی مد نظر رکھے اور ان کی سفارشات بھی مد نظر رکھیں اوراب بھی میں اپنے بھائی کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اگلے ایک دودن میں میری پوری administration ان کو briefing بھی دے گی اور وہاں جو اقدامات اٹھائے جارہے ہیں ان سے بھی ان کو آگاہ کیا جائے گا اور ان سے تجاویزاور سفارشات لینے کے بعد جو یہ suggest کریں گے انشاءاللہ تعالیٰ وہی ہم کریں گے لہذا اس لئے میں نے request کی تھی کہ اس کو pending فرمادیں۔ میں اپنے بھائی سے رابطہ کرکے انشاءاللہ اس معاملے کو resolve کردوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، کھوسہ صاحب! اس کو pending کرتے ہیں میری بھی لاءمنسٹر صاحب سے request ہے کہ کھوسہ صاحب ہمارے بڑے محترم ممبر ہیں تو ان کی inclusion اس میں ضروری ہے۔

جناب محسن عطاخان کھوسہ: جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محسن عطاخان کھوسہ! آپ بات کریں۔ آپ سب تشریف رکھیں میں نے فلور کھوسہ صاحب کو دیا ہے۔ جی، کھوسہ صاحب!

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب چیئرمین! اس واقعہ کے فوراً بعد جو ہمارے معزز ممبرز، منسٹرز وہاں تشریف لے گئے تھے اور CM Office سے مجھے بھی ایک اطلاع آئی کہ آپ بھی جائیں

اور deceased party کو console کریں۔ میں عرض کروں گا کہ مرنے والے بھی کھوسے تھے اور مارنے والے بھی کھوسے تھے اور اتفاق سے یہ میری سیاسی جنم بھومی بھی ہے اور یہی علاقہ ہے جہاں میں 80 کی دہائی میں پہلی دفعہ یونین کونسل کا چیئرمین منتخب ہوا۔ وہاں کے لوگوں کی جو psyche ہے اس سے ہم سب واقف ہیں کہ اس حد تک یہ واقعہ کیوں ہوا؟ گلہ یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے ایک کال کر کے console نہیں کیا کہ یہ واقعہ کیوں پیش آیا جبکہ وہ یہاں سے خود تحصیل ناظم بھی رہ چکے ہیں۔ وہاں سے چھ کلومیٹر دور جہاں یہ واقعہ پیش آیا ہے ان کے ایک چھوٹے بھائی نے بھی اسی یونین کونسل میں آٹھ دس سال chairmanship کی ہے so ہم سب کے یہاں پر joint concerns ہیں ان کے آفس سے اطلاع آئی کہ آپ وہاں جائیں اور deceased party کو کنٹرول کریں۔ میرا یہ گلہ ان سے ہے اور میں ان کے پاس جا کر ان لوگوں کی فاتحہ خود وصول کروں گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جی، اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں جناب محمد اشرف رسول! آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 214/21 ہے۔

فیروزوالا میں سرکاری ٹیوب ویل کی بندش

جناب محمد اشرف رسول: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 29 مئی 2021 روزنامہ "مشرق" کے مطابق شیخوپورہ کی تحصیل فیروزوالا میں سرکاری پانی کے ٹیوب ویل ضلعی انتظامیہ کی نااہلی اور محکمہ بلدیات کی عدم توجہی کی وجہ سے بند پڑے ہیں۔ رہائشی علاقوں کے لئے دی گئی سیوریج کے گندے گٹر بند پڑے ہیں جس کی وجہ سے گندے گٹروں کا پانی سرکاری پانی میں شامل ہو رہا ہے اور عوام گندا پانی پینے پر مجبور ہیں جس سے ہیپاٹائٹس اور جگر کی بیماریوں کے پھیلنے کا خدشہ ہے۔ بہتر پانی میسر نہ ہونے کی وجہ سے فیروزوالا کی عوام میں شدید پریشانی میں مبتلا ہے اور کوڑا کرکٹ کی گندگی کو اٹھانے کے لئے بھی انتظامیہ کوئی مناسب انتظام نہیں کر رہی جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر، اُبلتے گٹر اور مضر صحت

سرکاری واٹر سپلائی بیماریاں بانٹ رہی ہیں۔ عوام جانوروں سے بدتر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ اس خبر سے فیروزوالا کی عوام میں شدید تشویش اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب والا! لوکل گورنمنٹ پر جب تک قانونی ڈاکہ نہیں مارا گیا تھا۔ اس کے بعد جس کو سپریم کورٹ نے ختم کر دیا ہے اس وقت سے چار ٹیوب ویلز کا ٹینڈر ہو چکا ہے۔ ٹینڈر موجود ہے، ٹھیکیدار بھی موجود ہیں اور پیسے بھی موجود ہیں۔ ہمارا CEO بہت اچھا ہے لیکن اس بے چارے کو مقامی سیاسی لوگوں نے تین چار دھڑے جو ہمارے سیاسی مخالف وہ اس وقت حکومت میں ہیں۔ وہ کبھی اِدھر کھینچتے ہیں اور کبھی اُدھر کھینچتے ہیں اور کام رُکا ہوا ہے۔ وہاں نہ فنڈز کی کمی ہے، ٹینڈر ہو چکا ہے اور میں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ فیروزوالا اور کوٹ عبدالمالک میں گندگی کی انتہا ہے۔ وہاں ذرائع موجود ہیں لیکن CEO بے بس ہے۔ اس کو انہوں نے بے بس کیا ہے یہ حکومت کا کام ہے کہ اس مسئلے کو حل کرے کیونکہ وہاں کی عوام بہت تنگ ہے وہاں پانی بالکل نہیں آ رہا۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اس سلسلہ میں لاء منسٹر راجہ بشارت صاحب ایک کمیٹی بنائیں اور خود دورہ کر کے دیکھ لیں کہ وہاں فنڈز کو استعمال کرنے سے کیوں روکا جا رہا ہے؟ یہ بڑی تشویش کی بات ہے۔ مہربانی شکریہ۔

جناب چیئرمین: اس وقت منسٹر موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب معظم شیر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب معظم شیر!

تحصیل نورپور تھل کو آفت زدہ قرار دے کر کسانوں کی مالی امداد کا مطالبہ

جناب معظم شیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میری تحصیل نورپور تھل کا بہت اہم معاملہ ہے۔ تحصیل نورپور تھل پنجاب کی بہت پسماندہ ترین تحصیل ہے، دور ہے اور ریموٹ ایریا ہے۔ اس وقت وہاں پر جس وقت میں آپ سے اس ایوان میں بات کر رہا ہوں اور مخاطب ہوں وہاں پر

حکومت کے بنک کے اہلکار اس وقت کسانوں کو زدوکوب کر رہے ہیں۔ وہاں چھوٹے زمیندار جو پانچ، دس، پندرہ ایکڑ کے زمیندار ہیں ان کو زدوکوب کیا جارہا ہے۔ انہیں اس بات پر زدوکوب کیا جارہا ہے کہ آپ نے جو زرعی قرضے لئے تھے وہ واپس کریں۔ میرے پاس پچھلے 9سالوں کے notificationsہیں۔ پچھلے 9سالوں سے لگاتار پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ نے اس علاقے کو climate effectedاور آفت زدہ قرار دیا ہوا ہے کیونکہ کبھی بارش ہوتی ہے، کبھی نہیں ہوتی اور کبھی بے وقت ہوتی ہے جس کی وجہ سے میری تحصیل consistently agricultural drought کو face کر رہی ہے۔ کمشنر سرگودھا نے 2020 کی recommendation بھیجی ہوئی ہے اور 2021 کی منظور شدہ فائل ڈپٹی کمشنر صاحبہ کے پاس موجود ہے لیکن وہاں بجائے اس کے کہ کسانوں کو rehabilitate کیا جاتا لیکن نہیں کیا جارہا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کو accommodate کیا جائے، ان کے زخموں پر مرہم رکھنے کی ضرورت ہے، ان کی مالی امداد کی جانی چاہئے اور اگلی فصل کے لئے بیج دینا چاہئے لیکن وہاں اہلکار جاکر ان کو زمینوں کی نیلامی کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ یہاں سب کسان موجود ہیں، کیا یہ درست ہے کہ زمیندار جو پہلے مصیبت میں ہیں ان کے ساتھ ایسا کیا جائے۔ وہاں دس سال بارشیں نہیں ہوئیں۔ اس وقت پیداوار ختم ہو چکی ہے۔ کیا ان کے ساتھ یہ سلوک ہونا چاہئے؟ اِن کو تو اُن کسانوں کی مدد کرنی چاہئے اور ایمرجنسی declare کرنی چاہئے کیونکہ یہ تحصیل پہلے ہی آفت زدہ declare ہو چکی ہے۔ اس وقت 2020 اور 2021 کے cases recommend ہو چکے ہیں لیکن وہاں پر لوگوں کو اُلٹا تکلیف پہنچائی جارہی ہے اور دھمکیاں دی جارہی ہیں کہ ہم آپ کی زمین کو نیلام کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر زراعت! کیا آپ جواب دینا چاہیں گے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب چیئرمین! یہ معاملہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ سے متعلق ہے۔ میں اس پر اتنی گزارش کروں گا کہ جو علاقہ آفت زدہ declare ہوتا ہے وہ بورڈ آف ریونیو کرتا ہے۔ ان کی جو بھی ادائیگیاں ہوتی ہیں اور قرضے ہوتے ہیں وہ بنکوں نے لینے ہوتے ہیں جو defer کر دیئے جاتے ہیں یا حکومت ان کو جو ریلیف دینا چاہے وہ دیتی ہے۔ معزز ممبر میرے عزیز ہیں۔ میں ان کو اسمبلی میں پہلی دفعہ سُن رہا ہوں اس لئے میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ ان

کے والد صاحب سے کافی لمبا عرصہ اس ہاؤس میں اکٹھے گزرا ہے۔ یہ میری جانب سے جو بھی مدد چاہیں گے اور ان کا علاقہ جو آفت زدہ declare ہوا ہے تو یہ اس کا notification مجھے دیں تو میں بھی اس حوالے سے pursue کرلوں گے۔

جناب چیئرمین: معظم صاحب! آپ کو وزیر زراعت نے open invitation دیا ہے۔ آپ ان سے ابھی مل لیں۔ یہ آپ کی مدد کریں گے۔

محترمہ راشدہ خانم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

لاہور کے متعدد سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کا مطالبہ

محترمہ راشدہ خانم: جناب چیئرمین! میں آپ سے بہت عاجزانہ درخواست کرتی ہوں اور میں نے کئی دفعہ یہ درخواست کی ہے۔ میں نے 39 سکولوں کا visit کیا ہے جن میں سپیشل بچوں کے سکول بھی ہیں۔ ان کے پاس فرنیچر نہیں ہے۔ اگر آپ ان لوگوں کے چھوٹے چھوٹے کام کر دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔ کئی سکولوں میں سائنس لیبارٹری کے آلات نہیں ہیں، کہیں کمپیوٹر نہیں ہیں، کہیں کچھ نہیں ہے اور تھوڑی تھوڑی چیزوں کی کمی ہے۔ اگر ان سکولوں کی یہ کمی دور کر دیں تو آپ کی بہت مہربانی ہو گی۔ ہم لوگوں نے عوام میں ووٹ لینے کے لئے جانا ہے تو ہم ان کو کیا منہ دکھائیں گے کہ ہم نے آپ کے لئے کیا کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! محترمہ نے بڑی محنت کی ہے۔ انہوں نے 39 سکولوں کا visit کیا ہے۔ یہ سکولوں کے visit سے متعلق اپنی رپورٹ دیں۔ ہم ان کی رپورٹ وزیر سکول ایجوکیشن جناب مراد راس صاحب کو دیں گے اور ان کے ساتھ ان کی میٹنگ بھی کروائیں گے۔ یہ باہمی طور پر جو فیصلہ کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد ہو جائے گا۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اب وزیر قانون ایک رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، راجہ صاحب!

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اوکاڑہ کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Sir! I lay the Performance Audit Report on District Headquarter Hospital Okara for the audit year 2017-18.

MR CHAIRMAN: The Report has been laid and is referred to the Public Account Committee-II for examination and report within one year.

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب چیئرمین: اب محترمہ ساجدہ بیگم کی تحریک التوائے کار ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار نمبر216 پڑھیں۔

لیبر لاز میں بھٹہ مزدوروں کو بھی شامل کرنے کا مطالبہ

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کردی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ دنیا بھر میں لیبر لاز موجود ہیں جن کے تحت ورکر کی فلاح و بہبود کی جاتی ہے۔ پاکستان میں بھی لیبر لاز تو موجود ہیں لیکن ان پر حقیقی معنوں میں عمل درآمد نہیں ہوتا کیونکہ

ان لاز کے مطابق فیکٹریوں میں جتنے لوگ کام کرتے ہیں ان کی تعداد کے حساب سے مل مالکان کو سوشل سکیورٹی کی مد میں کٹوتی کرانا پڑتی ہے تب جا کر ان ورکرز کو benefit مل سکتا ہے اس کے پیش نظر ساہوکار اپنے اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کی پوری تعداد بتاتا ہے اور نہ ہی پوری کٹوتی کراتا ہے۔ خاص طور پر بھٹہ مزدور تو بالکل ہی ignored ہیں وہ کسی بھی لیبر لاز میں شامل نہیں ہیں اس لئے بھٹہ مالکان پیسے جمع کرانے سے بھی آزاد ہیں۔ لیبر لاز کے مطابق اگر کوئی ورکر دوران ڈیوٹی اپنی جان کی بازی ہار جاتا ہے تو اسے بیس سے پچیس لاکھ روپے یکمشت ملتے ہیں اور پھر اس کی فیملی کو تقریباً 18000 روپے ماہانہ پنشن کی مد میں ادائیگی جاری رہتی ہے تاکہ اس کی فیملی دربدر کی ٹھوکریں کھانے سے محفوظ رہے اور بچوں کی پرورش و تعلیم مکمل ہو سکے لیکن بھٹہ مزدور کو صرف اس وقت تک تنخواہ ملتی ہے جب تک وہ زندہ ہے اور کام کر رہا ہے۔ میں یہاں پر صرف ایک مثال ایوان کے سامنے رکھنا چاہتی ہوں کہ چند دن پہلے خوشاب میں واقع پندے خان پٹھان کے بھٹہ پر ایک مزدور کام کر رہا تھا کوئلہ ڈالتے ہوئے اس کا پاؤں پھسلا اور وہ جلتی ہوئی آگ میں جا گرا گرنے کے ساتھ ہی وہ فوت ہو گیا اس کی بیوی ایک حادثے میں معذور ہو گئی تھی اب اس کے پانچ معصوم بچے ہیں لیکن ان کا کوئی سہارا نہیں ہے اگر بھٹہ مزدور پر بھی لیبر لاز لاگو ہوتے تو یہ فیملی کم از کم اس طرح بے یار و مددگار نہ ہوتی بلکہ سب سے پہلے انہیں بیس سے پچیس لاکھ روپے یکمشت ملتے پھر ہر ماہ اس کی فیملی کو 18000 روپے ملنے تھے۔ میں نے صرف ایک واقعہ ایوان کے سامنے پیش کیا ہے لیکن ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں لیکن رپورٹ نہیں ہوتے۔ اس سلگتے ہوئے مسئلہ کے دیرپا حل کے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ میری اس تحریک التوائے کار کو کسی کمیٹی کے سپرد کر کے اس کا کوئی مناسب wayout نکالا جائے تاکہ بھٹہ مزدور بھی لیبر لاز سے مستفید ہو سکیں۔ آئے روز بھٹہ مزدوروں کا ایسے حادثات میں جان کی بازی ہار جانا اور پھر ان کی فیملیز کا کوئی پرسان حال نہ ہونا، انہیں کوئی مالی مدد اور ماہانہ پنشن نہ ملنے سے پنجاب بھر کے بھٹہ مزدوروں میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کو سپیشل کمیٹی نمبر 9 کو refer کیا جاتا ہے۔ اس کی رپورٹ دو ماہ میں پیش کی جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب مورخہ 26۔ مئی 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد شیخ علاؤالدین کی ہے جو پیش ہو چکی ہے۔ اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ چونکہ متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میری عرض سُن لیں۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! اس قرارداد کو آپ خود کئی دفعہ pending کر چکے ہیں لیکن اس کا جواب نہیں آ رہا۔ قرارداد کا جواب ایک دفعہ، دو یا چار دفعہ نہ آئے تو یہ ایک alarming بات ہے لہٰذا اس کو اتنا non-serious نہ لیا جائے۔ چونکہ آپ pending کرنے کا announce کر چکے ہیں تو میں آپ کی اجازت سے دوسری بات عرض کرنا چاہتا ہوں جس پر ایوان میں بیٹھے تمام معزز ممبران کو بھی سوچنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں جنگِ آزادی کے اُن لوگوں کے بارے میں مختصراً کہنا چاہتا ہوں جن کی روحیں صرف یہ دیکھ کر تڑپ رہی ہوں گی کہ کس طرح حکومت نے دلیپ کمار اور راج کپور کا اربوں روپے کا گھر nationalization کی پالیسی کا section 4 لگا کر acquire کیا لیکن میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اور ہم سب اپنے ضمیر کو جھنجھوڑیں کہ ہم نے مولانا ظفر علی خان، سکھ دیو، لاجپت رائے، بھگت سنگھ اور گرودیو کے لئے کیا کیا ہے؟ چند فرلانگ کے فاصلے پر Bradley Hall ہے جسے اگر آپ دیکھیں گے تو آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی کیونکہ hall کا بیڑا غرق ہو چکا ہے۔ جب ہماری حکومت تھی تب بھی ایوان میں کہا کہ Bradley Hall کو سنبھال لو کیونکہ اس جگہ کا بہت بڑا مقام ہے۔ یہاں قائداعظم آئے تھے اور گاندھی صاحب نے بہت کچھ کیا تھا لیکن اس عمارت کی طرف کوئی توجہ نہیں ہے۔ ہم چند کروڑ روپے لگا کر Bradley

Hall کو نہیں بنا سکے لیکن ہم آج اپنے بچوں کو راج کپور اور دلیپ کمار کو ہیرو بنا کر دے رہے ہیں۔ میں اپنے بھائیوں سے پوچھتا ہوں چاہے وہ حکومتی یا اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے ہیں کہ ہماری جنگِ آزادی میں ان کا کیا کردار ہے؟ خدا کی قسم میں چار پانچ دن سے یہ دیکھ رہا ہوں۔ میں یہ بات صرف ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ Land Acquisition Act کا section 4 ایک public interest ہے اور اس بات کا لاء منسٹر صاحب کو بھی پتا ہے۔ ہم سے یہ نہیں ہو سکا کہ ہم اُن لوگوں کی یادگار منائیں جنہوں نے واقعی قربانیاں دی ہیں۔ میاں شفیع صاحب کو کون نہیں جانتا جنہوں نے آزادی اور پاکستان مسلم لیگ کے لئے کیا کچھ نہیں کیا لیکن کہیں نام و نشان نہیں ہے۔ ہمارے بچے مجھ سے اور آپ سے کہیں گے کہ ہمارے ہیرو دلیپ کمار اور راج کپور ہیں لیکن قائداعظم تو ہمارے ہیرو نہیں ہیں۔ میں ایک اور بات بتاتا چلوں جسے سُن کر آپ کو بھی افسوس ہوگا اور یہ بات قائداعظم کے بمبئی والے گھر کی ہے جب وہ گورنر جنرل بن چکے تھے۔ میں تاریخ کا ادنیٰ سا طالب علم ہوں لیکن مجھ سے بڑے learned لوگ یہاں بیٹھے ہیں۔ میں یہ بات ایوان میں اس لئے لانا چاہتا ہوں تاکہ اس پر ہم غور کریں۔ جب قائداعظم کو پتا چلا تو انہوں نے اُس وقت کے انڈیا کے ہائی کمشنر پرکاش کو بلا کر کہا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ تم میرا گھر acquire کرنے جا رہے ہو اور یہ کوئی ہوائی بات نہیں ہے میں کتابوں سے نکال کر دکھا سکتا ہوں۔ مزید قائداعظم نے اُس سے کہا کہ جواہر لال کو کہہ دو کہ میں نے یہ گھر نہیں چھوڑنا کیونکہ میں نے بڑی محنت سے بنایا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اُس پر litigation آج بھی جاری ہے۔ ہم چند کروڑ روپے دے کر اُس کو گورنمنٹ آف پاکستان کا کوئی ادارہ نہیں بنا سکے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دلیپ کمار اور راج کپور ہمارے کیا لگتے ہیں کیونکہ ہم نے ابھی اربوں روپے اس کو restore کرنے پر بھی لگانے ہیں۔ بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! میں اس پر reply کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیرالدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرے عزیز بھائی شیخ علاؤالدین ہمیشہ اچھی باتیں اور اچھی نشاندہی کرتے ہیں۔ انہوں نے سکھ دیو، بھگت سنگھ اور مولانا ظفر علی خان کے بارے میں کہا کہ اُن کی یادگار کے لئے کچھ کیا جانا چاہئے جس سے میں بالکل

اتفاق کرتا ہوں۔ یہ بڑے تحمل سے میری گزارشات سُن لیں۔ چند چیزوں کے بارے میں کراچی اور KPK کے اندر بھی ہوا ہے۔ صوبہ پنجاب کے اندر بھگت سنگھ، سکھ دیو یا جتنے بھی دیگر اہم افراد ہیں وہ 1985 سے پہلے کے وفات پا چکے ہیں اور 1985 سے لے کر آج تک ان کی سمادیوں پر کچھ نہیں کیا گیا۔ یہ حکومت تو ابھی آئی ہے البتہ اس سے پہلے بھی حکومتیں گزری ہیں، وزراء اور وزراء اعلیٰ بھی رہے ہیں لیکن پنجاب کے اندر جتنے انہوں نے نام لئے ہیں اس حوالے سے میں شیخ صاحب کی سوچ سے مکمل متفق ہوں اور سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اُس وقت بھی ضرور کہا ہو گا لیکن اُس وقت کے چیف منسٹر کی priorities دوسری ہوں گی۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم ان کے خیالات سے مستفید ہوں گے اور جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے اس پر دھیان دیا جائے گا۔ صوبہ پنجاب میں اسی دَور کے اندر ان شخصیات کو مستند اور مناسب respect دی جائے گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ جس طرح چودھری ظہیر صاحب ہمارے سینئر اور seasoned پارلیمنٹرین ہیں اسی طرح شیخ علاؤالدین صاحب بھی ہماری پنجاب اسمبلی کا asset ہیں۔ میں انتہائی ادب کے ساتھ چودھری صاحب کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے بھگت سنگھ شہید، ارفع کریم، گنگارام کے گنگاپور اور شہباز بھٹی شہید کے گاؤں کو مثالی village بنایا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): یہ میرے ہی حلقے میں ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جی، مجھے بالکل پتا ہے۔ ایک وکیل ورک صاحب ہیں جو صدر بھی ہیں اور اس حوالے سے چودھری صاحب کو پتا ہے کہ بھگت سنگھ کے گھر پر اُن سے قبضہ واپس لیا ہے اور میں اپنے بھائی سردار رمیش سنگھ اروڑا کو بھی ساتھ لے کر گیا تھا۔ اصل میں دُلا بھٹی وغیرہ ہی ہمارے ہیرو تھے لیکن جن کی ہم مثال پیش کرتے ہیں وہ ڈکیت ہمارے ہیرو نہیں ہیں۔ چودھری

صاحب نے بالکل صحیح فرمایا ہے جس پر ہم سب متفق ہیں کیونکہ ہمارے ہیرو رائے احمد کھرل اور اس طرح کے افراد تھے جو پاکستان کے لئے کام کرتے تھے اور ثقافت کو آگے بڑھاتے تھے۔ میں چودھری صاحب کے لئے ذاتی طور پر گزارش کر رہا ہوں کہ اگر یہ چاہتے ہیں تو میں ابھی اِن کو WhatsApp notification کر دیتا ہوں کیونکہ ارفع کریم گاؤں، گنگا پور گاؤں، بھگت سنگھ، بگا گاؤں اور شہباز بھٹی شہید کے گاؤں کو میں نے گزشتہ حکومت میں بطور وزیر اقلیتی امور و انسانی حقوق شہباز شریف صاحب سے مثالی گاؤں بنوایا تھا۔ اس کا notification میرے پاس موجود ہے جو میں چودھری صاحب کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! ایک تو سندھو صاحب مجھے WhatsApp کے ذریعے notifications بھیج دیں اور دوسری بات یہ کہ ایس پی سنگھا بھی تھے جنہوں نے casting vote پاکستان کے حق میں دیا تھا لہٰذا اُن کا نام بھی لے لیتے کیونکہ وہ اِن کی community سے ہی تعلق رکھتے تھے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب ہم زیر التواء قرارداد لیتے ہیں جو کہ جناب احسان الحق اور جناب محمد افضل صاحب کی طرف سے پیش ہو چکی ہے جس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا تو وزیر صاحب اپنا موقف پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میرا خیال تھا کہ آپ بہت بہتر سمجھتے ہیں اور آپ کہیں گے کہ یہ "بریڈلے ہال" تو سنبھال لو۔ میں اس کے لئے تیار ہوں اور اپنی جیب سے contribute کرنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! آپ میرے ساتھ چلیں اور دیکھیں کہ وہ کتنی اہم جگہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، یاور بخاری صاحب!

بیت المال کے ضلعی فنڈ میں اضافہ نہ کرنے کی وجہ سے مستحق افراد متاثر (۔۔۔جاری)

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید یاور عباس بخاری): جناب چیئرمین! اس سوشل ویلفیئر اور بیت المال سے قرارداد سے متعلق عرض ہے کہ 1994 سے لے کر آج تک پنجاب کی آبادی چار کروڑ سے 12 کروڑ ہو گئی ہے جبکہ بیت المال کو 10 کروڑ روپے دیا گیا ہے جو کہ آج تک بھی وہی ہے۔ اس دفعہ ہم لوگوں نے پہلی بار حکومت پر pressure ڈال کر سوشل ویلفیئر کے بجٹ میں تقریباً 300 گنا اضافہ کروایا ہے جبکہ بیت المال کے اندر وفاقی بیت المال نے پناہ گاہوں کی صورت میں اور meals and deals کی صورت میں ہماری مدد کی ہے جو کہ ہمارے 10 کروڑ روپے کے بجٹ میں show نہیں ہوتا لیکن یہ جو 10 کروڑ روپے show کر رہے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ districts کو اضافی پیسے نہیں دیے گئے تو یہ بالکل درست ہے اور اس بجٹ کے اندر اس چیز کا ہم انشاء اللہ سدباب کرنے جا رہے ہیں۔ میں آپ کو امید دلاتا ہوں اور اپنی حکومت سے امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بجٹ کے اندر خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بخاری صاحب! آپ اس قرارداد کی favor کر رہے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید یاور عباس بخاری): جناب چیئرمین! بالکل میں اس قرارداد کی favor کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بیت المال 1991 میں قائم ہوا تھا، لیکن 29 برس گزرنے کے باوجود اس کے ضلعی فنڈز میں اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے غریب، معذور اور مستحق آبادی بُری طرح متاثر ہو رہی ہے جبکہ پنجاب کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بیت المال کے ضلعی فنڈز میں اضافہ کیا جائے"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اگلی زیر التوا قرارداد جناب محمد طاہر پرویز کی طرف سے پیش ہو چکی ہے جس کا جواب وزیر ٹرانسپورٹ کی طرف سے آنا ہے جو کہ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، معزز ممبران تشریف رکھیں۔ میں اس کے بعد آپ کو ٹائم دوں گا۔ اب ہم آج کے اجلاس کی قراردادیں لیتے ہیں اور پہلی قرارداد محترمہ ثانیہ کامران صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبران کے تقرر کا مطالبہ

محترمہ ثانیہ کامران: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> "آئین پاکستان کے آرٹیکل (d)(3)228 کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبران کا تقرر بھی لازم ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے 12 ممبران اور چیئرمین کا تقرر کیا جا چکا ہے جس میں کسی بھی خواتین ممبر کا تقرر نہیں کیا گیا لہذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے مذکورہ آرٹیکل کے تحت فوری طور پر اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبر کے تقرر کو یقینی بنایا جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "آئین پاکستان کے آرٹیکل (d)(3)228 کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبران کا تقرر بھی لازم ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے 12 ممبران اور چیئرمین کا تقرر کیا جا چکا ہے جس میں کسی بھی خواتین ممبر کا تقرر نہیں کیا گیا لہذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا

ہے کہ آئین کے مذکورہ آرٹیکل کے تحت فوری طور پر اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبر کے تقرر کو یقینی بنایا جائے"۔

جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ یہ recommendatory ہے وفاقی حکومت کو ہماری طرف سے سفارش جانی ہے تو ہم سفارش کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"آئین پاکستان کے آرٹیکل 228(3)(d) کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبران کا تقرر بھی لازم ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے 12 ممبران اور چیئرمین کا تقرر کیا جا چکا ہے جس میں کسی بھی خواتین ممبر کا تقرر نہیں کیا گیا لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے مذکورہ آرٹیکل کے تحت فوری طور پر اسلامی نظریاتی کونسل میں خواتین ممبر کے تقرر کو یقینی بنایا جائے"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: دوسری قرارداد محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے تو محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

پنجاب میں بچیوں کے تمام تعلیمی اداروں میں ٹائلٹ فراہم کرنے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب میں بچیوں کے تمام تعلیمی اداروں میں Gender Sensitive Toilets یقینی بنائے جائیں"۔

جناب چیئرمین! اگر اجازت دیں تو میں تھوڑی سی اس پر بات کر لوں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ اس قرارداد کی تصحیح کر لیں کہ بچیوں کے سکولوں میں

Gender Sensitive Toilets کسی دوسرے gender کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ بچیوں کے سکولوں میں بچیوں کے لئے ہی toiles ہوں گے تو اس قرارداد میں یہ تھوڑی سی تصحیح کر لیں۔ جن سکولوں میں co- education ہے وہاں پر Gender Sensitive Toilets بن سکتے ہیں لیکن جو سکولز ہیں ہی بچیوں کے تو وہاں پر Gender Sensitive کیا ہو گا؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے gender sensitive کو explain کرنا چاہوں گی۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے:

"پنجاب میں بچیوں کے تمام تعلیمی اداروں میں Gender Sensitive Toilets یقینی بنائے جائیں"۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس قرارداد کے حوالے سے محترمہ سے request کروں گا کہ اس قرارداد کو amend کر لیں کہ "بچیوں کے تمام سکولوں میں toilets کی سہولت فراہم کریں" اس کو ایسے کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! لاء منسٹر صاحب جیسے کہہ رہے ہیں ویسے کر لیں۔

جناب چیئرمین: یہ ترمیم شدہ قرارداد اس طرح سے ہے:

"پنجاب میں بچیوں کے تمام تعلیمی اداروں میں Gender Sensitive Toilets یقینی بنائے جائیں"۔

یہ ترمیم شدہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب میں بچیوں کے تمام تعلیمی اداروں میں toilets کی سہولت فراہم کی جائے"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: جی، رمیش سنگھ اروڑا!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: شکریہ، جناب چیئرمین! تقسیم سے پہلے اگر اس پنجاب کے خطے کو دیکھیں تو یہاں پر بہت سی سکھ کمیونٹی آباد تھی جو کہ 1947 میں یہاں سے نکل کر بھارت گئی لیکن پاکستان کے جو positive اقدام ہیں جیسے کرتارپور صاحب کی corridor کی opening ہوتی ہے تو بھارت کے اندر "پاکستان زندہ باد" کا نعرہ لگانے والا سکھ ہوتا ہے۔ بھارت میں آج بھی سکھ کھڑا ہو کر جب پاکستان زندہ باد کہتا ہے تو بھارت کی عوام کو خاص طور پر بھارت کی اسٹیبلشمنٹ اور بھارت میں اس وقت جو آر ایس ایس کی حکومت ہے، کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ "ہم پاکستان کے ساتھ کھڑے ہیں" لیکن میری آپ سے گزارش ہو گی کہ جس طرح شیخ علاؤالدین صاحب ابھی فرما رہے تھے، ہمارے بہت سارے تحریک آزادی کے لیڈران ہیں، تو میری لاء منسٹر صاحب سے request ہو گی کیونکہ جب بھی ہم نے ان سے request کی تو وہ minority کو ساتھ لے کر چلنے کی بات کرتے ہیں چاہے وہ ہندو ہوں، سکھ ہوں یا کرسچئین ہوں۔ تو "بھگت سنگھ جی" کے نام سے جو گاؤں ہے اسے دوبارہ rehabilitate کیا جائے کیونکہ وہاں پر کام ہونے والا ہے۔ Plus مہاراجہ رنجیت سنگھ who is son of the soil پہلے پنجابی حکمران تھے جنہوں نے تقسیم سے 40 سال پہلے یہاں پر حکومت کی اور۔۔۔

جناب چیئرمین: رمیش صاحب! آپ نے سانحہ امرتسر پر بات کرنی تھی؟

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! Sorry

جناب چیئرمین: آپ نے سانحہ امرتسر پر بات کرنی تھی۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! میں سانحہ امرتسر کے متعلق قرارداد پرسوں پیش کروں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! رمیش سنگھ اروڑا کی جو علیحدہ قرارداد آ رہی ہے تو انشاءاللہ جب وہ پیش ہو گی تو اس کو اسی حساب سے take up کر کے جواب دیں گے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ شیخ علاؤالدین صاحب نے بہت ہی اہم مسئلے کی طرف اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروائی کہ جو بھی ہمارے National Hero's رہے ہیں

جنہیں ہم National Hero'sمانتے ہیں، ان کی یاد کے لئے کم از کم ہمیں ان کی "یادگاریں" قائم کرنی چاہئیں تاکہ ان کی acknowledgment ہو۔

جناب چیئرمین! میں اس معزز ایوان کی توجہ اس issue کی طرف مبذول کرواؤں گا کہ یہاں پر 2003 یا 2004 میں تحریک پاکستان کی یادگار کا ایک منصوبہ شروع کیا گیا تھا جو کہ میرا خیال ہے کہ غلام حیدر وائیں صاحب کے دور میں شروع کیا گیا تھا جسے نامکمل چھوڑ دیا گیا۔ اب اس پر کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے کہ جتنی respective Governments آئی ہیں، زیادہ تر periodایسا گزرا ہے جو وائیں صاحب کی سیاسی جماعت تھی اس جماعت سے متعلق ہی periods آتے رہے لیکن کسی نے بھی اس پر توجہ نہیں دی۔ میں آپ کے توسط سے آج یہاں اس معزز ایوان میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کم از کم ہمیں یہ ضرور سفارش کرنی چاہئے کہ ہمیں اس یادگار کو مکمل کرنا چاہئے۔ میں بھی اس میں شامل ہوں، موجودہ حکومت بھی شامل ہے اور سابقہ حکومت والے بھی شامل ہیں لیکن اس یادگار کو ہمیں مکمل کرنا چاہئے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

پوائنٹ آف آرڈر

چوہدری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

دیپالپور کی بزنس کمیونٹی "رحمانی فیملی" پر تشدد کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

چوہدری افتخار حسین چھچھر: شکریہ، جناب چیئرمین! Honorable Law Minster صاحب موجود ہیں تو میں آپ کی اجازت سے ایک انتہائی اہم معاملہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، rules کے مطابق تو آپ کی اجازت کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ ہماری تحصیل دیپالپور کی ایک بہت بڑی "رحمانی فیملی" جو کہ Businessman Community ہے اور تقریباً سالانہ کروڑوں روپے ٹیکس ادا کرتی ہے، کچھ عرصہ پہلے کچھ شرپسند لوگ ان کی فیکٹری پر حملہ آور ہوئے اور انہیں تشدد کا نشانہ بنایا لیکن حسب روایت اور جو طریق کار ہے، اس کی مکمل

CCTV footage موجود ہے۔ کارروائی تو ان کے خلاف ہونی چاہئے تھی لیکن ان کے خلاف درخت چوری کا پرچہ دے دیا گیا۔ پولیس صلح کے لئے بضد ہے، مجبور کر رہی ہے اور pressurize کر رہی ہے۔ میں محترم لاء منسٹر صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ استدعا کرتا ہوں کہ وہ اس معاملے کو تھوڑا خود دیکھ لیں۔

منڈی احمد آباد میں دو افراد پر پولیس تشدد کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! دوسرا issue یہ ہے کہ منڈی احمد آباد میں ہمارا ایک پولیس سٹیشن ہے وہاں پولیس دو آدمیوں کو لے گئی۔ موجودہ حکومت اور آئی جی پنجاب نے کہا ہوا ہے کہ کسی پر تشدد نہیں کیا جائے گا لیکن وہاں ان پر اتنا تشدد کیا گیا کہ ایک بندے کو مار مار کر اس کے بازو فریکچر کر دیئے گئے اور دوسرے کی تشدد سے کڈنی فیل ہو گئی ہے۔ اس کے متعلق بھی ابھی تک کوئی لیگل کارروائی نہیں ہے، الٹا ان کو pressurize کیا جا رہا ہے کہ اگر آپ کارروائی کرو گے تو آپ کو پرچوں میں پھنسا دیں گے۔ یہ میرے دو issues ہیں جن کے بارے میں، میں راجہ صاحب سے استدعا کروں گا کہ وہ مہربانی فرما کر ان کو ضرور دیکھیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میری معزز رکن سے بات ہوئی تھی اور میں نے ان سے request کی تھی کہ آپ مجھے رپورٹ منگوا لینے دیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔ چونکہ اب یہ پیش کر چکے ہیں تو میں اس کو dispose of کروانے کے لئے یہ عرض کروں گا کہ جو کچھ معزز ممبر نے فرمایا ہے ہمیں اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ میرا ان سے رابطہ رہے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ انصاف بھی ہو گا۔ جو لوگ اس میں ملوث پائے گئے انہیں قانون کے مطابق سزا دلوائی جائے گی۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2019، 2020 اور 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 1,6,11,17,20,2124,25 بابت سال 2019، 2,3,6,8,12,13,14,15,16,26,27,29,30 بابت سال 2020 اور 1,2,4,7,9 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31-اگست 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 1,6,11,17,20,2124,25 بابت سال 2019، 2,3,6,8,12,13,14,15,16,26,27,29,30 بابت سال 2020 اور 1,2,4,7,9 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31-اگست 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 1,6,11,17,20,2124,25 بابت سال 2019، 2,3,6,8,12,13,14,15,16,26,27,29,30 بابت سال 2020 اور 1,2,4,7,9 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31-اگست 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

MR. CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Friday the 4th June 2021 at 9:00 AM.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعتہ المبارک،4۔جون 2021

(یوم الجمع،23۔شوال 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد 32 : شمارہ 8

491

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ4۔جون2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا ایوان میں پیش جانا

1۔ مسودہ قانون پنجاب ہوم بیسڈ ورکرز 2021

ایک وزیر مسودہ قانون پنجاب ہوم بیسڈ ورکرز 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) دکانیں اور ادارے پنجاب 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) دکانیں اور ادارے پنجاب 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

492

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2020 (قانون نمبر 39 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2020 کو، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 9 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 96 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2020 ، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 9 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2020 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2020 (قانون نمبر 40 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اوورسیز پاکستانیز کمیشن 2020 کو، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 9 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار ، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 96 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اوورسیز پاکستانیز کمیشن 2020، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 9 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اوورسیز پاکستانیز کمیشن 2020 منظور کیا جائے۔

493

3- مسودہ قانون پنجاب اپرنٹس شپ 2021 (قانون نمبر 22 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب اپرنٹس شپ 2021 کو، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 9 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار ،صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 96 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب اپرنٹس شپ 2021، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 9 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پنجاب اپرنٹس شپ 2021 منظور کیا جائے۔

4- مسودہ قانون (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2021 (قانون نمبر 42 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2021، کو جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 9 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار ،صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 96 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2021، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 9 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2021 منظور کیا جائے۔

5- مسودہ قانون (تشکیل نو) تعلیمی ادارے پنجاب 2021 (قانون نمبر 28 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تشکیل نو) تعلیمی ادارے پنجاب 2021، کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تشکیل نو) تعلیمی ادارے پنجاب 2021، جیسا کہ خصوصی کمیٹی برائے ہائیر ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تشکیل نو) تعلیمی ادارے پنجاب 2021 منظور کیا جائے۔

494

6- مسودہ قانون یونیورسٹی آف چائلڈ ہیلتھ سائنسز، لاہور 2021 (قانون نمبر 27 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون یونیورسٹی آف چائلڈ ہیلتھ سائنسز، لاہور 2021، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون یونیورسٹی آف چائلڈ ہیلتھ سائنسز، لاہور 2021 منظور کیا جائے۔

495

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 4-جون 2021

(یوم الجمع، 23-شوال 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ
فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا
مَقْدُورًا ﴿٣٨﴾ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ
وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾

سورہ الاحزاب آیات 38 تا 40

پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے ان کے لئے مقرر کر دیا۔ اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے۔ اور اللہ کا حکم ٹھہر چکا تھا(38) یعنی ان پیغمبروں میں جو اللہ کے پیغام جُوں کے تُوں پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے(39) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن اللہ کے پیغمبر اور نبیوں کی مہر یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کر دینے والے ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے(40)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفے نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے
درِ رسول ﷺ پہ ایسا کبھی نہیں دیکھا
کوئی سوال کرے اور وہ عطا نہ کرے
کہا خدا نے شفاعت کی بات محشر میں
پہل حبیب ﷺ کرے کوئی دوسرا نہ کرے
اسیر جس کو بنا کر رکھے مدینے میں
تمام عمر رہائی کی وہ دعا نہ کرے
خدا کا ذکر کرے اور ذکر مصطفیٰ ﷺ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

تعزیت

معزز ممبر چودھری عدنان کے والد اور معزز ممبر چودھری تنویر کی دادی صاحبہ کے لئے دعائے مغفرت

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ بہت افسوس ناک خبر ہے کہ ہمارے ایم پی اے چودھری عدنان کے والد اور دوسرے ایم پی اے چودھری تنویر کی دادی صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: خلیل طاہر سندھو! یہ ایک رپورٹ پیش کرنے دیں اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ نوابزادہ وسیم خان بادوزئی سپیشل کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) ورکرز حصہ داری کمپنیز منافع 2021، مسودہ قانون اوورسیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2021، مسودہ قانون اپرنٹس شپ پنجاب 2021 اور مسودہ قانون (ترمیم) شوگر فیکٹریز (کنٹرول) 2021 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب چیئرمین! میں

1. The Companies Profits (Worker's Participation) (Amendment) Bill 2020 (Bill NO. 39 of 2020)

2. The Punjab Overseas Pakistani Commission Bill 2020 (Bill No. 40 of 2020)
3. The Punjab Apprenticeship Bill 2021 (Bill No. 22 of 2021).
4. The Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 42 of 2021).

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: رپورٹیں پیش ہوئیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سندھو صاحب!

وفاق کا پنجاب کے فنڈ پر کٹ لگانے پر جناب وزیر خزانہ سے وضاحت کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں پورے ہاؤس کی، خاص طور پر محترم منسٹرز صاحبان جو یہاں تشریف فرما ہیں اور تمام ممبران کی توجہ ایک بہت اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ کل چیئرمین پی اینڈ ڈی عبداللہ سنبل جو بڑے credible officer ہیں انہوں نے خبریں اخبار اور دوسری اخباروں کو انٹرویو دیا ہے جس میں ان کا لب لباب یہ تھا کہ وفاق نے پنجاب کے فنڈ پر 155 ارب روپے کا کٹ لگا دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ بجٹ زندگیوں کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے اور ہر شعبہ کا احاطہ کرتا ہے۔ پنجاب کے ساتھ پہلے بھی ایسا ہوتا رہا ہے۔ 2018 کے بجٹ میں 82۔ ارب اور 2019 میں 52۔ ارب روپے کا کٹ لگایا۔ ابھی 44۔ ارب روپے کا بجٹ پنجاب کے لئے رکھا گیا ہے اور یہ credible information کے مطابق ہے۔ میری آپ سے خصوصی طور پر humble submission ہے کہ یہ زمینداروں کو بہت زیادہ متاثر کرے گا اور ہر طبقہ فکر کو متاثر کرے گا میں بھی ایک چھوٹا سا زمیندار ہوں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ وزیر خزانہ اب تو ان کا نیب کا کیس بھی ملتان سے لاہور آ گیا ہے ان کو یہاں

بلائیں اور ان سے اس بات کی وضاحت لیں۔ عبداللہ سنبل اور دوسرے افسران کہہ رہے ہیں کہ ہم تین دن سے چیف سیکرٹری اور چیف منسٹر as well as other officers وفاق کی منتیں کر رہے ہیں لیکن وہ نہیں مان رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ 155۔ ارب روپے کا کٹ لگا رہے گا۔ میری خاص طور پر آپ سے اور محترم لاء منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ یہاں پر ہاشم جواں بخت صاحب کو بلائیں جو پہلے ہماری گورنمنٹ میں چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی تھے اب وہ آپ کے منسٹر ہیں وہ یہاں آکر وضاحت دیں۔ اس issue پر اپوزیشن اور حکومتی بنچز I hope they will agree with me اگر وہ وضاحت نہیں دینا چاہتے تو پھر ہم نے آج ہی requisition دے دی ہے بجٹ آنے سے پہلے ہمارا اجلاس بلایا جائے تاکہ اس پر بات ہو سکے ورنہ بجٹ پیش کرنا بڑا گھمبیر ہو جائے گا اور نہ ہی ہم اس کو پیش کرنے دیں گے۔

جناب چیئرمین: فنانس منسٹر تشریف لائیں گے اور وہ اس پر وضاحت دیں گے۔ انشاءاللہ۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! وہ کب تشریف لائیں گے؟ 14 تاریخ کو تو بجٹ پیش ہونا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! یہ بڑی زیادتی ہے کہ پنجاب کا 155۔ ارب روپے کا کٹ لگا دیا جائے اور یہ تقریباً 38 فیصد کٹ لگے گا۔ میں اور آپ عوام کو جن کے ہم نمائندے ہیں کیا منہ دکھائیں گے؟ ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہیں اور وہاں گورنمنٹ بنچوں پر ممبران بیٹھے ہیں یہ ہم سب کا متفقہ مسئلہ ہے اس لئے اس کی متفقہ قرارداد پاس ہونی چاہئے کہ یہ جو کٹ لگایا گیا ہے اس کا نقصان پنجاب کے غریب عوام اور تمام طبقہ فکر کے ساتھ ہو گا۔ یہ زیادتی ناقابل برداشت ہے۔

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: محترمہ! کیا آپ نے بھی اسی بارے میں بات کرنی ہے؟

سیدہ میمنت محسن: نہیں میں نے کوئی اور بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! اس معاملے پر فنانس منسٹر بجٹ سے پہلے آکر explanation دیں گے۔ جی، محترمہ!

صحافی حامد میر اور سلیم شہزاد پر گولیاں چلانے والے ملزمان بارے وضاحت کا مطالبہ

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئرمین! میں ایک اہم موضوع پر ہاؤس کی توجہ دلوانا چاہتی ہوں۔ 2018 کے الیکشن سے پہلے میں نے 28 سال صحافت کی ہے۔ میں جو بات آج کرنے لگی ہوں وہ مجھ پر آپ بیتی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس بیوی پر کیا گزرتی ہے جب اس کا شوہر غائب ہو جاتا ہے اور اس کو اٹھا لیا جاتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ان بچوں پر کیا گزرتی ہے جب ان کے والد کو اٹھا لیا جاتا ہے اور وہ غائب ہو جاتا ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ان ضعیف ماں باپ پر کیا گزرتی ہے جب ان کی اولاد کو اٹھا لیا جاتا ہے۔ ہم پر اٹھائیس سال بہت ظلم ہوا، ہم نے بہت ستم دیکھے اور ہم پر بہت قدغنیں لگیں لیکن آج جیسا جبر پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ میں یہ آپ سے کہوں گی کہ یہ جو ہمیں بار بار کہا جاتا ہے کہ یہ نامعلوم افراد ہیں۔ میں آپ کی توجہ بھی اس پر دلوانا چاہتی ہوں کہ because tomorrow you may be in the opposition then you will need a free press پلیز آپ ہمارے ساتھ شامل ہوں۔ میڈیا کی آپ کو بھی اتنی ضرورت ہے جتنی اپوزیشن کو ہے۔ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ یہ نامعلوم افراد ہیں۔ میں کہتی ہوں کہ ہمارے ملک میں بڑی فعال ایجنسیاں ہیں انہوں نے روس کو افغانستان سے مار بھگایا، انہوں نے امریکہ کو افغانستان سے مار بھگایا۔ ہمیں بتائیں یہ اتنے فعال ہو کر نامعلوم افراد کا پتا کیوں نہیں چلا رہے ہیں اور یہ نامعلوم افراد کون ہیں؟ ہمیں بتائیں کہ حامد میر کو گولیاں کس نے ماریں، ان کو off air کس نے کیا ہے، سلیم شہزاد کو کس نے مارا؟۔۔

جناب چیئرمین: پلیز، آپ wind up کریں۔ آج جمعے کا دن ہے اور اس وقت ساڑھے گیارہ ہو چکے ہیں۔

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئرمین! مجھے بات کر لینے دیجئے۔۔

جناب چیئرمین: آپ پلیز wind up کریں۔

سیدہ میمنت محسن: میں کیوں wind up کروں؟ This is an important issue ساری دنیا میں پاکستان کی بدنامی ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ Adjournment Motion لے آئیں۔

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئرمین! میں نے Adjournment Motion دی ہوئی ہے۔اس issue پر ساری دنیا میں پاکستان کی بدنامی ہو رہی ہے آپ کو اسے سننا پڑے گا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئرمین! آپ کو میری بات سننی پڑے گی۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! This is very important issue

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! میں جگنو محسن صاحبہ کا بڑا احترام کرتا ہوں۔۔

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئرمین! آپ کو میری بات سننی چاہئے۔۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! میری بات پوری ہونے دیں۔۔(شور و غل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہوگئے)

جناب چیئرمین: پلیز، اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! ایک ایسا issue جس کے متعلق اس وقت وفاقی سطح پر investigation ہو رہی ہے آپ اس کو یہاں کس طرح سے discuss کر سکتے ہیں۔(شور و غل)

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اس پر Adjournment Motion لے آئیں اس پر جواب لے لیتے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! آپ ان کو بات کرنے دیں لیکن اس کے بعد مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیں۔انہیں بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: چلیں، ٹھیک ہے۔ محترمہ! آپ بات کریں۔

سیدہ میمنت محسن: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں آپ سے صرف ایک بات کہتی ہوں کہ اس ہاؤس میں غریب فلسطینیوں پر جو مظالم ڈھائے جاتے ہیں ان پر ہم قراردادیں پاس کرتے ہیں اور یہ ہم ٹھیک کرتے ہیں۔ غریب کشمیریوں پر جو مظالم ڈھائے جاتے ہیں ہم یہاں پر قراردادیں پاس کرتے ہیں اور ہم ٹھیک کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے بہن بھائی ہیں۔ یہ پریس والے یہ جو باہر میڈیا کے لوگ آپ کی coverage کرتے ہیں۔ جن پر آپ depend کرتے ہیں to send your message to the world and to the country کیا یہ اور ہم اتنے بھی مستحق نہیں کہ ہمارے حق میں پنجاب اسمبلی میں قرارداد پیش کی جائے۔۔۔

جناب چیئرمین: میڈم! آپ اس کو wind up کریں۔

سیدہ میمنت محسن: میں wind up یہی کر رہی ہوں کہ I want a resolution from this House کہ یہاں پر۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ اس پر کوئی resolution لے کر آئیں۔

سیدہ میمنت محسن: میں یہاں پر resolution پیش کرتی ہوں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، .Thank you آپ اس پر resolution لے آئیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چوہدری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! یہ جو حامد میر کے حوالے سے نامعلوم افراد کی بات کرتے ہیں۔ یہ نامعلوم افراد کو کہیں کہ وہ سرحد پار کریں حد نہ پار کریں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، Please order in the House

جناب خلیل طاہر سندھو: یہ حد پار کرنے والے افراد۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، .Thank you۔ چوہدری ظہیر الدین!

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بجا فرمایا کہ قراردادیں یہاں پر آتی ہیں تو یہ قرارداد کی صورت میں تشریف لائیں اور قرارداد پیش کریں اس پر باقاعدہ ووٹنگ ہوگی اور باقاعدہ رائے لی جائے گی۔ آپ نے تقریر فرمائی اور ایک ہمدردانہ issue پر بات کی۔ ہم آپ کی قدر کرتے ہیں لیکن verbally کہنے کے بعد کوئی رولنگ نہیں دی جاسکتی۔۔۔

سیدہ میمنت محسن: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: Please اب Question Hour پر آنے دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! انہوں نے بات کرلی ہے۔۔۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! میں ایک بات کروں گا اور یہ میرا right ہے۔ میں حیران ہوں کہ محترمہ کو سمجھ نہیں آرہی کہ انہوں نے بات کیا کرنی ہے۔ بات یہ ہے کہ جرنلسٹ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور پاکستان کا ایک pillar ہے، ریاست کا صحافت ایک pillar ہے اور کس نے انکار کیا ہے لیکن مجھے تو سمجھ نہیں آرہی کہ محترمہ بات کیا کرنا چاہ رہی ہیں۔ جس پیرائے کے اندر یہ بات کرنا چاہ رہی ہیں وہ ساروں کو سمجھ آرہی ہے۔۔۔

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: جی، Thank you اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ اریگیشن سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جو ہم ٹی وی کے صحافی ہیں اس پر الزام لگایا ہے کہ وہ صحافی نام نہاد جس کی بنیاد پر یہ حامد میر کا تذکرہ کر رہی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، Thank you. رانا محمد افضل!۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! یہ کسی دوست نے ٹھیک کہا ہے کہ وہ ہاؤس میں resolution لے کر آئیں اور جو باقاعدہ ہاؤس کے رولز ہیں یہاں اس پر بات ہو سکے گی ہمیں اس کا بھی اندازہ ہے یہاں بہت ساری قدغن ہیں۔ نامعلوم افراد پر قرارداد آ سکتی یا نہیں آ سکتی لیکن سیدہ میمنت محسن صاحبہ نے ایک تحریک التوائے کار جمع کروائی ہوئی ہے۔ آپ سے میری گزارش ہے کہ آپ assure کریں next day جب تحریک التوائے کار کا دن آئے گا تو اس کو بزنس ایجنڈے پر لایا جائے گا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہو گیا۔ جی، یہ چیئر کی طرف سے ہے۔ جی، Thank you. رانا محمد افضل کا Question No. 5451 ہے اور ان کی سوال pending کرنے کی request آئی ہے تو اس کو pending کرتے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، تھوڑا ایجنڈا چلانے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میری ایک چھوٹی سی بات ہے۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): آج زیرو آر ہے اس پر بات کر لینا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی، محمد ارشد ملک صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میری آپ سے درخواست ہے، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو procedure follow کرنا چاہئے۔ کمیٹی میں جو طے ہوا تھا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: ملک صاحب! اس کمیٹی میں آپ بھی ہیں جس کمیٹی میں یہ طے ہوا تھا۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! مطلب، آپ procedure follow کرنا چاہ رہے ہیں---

جناب چیئرمین: جی!

ملک محمد احمد خان: اور میں صرف آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کی اسمبلی متروک ہو چکی ہے redundant, pardon my language ہم نے اس کمیٹی کا مانا کہ کسی ایک نقطہ پر اپوزیشن نے from the committee proceedings resign کیا، یہ مانا، ہمارا نقطہ بڑا جائز تھا۔ ہمارا نقطہ یہ تھا کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی چیئرمین شپ as a matter of principle اپوزیشن کے پاس ہونی چاہئے، حکومت کا اعتراض تھا اور ہم نے resign کیا۔ ڈیڑھ سال Bills، without engagement کیسے آرہے ہیں؟ کمیٹی کے پاس جا رہے ہیں؟ آپ تو پوری سکیم آف پارلیمنٹ فیل کر رہے ہیں۔ آپ as Custodian of the House and the Secretariat of the Assembly . I have no question میرا سوال حکومت سے یہ ہے کہ جو کہ اب مجھے کرنا نہیں چاہئے کہ حکومت کا تو purpose چل رہا ہے وہ اپنے Bills اٹھاتی ہے، وہ سپیشل کمیٹی کے پاس لے کر جاتی ہیں وہ اس کو bulldoze کرتے ہیں بغیر پتا کئے، اس پر ان کا mandate ہے جن کے پاس ایک equally partitioned House ہے ان کی بات سنے بغیر وہ قوانین جس میں سے آپ نے آدھے پنجاب کو کاٹ دیا ہے کسی بھی سپیشل کمیٹی سے---

جناب چیئرمین: جی، please آپ wind up کریں۔

ملک محمد احمد خان: جی، Sir, how can i wind up it یہ معاملہ حل کئے بغیر proceeding کیسے چلائیں گے---(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، This is not the way

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!---

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ اگر یہ اس طرح ہاؤس کو اپنی اونچی آواز کر کے bulldoze کرنا چاہتے ہیں تو

اس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ میں گزارش یہ کرتا ہوں کہ یہ صرف یہ بتائیں کہ کون سا قاعدہ ایسا ہے کہ جس کی خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ یہ جو ابھی جن Bills کی رپورٹ lay ہوئی ہے کیا وہ Standing Committees نے پاس نہیں کئے؟ اب ہم یہ تو نہیں کر سکتے کہ ان کا انتظار کریں کہ کب یہ تشریف لائیں گے اور ہم اپنے Bills پاس کریں گے۔ ہم رولز کے مطابق اس ہاؤس کو چلائیں گے، اپنا بزنس آگے لے کر جائیں گے اور ہم کسی شخص کو یہ اجازت نہیں دیتے کہ ہمیں dictate کرے۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

ملک محمد احمد خان: ہم اصول کی بات کر رہے ہیں یہ dictation نہیں ہے اگر ایسا کچھ کرنا ہے تو ہم بائیکاٹ کریں گے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

وزیر جیل خانہ جات(جناب فیاض الحسن چوہان): اگر ہمت ہے تو بائیکاٹ کریں آپ کو کس نے روکا ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

ملک محمد احمد خان: آپ engage کریں، آپ لائیں ہم ہاؤس کے اندر بات کریں گے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: ملک صاحب!...Please! Please

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ مجھے صرف یہ بتا دیا جائے کیونکہ رولز کی لاء منسٹر صاحب نے بھی بات کی ہے اور یقیناً چیئر سے بھی رولز کی بات ہوتی ہے تو مجھے صرف یہ بتا دیا جائے کہ آج سے پچھلے اجلاس میں یعنی آج سے پندرہ دن پہلے ایک بہت بڑا پلندہ legislation کا جو کہ اس ہاؤس کی پرائم ڈیوٹی ہے وہ اس ہاؤس میں آیا اور میں حلفاً کہتا ہوں کہ جو جو ممبر یہاں موجود تھا، جو legislation کی گئی کسی ممبر کو ایک پیپر بھی وقت پر نہیں دیا گیا۔ ایک تو ہوتا ہے کہ ایک دن پہلے دیں یا کسی کمیٹی میں جائے وہ رولز کی جس طرح۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: .Please order in the House جی Question Hour آپ کا ہی ہے یہ سارے questions آپ کے ہی ہیں۔ Question hour آپ کا ہے اس کو آپ چلنے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جب analysis ہو گا کہ آپ نے جو ساٹھ Bills پاس کئے ہیں اس میں آپ نے چالیس Bills رولز کو by pass کر کے کئے ہیں بیشک اس کی رولز میں provision ہے۔یہ bad legislations جو ہے یہ آپ ہاؤس میں ایک نئی روایت قائم کر رہے ہیں legislation کو جس طرح سے یعنی ایک قانون سازی کو غیر قانونی طریقے سے کیا گیا ہے یہ بھی ہاؤس کے ماتھے پر بدنامی کا ایک ٹکہ ہے جو اس گورنمنٹ نے اپنے سر لیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محمد ارشد ملک صاحب! آپ کا question ہے۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، .Thank you very much جی، محمد ارشد ملک صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! اگر ہاؤس ایسے چلانا ہے تو ہم بائیکاٹ کرتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک صاحب!۔۔۔

(اس مرحلہ پر سوائے معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو اور جناب محمد ارشد ملک کے باقی معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی، آپ بولیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! وقفہ سوالات چودھری پرویز الٰہی صاحب، ڈپٹی سپیکر صاحب کی رولنگ کے تحت اور آپ کی رولنگ کے تحت نہیں ہو سکتا کیونکہ سیکرٹری اریگیشن موجود نہیں ہیں۔۔۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "سیکرٹری صاحب موجود ہیں" کی آوازیں)

جناب چیئرمین: سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔ جی، ارشد ملک صاحب آپ اپنا question کریں اگر آپ نے کرنا ہے نہیں تو پھر ہم اگلے question پر چلے جاتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 5738 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: محکمہ آبپاشی کے ریسٹ ہاؤسز / بنگلے اور عمارتوں کی تعداد، اخراجات و آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*5738: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کے زیر کنٹرول کتنے ریسٹ ہاؤس، بنگلے اور عمارتیں ہیں ان پر جنوری 2019 سے تا حال اخراجات کی تفصیل بتائیں نیز ان سے ہونے والی آمدن سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز / بنگلوں کا رقبہ، کمروں کی تعداد اور وہاں تعینات عملہ کی تعداد کی تفصیلات بیان فرمائیں کیا ان میں سے کچھ نیلام بھی کئے گئے تھے تو کب اور کتنی رقم وصول ہوئی۔ مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ضلع ساہیوال شہر میں موجود ریسٹ ہاؤس کس کس مقصد کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اس سے کون سے ادارے یا کس سطح کے آفیسر اور حکومتی شخصیات مستفید ہوتی ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ کیا کوئی پرائیویٹ عوامی آدمی بھی ان سے استفادہ کر سکتا ہے اس بارے پالیسی سے متعلق آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رِند):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبپاشی کے زیر کنٹرول 26 ریسٹ ہاؤسز / بنگلے، ایک عدد کیمپ آفس برائے چیف انجینئر ملتان زون ملتان اور تین عدد دفتری عمارتیں ہیں۔ ان پر جنوری 2019 سے تاحال اخراجات اور آمدن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز / بنگلوں کا رقبہ، کمروں کی تعداد اور وہاں تعینات عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 22 ریسٹ ہاؤسز کا رقبہ نیلامی کے لئے چیئرمین ضلعی

پرائیویٹائزیشن کمیٹی ساہیوال کو دے رکھا ہے وہی اس کی نیلامی کرتے ہیں۔ نیلامی کی تفصیل ضلعی پرائیویٹائزیشن کمیٹی کے پاس ہے۔

(ج) ساہیوال شہر میں ایک عدد کیمپ آفس برائے چیف انجینئر ملتان زون ملتان موجود ہے۔ نہروں اور دریاؤں کی انسپکشن پر آئے ہوئے محکمہ انہار کے افسران عارضی طور پر اس کیمپ آفس میں قیام کرتے ہیں۔ نیز دیگر محکموں کے افسران، ججز، حکومتی / غیر حکومتی عہدیداران، ممبر صوبائی و قومی اسمبلی بھی اس کیمپ آفس سے عارضی طور پر مستفید ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے concern منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ان ریسٹ ہاؤسز کی کتنی زمین ہے اور ان میں سے کتنے ریسٹ ہاؤسز نیلام کئے گئے ہیں اور کتنی رقم وصول ہوئی اور یہ کب نیلام کئے گئے؟ اس کے متعلق انہوں نے جو جواب دیا اُس کے مطابق Irrigation Department نے 22 ریسٹ ہاؤسز Privatization Committee کو دیئے ہیں میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو 22 ریسٹ ہاؤسز ہیں یہ کب Privatization Committee کو دیئے گئے اور ان کا آج status کیا ہے اور یہ کب تک نیلام ہو جائیں گے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! ملک ارشد صاحب کو توجہ سے سنا جائے کیوں کہ اپوزیشن تقسیم ہو چکی ہے یہ چند لوگ جو جمہوریت کے قدردان ہیں یہ بیٹھے ہیں باقی سب بھاگ چکے ہیں اس لئے ملک صاحب کو توجہ سے سنا جائے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ سوال کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رِند): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں اپنے دوست سے request کروں گا کہ 2010 میں یہ ریسٹ ہاؤس نیلام ہوئے تھے اس کے لئے

ایک کمیٹی بنائی گئی تھی اس کی amount تو کمیٹی کے پاس ہو گی ان کے جو balance رہتے تھے اُن کے لئے عدالت میں سٹے ہو گیا تھا جو ابھی تک چل رہا ہے وہ process عدالت میں ہے جب مکمل ہو گا تو آپ کو بتا دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، محمد ارشد ملک! آپ کا دوسرا ضمنی سوال؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! مہربانی مجھے معلوم ہے کہ میرا دوسرا ضمنی سوال ہے میں تین سے زیادہ سوال نہیں کرتا۔ میں نے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ 22 ریسٹ ہاؤسز کو انہوں نے privatization کے چیئرمین کے حوالے کب کیا ہے اور دوسرا یہ کہ میں on the floor of the House آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ ان سب 22 ریسٹ ہاؤسز پر عدالتی احکامات نہیں ہیں تو مجھے یہ detail میں بتائیں کہ کون سے ریسٹ ہاؤسز کو نیلامی کے لئے انہوں نے منع کیا ہے اور کب کیا ہے اس کے بارے میں مجھے بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رِند): جناب چیئرمین! میرے پاس پورے پنجاب کے ریسٹ ہاؤسز کی لسٹ موجود ہے میرے بھائی نے جس ضلع کا حوالہ دیا ہے اُس ضلع میں سے 8 ریسٹ ہاؤس نیلام ہوئے تھے ان میں 22 کا ذکر کیا گیا ہے باقی پر سٹے چل رہا ہے ان کو detailed list چاہئے تو یہ میرے پاس موجود ہے میں ان کی table پر بھجوا دیتا ہوں بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محمد ارشد ملک! آپ کا آخری سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو آپ کے توسط سے بتانا چاہتا ہوں کہ میں ضلع ساہیوال سے متعلق ان سے پوچھ رہا ہوں اور میں نے کوئی لمبی چوڑی بات نہیں کی ہے میں جس چیز کے بارے میں ضمنی سوال پوچھ رہا ہوں وہ question میں لکھا ہوا ہے۔ اب میں ان کی بات پر آجاتا ہوں انہوں نے جو 8 ریسٹ ہاؤسز نیلام کئے ہیں وہ 8 ریسٹ ہاؤسز انہوں نے کب نیلام کئے اور اُن سے کتنی رقم خزانہ میں گورنمنٹ کو وصول ہوئی ہے اور جو remaining ریسٹ ہاؤسز ہیں جس کے متعلق انہوں نے عدالتی حکم کے بارے میں بتایا ہے اُس کا یہ بتا دیں کہ وہ کس عدالت سے سٹے آرڈر ہے اور کب سے ہے اور اس پر محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے؟ وہاں پر جو ساہیوال کے ریسٹ ہاؤسز ہیں وہ بے کار پڑے ہوئے ہیں، وہ abandoned پڑے

ہوئے ہیں، وہاں پر قبضے ہو رہے ہیں تو وہ ناجائز قابضین کے قبضے میں ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ جو گورنمنٹ کی پراپرٹی ہے اُس کے بارے میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ اس کو کب تک dispose of کریں گے اس کو discuss کریں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب چیئرمین! یہ 8 ریسٹ ہاؤسز 2010 میں نیلام ہوئے تھے۔ جسٹس چودھری محمد اقبال صاحب کی عدالت سے سٹے آرڈر ملا ہوا ہے کہ جو balance رہتے ہیں اُن کے لئے لہٰذا جب اس کا decision آئے گا اُس کے لئے ہم اس کو pursue کر رہے ہیں لیکن جو نیلام ہوئے تھے اگر موصوف میرے بھائی کو ناراضگی نہ ہو تو میرے بھائی کی پارٹی کی حکومت تھی ان کو اتنی information ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، محمد ارشد ملک! آپ کے تین سوالات ہو گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو windup کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ windup کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سارے senior parliamentarian بیٹھے ہوئے ہیں آپ ہاؤس کی sense دیکھ لیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی sense دیکھ لیں کہ وہ مجھے 2010 کے بارے میں کہہ رہے ہیں آپ ان کی نااہلی اور نالائقی دیکھ لیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ارشد ملک صاحب! اس طرح نہیں۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے اپنا سوال پوچھا ہے اور میں 2021 میں کھڑا ہوں پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے کیسے کہہ سکتے کہ 2010 میں ہوا مجھے کیا پتا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ بقیہ سوالات اور زیرو آور کو pending کرتے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اریگیشن کے یونٹس سال18۔2016کاڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

1190: چودھری مسعود احمد: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ اریگیشن کے تمام PMIUیونٹس کے سال 2016 تا2018 کا نان ڈویلپمنٹ بجٹ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) سال2016 تا2018 کاڈویلپمنٹ بجٹ کی تفصیل بھی الگ الگ فراہم فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل ہارون آباد میں ہاکڑہ 3 کیوون ایل آر کے موگہ نمبر 5 پر پرائیویٹ مشینیں نصب کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1255: محترمہ راحیلہ نعیم: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ (ہارون آباد تحصیل) میں ہاکڑہ 3 کیوون ایل آر نہر پر کل 5 موگہ جات ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پہلے 4 موگہ جات میں پانی آرہا ہے لیکن 5 نمبر موگے کا پانی مشین نیچے لگانے کی وجہ سے زمینوں میں نہیں جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پہلے چار موگوں کے اراضی مالکان نے محکمہ کے افسران کی ملی بھگت سے سرکاری مشینیں نکال کر اپنی پرائیویٹ مشینیں نصب کرلی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پانچ نمبر موگہ پر تعینات MOAS, SDO,XEN کو بارہا مرتبہ درخواست کی ہے لیکن شنوائی نہیں ہوئی؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان افسران اور عملہ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور پانچ نمبر موگہ کو چیک کرنے اور صحیح کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ہاکڑہ نہر پر تحصیل ہارون آباد میں کوئی کیوون ایل آر نہر نہیں ہے البتہ صرف 1 L/1R/3R نہر ہے جس کے کل 5 موگہ جات ہیں۔

(ب) نہر 1 L/1R/3R کے تمام موگہ جات منظور شُدہ ڈیزائن کے مطابق نصب شُدہ ہیں۔ موگہ نمبر 4 اور 5 دونوں ٹیل کے موگہ جات ہیں اور ایک ہی جگہ نصب شُدہ ہیں۔ اگر موگہ نمبر 5 اپنے منظور شدہ ڈیزائن لیول سے نیچے ہوا تو اپنے حق سے زیادہ ڈسچارج / پانی لے گا جس سے موگہ نمبر 4 کی حق تلفی ہو گی۔

(ج) تمام موگہ جات عرصہ دراز سے اپنے منظور شُدہ سائز کے مطابق نصب شُدہ ہیں اگر کوئی موگہ Over Size ہو یا ٹوٹے تو محکمہ اس کے خلاف کارروائی کرتا ہے۔

(د) 5 نمبر موگہ کے متعلق محکمہ میں کوئی درخواست زیر لتواء نہ ہے اگر 5 نمبر موگہ کے متعلق کوئی درخواست محکمہ کو موصول ہوئی تو اس پر قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ہ) موگہ نمبر 5 اپنے منظور شُدہ سائز کے مطابق نصب ہے اور پانی پورا لے رہا ہے اگر کوئی بھی ملازم پانی چوری میں ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

پی پی۔49 نارووال میں محکمہ آبپاشی کے ملازمین اور انہار کی دیکھ بھال کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1314: جناب بلال اکبر خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔49 نارووال میں محکمہ آبپاشی کے کون کون سے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کو کیا کیا سہولیات میسر ہیں؟

(ب) اس حلقہ میں کون کون سے راجباہ، مائنز اور انہار میں ان کے نام مع منظور شدہ پانی کتنا کتنا ہے اور ان سے کتنے ایکڑ رقبہ سیر اب ہوتا ہے؟

(ج) ان کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں مختص کی گئی ہے اور ان سے ان کے کون کون سے کام کروائے جائیں گے؟

(د) ان کی بھل صفائی کب کروائی گئی تھی؟

(ہ) ان انہار کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(و) ان کے پاس ان کی وزٹ کے لئے کتنی گاڑیاں اور موٹر سائیکل وغیرہ ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ایک سب انجینئر، آٹھ بیلدار اور دو پٹواری کام کر رہے ہیں اور ان کو ماسوائے تنخواہ اور کوئی سہولت میسر نہ ہے۔

(ب) اس حلقہ میں 4 نہریں شامل ہیں جن کے نام، منظور شُدہ پانی اور سیر اب کردہ رقبہ درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام نہر	ڈسچارج	رقبہ سیراب
1	بدوملہی راجباہ	165 کیوسک پانی	12625 ایکڑ رقبہ
2	تلونڈی راجباہ	140 کیوسک پانی	15647 ایکڑ رقبہ
3	شمسہ راجباہ	52 کیوسک پانی	6118 ایکڑ رقبہ
4	بلووال مائنر	24 کیوسک پانی	3193 ایکڑ رقبہ

(ج) ان نہروں کے لئے 17 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ اس رقم سے نہروں کی بھل صفائی کی جائے گی۔

(د) سال 18-2017 کے دوران ان نہروں کی بھل صفائی کروائی گئی تھی۔

(ہ) ان انہار کی دیکھ بھال کے لئے 12 عدد ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(و) ان ملازمین کے پاس کوئی گاڑی یا موٹر سائیکل نہ ہے۔

رحیم یار خان عباسیہ کینال سب ڈویژن میں نہروں پر ناجائز تجاوزات ہٹانے سے متعلقہ تفصیلات

1344: چودھری مسعود احمد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا محکمہ انہار عباسیہ کینال سب ڈویژن میں نہروں پر موجود ناجائز تجاوزات ہٹانے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو ناجائز تجاوزات کو ہٹانے میں کتنا عرصہ درکار ہے؟

(ب) وزیر اعظم پاکستان کے بار بار احکامات کے باوجود ڈھائی سال سے اب تک محکمہ انہار نے ناجائز تجاوزات کیوں ختم نہیں کی وجہ بتائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) جی ہاں! محکمہ انہار عباسیہ کینال سب ڈویژن میں نہروں پر موجود ناجائز تجاوزات ہٹانے کے لئے کارروائی کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں ہدایات برائے فہرست ہٹائے جانے ناجائز قابضین دفتر ایگزیکٹو انجینئر احمد پور کینال ڈویژن کی چھٹی نمبر We-35-117 مورخہ 07.04.2021 کو سب ڈویژنل آفیسر عباسیہ کینال سب ڈویژن لیاقت پور کو ارسال کر دی گئی ہے اور اس کی کاپی اسسٹنٹ کمشنر لیاقت پور کو بھی بھیج دی گئی ہے۔ سب ڈویژنل آفیسر عباسیہ کینال سب ڈویژن لیاقت پور کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اسسٹنٹ کمشنر لیاقت پور سے اس سلسلے میں رابطہ کریں اور ناجائز تجاوزات کو ہٹانے کے بارے میں ضروری اقدامات اُٹھائیں۔ اس ضمن میں سب ڈویژنل آفیسر عباسیہ کینال سب ڈویژن لیاقت پور کی جانب سے بذریعہ چھٹی نمبر 74-166 مورخہ 11.10.2018 چھٹی نمبر-15 313 مورخہ 16.10.2019 کو فہرست ناجائز قابضین بطرف اسسٹنٹ کمشنر لیاقت پور ارسال کی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ہذا کے فیلڈ عملہ نے بارہا تحصیل و ضلعی انتظامیہ کو ناجائز تجاوزات کی فہرست فراہم کی ہے۔ اس سلسلے میں انتظامیہ سے رابطہ بھی کیا ہے کہ ناجائز تجاوزات کو ہٹانے کے لئے عملہ و تعاون فراہم کیا جائے۔ ضلعی انتظامیہ کی جانب سے عملہ و تعاون فراہم کرنے پر ناجائز قابضین کے خلاف آپریشن و تجاوزات ہٹائی جائیں گی۔ مزید برآں عباسیہ کینال

سب ڈویژن لیاقت پور میں عملہ بہت کم ہے اور کافی لوگوں نے ریٹائرمنٹ لے لی ہے جس کی وجہ سے بہت ساری اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ ان حالات میں تمام صورت حال کو دیکھتے ہوئے اور نہروں کو سنبھالنے کے ساتھ ساتھ ناجائز تجاوزات ہٹانے کی بھی کوشش جاری ہے اور وزیراعظم پاکستان کے احکامات کے مطابق موجود عملے سے ناجائز تجاوزات ختم کرنے کی کوشش جاری ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب چیئرمین: اب ہم government business شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر درج ذیل government business ہے۔

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون پنجاب ہوم بیسڈ ورکرز 2021

MR CHAIRMAN: Minister for Law may introduce the Punjab Home-Based Workers Bill 2021.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I introduce the Punjab Home-Based Workers Bill 2021.

MR CHAIRMAN: The Punjab Home-Based Workers Bill 2021 has been introduced in the house and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource for report within two months.

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! کورم پورا نہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کورم کے بارے میں آپ کو explain کر دوں کہ Steering Committee میں طے ہوا ہے، Business Advisory Committee میں طے ہوا ہے کہ اس حال میں 52 ممبران ہوں گے لہٰذا 52 ممبران موجود ہیں کورم پورا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر "کورم پورا نہ ہے" کی نعرے بازی)

مسودہ قانون (ترمیم) دکانیں اور ادارے پنجاب 2021

MR CHAIRMAN: Minister for Law may introduce the Punjab Shops and Establishments (Amendment) Bill 2021.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja)**:** Mr Chairman! I introduce the Punjab Shops and Establishments (Amendment) Bill 2021.

MR CHAIRMAN: The Punjab Shops and Establishments (Amendment) Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource for report within two months.

(شور وغل)

MR CHAIRMAN: Now, the Minister for Law may move the motion for the suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja)**:** Mr Chairman! I move:

"That the requirements of Rule 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Bill 2020 as recommended by Special Committee No.9."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Bill 2020 as recommended by Special Committee No.9."

Now, the question is:

"That the requirements of Rule 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Bill 2020 as recommended by Special Committee No.9."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR CHAIRMAN: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شراکت) کمپنیوں کے منافع جات 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

> "That the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> "That the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 10

MR CHAIRMAN: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR CHAIRMAN: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, ThePreamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR CHAIRMAN: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Companies Profits (Workers' Participation) (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزبِ اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر مسلسل نعرہ بازی کرتے رہے)

MR CHAIRMAN: Now, the Minister for Law may move the motion for the suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the requirements of Rule 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2020 as recommended by Special Committee No.9."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2020 as recommended by Special Committee No.9."

Now, the question is:

> "That the requirements of Rule 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2020 as recommended by Special Committee No.9."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR CHAIRMAN: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja):Mr Chairman! I move:

> "That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2020, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> "That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2020, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2020, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 24

MR CHAIRMAN: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 24 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR CHAIRMAN: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR CHAIRMAN: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

> "That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2020, be passed."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> "That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

> "That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR CHAIRMAN: Now, the Minister for Law may move the motion for the suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman, I move:

> "That the requirements of Rule 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Apprenticeship Bill 2021 as recommended by Special Committee No.9."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Apprenticeship Bill 2021 as recommended by Special Committee No.9."

Now, the question is:

> "That the requirements of Rule 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be

dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Apprenticeship Bill 2021 as recommended by Special Committee No.9."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیرغورلایاگیا)

MR CHAIRMAN: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون پنجاب اپرنٹس شپ 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

> "That the Punjab Apprenticeship Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> "That the Punjab Apprenticeship Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Apprenticeship Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 16

MR CHAIRMAN: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 16 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR CHAIRMAN: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR CHAIRMAN: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the Punjab Apprenticeship Bill 2021, be passed."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the Punjab Apprenticeship Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Apprenticeship Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR CHAIRMAN: Now, the Minister for Law may move the motion for the suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the requirements of Rule 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2021 as recommended by Special Committee No.9."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the

Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2021 as recommended by Special Committee No.9."

Now, the question is:

"That the requirements of Rule 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2021 as recommended by Special Committee No.9."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR CHAIRMAN: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 5

MR CHAIRMAN: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 to 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR CHAIRMAN: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR CHAIRMAN: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزبِ اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر مسلسل نعرے بازی کرتے رہے)

MR CHAIRMAN: Now, the Minister for Law may move the motion for the suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

> "That the requirements of Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021."

Now, the question is:

> "That the requirements of Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for

immediate consideration of the Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021."

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

MR CHAIRMAN: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (تشکیل نو) تعلیمی ادارے پنجاب 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 17

MR CHAIRMAN: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 17 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR CHAIRMAN: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR CHAIRMAN: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021, be passed."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR CHAIRMAN: Now, the Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون یونیورسٹی آف چائلڈ ہیلتھ سائنسز لاہور 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the University of Child Health Sciences, Lahore Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the University of Child Health Sciences, Lahore Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the University of Child Health Sciences, Lahore Bill 2021, as recommended by Standing

Committee on Specialized Healthcare and Medical Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 54

MR CHAIRMAN: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 54 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 54 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR CHAIRMAN: Now, Clause 2, Clause 1, The Preamble and the Long The Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR CHAIRMAN: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRES/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the University of Child Health Sciences,Lahore Bill 2021, be passed."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the University of Child Health Sciences,Lahore Bill 2021, be passed.

Now, the question is:

"That the University of Child Health Sciences,Lahore Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR CHAIRMAN: The House is adjourned sine die.

(معزز ممبران حزب اختلاف اجلاس کے اختتام تک سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر مسلسل نعرہ بازی کرتے رہے)

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(74)/2021/2554. Dated: 6th June, 2021. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **4th June 2021 (Friday)** after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 5th June 2021

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Closure of government tubewell in Ferozwala, Sheikhupura 470
-Conversion of Social Security Hospital Sahiwal into Dispensary 399
-Demand for including Bhatta Labourers in Labour Laws 474
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-28th May,2021 341
-31st May,2021 405
-2nd June, 2021 415
-4th June, 2021 491
AHMAD KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Construction of Stadium in Bhalwal and Bhera,Sargodha *(Question No.1847*)* 440
-Details about construction of boundary wall and gate of graveyard in city Jarranwala, Faisalabad *(Question No. 2563*)* 448
-Details about recruitment of Sanitary Workers in Waste Management Company Faisalabad *(Question No. 2437*)* 444
ALI HAIDER, AGHA

POINT OF ORDER regarding-
-Illegal occupation of influenced persons over state land in PP-134, Nankana Sahib 422
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Illegal posession over state land by influenced persons in Nankana Sahib 397
ANEEZA FATIMA, MS.
QUESTION regarding-
-Details about recruitment of class IV employees *(Question No. 1706*)* 451
ASIA AMJAD, MS.

REPORT *(Laid in the House)* **regarding-**
-The Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021 (Bill No. 28 of 2021) 424

B

BABAR HUSSAIN ABID MR.
QUESTION regarding-
-Income and expenditures of BISE Multan *(Question No. 6865*)* 387

PAGE NO.

BILAL AKBAR KHAN, MR.
QUESTION regarding-
-Number of employees of Irrigation Department in PP-49, Narowal *(Question No. 1314)* 513
BILLS-
-The Companies Profits (Worker's Participation) (Amendment) Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 519-521
-The Punjab Apprenticeship Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 526-528
-The Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 533-535
-The Punjab Home-Based Workers Bill 2021 *(Introduced in the House)* 516
-The Punjab Overseas Pakistani Commision Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 523-524
-The Punjab Shops and Establishments (Amendment) Bill 2021 *(Introduced in the House)* 517
-The Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 529-531
-The University of Child Health Sciences, Lahore Bill 2021 *(Considered and passed by the House)* 535-537

C

CALL ATTENSION NOTICE regarding-
-Details about kidnap and murder of a Dozu Named person by Chakrani tribe in Dera Ghazi Khan 467
CHIEF MINISTER OF PUNJAB
-See under Usman Ahmed Khan Buzdar, Mr.

D

DISCUSSION On-
-Agriculture 401

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Privillage motions for the years of 2019-20 & 2021 487
-Special Committees 423

F

FAIZA MUSHTAQ MS.
QUESTION regarding-
-Details about staff, vacant posts and establishment of Government Girls College Mandi Bahauddin *(Question No. 5867*)* 374

PAGE NO.

FATEHA KHWANI *(Condolence)*-
-On sad demise of Father in law of Deputy Speaker (Sardar Dost Muhammad Mazari) 357
-On sad demise of father of Chaudhary Muhammad Adnan, MPA and grand mother of Chaudhary Tanveer MPA 497
-On sad demise of Khush Akhtar Subhani, Choudhary, MPA 409
-On sad demise of nephew of Javed Akhtar, Mr. MPA 419

G

GHULAM QASIM HINJRA MR.
QUESTIONS regarding-
-Emoluments granted to VC, Registerar and other officers in University of Education Dera Ghazi Khan Campus *(Question No. 6914*)* 390
-Income and expenditures of BISE Dera Ghazi Khan *(Question No. 6866*)* 389

H

HASSAN MURTAZA, SYED
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for reinstatement of employees of PHFMC 419
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about development and non development funds of Government College University and Government Women College University Faisalabad *(Question No. 4531*)* 351
-Details about Disaster Management Programme in University of Punjab *(Question No. 6550*)* 378
-Details about provision of funds for recruitments in boys colleges in Rajanpur *(Question No. 6802*)* 384
-Details about staff, vacant posts and establishment of Government Girls College Mandi Bahauddin *(Question No. 5867*)* 374
-Details about staff, vacant posts and establishment of Government Girls College Mianwali Qureshiyan *(Question No.6378*)* 391
-Emoluments granted to VC, Registerar and other officers in University of Education Dera Ghazi Khan Campus *(Question No. 6914*)* 390
-Income and expenditures of BISE Bahawalpur *(Question No. 6864*)* 379
-Income and expenditures of BISE Dera Ghazi Khan *(Question No. 6866*)* 389
-Income and expenditures of BISE Gujranwala *(Question No. 6869*)* 364
-Income and expenditures of BISE Lahore *(Question No. 6862*)* 360
-Income and expenditures of BISE Multan *(Question No. 6865*)* 387
-Income and expenditures of BISE Sahiwal *(Question No. 6870*)* 368
-Irregularities in admissions in Government College University Faisalabad *(Question No. 6133*)* 376

PAGE NO.

-Number of colleges and universities in Faisalabad and details about facilities provided therein *(Question No. 5264*)* 372
-Number of staff and vacant posts in Girls College Nurpur Thal *(Question No. 6776*)* 358
-Vacant posts of teaching and non teaching staff in colleges in PP-293, Rajanpur *(Question No. 6801*)* 382

HINA PERVAIZ BUTT, MS.
QUESTION regarding-
-Details about Disaster Management Programme in University of Punjab *(Question No. 6550*)* 378

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED *(Minister for Agriculture)*
-Agriculture 401

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for taking action against persons who tortured Rehmani Family in Okara 485
-Demand for taking action against police employees who tortured two persons in Mandi Ahmedabad 486
QUESTIONS regarding-
-Details about starting of projects and provision of funds in Municipal Committee and Town Committee Mandi Ahmedabad *(Question No. 1111)* 464
-Provision of funds to Municipal Committee Mandi Ahmedabad *(Question No. 1006)* 457

IRRIGATION DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about development and non development budget of Irrigation Units in 2016-18 *(Question No.1190)* 512
-Details about income, expenditures and number of rest houses and banglows of Irrigation Department *(Question No. 5738*)* 508
-Details about installation of private machines at outlet number 5 of canal Hakra 3-Q/1-L in tehsil Haroonabad *(Question No. 1255)* 512
-Number of employees of Irrigation Department in PP-49, Narowal *(Question No. 1314)* 513
-Removal of encrochments at banks of Abbasia Canal Rahim Yar Khan *(Question No. 1344)* 515

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.
QUESTIONS regarding-
-Steps taken against removal of encrochments in several areas of Lahore *(Question No.1012)* 459

PAGE NO.

-Steps taken for protection of Shalamar Garden and removal of encrochments beside the walls of the garden *(Question No. 1066)* 461
-Steps taken for removal of encrochments in U/C 79 Lahore *(Question No. 978)* 456

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

POINTS OF ORDER regarding-

-Demand to adjourn the proceeding of the House due to sad demise of Khush Akhtar Subhani, Choudhary MPA 411
-Demand for seeking comments from finance minister due to applying cut on provincial fund by Federal Government 498

L

LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Construction of road from bus stand Bhera to Thathi Noor district Sargodha *(Question No. 1117)* 465
-Construction of roads in PP-176, Kasur *(Question No.1324*)* 452
-Construction of Stadium in Bhalwal and Bhera, Sargodha *(Question No.1847*)* 439
-Details about complition of development works in Amir Town Harbanspura Lahore *(Question No. 1031)* 460
-Details about construction of boundary wall and gate of graveyard in city Jarranwala, Faisalabad *(Question No. 2563*)* 448
-Details about development budget and projects in district Bahawalnagar in 2019-20 *(Question No. 1071)* 462
-Details about doctors, staff and heads of catal slaughtered on daily basis in slaughter houses in Lahore *(Question No.1163)* 466
-Details about encroachments from Singh Pura to Shawala Chowk, Lahore *(Question No. 952)* 455
-Details about land/places got vacated after General Elections 2018 *(Question No.785)* 454
-Details about recruitment of class IV employees *(Question No. 1706*)* 451
-Details about recruitment of Sanitary Workers in Waste Management Company Faisalabad *(Question No. 2437*)* 443
-Details about starting of projects and provision of funds in Municipal Committee and Town Committee Mandi Ahmedabad *(Question No. 1111)* 464
-Formation of Monitering Committees in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 1007)* 458
-Installation of lights in graveyards of Lahore *(Question No. 974)* 455
-Provision of funds to Municipal Committee Mandi Ahmedabad *(Question No.1006)* 457
-Steps taken against removal of encrochments in several areas of Lahore *(Question No. 1012)* 459

PAGE NO.

-Steps taken for protection of Shalamar Garden and removal of encrochments beside the walls of the garden *(Question No. 1066)* 461
-Steps taken for removal of encrochments in U/C 79 Lahore *(Question No. 978)* 456

M

MAIMANAT MOHSIN, SYEDA
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for seeking comments about accused persons of firing at journalists Hamid Mir and Saleem Shehazad 500
MASOOD AHMED CHAUDHRY
QUESTIONS regarding-
-Details about development and non development budget of Irrigation Units in 2016-18 *(Question No. 1190)* 512
-Removal of encrochments at banks of Abbasia Canal Rahim Yar Khan *(Question No. 1344)* 515
MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
QUESTIONS regarding-
-Details about development budget and projects in district Bahawalnagar in 2019-20 *(Question No. 1071)* 462
-Income and expenditures of BISE Bahawalpur *(Question No. 6864*)* 379
MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Hussain Jahania Gardezi, Syed
MINISTER FOR HIGHER EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF PUNJAB INFORMATION AND TECHNOLOGY BOARD
-See under Yasir Humayun, Mr.
MINISTER FOR IRRIGATION
-See under Muhammad Mohsin Leghari, Mr.
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, COOPERATIVES
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION
-See under Zaheer ud Din, Ch.
MOHSIN ATTA KHAN KHOSA, MR.
CALL ATTENSION NOTICE regarding-
-Details about kidnap and murder of a Dozu Named person by Chakrani tribe in Dera Ghazi Khan 467
MOMINA WAHEED, MS.
QUESTION regarding-
-Details about land/places got vacated after General Elections 2018 *(Question No.785)* 454
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 517,521,525,528

PAGE NO.

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK
QUESTION regarding-
-Construction of roads in PP-176, Kasur *(Question No.1324*)* 452
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details about income, expenditures and number of rest houses and banglows of Irrigation Department *(Question No. 5738*)* 508
-Income and expenditures of BISE Sahiwal *(Question No. 6870*)* 368
MUHAMMAD ASHRAF KHAN RIND, MR. *(Parliamentary Secretary for Irrigation)*

ANSWER TO THE QUESTION regarding-
-Details about income, expenditures and number of rest houses and banglows of Irrigation Department *(Question No. 5738*)* 508
MUHAMMAD ASHRAF RASOOL
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Closure of government tubewell in Ferozwala, Sheikhupura 470
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for cancellation of FIR registered against honorable MPA 425
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs,Cooperatives)*
BILLS *(Discussed upon)*-
-The Companies Profits (Worker's Participation) (Amendment) Bill 2020 519
-The Punjab Apprenticeship Bill 2021 526
-The Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021 533
-The Punjab Home-Based Workers Bill 2021 516
-The Punjab Overseas Pakistani Commision Bill 2020 523
-The Punjab Shops and Establishments (Amendment) Bill 2021 517
-The Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2021 529
-The University of Child Health Sciences, Lahore Bill 2021 535
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Privillage motions for the years of 2019-20 & 2021 487
-Special Committees 423
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 517, 521, 525, 528,532

POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for reinstatement of employees of PHFMC 420
-Demand for cancellation of FIR registered against honorable MPA 430
-Insulting behavior of Police with honorable MPA and illegal sealing of his flour mills 347

	PAGE NO.
REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**	
-The Performance Audit Repot on District Headquarter Hospital Okara for the audit year 2017-18	474
-The Special Study on provision of Non-Salary Budget in School of District Sheikhupura, for the year 2017-18	400
-The University of Child Health Sciences, Lahore Bill 2021 (Bill No. 27 of 2021)	393
MUHAMMAD MOAZZAM SHER, MR.	
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand for declaring tehsil Nurpur Thal disaster stricken and compensation for farmers therein	471
MUHAMMAD MOHSIN LEGHARI, MR. *(Minister for Irrigation)*	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Details about development and non development budget of Irrigation Units in 2016-18 *(Question No. 1190)*	512
-Details about installation of private machines at outlet number 5 of canal Hakra 3-Q/1-L in tehsil Haroonabad *(Question No. 1255)*	513
-Number of employees of Irrigation Department in PP-49, Narowal *(Question No. 1314)*	514
-Removal of encrochments at banks of Abbasia Canal Rahim Yar Khan *(Question No. 1344)*	515
MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN, MR	
QUESTION regarding-	
-Income and expenditures of BISE Gujranwala *(Question No. 6869*)*	364
MUHAMMAD TAHIR PARVAIZ	
QUESTIONS regarding-	
-Details about construction of boundary wall and gate of graveyard in city Jarranwala, Faisalabad *(Question No. 2563*)*	448
-Details about development and non development funds of Government College University and Government Women College University Faisalabad *(Question No. 4531*)*	351
-Details about recruitment of Sanitary Workers in Waste Management Company Faisalabad *(Question No. 2437*)*	443
-Irregularities in admissions in Government College University Faisalabad *(Question No. 6133*)*	376
-Number of colleges and universities in Faisalabad and details about facilities provided therein *(Question No. 5264*)*	372
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Incidents of dacoities in Faisalabad	394
MUHAMMAD WAHEED, MALIK	
QUESTION regarding-	
-Details about complition of development works in Amir Town Harbanspura Lahore *(Question No. 1031)*	460

PAGE NO.

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-28th May, 2021 344
-31st May,2021 408
-2nd June, 2021 418
-4th June, 2021 496
NAVEED ALI MR.
POINT OF ORDR regarding-
-Insulting behavior of Police with honorable MPA and illegal sealing of his flour mills 345
NAZIR AHMAD CHOHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Bait-ul-Maal)*
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for cancellation of FIR registered against honorable MPA 427
NEELUM HAYAT MALIK, MS.
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Demand for reducing fee of schools according to orders of the Lahore High Court Lahore 396
NOTIFICATION of-
-Prorogation of 32nd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18th May, 2021 537

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR BAIT-UL-MAAL
-See under Nazir Ahmad Chohan, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR IRRIGATION
-See under Muhammad Ashraf Khan Rind, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Ahmad Khan, Mr.

PAGE NO.

POINTS OF ORDER regarding-

-Demand for cancellation of FIR registered against honorable MPA 425
-Demand for declaring tehsil Nurpur Thal disaster stricken and compensation for farmers therein 471
-Demand for provision of missing facilities in several schools in Lahore 473
-Demand for reinstatement of employees of PHFMC 419
-Demand for seeking comments about accused persons of firing at journalists Hamid Mir and Saleem Shehazad 500
-Demand for seeking comments from finance minister due to applying cut on provincial fund by Federal Government 498
-Demand for taking action against persons who tortured Rehmani Family in Okara 485
-Demand for taking action against police employees who tortured two persons in Mandi Ahmedabad 486
-Demand to adjourn the proceeding of the House due to sad demise of Choudhary Khush Akhtar Subhani, MPA 409
-Illegal occupation of influenced persons over state land in PP-134, Nankana Sahib 422
-Insulting behavior of Police with honorable MPA and illegal sealing of his flour mills 345

PROROGATION-

-Notification of prorogation of 32nd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18th May, 2021 537

Q

QUESTIONS regarding-

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

-Details about development and non development funds of Government College University and Government Women College University Faisalabad *(Question No. 4531*)* 351
-Details about Disaster Management Programme in University of Punjab *(Question No. 6550*)* 378
-Details about provision of funds for recruitments in boys colleges in Rajanpur *(Question No. 6802*)* 384
-Details about staff, vacant posts and establishment of Government Girls College Mandi Bahauddin *(Question No. 5867*)* 374
-Details about staff, vacant posts and establishment of Government Girls College Mianwali Qureshiyan *(Question No.6378*)* 391
-Emoluments granted to VC, Registerar and other officers in University of Education Dera Ghazi Khan Campus *(Question No. 6914*)* 390

PAGE NO.

-Income and expenditures of BISE Bahawalpur *(Question No. 6864*)* 379
-Income and expenditures of BISE Dera Ghazi Khan *(Question No. 6866*)* 389
-Income and expenditures of BISE Gujranwala *(Question No. 6869*)* 364
-Income and expenditures of BISE Lahore *(Question No. 6862*)* 360
-Income and expenditures of BISE Multan *(Question No. 6865*)* 387
-Income and expenditures of BISE Sahiwal *(Question No. 6870*)* 368
-Irregularities in admissions in Government College University Faisalabad *(Question No. 6133*)* 376
-Number of colleges and universities in Faisalabad and details about facilities provided therein *(Question No. 5264*)* 372
-Number of staff and vacant posts in Girls College Nurpur Thal *(Question No. 6776*)* 358
-Vacant posts of teaching and non teaching staff in colleges in PP-293, Rajanpur *(Question No. 6801*)* 382

IRRIGATION DEPARTMENT-
-Details about development and non development budget of Irrigation Units in 2016-18 *(Question No.1190)* 512
-Details about income, expenditures and number of rest houses and banglows of Irrigation Department *(Question No. 5738*)* 508
-Details about installation of private machines at outlet number 5 of canal Hakra 3-Q/1-L in tehsil Haroonabad *(Question No. 1255)* 512
-Number of employees of Irrigation Department in PP-49, Narowal *(Question No. 1314)* 513
-Removal of encrochments at banks of Abbasia Canal Rahim Yar Khan *(Question No. 1344)* 515

LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-
-Construction of road from bus stand Bhera to Thathi Noor district Sargodha *(Question No. 1117)* 465
-Construction of roads in PP-176, Kasur *(Question No.1324*)* 452
-Construction of Stadium in Bhalwal and Bhera, Sargodha *(Question No.1847*)* 439
-Details about complition of development works in Amir Town Harbanspura Lahore *(Question No. 1031)* 460
-Details about construction of boundary wall and gate of graveyard in city Jarranwala, Faisalabad *(Question No. 2563*)* 448
-Details about development budget and projects in district Bahawalnagar in 2019-20 *(Question No. 1071)* 462
-Details about doctors, staff and heads of catal slaughtered on daily basis in slaughter houses in Lahore *(Question No.1163)* 466
-Details about encroachments from Singh Pura to Shawala Chowk, Lahore *(Question No. 952)* 455
-Details about land/places got vacated after General Elections 2018 *(Question No.785)* 454
-Details about recruitment of class IV employees *(Question No. 1706*)* 451

PAGE NO.

-Details about recruitment of Sanitary Workers in Waste Management Company Faisalabad *(Question No. 2437*)* 443
-Details about starting of projects and provision of funds in Municipal Committee and Town Committee Mandi Ahmedabad *(Question No. 1111)* 464
-Formation of Monitering Committees in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 1007)* 458
-Installation of lights in graveyards of Lahore *(Question No. 974)* 455
-Provision of funds to Municipal Committee Mandi Ahmedabad *(Question No.1006)* 457
-Steps taken against removal of encrochments in several areas of Lahore *(Question No. 1012)* 459
-Steps taken for protection of Shalamar Garden and removal of encrochments beside the walls of the garden *(Question No. 1066)* 461
-Steps taken for removal of encrochments in U/C 79 Lahore *(Question No. 978)* 456

R

RAHEELA NAEEM, MRS.
QUESTIONS regarding-
-Details about encroachments from Singh Pura to Shawala Chowk, Lahore *(Question No. 952)* 455
-Details about installation of private machines at outlet number 5 of canal Hakra 3-Q/1-L in tehsil Haroonabad *(Question No. 1255)* 512
-Installation of lights in graveyards of Lahore *(Question No. 974)* 455

RASHIDA KHANUM MS.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for provision of missing facilities in several schools in Lahore 473

PAGE NO.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -

-28th May, 2021 343
-31st May,2021 407
-2nd June, 2021 417
-4th June, 2021 495

REPORTS *(Laid in the House)* **regarding-**

-The Companies Profits (Worker's Participation) (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 39 of 2020) 497
-The Performance Audit Repot on District Headquarter Hospital Okara for the audit year 2017-18 474
-The Punjab Apprenticeship Bill 2021 (Bill No. 22 of 2021) 497
-The Punjab Educational Institutions (Reconstitution) Bill 2021 (Bill No. 28 of 2021) 424
-The Punjab Overseas Pakistani Commission Bill 2020 (Bill No. 40 of 2020) 497
-The Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 42 of 2021) 497
-The Special Study on provision of Non-Salary Budget in School of District Sheikhupura, for the year 2017-18 400
-The University of Child Health Sciences, Lahore Bill 2021 (Bill No. 27 of 2021) 393

RESOLUTIONS regarding-

-Demand for appointment of women members in Islamic Ideology Council 481
-Demand for increasing District Bait ul Maal funds 480
-Demand for provision of toilets in all girls educational institutions in the province 482

RUKHSANA KAUSAR, MS.

QUESTION regarding-
-Details about doctors, staff and heads of catal slaughtered on daily basis in slaughter houses in Lahore *(Question No. 1163)* 466

S

SAEED AKBAR KHAN, MR.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for cancellation of FIR registered against honorable MPA 434

SAJIDA BEGUM, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for including Bhatta Labourers in Labour Laws 474
QUESTION regarding-
-Number of staff and vacant posts in Girls College Nurpur Thal *(Question No. 6776*)* 358

PAGE NO.

SAJID AHMED KHAN, MR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Conversion of Social Security Hospital Sahiwal into Dispensary 399
SAMI ULLAH KHAN, MR.
POINT OF ORDER regarding-
-Demand to adjourn the proceeding of the House due to sad demise of Choudhary Khush Akhtar Subhani, MPA 409

SANIA KAMRAN, MS.
RESOLUTION regarding-
-Demand for appointment of women members in Islamic Ideology Council 481
SHAHEENA KARIM, MS.
QUESTION regarding-
-Formation of Monitering Committees in district Dera Ghazi Khan *(Question No. 1007)* 458
SHAZIA ABID, MS.
QUESTIONS regarding-
-Details about provision of funds for recruitments in boys colleges in Rajanpur *(Question No. 6802*)* 384
-Vacant posts of teaching and non teaching staff in colleges in PP-293, Rajanpur *(Question No. 6801*)* 382
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.
QUESTIONS regarding-
-Construction of road from bus stand Bhera to Thathi Noor district Sargodha *(Question No. 1117)* 465
-Construction of Stadium in Bhalwal and Bhera, Sargodha *(Question No.1847*)* 439

U

USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR. *(Chief Minister of Punjab)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Construction of road from bus stand Bhera to Thathi Noor district Sargodha *(Question No. 1117)* 466
-Construction of roads in PP-176, Kasur *(Question No.1324** 453
-Details about complition of development works in Amir Town Harbanspura Lahore *(Question No. 1031)* 461
-Details about doctors, staff and heads of catal slaughtered on daily basis in slaughter houses in Lahore *(Question No. 1163)* 466
-Details about development budget and projects in district Bahawalnagar in 2019-20 *(Question No. 1071)* 463
-Details about encroachments from Singh Pura to Shawala Chowk, Lahore *(Question No. 952)* 455

PAGE NO.

-Details about land/places got vacated after General Elections 2018 (Question No.785) 454
-Details about recruitment of class IV employees (Question No. 1706*) 452
-Details about starting of projects and provision of funds in Municipal Committee and Town Committee Mandi Ahmedabad (Question No. 1111) 465
-Formation of Monitering Committees in district Dera Ghazi Khan (Question No. 1007) 458
-Installation of lights in graveyards of Lahore (Question No. 974) 456
-Provision of funds to Municipal Committee Mandi Ahmedabad (Question No.1006) 458
-Steps taken against removal of encrochments in several areas of Lahore (Question No. 1012) 459
-Steps taken for protection of Shalamar Garden and removal of encrochments beside the walls of the garden (Question No. 1066) 462
-Steps taken for removal of encrochments in U/C 79 Lahore (Question No. 978) 457

USMAN MEHMOOD, SYED

QUESTION regarding-

-Details about staff, vacant posts and establishment of Government Girls College Mianwali Qureshiyan (Question No. 6378*) 391

UZMA KARDAR, MS.

QUESTION regarding-

-Income and expenditures of BISE Lahore (Question No. 6862*) 360

RESOLUTION regarding-

-Demand for provision of toilets in all girls educational institutions in the province 482

W

WASEEM KHAN BADOZAI, NAWABZADA

REPORTS (*laid in the house*)

-The Companies Profits (Worker's Participation) (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 39 of 2020) 497
-The Punjab Apprenticeship Bill 2021 (Bill No. 22 of 2021) 497
-The Punjab Overseas Pakistani Commission Bill 2020 (Bill No. 40 of 2020) 497
-The Sugar Factories (Control) (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 42 of 2021) 467

PAGE NO.

Y

YASIR HUMAYUN, MR. *(Minister for Higher Education Additional Charge of Punjab Information and Technology Board)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Details about development and non development funds of Government College University and Government Women College University Faisalabad *(Question No. 4531*)* 351
-Details about Disaster Management Programme in University of Punjab *(Question No. 6550*)* 379
-Details about provision of funds for recruitments in boys colleges in Rajanpur *(Question No. 6802*)* 384
-Details about staff, vacant posts and establishment of Government Girls College Mandi Bahauddin *(Question No. 5867*)* 380
-Details about staff, vacant posts and establishment of Government Girls College Mianwali Qureshiyan *(Question No.6378*)* 391
-Emoluments granted to VC, Registerar and other officers in University of Education Dera Ghazi Khan Campus *(Question No. 6914*)* 391
-Income and expenditures of BISE Bahawalpur *(Question No. 6864*)* 374
-Income and expenditures of BISE Dera Ghazi Khan *(Question No. 6866*)* 389
-Income and expenditures of BISE Gujranwala *(Question No. 6869*)* 364
-Income and expenditures of BISE Lahore *(Question No. 6862*)* 361
-Income and expenditures of BISE Multan *(Question No. 6865*)* 388
-Income and expenditures of BISE Sahiwal *(Question No. 6870*)* 368
-Irregularities in admissions in Government College University Faisalabad *(Question No. 6133*)* 376
-Number of colleges and universities in Faisalabad and details about facilities provided therein *(Question No. 5264*)* 373
-Number of staff and vacant posts in Girls College Nurpur Thal *(Question No. 6776*)* 358
-Vacant posts of teaching and non teaching staff in colleges in PP-293, Rajanpur *(Question No. 6801*)* 383

ZERO HOUR NOTICE regarding-

-Demand for reducing fee of schools according to orders of the Lahore High Court Lahore 396

YAWAR ABBAS BUKHARI, SYED

RESOLUTION regarding-

-Demand for increasing District Bait ul Maal funds 480

PAGE NO.

Z

ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution)*

POINT OF ORDER regarding-

-Demand to adjourn the proceeding of the House due to sad demise of Choudhary Khush Akhtar Subhani, MPA 410

ZERO HOUR NOTICES regarding-

-Demand for reducing fee of schools according to orders of the Lahore High Court Lahore 396

-Illegal posession over state land by influenced persons in Nankana Sahib 397

-Incidents of dacoities in Faisalabad 394